ترکِ موالات عن الرّوافض

جلد سوم

پندرہویں صدی ہجری.....حصہ اوّل

یہ کتاب اہل اسلام کیلئے ایک قیمتی سرمایہ ہے، جس میں آپ پڑھ سکتے ہیں.....شیعہ کو زکوۃ اور صدقاتِ واجبہ دینے، ان کے ساتھ لین دین کرنے، خرید وفروخت کرنے، تجارت کرنے، ان کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے، شادی بیاہ، غمی وخوشی میں شرکت کرنے، ان کے پیچھے نماز پڑھنے، ان کا جنازہ پڑھنے یا پڑھانے، ان کیلئے دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کرنے، ان کے ساتھ دوستی اور محبت رکھنے، اختلاط اور میل جول رکھنے، اُن کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے، ان کو ووٹ دینے، ان کو قربانی میں شریک کرنے، ان کو جج اور قاضی بنانے، ان کو عہدہ دینے، اور اُن کے ماتمی جلوسوں میں شرکت کرنے اور ان کے ساتھ اتحاد کرنے کی ممانعت اور اس کا شرعی حکم اور اس کے خطرناک نتائج....!

تالیف

مولانا محبّ اللہ قریشی صاحب

ترکِ موالات

عن الرّوافض

(جلد سوم)

پندرہویں صدی ہجری.....حصہ اوّل

یہ کتاب اہل اسلام کیلئے ایک قیمتی سرمایہ ہے،جس میں آپ پڑھ سکتے ہیں.....شیعہ کوزکوۃ اورصدقاتِ واجبہ دینے،ان کے ساتھ لین دین کرنے،خرید وفروخت کرنے،تجارت کرنے،ان کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے،کھانے پینے،شادی بیاہ،غمی وخوشی میں شرکت کرنے،ان کے پیچھے نماز پڑھنے،ان کا جنازہ پڑھنے یا پڑھانے،ان کیلئے دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کرنے،ان کے ساتھ دوستی اور محبت رکھنے،اختلاط اور میل جول رکھنے،اُن کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے،ان کو ووٹ دینے،ان کو قربانی میں شریک کرنے،ان کو جج اور قاضی بنانے،ان کو عہدہ دینے،اور اُن کے ماتمی جلوسوں میں شرکت کرنے اور ان کے ساتھ اتحاد کرنے کی ممانعت اور اس کا شرعی حکم اور اس کے خطرناک نتائج.....!

(.....تالیف.....)

مولانا محبّ اللّٰہ قریشی صاحب

(جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں)

نام کتاب..... **ترکِ موالات عن الرّوافض**

جلد سوم..... پندرہویں صدی ہجری.....حصہ اوّل

تالیف..... حضرت مولانا محبّ اللہ قریشی صاحب

صفحات.....400

اشاعت.....مارچ 2024ء

ناشر..... تحفظ ناموس صحابہؓ واہل بیتؑ اکیڈمی کوئٹہ

﴿فہرست مضامین: جلد سوم﴾

ولی کامل، فقیہ العصر، مفتی اعظم، شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا مفتی حمید اللہ جان صاحبؒ کا فتوی: بانی جامعۃ الحمید لاہور.....

(1) شیعہ کی نماز جنازہ میں شرکت کرنے والوں کا حکم 33

(2) شیعہ کو مسلمان ماننے والے، شیعہ امام کے پیچھے نماز پڑھنے کو جائز سمجھنے والے، اور کفریہ عقائد رکھنے والے شخص کا حکم 35

(3) یا علیؓ مدد: کہنے کا حکم 37

(4) شاتمِ صحابہؓ کی گواہی اور اس کا حکم 37

(5) حضرت ابوسفیانؓ کے گستاخ کی امامت کا حکم 38

(6) حضرت علیؓ کو مشکل کشا کہنے والے کی امامت کا حکم 39

(7) حضرت فاروق اعظمؓ کی شان میں گستاخی کرنے والے پر تجدید ایمان اور تجدید نکاح ضروری ہے 40

(8) شیعہ کے ساتھ رشتہ داری کرنا 40

(9) زکوۃ سے بچنے کے لئے فارم میں اپنے آپ کو شیعہ لکھوانا 41

(10) شیعہ مرتد ہیں 41

(11) آغا خانی تنظیم سے فنڈ لینا اور اس کا رکن بننا 42

(12) شیعہ کا نکاح پڑھنے والے کا حکم 44

(13) شیعہ سے نکاح کا حکم 44

(14)شیعہ کا نماز جنازہ پڑھنے کا حکم 46
(15)شیعہ کا نماز جنازہ پڑھنے اور پڑھانے والے کا حکم 46
(16)شیعوں سے میل جول اور تعلقات رکھنے والے سے رشتہ داری ونکاح کا حکم 47
(17)شیعوں سے صلح کا معاملہ کب جائز ہے 48
(18)شیعہ کو مسلمان سمجھنے اور ان کی حمایت کرنے والے کا حکم 49
(19)سنی لڑکی کا نکاح شیعہ سے پڑھانے والے امام کا حکم 50
(20)شیعہ کی قربانی اور گوشت کا حکم 50
(21)شیعہ اور آغاخانیوں کا جنازہ پڑھانے کا حکم 51
(22)شیعہ کا نماز جنازہ پڑھانے والے کے ایمان اور نکاح کا حکم 52
(23)سنی لڑکے کا شیعہ لڑکی سے نکاح کا حکم 53
(24)شیعہ کے ساتھ شادی اور میل جول کے احکام 53
(25)شیعہ کے ذبیحہ کا حکم 55
(26)شیعہ کی قربانی کے گوشت کھانے اور شیعہ کا قربانی کے جانور میں حصہ ڈالنے کا حکم 57
(27)کوئی مسلمان اگر شیعہ کا جنازہ پڑھ لے تو کیا حکم ہے 58
(28)شیعہ کے ساتھ مناکحت اور لین دین وتجارت کا حکم 59
(29)آغاخانیوں سے امداد لینے کا حکم 59
(30)شیعہ کی محفل میلاد میں شرکت کا حکم 60
(31)شیعہ کے ساتھ معاملات کرنے کا حکم 63
(32)علم کے باوجود کسی رافضی کا جنازہ پڑھنانے والے کا حکم 63
(33)مسلمان لڑکی کا شیعہ لڑکے سے نکاح کا حکم 64
(34)شیعہ کا جنازہ پڑھا کر یہ کہنا کہ سب چلتا ہے، کہنے کا حکم 65
(35)شیعہ کا جنازہ اور نکاح پڑھنے والے کا حکم 66
(36)اسماعیلی (آغاخانیوں) کے عقائد اور ان کے مذبوحہ کا حکم 66

(37)سنی لڑکے کا آغا خانی لڑکی سے نکاح کا حکم 68
(38)مجبوراً شیعہ کا جنازہ پڑھنے کا حکم 68
(39)شیعہ کی وفات پر اُن کی تعزیت اور دُعا کرنے کا حکم 69
(40)شیعہ کے جنازہ اور ختم اور قل وغیرہ میں شرکت کا حکم 70
(41)شیعہ بیوی کا سنی خاوند کے ساتھ رہنے کا حکم 71
(42)شیعوں کے ساتھ مراسم اسلامیہ رکھنے، مناکحت کرنے، قربانی و ذبیحہ کا استعمال، جنازہ پڑھنا، ان کو اپنے جنازہ میں شریک کرنا، ان کو اپنے نکاح میں گواہ بنانے کا حکم 73
(43)سنی لڑکی کا شیعہ لڑکے سے نکاح کرنا، اور اس لڑکی سے تعلق رکھنا، اور اس شادی میں شرکت اور تعاون کرنا 73
(44)شیعہ کافر ہیں، ان سے نکاح اور موالات حرام ہے، ان کے جنازے میں شرکت بھی حرام ہے 75
(45)اہل سنت لڑکی کا شیعہ لڑکے سے نکاح کا حکم 76
(46)شیعہ کا جنازہ پڑھنے اور پڑھانے والے کا حکم 77
(47)سنی لڑکے کا شیعہ لڑکی سے نکاح کا حکم 78
(48)سنی لڑکی کا شیعہ لڑکے سے نکاح کا حکم 79
(49)کفریہ عقائد رکھنے والے شیعہ کے ساتھ صحیح العقیدہ لڑکی کے نکاح کا حکم 79
(50)شیعہ میت کا جنازہ پڑھنے اور پڑھانے کا حکم 81
(51)شیعہ سے نکاح کا حکم 81
(52)سنی عورت کا شیعہ مرد سے نکاح کا حکم 83
(53)شیعہ کا جنازہ پڑھنے والے مسلمانوں کے نکاح اور ایمان کا حکم 84
(54)شیعہ کے جنازے میں شرکت کرنے اور ان کیساتھ میل جول رکھنے کا حکم 85
(55)لاعلمی میں رافضی کا جنازہ پڑھنے کا حکم 87
(56)مجبوراً شیعہ کا جنازہ پڑھنے کا حکم 87
(57)شیعہ کو مسلمانوں کے جنازہ میں شریک نہ کیا جائے 88
(58)شیعہ کے جنازے میں شرکت کرنے سے ایمان اور نکاح کا حکم 88

(59)شیعہ نظریات کے حامی امام کے پیچھے نماز پڑھنے والوں کا حکم..... 88
(60)شیعوں کے ساتھ اختلاط رکھنا، اور شیعہ کا نکاح اور اس کا جنازہ پڑھنے والے کی امامت..... 89
(61)رافضی امام کے پیچھے نماز جنازہ پڑھنے کا حکم..... 90
(62)شیعوں کے ساتھ دوستی اور گہرے تعلقات رکھنے اور ان کا ذبیحہ کھانے کا حکم..... 91
(63)مرتد کے ساتھ معاملات کا حکم..... 91
(64) کافر ومشرک اور مرتد کیلئے مغفرت کی دعا کرنا یا اس پر نماز جنازہ پڑھنا..... 91
(65) کافر کے پیچھے نماز جنازہ پڑھنے والے کا حکم..... 92
(66)تمام مسلک کے لوگوں کی مساجد میں نماز پڑھنا..... 92
(67)عیسائیوں اور یہودیوں سے میل جول اور مشترکہ کھانے کا حکم..... 92
(68) کافر کی نماز جنازہ پڑھنے کا حکم..... 93
(69) کافر کے پیچھے نماز جنازہ پڑھنے کا حکم..... 93
(70)غیر مسلم کو زکوۃ دینا..... 94
(71)غیر مسلم مدیون کو زکوۃ دینا..... 94
(72) کفار کے مذہبی تہوار میں شرکت کرنا..... 95
(73)بدعتی سے تعلقات رکھنے کا حکم..... 95
(74)بدعتی کی امامت..... 95
(75)بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم..... 95

حضرت مولانا مفتی مہربان علی صاحب کا فتوی..... 96

(1)خلفائے راشدینؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگانے والا کافر ہے، اُن کا ذبیحہ کھانے اور اُن سے تعلقات رکھنے کا حکم..... 96
(2)روافض وشیعہ کے عقائد اور اُن سے معاملات رکھنے کا حکم..... 96
(3)جس کا عقیدہ یہ ہو کہ حضرت حسینؓ کی شہادت سے اسلام کی تکمیل ہوئی، ایسے شخص سے تعلقات قائم رکھنا جائز ہے یا نہیں..... 97

(4)حضرات حسنینؓ کے ناموں کے ساتھ لفظ :امام: کا استعمال کرنا 98
(5)حضرت حسینؓ کی مجلس غم منانا اور اس میں شرکت کرنا 98
(6)صحابہ کرامؓ کو اچھا نہیں سمجھتا: کہنے کا حکم،اور ایسے عقیدہ سے توبہ نہ کرنے والے کے ساتھ تعلقات 98
(7)آنحضرت ﷺ کی شان میں بے ادبی کرنے والے اور حضرت عائشہ صدیقہؓ پر بہتان لگانے والے کی امامت اور اس کے ساتھ بیٹھنے کا حکم 99
(8)جس کا شوہر رافضی ہو جائے اس کا حکم 100
(9)قادیانی اور شیعہ کو سلام کا جواب دینا 100
(10)غالی شیعہ اسلام سے خارج ہیں اور اُن سے کسی قسم کا تعلق رکھنا درست نہیں 101
(11)شیعہ اُمیدوار کو ووٹ دینا 101
(12)دس محرم کو کاروبار بند رکھنا 101
(13)شیعوں سے علم سیکھنے کا حکم 101
(14)فرقہ آغاخانی کا کافر ہونا اور اُن سے نکاح کا حکم 102
(15)محرم میں سبیل لگانا 102
(16)مدارس میں یوم عاشورا کی تعطیل کرنے سے اجتناب لازم ہے 102
(17)تعزیہ کے جلوس میں شرکت کرنے اور تعزیہ میں مرثیہ اور دُرود وغیرہ پڑھنے کا حکم 103
(18)مجالس محرم میں شرکت کا حکم 104
(19)دس محرم کو شربت بنانے اور اس کے پینے اور دسویں محرم کی بدعات کا حکم 104
(20)تعزیہ بنانے اور اس کو مساجد میں لانے کا حکم 105
(21)تعزیہ کی تعظیم کرنے اور اس پر چڑھاوا چڑھانے اور اس کے معاون کے ساتھ برتاؤ کا حکم 105
(22)تعزیے میں قرابت داری کی وجہ سے جانے اور تعزیہ داری میں تعاون کرنے کا حکم 106
(23)تعزیہ میں شرکت کرنے اور تعزیہ کے دیکھنے کے جواز پر غلط استدلال کرنے والے کا حکم 106
(24)تعزیہ کے جلوس میں شرکت کرنا 107
(25)تعزیہ بنانے والے کی امامت اور تعزیہ رکھنے کا چبوترہ اور اس کا حکم 107

(26)تعزیہ داری سے خیرات کا نیک عمل داری رہنا 107
(27)انسدادِ تعزیہ کے لئے کوشش کرنا 108
(28)شیعہ کے سوال کا جواب اہل سنت کے مسلک کے مطابق ہو؟ یا اُن ہی کے مسلک کے موافق 108
(29)روافض کو سنیوں کی مسجد میں نہ آنے دیا جائے 108
(30)بائیس رجب کے کونڈے، بُغضِ صحابہؓ کی دلیل ہے، اور اُس میں شرکت کا حکم 109
(31)بائیس رجب کے کونڈوں کی حقیقت، اور اس سے اجتناب کا حکم 109
(32)نمازوں کے بعد مصافحہ کرنا شیعوں کا شعار ہے، اس سے اجتناب لازم ہے 110
(33)اہل تشیع کی اذان کا جواب دینا 110
(34)مرثیوں کی کتابوں کا جلانا 110
(35)امام باڑہ کی تعمیر کے لئے سامان بیچنا 111
(36)شیعہ آغاخانی کو وقف کا منتظم بنانا 111
(37)نیاز بنامِ حضرت حسینؓ 111
(38)روافض کا جنازہ پڑھنے اور ذبیحہ کھانے اور اُن کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کا حکم 112
(39)شیعہ کے ساتھ نکاح کرنے اور اُن کے ذبیحہ کا حکم 113
(40)شیعہ، قادیانی وغیرہ زنادقہ کے ذبیحہ کا حکم 113
(41)روافض کی شرکت سے کسی کی بھی قربانی نہ ہوگی 113
(42)دس محرم کو مسجد میں مجلس کرنا 114
(43)لاوارث شیعہ عورت کا مال کیا کیا جائے 114
(44)مسجد میں تعزیہ رکھنا 114
(45)شیعہ سنی کے مابین میراث کا حکم 114
(46)متعہ کی صورت میں میراث کا حکم 115
(47)روافض کے کام کرنا 115
(48)حضرت علیؓ کے نام کا تعویذ لٹکانے سے پرہیز کرنا 115

(49)صحابہ کرامؓ کا گستاخ زندیق ہیں 115
(50)روافض کے مجمع میں جانا 116
(51)قصداً مرتد ہوکر اگر تین طلاقیں دے دیں تو اس کی بیوی بائنہ ہوگی یا نہیں 116
(52)جو مسلمان عیسائی ہوجائے اس کا نکاح، اور مرتدین سے موالات کا حکم 116
(53)میاں بیوی میں سے کسی ایک کے مرتد ہوجانے سے نکاح باطل ہوجاتا ہے 117
(54)شوہر کے عیسائی ہوتے ہی عورت نکاح سے خارج ہوگئی، مگر اس پر عدت لازم ہے 117
(55)مرتد کسی مسلمان کی میراث کا حقدار نہیں 117
(56)مرتد کے ساتھ کھانے کا حکم 118
(57)مرتد کا ذبیحہ 118
(58)غیر مسلم استاد کو سلام کہنا 118
(59) کفار کے ساتھ کھانے پینے اور اُن کے ناپاک ہونے اور اُن کے ذبیحہ کا حکم 118
(60)شرک اور بدعت کرنے والوں سے قطع تعلق کرنا 118
(61)مسلمان کا نام غیر مسلموں جیسا ہونا 119
(62) کافر سے جھاڑ پھونک کرانا 119
(63) کافر کے ساتھ کھانے کا حکم 119
(64) چھوت چھات کرنے والے ہندوؤں کے یہاں کھانا 119
(65)غیر مسلموں کے تہوار میں شرکت اور اس کا کھانا 120
(66)غیر مسلم باورچی کے پکائے ہوئے گوشت کا حکم 120
(67)مسلمانوں کی پیشانی پر سیندور لگانا 121
(68)غیر مسلموں کی شادی میں جانا 121
(69) کافر کا مسلم کے جنازہ کے ساتھ جانا اور اس کا عکس 121
(70) کافر کے ساتھ ایک برتن میں کھانا 121
(71) کافر کی اطاعت کرنا 122

(72) کفار سے احتراز کرنا 122
(73) اسلامی جلسے کی صدارت غیر مسلم کے حوالہ کرنا 122
(74) غیر مسلم کا مسلمان میت کو ایصال ثواب کرنا 122
(75) بھنگی کے لڑکے کو مسلمان ظاہر کر کے اس کے ساتھ کھانا پینا اور دوستی رکھنا 123
(76) کفار کو سلام کس طرح کیا جائے 123
(77) مسلمان کا غیر مسلم کے گھر جا گھر کی تعمیر کے لئے چندہ دینا 124
(78) غیر مسلم کو سلام کرنا اور اس کے سلام کا جواب دینا 124
(79) غیر مسلم کے سلام کا جواب 124
(80) کفار کے میلوں کی کمائی کا حکم 125
(81) دیوالی کارڈ چھاپنا 125
(82) کافرہ کو نکاح میں رکھنے والے کے ساتھ میل جول کا حکم 125
(83) غیر مسلم کو ثواب پہنچانا 125
(84) نکاح اور بچہ ہونے کے بعد شوہر نے کہا میں تو عیسائی ہوں 125
(85) جس عورت کو اس کا شوہر نہ رکھتا ہو، اس کو ہندو کے حوالے کرنا 126
(86) مسلمان بچہ کو کافرہ کا دودھ پلوانا 127
(87) غیر مسلم جج کا فسخِ نکاح کا فیصلہ معتبر نہیں 127
(88) سیلاب میں عورت بہہ کر آئی ہو تو کفن دفن اور نماز جنازہ کا حکم 128
(89) غیر مسلم شخص کے کنویں میں اُترنے سے کنواں ناپاک ہے 128
(90) زکوۃ کے ڈر سے اپنے آپ کو غیر مسلم لکھوانا 128
(91) کافر سے گھاس کی بیع وشراء کرنا 129
(92) کفار کے میلوں میں بغرض سوداگری جانا 129
(93) بینک کا سود غیر مسلم کو دینا 129
(94) کفار کی ملازمت کرنا 129

(95)شرک و بدعت کرنے والوں کی سزا اور اُن کے ساتھ برتاؤ کا حکم 130
(96)غیر مسلم ممالک سے درآمد شدہ گوشت حلال نہیں ہے 130
(97)غیر مسلم کے جنازہ جلانے کے لئے لکڑی اُجرت پر لے جانے کا حکم 130
(98)مسلمان کے خلاف کفار کی گواہی 131
(99)اگر مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق گوشت مہیا نہ ہو تو کھانا جائز نہیں 131
(100)کیا مسلمان، غیر مسلم مملکت میں حرام گوشت استعمال کر سکتے ہیں 131
(101)دارالاسلام میں کافروں کا تبلیغی اجتماع 132
(102)دارالاسلام میں عیسائیت کی تبلیغ کا حکم 132
(103)دارالاسلام میں غیر مسلمین کی نئی عبادت گاہ 132
(104)نومسلمہ کو ہندو والدین کے سپرد کرنا 133
(105)مسلمانوں کے خلاف کفار کی مدد کرنا 133
(106)غیر مسلموں کے برتنوں میں کھانا پینا 133
(107)چرم قربانی کے دام غیر مسلم کو دینا 134
(108)مسجد کے حجرے میں غیر مسلم کا رہنا 134
(109)کافر کے مسجد میں داخل ہونے کا حکم 134
(110)مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوسکتا اور اس کے متعلق مزید دو سوالات 135
(111)غیر مسلموں کے ساتھ دوستی کی ممانعت اور اُن سے امداد لینے کا حکم 137
(112)غیر مسلم کو سلام کرنا 138
(113)کافر سے دوستانہ تعلقات رکھنا 138
(114)غیر مسلم کے ساتھ دوستی کرنا 138
(115)کافروں کے شعار کو اختیار کرنا 138
(116)بدعتیوں کی کتابوں کی تجارت 138
(117)بدعتی مشرک کی شرکت سے کسی کی بھی قربانی نہ ہوگی 139

(118)بدعتیوں اور مشرکوں کے ساتھ تعلقات رکھنا..... 139
(119)مدرسہ چلانے کے لئے مجلس میلاد میں شرکت..... 139
(120)مجالس بدعت میں شریک ہونا..... 140
(121)بدعتی پیر سے عقیدت مذموم ہے..... 140

حضرت مولانا سعید احمد جلالپوری شہیدؒ کا فتوی..... 141

(1) قادیانی اور رشیعہ کے ساتھ مناکحت ومجالست اور اُن کے ذبیحہ کا حکم..... 141
(2)رافضی کافر ہیں اور مسلمان کے میراث سے محروم ہوں گے،اور اُن کے ساتھ نکاح کرنے اور میل ملاپ رکھنے اور اُن کی امامت کا حکم..... 142
(3)مرزائیوں اور شیعوں کیلئے امام بننے اور اُن کے شادی غمی میں شرکت کرنے اور اُن کے ذبیحہ کا حکم..... 143
(4)مرزائیوں اور شیعوں کی نماز جنازہ پڑھانے والوں اور پڑھنے والوں کا حکم..... 144
(5)شاتم رسول ﷺ اور شاتم عائشہ صدیقہؓ اور صحابہ کرامؓ کے گستاخ کی سزا،اور شاتم رسول ﷺ کو پناہ دینے والے یا اس کی پشت پناہی کرنے والے ملک سے تعلق اور دوستی رکھنا..... 144
(6)حضور اکرم ﷺ کی شان میں فحش کلمات کہنے والا مرتد ہے،اس سے قطع تعلق کریں..... 147
(7)مرتدین کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام ہے..... 148
(8)مرتد سے نکاح کا حکم..... 148
(9)مرتد سے نکاح کا حکم..... 148
(10)مرتد سے نکاح کرنے اور اُن کے ذبیحہ کا حکم..... 149
(11)دارالاسلام میں غیر مسلمین کو تبلیغی اجتماع کی اجازت نہیں..... 149
(12) کفارِ محاربین سے دوستانہ تعلقات ناجائز اور حرام ہیں، جو شخص ان سے ایسے روابط رکھے وہ گمراہ اور ظالم اور مستحقِ عذابِ الیم ہے، جو کافر، مسلمانوں کے دین کا مذاق اُڑاتے ہیں ان کے ساتھ معاشرتی تعلقات، نشست وبرخاست وغیرہ بھی حرام ہے، مفسدوں سے اقتصادی ومعاشرتی مقاطعہ کرنا ظلم نہیں بلکہ شریعتِ اسلامیہ کا اہم ترین حکم اور اسوۂ رسول اکرم ﷺ ہے..... 150
(13)منکرِ توحید ورسالت کی نجات کا عقیدہ رکھنے والے شخص کی امامت کا حکم..... 163

(14)اسلام اور ملت اسلامیہ کے دشمنوں کا نماز جنازہ پڑھنے، اُن کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے اور اُن سے تعلقات رکھنے کا حکم 163
(15)توہین رسالت ﷺ کرنے والے اور اس کو مسلمان سمجھنے والوں کے نکاح کا حکم 166
(16)غیر مسلموں کو اسلامی شعائر واصطلاحات کے استعمال کا حق نہیں 166
(17)ذمی رعیت، نیا عبادت خانہ تعمیر نہیں کر سکتے 168
(18)مسلمانوں کی طرح عید اور قربانی کی اجازت نہیں 169
(19)اللہ تعالیٰ جل شانہ، قرآن کریم، دینِ اسلام اور آنحضرت ﷺ کی گستاخی نہیں کریں گے 170
(20)کیا غیر مسلم اقلیتوں کو اپنے مذاہبِ باطلہ کی تبلیغ کی اجازت ہے 170
(21)ذمی لوگوں کو مسلمانوں کے ناموں جیسے نام رکھنے اور مسلمانوں جیسے لباس استعمال کرنے کی اجازت نہیں. 172
(22)ایک اسلامی ملک میں غیر مسلم اقلیت کو کیا کیا مذہبی حقوق حاصل ہو سکتے ہیں؟ اور انہیں کس حد تک آزادی دی جا سکتی ہے 173
(23)غیر مسلم اقوام کی مذہبی آزادی 173
(24)وحدتِ اُمت کا تحفظ 175
(25)شعائرِ اُمت کا تحفظ 176
(26)مسجد اور اذان 176
(27)مسلمانوں کے مساجد میں کفار کے آنے جانے کی ممانعت 179
(28)کافر اپنی عبادت گاہ کو: مسجد: کا نام دیں، اس سے مسلمانوں کا تشخص مجروح ہوتا ہے 180
(29)اذان کے بارے میں چند گزارشات 180
(30)اذان، علاماتِ اسلام میں سے ہے 181
(31)شعائرِ اسلام کی حفاظت امام کے ذمہ ہے 182
(32)اہل ذمہ کے مذہبی شعائر پر پابندی 183
(33)شعائرِ مرتبی کا تحفظ 183
(34)افرادِ اُمت کا تحفظ 184

(35) حوزۂ اُمت کا تحفظ 184
(36) کفار کے ساتھ سوشل بائیکاٹ کرنا قرآن وحدیث کے عین مطابق ہے، اور اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ کے دوستوں کے ساتھ دوستی اور ان کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی افضل الاعمال ہیں 185
(37) بدمذہبوں (شیعوں) کے ساتھ بائیکاٹ کے متعلق چند احادیثِ مبارکہ 192
(38) کفار سے دوستی کرنے کی ممانعت 197
(39) غیر مسلم کا نمازِ جنازہ پڑھنے، اُن کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کا حکم، اور اگر کافر چپکے سے اپنا مُردہ مسلمانوں کے قبرستان میں گاڑ دیں تو اس کا اُکھاڑ دینا واجب ہے 197
(40) اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ کے دشمن سے محبت رکھنے کی ممانعت 202
(41) کافر کا جنازہ پڑھنے اور اس کے لئے دعائے مغفرت کرنے کا حکم 203
(42) کافر کا نمازِ جنازہ پڑھنے کا حکم 203
(43) مسلمانوں اور کفار کے قبرستان الگ الگ ہونے چاہئے 203
(44) کافر کو دوست بنانا 204
(45) کفار کو دوست بنانا 204
(46) غیر مسلموں کو زکوۃ دینا 204
(47) اسلام کے دشمنوں کے ساتھ بیٹھنے کی سزا 204
(48) کافر کا نمازِ جنازہ پڑھنے والوں کا حکم 205

جامعہ تعلیمات اسلامیہ کا فتوی..... 205

شیعہ سے تعلق رکھنا 205

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کا فتوی..... 206

(1) سنی لڑکی کا نکاح شیعہ مرد سے 206
(2) زکوۃ سے بچنے کیلئے اپنے آپ کو شیعہ لکھوانے والوں سے کیا تعلق رکھیں 206
(3) صحابہ کرامؓ کو کھلم کھلا گالی دینے والے والدین سے تعلق رکھنا 207
(4) شیعہ والدین اور عزیزوں سے تعلقات 207

(5)شیعوں اور قادیانیوں کے گھر کا کھانا..... 208
(6)روافض کے ذبیحہ کھانے، اُن کے ساتھ نکاح کرنے اور اُن کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کا حکم... 208
(7)سنی لڑکی کا نکاح شیعہ مرد سے نہیں ہوسکتا..... 209
(8)شیعہ امام کی اقتدا میں نماز پڑھنا..... 209
(9)شیعوں کے ساتھ دوستی اور تعلقات رکھنا اور اُن کے ساتھ نکاح کرنا..... 209
(10)مقتول شیعہ اثنا عشری کو شہید کہنا اور ایسے مولوی کی امامت جو شیعہ کو شہید کہے..... 210
(11)صحابہ کرامؓ کو کھلم کھلا گالی دینے والے والدین سے تعلق رکھنا..... 210
(12)نوجوانوں کو شیعوں سے کس طرح بچایا جائے..... 211
(13)شیعہ اثنا عشری کے پیچھے نماز پڑھنا..... 211
(14)سلیہ کا غیر سنی سے نکاح کرنا..... 212
(15)مسلمان کے خلاف شیعہ کی گواہی..... 212
(16)شیعہ سے دوستی رکھنا..... 216
(17)شیعہ کے لئے ایصال ثواب کرنا..... 216
(18)شیعہ کو مساجد میں آنے سے رُوکنا..... 216
(19)شیعہ کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے سے بچنے کا حکم..... 216
(20)مسلمان کے خلاف شیعہ کی گواہی..... 217
(21)صحابہ کرامؓ سے محبت رکھنا ایمان ہے، صحابہ کرامؓ سے بغض رکھنا کفر ونفاق ہے، اور گستاخِ صحابہؓ سے بغض رکھنا ضروری ہے..... 217
(22)گستاخِ صحابہؓ زندیق ہے..... 217
(23)مرتد اور غیر مسلم کی نماز جنازہ پڑھنے والوں کا حکم..... 217
(24)مذہب تبدیل کرنے کی سزا اور ایسے شخص سے والدین اور بہن، بھائیوں کا برتاؤ..... 218
(25)سنت کی تحقیر کے مرتکب کے ساتھ کیسا سلوک کیا جائے..... 218
(26)غیر مسلم رشتہ داروں سے معاملہ..... 219

(27)شرعی اَحکام کے منکر کی نمازِ جنازہ ادا کرنا 219
(28)معلوم ہونے کے باوجود مرتد میت کو غسل دینے والے کا شرعی حکم 219
(29)مرتد سے لین دین جائز نہیں 220
(30)مسلمان کا غیر مسلم یا مرتد کے پاس نوکری کرنا 220
(31)مرتد کا ذبیحہ اور ان کے ساتھ نکاح کرنے کا حکم 220
(32)مرتد سے نکاح 221
(33)مرتد سے تعلقات رکھنا 221
(34)مرتد کے ساتھ کھانا پینا 221
(35)مرتد کو مسلمانوں کی مساجد میں آنے سے رُوکنا 221
(36)مرتد کا نمازِ جنازہ پڑھنا 222
(37)مرتد کا ذبیحہ 222
(38) کفار اور باطل فرقوں سے بیزاری اور اہلِ حق سے وابستگی ضروری ہے 222
(39) کافر اور مشرک کے ساتھ دوستی کرنا اور اُن کے ساتھ کھانا کھانا اور اُن کو سلام کرنا 223
(40)غیر مسلم کے ساتھ دوستی رکھنا اور اُن کے گھر کا کھانا کھانا 223
(41)غیر مسلم کو کلیدی عہدے دینا 223
(42)غیر مسلم یا باطل مذہب کو سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا 223
(43)غیر مسلم کو شہید کہنا 224
(44)غیر مسلم کے مرنے پر: اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ: پڑھنا 224
(45) کفار اور منافقین سے سختی کا مصداق 225
(46)دینی مجلس میں غیر مسلم کو مہمانِ خصوصی بنانا اور ایسی مجلس میں شرکت کرنا جس کا مہمان خصوصی غیر مسلم کو بنایا جائے 225
(47) کیا مسلمان، غیر مسلم کے جنازے میں شرکت کرسکتے ہیں 226
(48)غیر مسلم کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا 226

(49)مسلمانوں کے قبرستان کے نزدیک کافروں کا قبرستان بنانا 226
(50)غیر مسلموں کا مسجد میں سیر و معائنہ کے لئے داخلہ 226
(51)میت اُٹھانے والی چارپائی غیر مسلم کو دینا 227
(52)عید میں غیر مسلم سے عید ملنا کیسا ہے 228
(53)نمازِ جنازہ میں کافروں اور بے ایمانوں کی شرکت 228
(54)زکوۃ کے ڈر سے اپنے آپ کو غیر مسلم لکھوانا 228
(55)غیر مسلم کو زکوۃ اور صدقۂ فطر دینا 229
(56)غیر مسلم کو زکوۃ دینا 229
(57)غیر مسلموں کو زکوۃ دینا 229
(58) کفار سے نکاح کرنا اور ایک شبہ کا جواب 230
(59)مسلم و غیر مسلم مرد و عورت کا باہم مصافحہ کرنا 230
(60)غیر مسلم کو سلام کرنا اور اس کے سلام کا جواب دینا 230
(61)یہود و نصاریٰ قابل اعتماد دوست و ہمدرد بنانا فاسقانہ عمل ہے 231
(62)غیر مسلم جیسی وضع قطع والی عورت کی میت کو کس طرح پہنچائیں 231
(63)مسلمان ملک میں غیر مسلم جج بنانا 232
(64) کفار سے قطع تعلق کا حکم 232
(65) کافروں سے دوستی رکھنا 232
(66) کفار سے دوستی رکھنا 233
(67) کفار سے دوستی رکھنا 233
(68) کفار سے دوستی رکھنا 233
(69) کفار سے دوستی رکھنا 233
(70) کفار سے دوستی رکھنا 233
(71) کفار سے دوستی رکھنا 233

(72)غیر مسلم کے ذبیحہ کا حکم 233
(73) کفار کے مذہبی تقریبات میں شرکت کرنا 233
(74) کفار کو مسجد میں داخل ہونے سے رُوکنا اور اُن کو مسجد کا متولی بنانا 234
(75) کفار سے دوستی رکھنا 234
(76) کفار کی مدد کرنا 234
(77) کفار کے لئے لفظ: مرحوم: استعمال کرنا 234
(78) کفار کے لئے دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کرنا 234
(79) کفار سے نکاح اور اُن کے ذبیحہ کا حکم 234
(80) کفار کو سلام کرنا 235
(81) کفار کو مسجد میں داخل ہونے سے رُوکنا اور اُن کو مسجد کا متولی بنانا 235
(82) کافر کا نماز جنازہ پڑھنا اور اُن کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا 236
(83) کفار سے تعلقات رکھنا 236
(84) غیر مسلم کا نماز جنازہ پڑھنا اور اُن کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا 237
(85) کفار کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا 239
(86) کفار کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا 240
(87) کفار کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا 240
(88) کافر کا: اذان: دینا 240
(89) غیر مسلم، مسلمان کا جنازہ نہیں پڑھا سکتا 240
(90) غیر مسلم کو زکوۃ دینا 241
(91) کفار کی صحبت اور مشابہت اختیار کرنا 241
(92) حضور اقدس ﷺ کے دشمنوں سے دوستی نہیں بلکہ نفرت کرنی چاہئے 241
(93) ہفتہ اور اتوار کے دن چھٹی کرنا غیروں کی مشابہت کی وجہ سے گناہ ہے 242
(94) ہفتہ یا اتوار کے دن چھٹی کرنا غیروں کے ساتھ مشابہت ہے، اس سے بچنا چاہئے 242

(95)غیر مسلم اپنی عبادت گاہ پر مسجد کا نام نہیں رکھ سکتے، غیر مسلم اور تعمیر مسجد، کافر ناپاک ہیں اور مسجد میں اُن کا داخلہ ممنوع ہیں، منافقوں کو مسجدوں سے نکال دیا جائے، غیر مسلم کو مسجد کا متولی یا خادم بنانا، کسی غیر مسلم کا مسجد کے مشابہ عبادت گاہ بنانا..... 243

(96)اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دوستوں سے محبت رکھنا اور اس کے دشمنوں سے نفرت رکھنا ایمان ہے..... 255

(97)بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنا..... 256

(98)بدعتی کی امامت..... 256

فقیہ ملت، مفکرِ اسلام، حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ کا فتوی..... 257

(1)شیعہ کا جنازہ پڑھنا..... 257

(2)شیعہ تبرائی کا ذبیحہ اور اُن کے ساتھ نکاح کرنا..... 257

(3)حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگانے والے شیعہ گروہ کے ساتھ نکاح کا حکم..... 258

(4)محرم میں سبیلیں لگانا اور اس میں چندہ دینا اور اس کا کھانا..... 258

(5)شیعہ سے سنی لڑکی کے نکاح کا حکم..... 259

(6)لاعلمی میں لڑکی کا نکاح شیعہ سے کر دینا..... 259

(7)تبرائی شیعہ سے تعلقات..... 260

(8)شیعہ کو سنی کے جنازہ میں شریک کرنا..... 260

(9)مسلمان لڑکی سے شیعہ کا نکاح درست نہیں..... 260

(10)شیعہ کے ساتھ نکاح کرنا..... 261

(11)شیعہ لڑکی سے سنی مرد کا نکاح..... 261

(12)صحابہ کرامؓ کو اچھا نہیں سمجھتا کہنے والے کے نکاح اور ان کے ساتھ تعلقات رکھنے کا حکم..... 262

(13)سنیوں کے امام کی شیعوں کی مجالس میں شرکت کرنا..... 263

(14)سبِ صحابہؓ کرنے والے شیعوں کا حکم..... 263

(15)قرآن مجید کے متعلق شیعوں کے عقائد اور اُن کے ساتھ مناکحت اور ان کے ذبیحہ کا حکم..... 263

(16)حضرت عائشہ صدیقہؓ پر بہتان لگانے والے سے نکاح کا حکم..... 264

(17)حضرات شیخینؓ کی خلافت کے منکر سے نکاح کرنے کا حکم 265
(18)شیعہ سے ہدیہ لینے اور اُن کے ساتھ تعلقات رکھنے کی شرعی حیثیت 265
(19)شیعوں سے تعلقات رکھنے کا حکم 266
(20)شیعہ پیر سے بیعت کرنا اور کرنے والے کا حکم 266
(21)شیعہ کا جنازہ پڑھنا، ان کے ساتھ نکاح کرنا، اور ایسی نکاح میں شرکت کرنا اور ایسے سنی امام کی امامت کا حکم جو شیعہ کا نکاح پڑھائے 267
(22)اہل تشیع کی قربانی میں شرکت اور ان سے نکاح اور اُن کا جنازہ پڑھنے کا حکم 268
(23)سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کی شان میں گستاخی کرنے والوں سے تعلق 268
(24)صحابہ کرامؓ کی توہین کرنے والے کے ساتھ برتاؤ 269
(25)شیعہ کی نماز جنازہ پڑھنے اور ایسے امام کی امامت کا حکم جو شیعہ کا نماز جنازہ پڑھائے 269
(26)خلفائے ثلاثہؓ کو غاصب کہنے والے کا حکم اور ان سے تعلق رکھنا 270
(27)شیعہ کے اسٹیجوں پر تقریر کرنے والوں سے تعلقات رکھنا 270
(28)سیدنا صدیق اکبرؓ پر سیدنا حسینؓ کو فضیلت دینا اور ان سے تعلق 271
(29)مسجد میں شیعوں کے صدقات وخیرات خرچ کرنے کا حکم 271
(30)مسجد سے روافض کا قبضہ ہٹا کر، سنی حضرات اپنا قبضہ کرے 272
(31)مسجد کی بجلی تعزیہ کے لئے استعمال کرنا 272
(32)مسجد کے سپیکر کی بیٹری شیعوں کو میلہ کے لئے دینا 272
(33)مسجد میں شیعہ یا مرزائی کا چندہ لگانا 273
(34)سیدنا حسینؓ کی سیدنا صدیق اکبرؓ پر فضیلت کا عقیدہ رکھنے والے کو امام بنانا 273
(35)شیعوں کے مجالس میں جانے والے کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم 273
(36)شیعہ سے تعلقات رکھنے والے کی امامت کا حکم 274
(37)صحابی رسول ﷺ کو بُرا کہنے اور اہل اسلام کو کافر کہنے والے کی امامت اور اس سے تعلقات رکھنے کا حکم 274
(38)شیعہ کا سنیوں کی مسجد میں نماز پڑھنے کا حکم 275

(39)شیعہ کی امامت میں سنی کی نماز کا حکم 275
(40)حضرت حسینؓ کو تمام صحابہؓ پر فضیلت دینے والے کی امامت کا حکم 275
(41)مرزائی، پرویزی اور شیعہ عقائد والے کی امامت 276
(42)منکرِ قرآن شیعہ کی نماز جنازہ پڑھانا درست نہیں 276
(43)کفریہ عقائد رکھنے والے شیعہ کی نماز جنازہ اہل سنت کو پڑھنا جائز نہیں 276
(44)مرزائیوں اور شیعوں کی نماز جنازہ پڑھانے والوں کا حکم 277
(45)شیعہ کا جنازہ پڑھانے والے کی امامت کا حکم 277
(46)شیعہ کا جنازہ پڑھانے والے کی امامت کا حکم 278
(47)سنّی شیعہ کے جنازہ کا حکم 279
(48)شیعہ کے جنازہ میں اہل سنت کی شرکت کا حکم 279
(49)شیعہ کا جنازہ پڑھانے والے کی امامت کا حکم 280
(50)اثنا عشری شیعہ کا جنازہ پڑھانے والے کی امامت کا حکم 280
(51)شیعہ اور سنیوں کا نمازِ جنازہ میں مخلوط کھڑا ہونا 281
(52)اگر شرعی طریقہ پر ایجاب وقبول نہ ہوا ہو تو نکاح نہیں ہوا، متعہ شرعاً حرام و ناجائز ہے 281
(53)شیعہ تبرائی ہو تو اس کے ساتھ مناکحت جائز نہیں ہے 282
(54)شیعہ اگر اُمورِ دین میں سے کسی ایک امر کا منکر ہو تو اس کے ساتھ رشتہ جائز نہیں ہے 282
(55)شیعہ بیوی کے مسلمان ہونے کے بعد خاوند پر تین ماہ تک اسلام پیش کیا جائے، انکار پر عورت آزاد ہے .. 283
(56)وہ شیعہ جو تحریفِ قرآن کا قائل ہو، اس سے مناکحت جائز نہیں ہے 284
(57)شیعہ خوارج اور فساق سے رشتہ میں اجتناب بہتر ہے 285
(58)افکِ حضرت عائشہ صدیقہؓ کا قول کرنے والے کیساتھ نکاح حرام ہے 285
(59)اگر شیعہ باپ کی لڑکی شیعہ مذہب سے کسی قسم کا تعلق نہیں رکھتی تو نکاح کا حکم 286
(60)شیعہ کے ساتھ نکاح کا حکم 287
(61)شیعہ کے ساتھ نکاح کرنے اور ایسے شخص کی امامت کا حکم جو شیعہ سے مناکحت کرے 287

(62)شیعہ کے ساتھ نکاح کرنا..... 288
(63)شیعہ رسومات ادا کرنے والے کے ساتھ سنی العقیدہ لڑکی کا رشتہ صحیح نہیں ہے..... 290
(64)شیعہ باپ کی لڑکی کا رشتہ سنی العقیدہ مرد سے ناجائز ہے..... 290
(65)سنی العقیدہ لڑکی کی شیعہ لڑکے کے ساتھ مناکحت ناجائز ہے..... 292
(66)شیعہ غالی کے ساتھ نکاح کرنے والی عورت پر لازم ہے کہ جدائی اختیار کرے،اور جو شخص اپنی بیٹی کا نکاح شیعہ سے کرے اس کے ساتھ تعلقات رکھنا..... 293
(67)امامِ مسجد کا شیعہ کا نکاح پڑھانا..... 294
(68)نابالغی میں باپ کا ایسے شخص سے نکاح کرانا جو شیعہ ہے..... 294
(69)بے علمی کی بنا پر اگر شیعہ غالی سے مناکحت کی تو تفریق لازمی ہے..... 295
(70)بوجہ ارتداد نکاح فسخ ہو جاتا ہے..... 295
(71)مسلمان لڑکی کا جبراً شیعہ کے ساتھ نکاح کروانا..... 296
(72)موجودہ پاکستانی شیعہ غالی ہیں،ان کے ساتھ نکاح کرنا اور تعلقات رکھنا درست نہیں..... 297
(73)شادی کے بعد معلوم ہوا کہ وہ پہلے سے شیعہ غالی تھے تو تفریق لازمی ہے..... 297
(74)شیعہ نے ایک شادی شدہ عورت کو اغوا کیا،تو اس عورت سے اس شیعہ کا نکاح درست نہیں ہے،اور اس عورت سے شیعہ کا جماع کرنے کی صورت میں جو ناجائز اولاد پیدا ہوگی وہ اس عورت کے وارث نہیں بن سکتے..... 298
(75)بالغہ کی اجازت سے چچا کا کسی شیعہ سے اس کا رشتہ کرنا..... 300
(76)سنی شیعہ سے نکاح نہیں ہوسکتا..... 300
(77)شیعہ جس قسم کا بھی ہو،وہ مسلمان عورت کا کفو نہیں ہے..... 301
(78)شیعہ بن جانے سے نکاح کا حکم..... 301
(79)جو شخص کہے کہ حضرت علیؓ نے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی مدد کی ہے،اس کے پیچھے نماز کا حکم..... 302
(80)شیعہ کی دی ہوئی رقم سے مٹھائی لے کر سنیوں پر تقسیم کرنا..... 302
(81)شیعہ کے مجلس میں شرکت پر طلاق ثلاثہ کو مشروط کرنا..... 303
(82)کیا زکوۃ کی رقم شیعہ کو دی جاسکتی ہے..... 303

(83)شیعہ باپ کی زمین پر سنی لڑکے کا شفعہ کرنا 304
(84)اگر کوئی جانور مر رہا ہوں تو شیعہ کا ذبح کرنا 304
(85)اگر قصاب شیعہ ہوں تو گوشت کا کیا حکم ہے 304
(86)شیعہ کے ذبیحہ کا حکم 305
(87)شیعوں اور سنیوں کا ایک قربانی میں شریک ہونا 305
(88)غالی شیعہ کے ذبیحہ کا حکم 306
(89)سنی شیعہ اور دہریہ کو قربانی میں شریک کرنے سے سب کی قربانی خراب ہو جائے گی 306
(90)سنی امام کا شیعوں کی مجالس میں شریک ہونا 306
(91)شیعوں کا سنیوں کی مسجد میں مجلس کرانا اور روپے خرچ کرنا 307
(92)حضرات شیخینؓ کو ظالم کہنے والے شیعہ کی نماز جنازہ میں شریک ہونا 307
(93)کیا شیعہ کی نماز جنازہ میں شریک ہونے والوں کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے 308
(94)سنی لڑکی کا نکاح جب شیعہ مرد سے ہوا تھا، تو عدالتی تنسیخ درست ہے 308
(95)شیعہ کو رشتہ دینے کا حکم 308
(96)کیا شیعہ کسی مسجد کی تعمیر کر سکتے ہیں؟ نیز امام بارگاہ کو مسجد کہنا کیسا ہے 309
(97)جس عورت کا شوہر فرقہ اسماعیلیہ میں شامل ہو گیا ہو، وہ کیا کرے 310
(98)شیعہ کا ذبیحہ اور اُن کے گھر کا کھانا کھانا 310
(99)جو شیعہ، سنی بن گیا ہو، کیا وہ اپنی لڑکی کا رشتہ شیعہ کو دے سکتا ہے 311
(100)سنی مرد کا شیعہ عورت سے نکاح کرنا 311
(101)شیعہ سنی کے مخلوط جنازے پڑھانا 311
(102)کیا کوئی سنی کسی شیعہ پیر کا مرید ہو سکتا ہے 312
(103)باطل عقائد والے کو لڑکی دینا ہرگز جائز نہیں، اور ایسے شخص کی امامت کا حکم 312
(104)اگر سنی نے شیعہ کو رشتہ دینے کا وعدہ کیا ہو، کیا اس وعدے کا پورا کرنا واجب ہے 313
(105)اگر شیعوں کی رسموں پر تنقید کرنے سے شیعہ بول چال بند کرتے ہیں تو کیا کیا جائے 313

(106) کونڈے دینا بدعت ہے اور اس کا ترک کرنا لازم ہے..... 314
(107) دس محرم کو حضرت حسینؓ کی شہادت بیان کرنے اور سبیل لگانے اور اس میں چندہ دینے کا حکم..... 314
(108) غالی رافضی کی عیادت کرنا، غالی رافضی کی نماز جنازہ وغیرہ میں شریک ہونا..... 315
(109) سنی کیلئے شیعہ امام کے پیچھے نماز جنازہ پڑھنے اور اُن سے اختلاط رکھنے کا حکم..... 315
(110) کیا غالی شیعہ، بھائی کا وارث ہوسکتا ہے..... 316
(111) شیعہ نمائندہ کو ووٹ دینا اور ووٹ کی شرعی حیثیت..... 316
(112) شیعہ کو ووٹ دینا سخت گناہ کی بات ہے..... 317
(113) 23 رجب سے 21 رجب تک خوب تیاری کر کے پھر لوگوں کو کونڈے کھلانا روافض کا شعار ہے، اِس رسم سے اجتناب ضروری ہے..... 318
(114) جولڑکی اپنے کو شیعہ ظاہر کرے اور حنفی والد کو رافضی گردانے، کیا باپ کی وارثہ بن سکتی ہے..... 319
(115) جو شخص راسخ العقیدہ سنی باپ کی زندگی میں سبِّ صحابہؓ کرتا ہو، اور والد کی وفات کے بعد اپنے کو تقریباً سنی ظاہر کرتا ہو۔ کیا باپ کا وارث بن سکتا ہے..... 319
(116) شیعہ اگر قطعیاتِ اسلام کے منکر ہیں تو سنی کے وارث نہیں ہوسکتے..... 320
(117) اگر شیعہ بھائی کے علاوہ اور کوئی عصبہ نہ ہو، تو کیا حکم ہے..... 320
(118) متوفی کے وارث چچازاد بھائیوں کے لڑکے ہیں، لیکن سوائے ایک کے باقی سب غالی شیعہ ہیں، اس کا وارث کون ہوسکتا ہے..... 321
(119) محرم کے رسموں میں شرکت کرنا..... 322
(120) شیعہ کے ساتھ بیع وشراء کرنا..... 322
(121) مرتد، مسلمان کا وارث نہیں ہوسکتا..... 322
(122) مرتد کی میراث سے متعلق حضرت مفتی صاحبؒ کا ایک محققانہ فتویٰ..... 323
(123) مرتد سے کوئی چیز خریدنا..... 325
(124) غیر مسلم بیوی اور بچے مسلمان کے وارث نہیں بن سکتے..... 325
(125) جو بچے والد کی وفات کے وقت کفریہ عقائد رکھتے تھے، مرحوم کی وفات کے چار ماہ بعد مسلمان ہونے سے

مسلمان والد کے وارث نہیں ہوں گے..... 325
(126) جب بیوی کے تمام اقرباء غیر مسلم ہیں تو سارا ترکہ خاوند کو ملے گا..... 326
(127) غیر مسلم کے ساتھ ایک برتن میں کھانا..... 326
(128) اقلیتوں کی سیٹ کے لئے خود کو غیر مسلم ظاہر کرنے کی شرعی حیثیت..... 326
(129) مسجد کی مرمت کے لئے غیر مسلم کی رقم..... 327
(130) غیر مسلم کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا..... 328
(131) کیا مسلمان اور غیر مسلم کا ایک برتن میں کھانا جائز ہے..... 328
(132) اسلامی ملکوں میں غیر مسلموں کو کلیدی عہدوں پر مقرر نہ کیا جائے..... 328
(133) کفار ومشرکین کو خیرات وزکوۃ دینا، مشرک یہود ن اور عیسائی عورت سے نکاح کرنا، مشرک کا ذبیحہ، کافر کو دوست بنانا، مشرک اور کافر کو گواہ بنانا..... 329
(134) کفار محاربین کے کمپنیوں کا مال خرید کر اُن کو نفع پہنچانا..... 330
(135) غیر مسلم اور تعمیر مسجد..... 330
(136) غیر مسلم کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا..... 332
(137) کافر، مسلمان کا وارث نہیں ہوسکتا..... 332
(138) بدعتی وجاہل پیر کی بیعت حرام ہے اور اس کے مجلس سے اجتناب ضروری ہے..... 332
(139) بدعتی کی امامت..... 333
(140) بدعتی کو زکوۃ دینا..... 333

مدرسہ فرقانیہ گونڈہ کا فتوی..... 333

شیعہ سے تعلقات رکھنے، مناکحت کرنے، ان کے جنازہ میں شرکت کرنے اور ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کا حکم..... 333

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی سید نجم الحسن امروہوی صاحب

رئیس دارالافتاء و مہتمم دارالعلوم یاسین القرآن نارتھ کراچی کا فتوی.....334

(1) شیعہ لڑکے سے نکاح کا حکم 334

(2) رافضی کے جنازہ میں شرکت کا حکم 335

(3) حلفیہ وعدۂ نکاح کے بعد پتہ چلا کہ لڑکی شیعہ ہے 335

(4) جس سنی لڑکے کا باپ شیعہ ہو، اس سے نکاح کا حکم 336

(5) جو شیخینؓ کو کافر لکھے اس کا اتباع نہ کیا جائے 336

(6) بوہری اور آغاخانی فرقوں کے ساتھ نکاح کرنے اور اُن کے ذبیحہ کا حکم 337

(7) بائیسویں رجب کے کونڈوں کی حقیقت اور اس سے بچنے کا حکم 337

(8) محرم میں حلیم و شربت بنانے اور اس کے کھانے کا حکم 338

(9) آغاخانیوں سے مناکحت کرنے، اُن کے ذبیحہ کھانے، اُن کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے اور اُن سے میل جول رکھنے کا حکم 339

(10) شیعوں کا اذان میں: علیّ ولیّ اللّٰہ: کا اضافہ کرنا 340

(11) آغاخانیوں سے نکاح حرام ہے اور اولاد ولد الزنا ہوگی 341

(12) اسماعیلی فرقے سے تعلق رکھنے والے شخص سے نکاح کا حکم 341

(13) آغاخانی، اسماعیلی اور بوہری سے نکاح کرنے اور معاملات کرنے کا حکم 341

(14) متعہ، زنا محض ہے اور اس میں نسب، عدت وغیرہ ثابت نہیں ہوتے 343

(15) جو صحابہ کرامؓ کو معیارِ حق نہ سمجھے اس سے نکاح کا حکم 343

(16) امداد کے لئے قادیانیت یا شیعیت کے اقرار نامے پر دستخط کا حکم 344

(17) نکاح ختم کرنے کے لئے ارتداد کا حیلہ 345

(18) مطلقہ ثلثہ ارتداد سے حلال نہ ہوگی 345

(19) بیوی مرتدہ ہوجائے تو اس کی بہن سے نکاح کرنا 346

(20) مرتد ہونے سے نکاح ختم ہوجاتا ہے 346

(21) کافرہ عورت سے نکاح کی صورت میں بچے کے نسب کا حکم 347
(22) مشائخ پر لعن طعن کرنے والے سے تعلقات رکھنے اور اس کی امامت کا حکم 347
(23) کافر کی تعظیم کرنا 348
(24) کیا ہندو لڑکی سے نکاح اہل کتاب سے نکاح شمار ہوگا 348
(25) ایسی جگہ جہاں پر مسلمان گواہ میسر نہ ہوں، نکاح کا حکم 349
(26) غیر مسلم گواہوں کی موجودگی میں کئے گئے نکاح کا حکم 349
(27) گواہ عیسائی ہونے کی صورت میں نکاح کا حکم 350
(28) نکاح کے لئے گواہوں کا مسلمان ہونا ضروری ہے 350
(29) کفار کا امداد وصول کرنے کا حکم 351
(30) کفریہ عقائد رکھنے والے کے پیچھے نماز کا حکم 351
(31) غیر مسلم کو زکوۃ دینا 351
(32) کافر سے نکاح کا حکم 351
(33) کفریہ عقائد رکھنے والے سے نکاح کا حکم 351
(34) بدعتی کی عزت واکرام کرنا 351
(35) بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنا 352

جامعہ اسلامیہ صادقیہ عباسیہ منچن آباد بہاولنگر کا فتوی..... 352

شیعہ سے نکاح کرنا 352

حضرت مولانا مفتی شبیر احمد القاسمی صاحب، خادم الافتاء والحدیث

جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد، الھند کا فتوی..... 353

(1) شیعہ کافر ہیں اور اُن کے ساتھ شادی کرنے کا حکم 353
(2) شیعہ کے ساتھ نکاح کرنا 354
(3) شیعہ، سنی کا وارث نہیں ہوسکتا، شیعوں سے پیسے لے کر ماتم کرنا، شیعوں کا حج پر جانا 355

(4) کیا شیعہ اثنا عشریہ کافر ہیں؟ اور اُن کے ذبیحہ کا حکم 356
(5) صحابہ کرامؓ کی تنقیص اور اُن کی شان میں گستاخیاں کرنے والے زندیق ہیں 357
(6) شیعہ روافض کے ساتھ کھانا پینا اور اُن کے اموال مساجد وغیرہ میں صرف کرنا اور ان کی جنازہ پڑھنا 357
(7) شیعہ کا ذبیحہ کھانے، نماز جنازہ پڑھنے اور ان کے یہاں شادی کرنے کا حکم 358
(8) شیعوں کے مکان پر قرآن خوانی میں شرکت کرنا 359
(9) تعزیہ بنانے والے اور اس میں شرکت کرنے والے کا حکم 359
(10) دسویں محرم کو کھچڑا بنانے اور اس کے کھانے کا حکم 360
(11) دسویں محرم کو شربت کی سبیل لگانے کی رسم کو ترک کرنا لازمی ہے 360
(12) عاشوراء کے دن تعزیہ نکالنے اور اس میں شرکت کرنے والے امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم 360
(13) دسویں محرم کو حلیم بنانے اور تقسیم کرنے کا حکم 361
(14) تعزیہ داری ناجائز ہے، اس کا ترک کرنا لازم ہے 361
(15) یوم عاشوراء میں ڈھول تاشے کے ساتھ جلوس نکالنا اور اس میں شرکت کرنا 361
(16) محرم میں ڈھول تاشے بجانے سے دُور رہنا لازم ہے 362
(17) محرم میں کھچڑا بنا کر تقسیم کرنے اور اس میں تعاون کرنے کا حکم 362
(18) دس محرم کو شربت تقسیم کرنا 362
(19) دس محرم میں حلیم بنا کر سرمایہ دار کے گھر بھیجنے اور اس کے کھانے کا حکم 363
(20) محرم میں تعزیہ بنانے اور کھانا بنا کر تقسیم کرنے اور اس کے کھانے کا حکم 363
(21) محرم کے موقع پر لنگر کرنا 364
(22) دس محرم کو کھچڑا پکا کر لوگوں کو کھلانا 364
(23) ماہ محرم کی چند بدعات وخرافات کا حکم اور اس سے بچنے کی تاکید 365
(24) بائیس رجب کے کونڈے کرنے سے مسلمانوں کو احتراز کرنا لازم ہے 365
(25) رجب کے کونڈے بھرنے کی اصل 366
(26) رجب کا کونڈا اور اس کی حقیقت 366

(27)حضرت حسینؓ کے نام پر امام باڑے میں جانور کی نیاز اور اس کے کھانے کا حکم 367
(28)بائیس رجب کے کونڈوں کی حقیقت اور اس میں شرکت کرنے کا حکم 367
(29)رافضیوں کی رسموں میں شرکت کرنے والے،اور ان کے ساتھ کھانے پینے والے کی امامت 368
(30)شیعہ اور قادیانی کے پیچھے نماز پڑھنا 368
(31)شیعوں اور سنیوں کا ایک ہی مسجد میں ایک ہی وقت میں اپنی اپنی جماعت الگ الگ کرنا 369
(32)شیعہ کو زکوۃ دینے ،ان کے ساتھ شادی کرنے اور ان کے ذبیحہ کا حکم 369
(33)حنفی المسلک کا شیعہ سے نکاح 369
(34)سنی لڑکے اور شیعہ لڑکی کا نکاح 370
(35)شیعہ کو زکوۃ دینا 371
(36)شیعہ لڑکی کو سنی سمجھ کر نکاح کرنا 371
(37)سنی لڑکے کا جبراً غالی شیعہ کی لڑکی سے نکاح کا حکم 372
(38)کیا شیعہ سے سنی کا نکاح ہوسکتا ہے 372
(39)شیعہ عورت سے نکاح ،اس سے پیدا شدہ بچوں کے نسب اور وراثت کا حکم 373
(40)شیعہ سے رشتۂ مناکحت قائم کرنا 373
(41)شیعہ خوارج بوہری کے عقائد رکھنے والے کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا 374
(42)امام باڑہ کے اوپر مدرسہ بنانے کا حکم 374
(43)شیعوں کے ہاتھ کا ذبیحہ 375
(44)شیعوں کے ساتھ کھانا پینا 376
(45)تمام مسلمانوں پر ضروری ہے کہ شیعوں کے ساتھ میل جول نہ رکھے 376
(46)حنفیوں کا شیعوں کے ساتھ کھانا پینا 376
(47)محرم کا تعزیہ بنانے والے کی امامت 377
(48)اہل قرآن اور صرف تین وقت کی نماز کے قائل کا نماز جنازہ پڑھنے اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کا حکم 377

(49)تعزیہ بنانے والے کی امامت 377
(50)ارتداد کی وجہ سے نکاح فسخ ہوجاتا ہے 378
(51)مرتد کا نکاح کسی سے منعقد نہیں ہوتا 378
(52)غیر مسلموں کی پوجا پاٹ میں شرکت کرنا موجب کفر ہے 379
(53)غیر مسلم کے ساتھ رہ کر تین بچے بھی ہوگئے، اُن کے نسب کا حکم 379
(54)غیر مسلم کے ساتھ فرار ہونے والی لڑکی کے احکام 379
(55)مسلمان لڑکے کا غیر مسلم لڑکی سے شادی کرنا 380
(56)غیر مسلم عدالت میں مسلم جج کے طلاق کے فیصلہ کا حکم 380
(57)عدالت کی طلاق کا حکم 381
(58)غیر مسلم جج سے طلاق لینے کے بعد شوہر کے پاس واپس آنا 382
(59)غیر مسلم عدالت کی طلاق معتبر نہیں 383
(60)دیوالی پر مسلمان کا آتش بازی کی اشیاء فروخت کرنا 383
(61)مسلمہ عورت کا غیر شرعی عدالت سے طلاق حاصل کرنا 384
(62)بڑے جانور میں غیر مسلم کی شرکت 384
(63)غیر مسلم کو نمستے اور نمشکار کہنا 384
(64)غیر مسلم کے یہاں میت کا کھانا کھانا اور اُن کی دعوت قبول کرنا 385
(65)غیر مسلم قصاب سے مسلمانوں کا گوشت خرید کر کھانا 385
(66)غیر مسلم کے ہوٹل میں گوشت کھانا 385
(67)غیر مسلم کے جس ہوٹل میں مسلم وغیر مسلم دونوں کا رندے ہوں وہاں گوشت کھانا 386
(68)دیوالی کے موقع پر غیر مسلم لڑکی کا مسلم لڑکے کو ٹیکہ لگانا 386
(69)غیر مسلموں کے مذہبی تہواروں میں شرکت کرنا 386
(70)غیر مسلموں کے شرکیہ اعمال پر مشتمل مجالس میں شرکت کرنے اور کرنے والوں کا حکم 387
(71)غیر مسلموں کے عبادت گاہوں میں امداد کرنے کا حکم 388

(72)غیر مسلموں کے تہوار میں شرکت اور مبارک باد کا حکم 388
(73)غیر مسلم کو مستقل باورچی بنانے اور اپنے ساتھ کھلانے کا حکم 388
(74)غیر مسلموں کی شادی بیاہ یا اُن کے جنازہ میں شریک ہونا 389
(75)غیر مسلموں کے میلوں میں مسلمان کا دوکان لگانا 389
(76)نماز پنجگانہ اور احادیث متواترہ کے منکر کا نماز جنازہ پڑھنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا 389
(77)مسلم لڑکی جس نے ہندو سے شادی کی اور غیر مسلم لڑکی جو مسلمان کے پاس ہے، ان کے کفن دفن کا حکم، اور ایسے لوگوں سے تعلقات رکھنا 390
(78)بتوں کی پوجا، سادھوؤں کی خدمت اور مندر میں روپے پیسے دینا 391
(79)مندروں میں جا کر بتوں کی پوجا کرنے والے کی نماز جنازہ پڑھنے اور اس کے لئے ایصالِ ثواب کرنے کا حکم 392
(80)کفریہ عقائد رکھنے والوں کی نماز جنازہ کا حکم 392
(81)کافر کا مسلم اور مسلم کا کافر کے جنازہ میں شرکت کرنا 393
(82)غیر مسلم کی اسلامی طریقہ پر تدفین کرنا 394
(83)غریب غیر مسلم کو زکوۃ کا پیسہ دینا 394
(84)روزہ کا فدیہ کافر کو دینا 394
(85)مسلمان کا غیر مسلم کی رسومات میں شرکت کرنا 394
(86)زکوۃ وصدقۃ الفطر غیر مسلم کو دینا 395
(87)کافر کا قاضی بننا 395
(88)مسلمان غیر مسلم کا وارث بن سکتا ہے یا نہیں 395
(89)فاسد العقیدہ لوگوں کے ساتھ میل جول 396
(90)کفار کے ساتھ دلی محبت رکھنا 396
(91)مسلمان کا پرشاد کے چندہ میں شرکت کرنا 396
(92)پوجا کے لئے چندہ دینا 396

(93)مندر کے لئے چندہ دینا..... 396
(94)مسلم لڑکے کا کافرہ لڑکی سے نکاح..... 397
(95)غیر مسلم عدالت کی طلاق کے فیصلہ کا حکم..... 397
(96)غیر مسلم کا مسجد میں داخل ہونا..... 397
(97)غیر مسلموں کے تہواروں کے موقعوں پر لگے میلے میں دوکان لگانا..... 397
(98)غیر مسلموں کے تہواروں میں شرکت کرنا..... 397
(99)گردوارے وغیرہ پر تیار کیا ہوا حلوہ کھانا..... 397
(100)مسلم کا غیر مسلم کی میت میں اور اس کی رسم میں شرکت کرنا..... 398
(101)غیر مسلموں کے اجتماعات میں شرکت کرنا..... 398
(102)ہفتہ یا اتوار کے دن چھٹی کرنے میں یہود و نصاریٰ کی مشابہت آتی ہے..... 398
(103)غیر مسلموں کے شرکیہ کاموں میں شرکت کرنا..... 398
(104)غیر مسلم میت پر قرآن خوانی کرنے والے کی امامت..... 398
(105)ہندو مذہب اختیار کرنے والی لڑکی وراثت سے محروم ہو جائے گی..... 399
(106) کفار کے ساتھ دلی دوستی کرنا..... 399
(107)بدعتی مدرسہ میں چندہ دینا..... 399
(108)بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنا..... 399

علمائے برطانیہ کا فتوی..... 400

شیعہ سے نکاح کرنے، ان کا ذبیحہ کھانے اور ان سے چندہ لینے کا حکم..... 400

ولی کامل، فقیہ العصر، مفتی اعظم، شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا مفتی حمید اللہ جان صاحبؒ کا فتوی

(بانی جامعۃ الحمید لاہور)

شیعہ کی نماز جنازہ میں شرکت کرنے والوں کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایک شخص جو شیعہ اثنا عشری مذہب رکھتا تھا وہ فوت ہوگیا ہے، اور ایک شخص جو کہ امام اعظم امام ابوحنیفہؒ کا پیروکار ہے اس کے جنازہ پڑھنے میں شامل ہوا ہے، قرآن وحدیث اور فقہائے احناف کی روشن تحقیقات کے مطابق شرعاً ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے کہ جس نے ایک اثنا عشری شیعہ کے جنازے کی نماز پڑھی ہے؟

جواب: اگر شیعہ کے عقائد کفریہ تھے جیسے تحریف قرآن اور سبِّ حضرت عائشہ صدیقہؓ وغیرہ اور اس کو ان کے عقائد کا علم تھا تو صورت مسئولہ میں اگر جنازہ کو جائز سمجھتے ہوئے پڑھا ہے تو تجدید ایمان اور تجدید نکاح دونوں ضروری ہیں اور اگر ناجائز سمجھتے ہوئے پڑھا ہے (صرف لوگوں کے طعن وتشنیع سے بچنے کے لئے) تو توبہ واستغفار کریں اور آئندہ کے لئے احتیاط ضروری ہے۔

:الرافضی ان کان یسب الشیخینؓ ویلعنهما(والعیاذباللّٰه)فهوکافروان کان یفضل علیاًؓ علی ابی بکرؓ لایکون کافراالانه مبتدع:والمعتزلی مبتدع الااذاقال باستحالة الرؤیة فحینئذ هوکافر:ولوقذف عائشةؓ بالزنا کفرباللّٰه ولوقذف سائرنسوة النبیﷺ لایکفر ویستحق اللعنة ولوقال عمرؓ وعثمانؓ وعلیؓ لم یکونوااصحابالایکفر ویستحق اللعنة کذافی خزانة الفقه:

:من انکرامامة ابی بکرؓ فهوکافروعلی قول بعضهم هومبتدع ولیس بکافر والصحیح انه کافروکذلک من انکرخلافة عمرؓ فی اصح الاقوال کذا فی الظهیریة:

:ویجب اکفارهم باکفارعثمانؓ وعلیؓ وطلحةؓ وزبیرؓ وعائشةؓ.....ویجب اکفار الروافض فی قولهم برجعة الاموات الی الدنیاوبتناسخ الارواح وبانتقال روح الاله الی الائمة وبقولهم فی خروج امام باطن وبتعطیلهم الامروالنهی الی ان یخرج الامام الباطن وبقولهم ان جبرئیل علیه السلام غلط فی الوحی الی محمدﷺ دون علیؓ بن ابی طالب وهؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام واحکامهم احکام المرتدین کذافی الظهیریة:(الهندیة:ج2:ص264)

:ولاتصلّ علی احدٍمنهم مّات ابداوّلاتقم علی قبره:(سورة التوبه):قال علماؤناهذانص فی الامتناع من الصلوة علی الکفارولیس فیه دلیل علی الصلوة علی المؤمنین اواختلف هل یؤخذمن مفهومه وجوب الصلوة علی قولین یؤخذ لانه محلل الممنع من الصلوة علی الکفارلکفرهم لقوله تعالیٰ:انّهم کفروابااللّٰه ورسوله:(الجامع لاحکام القرآن للقرطبی:ج8:ص221):

:وفی شرح الوهبانیة للشرنبلالی مایکون کفراتفاقایبطل العمل والنکاح واولاده اولادزنامافیه خلافیومربالاستغفار والتوبة وتجدیدالنکاح(قوله والتوبة)ای تجدیدالاسلام:قوله وتجدیدالنکاح:ای احتیاطاکمافی الفصول العمادیة وزادفیها قسما ثالثافقال وماکان خطاء من الالفاظ ولایوجب الکفرفقائله یقرعلی حاله ولایومر بتجدید النکاح ولکن یومر بالاستغفاروالرجوع عن ذلک وقوله احتیاطااای یامره المفتی بالتجدیدلیکون وطؤه حلالابالاتفاق:(درمع الرد:ج3:ص328):

:وشرطهااای شرط الصلوة علیه:اسلام المیت وطهارته:اما الاسلام فلقوله

تعالیٰ:ولا تصلّ علی احد منھم مّات ابدا:یعنی المنافقین وھم الکفرۃ ولانماشفاعۃللمیت اکرامالہ وطلب المغفرۃ والکافرلاتنفعہ الشفاعۃ ولایستحق الااکرام:

(تبیین الحقائق:ج 1:ص 239):(ارشادالمفتین :ج 2:ص 285)

شیعہ کومسلمان ماننے والے،شیعہ امام کے پیچھے نماز پڑھنے کوجائز سمجھنے والے،اورکفریہ عقائدرکھنےوالےشخص کاحکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین ایسے شخص کے بارے میں جومندرجہ ذیل عقائد رکھتا ہے۔

1.....شیعہ سنی دونوں مؤمن بھی ہیں،مسلمان بھی،شیعہ سنی ایک دوسرے کیلئے لازم وملزوم ہیں،ایک دوسرے سے ہرگز جدانہیں ہوسکتے،شیعہ سنی ایک جسم کی دوآنکھیں ہیں،ایک گاڑی کے دوپہیے ہیں،شیعہ مسلمان ہیں جوان کوکافر کہیں گے وہ شرک کے مرتکب ہورہے ہیں،شیعہ اسلام کی تبلیغ کرسکتا ہے،شیعہ مسلمان کی اصلاح بھی کرسکتا ہےاور عقائد کی اصلاح بھی کرسکتا ہے۔

2.....ایسے گروہ کے بارے میں جواپنے آپ کوسنی کہلائےلیکن شیعہ امام کے پیچھےنماز پڑھنے کوجائز سمجھے، مشرک اورکافر کے لئے دعائےمغفرت کوجائز سمجھے۔

3.....اسلام نبی کریم ﷺ کے بعدکسی شخص کایہ مقام تسلیم نہیں کرتا کہ اس کی بات حرف آخر ہے،وہ خلفائے راشدینؓ کوبھی مجتہد کے درجہ میں تسلیم کرتا ہے جن کی ہر بات میں خطااورثواب دونوں کااحتمال موجود ہے،اوران کے کسی بھی فیصلےاور رائے سے اختلاف کی گنجائش موجود ہے۔

4.....ہمارامذہب اسلام صرف رسومات کامجموعہ ہےاس کاعملی زندگی سے کوئی تعلق نہیں ہے،اسلام کاتعلق روحانی دنیا سے ہے،یہ ذاتی معاملہ ہے،اس کی جزاءوسزا کااختیارصرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔

5.....اسلام مذہبی اختلاف کے باوجودایک دوسرے کےمعبودوں کے خلاف بولنے سے روکتا ہے،دیگر مذاہب کے پیروکاروں کےساتھ رواداری اوراحترام کےرویئے کی خصوصی تلقین کرتا ہےاگرچہ یہودی ہی کیوں نہ ہو۔

6.....علاقائی رسومات پرشریعت کےمنافی ہونے کافتویٰ نہیں لگانا چاہئے۔

7.....ایک غیرمسلم چیف جسٹس اگرچہ سکھ ہواسلامی قانون،اسلامی نظام عدالت کادفاع کرسکتا ہے،اوریہ

دینی حلقوں کے دلوں میں جگہ بھی بنا سکتا ہے۔

8.....جمہوریت کے بارے میں اسلام کا نقطۂ نظر موجود ہے۔

جواب: بشرط صحت سوال مذکور مبالاعقائد کا مجموعہ رکھنے والا شخص زندیق، کافر و مرتد ہے جو شریعت کو اپنے تابع کرنا چاہتا ہے، اس کے بعض عقائد نصوصِ قطعیہ کے خلاف ہیں۔

:قال اللّٰہ تعالی:ماکان للنّبیّ والّذین اٰمنوااان یّستغفروااللمشرکین ولوکانوا اولی قربی من بعد ماتبیّن لھم انّھم اصحٰب الجحیم:

:وقال اللّٰہ تعالی:یٰاٰیھاالّذین اٰمنوالاتتّخذوا الیھودوالنّصارٰی اولیآء بعضھم اولیآء بعض:وفی ھٰذہ الآیۃ دلالۃعلی ان الکافرلایکون ولیاللمسلم لافی التصرف ولا فی المنصرۃ ویدل علی وجوب البراءۃ من الکفاروالعداوۃ لان الولایۃ ضدالعداوۃ فاذا امرنابمعاداۃ الیھودوالنصارٰی لکفرھم فغیرھم من الکفار بمنزلتھم ویدل علی الکفر کلہ ملۃواحدۃ:(احکام القرآن للجصاص:ج2:ص622)

:ویجب اکفارالروافض فی قولھم برجعۃ الاموات الی الدنیاوبتناسخ الارواح وبانتقال روح الالہ الی الائمۃ وبقولھم فی خروج امام باطن وبتعطیلھم الامروالنھی الی ان یخرج الامام الباطن.....(الھندیۃ:ج2:ص264)

:قلت الزندیق من یحرف فی معانی الالفاظ مع ابقاء الاسلام.....فھٰذا ھو الزندیق حقااای التغییرفی المصادیق وتبدیل المعانی علی خلاف ماعرفت عند اھل الشرع وصرفھا الی اھوانہ مع ابقاءاللفظ علی ظاھرہ،والعیاذباللّٰہ:

(فیض الباری:ج4:ص472)

:والحاصل ان الایمان محلہ القلب والاسلام موضعہ القلب والجسدالکامل منھمامایترکب اوالدین اسم واقع علی الایمان والاسلام والشرائع کلھااای الاحکام جمیعھاوالمعنی ان الدین اذااطلق فالمرادبہ التصدیق والاقراروقبول الاحکام للانبیاء علیھم الصلوۃ والسلام:(شرح الفقہ الاکبر:ص90)

:ویکفراذاانکرآیۃ من القرآن اوسخربایۃ منہ:(البحرالرائق:ج5:ص205)

:ومن اعتقدالحرام حلالااوعلی القلب یکفر:(الھندیۃ:ج2:ص274)

:والاسلام هوالقیام بالاقرارو عمل الابرارفی مقام التوفیق:

(شرح الفقه الاکبر:ص90)(ارشادالمفتین :ج1:ص91)

:یاعلیؓ مدد: کہنے کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:یاعلیؓ مدد: کہنے کا عقیدہ رکھنے والا قرآن وسنت اور فقہ حنفی کے مطابق کیسا ہے؟

جواب:یاعلیؓ مدد: کانعرہ شیعہ کا ایجاد کردہ ہے،شریعت مطہرہ میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے،اور یہ نعرہ لگانا صرف اور صرف شیعوں کی تقلید ہے جس سے اہل سنت والجماعت بَری ہے، کیونکہ شرک کے علاوہ یہ:من تشبّه بقوم فهو منهم: کے تحت بھی آتا ہے۔(ارشادالمفتین :ج1:ص228:231)

شاتمِ صحابہؓ کی گواہی اور اس کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ اگر کوئی شخص صحابہ کرامؓ میں سے کسی ایک صحابیؓ یا دو صحابہؓ کو باغی،سرکش اور شریر لکھے جیسا کہ وحیدالزمان کی کتاب:لغات الحدیث: میں:خ: کے صفحہ نمبر 36 پر لکھا ہے کہ:

:حضرت امیر معاویہؓ اور حضرت عمرو بن العاصؓ دونوں باغی،سرکش اور شریر تھے اِن دونوں صحابیوںؓ کے مناقب یا فضائل بیان کرنا ہرگز روا نہیں بلکہ صرف صحابیتؓ کا لحاظ رکھتے ہوئے اِن کے ذکر کو سب وشتم سے پاک رکھنا ہی کافی ہے:(معاذاللّٰہ)قرآن وسنت کی روشنی میں ایسے آدمی کے بارے میں وضاحت فرمائیں۔

جواب: تمام صحابہ کرامؓ یا اِن میں سے اکثر کو گالی نکالنا اور بُرا بھلا کہنا کفر ہے،اور کسی ایک صحابیؓ یا دو صحابہؓ کو بُرا بھلا کہنا فسق ہے۔ایسے شخص کو سخت سزا دی جائے گی اور اس شخص کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی، جب تک کہ توبہ نہ کرلے۔

:واعلم انه قال ارباب التصانیف ان سبّ الصحابةؓ فسق وقال بعضهم ان سبّ الشیخینؓ کفر والمحقق ان سبّ الشیخینؓ کلهم اواکثرهم کفر وسبّ صحابی واحد اواثنین فسق:(فیض الباری:ج1:ص120)

:وقال ایضامن شتم احدامن اصحاب النبی ﷺ ابابکرؓ او عمرؓ او عثمانؓ او معاویةؓ

اوعمروبن العاصؓ فان قال کانوافی ضلال قتل وان شتمهم بغیر هذا من مشاتمه الناس نکل نکالاشدیداً:(رسائل ابن عابدین:ج1:ص358)

:و ممایزیدذلک وضوحامامصرحوابه فی کتبهم متوناوشروحامن قولهم و لا تقبل شهادة من یظهرسبّ السلف.....وفسروااالسلف بالصالحین منهم کالصحابةؓ والتابعینؒ والائمة المجتهدینؒ:(ایضا:ج1:ص363)(ارشادالمفتین :ج1:ص320)

حضرت ابوسفیانؓ کے گستاخ کی امامت کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایک خطیب صاحب نے جمعہ کے بیان میں فرمایا:

دادا کے منصوبے پوتا پورے کررہا ہے:ابوسفیانؓ نے مدینہ پر چڑھائی کی اوران کے پوتے یزید نے مکہ پر چڑھائی کردی:

کیاایساشخص مذکورہ کلمات کی وجہ سے حضرت ابوسفیانؓ کی بے ادبی اور گستاخی کامرتکب ہے یانہیں؟اورکیا ایسے شخص کے پیچھے نمازپڑھناجائزہے؟

جواب: بشرطِ صحت سوال حضرت ابوسفیانؓ کے بارے میں مذکورہ الفاظ کہنےوالاشخص گمراہ اور مبتدع ہے اور ایسے شخص کی اقتداء میں نمازپڑھنامکروہ تحریمی ہے۔

:ان افضل الامة بعدنبیهاﷺاصحابةؓ الذین نصروه وبذلوامهجهم فی مرضاته ولیس من مؤمن ولامؤمنة الاولهم فی عنقه اعظم منه فیجب علیناتعظیمهم واحترامهم ویحرم سبهم والطعن فیهم ونسکت عماجری بینهم من الحروب فانه کان عن اجتهاد هذاکله مذهب اهل الحق وهم اهل السنة والجماعة وهم الصحابةؓ والتابعونؒ والائمة المجتهدینؒ ومن خرج عن هذاالطریق فهوضال مبتدع اوکافر:

(رسائل ابن عابدین:ج1:ص357)

:واما الفاسق فقدعللواکراهة تقدیمه بانه لایتهم لامردینه وبان فی تقدیمه للامامة تعظیممه وقدوجب علیهم اهانته شرعاولایخفی انه اذاکان اعلم من غیره لاتزول العلة فانه لایؤمن ان یصلی بهم بغیرطهارة فهوکالمبتدع تکره امامته بکل

حال:(شامی:ج 1:ص 414)۔(ارشادالمفتین :ج1:ص 333)

حضرت علیؓ کومشکل کشا کہنےوالے کی امامت کاحکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایک شخص جوقاری، حافظ اور عالم کچھ بھی نہیں ہے اور درست قرأت کی بھی حسب ضرورت طاقت نہیں رکھتا نیز عموماً ایسے واقعات ومضامین بیان کرتا ہے جوقرآن وحدیث کے خلاف ہوتے ہیں،مثلا:ایک جمعہ کے موقع پر اس نے کہا کہ حضرت علیؓ مشکل کشا ہے اور جولوگ ان کومشکل کشانہیں مانتے ان کے کانوں میں پیشاب کریں۔اس تفصیل کے بعد تین باتوں کا جواب شرعاً مطلوب ہے:

1.....ایسی استعداونظریات کا حامل شخص مسلمانوں کے لئے امامتِ جمعہ وعیدین کی اہلیت رکھتا ہے یانہیں؟ جبکہ علماء کی کمی نہیں ہے۔

2.....جولوگ ایسے شخص کے لئے جمعہ وعیدین کے لئے مصر ہیں ان کا کیاحکم ہے؟

3.....اگرمذکورہ بالا اوصاف کا حامل شخص اپنے بیان کئے گئے مضامین سے برأت کا اعلان کرے اور تائب ہو کر آئندہ کیلئے احتیاطِ کلام کا وعدہ کرے تو پھر وہ مذکورہ بالا تفصیل سے شرعاً امامتِ جمعہ وعیدین کی اہلیت رکھتا ہے یانہیں؟

جواب: 1.....مشکل کشا کے دو مطلب ہیں۔پہلا مطلب یہ ہے کہ حضرت علیؓ مشکل علمی مسائل کوحل کرتے تھے۔دوسرا مطلب یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ جل شانہ ہر مشکل کوآسان کردیتے ہیں ان کیلئے کوئی کام مشکل نہیں،اسی طرح حضرت علیؓ بھی ہر مشکل کوآسان کردیتے تھے۔

مذکورہ بالا تفصیل کے بعد بشرط صحت سوال اگرمذکورہ شخص مشکل کشا کا دوسرا مطلب مراد لیتا ہے تو یہ شخص دو وجوہ کی بناء پر امامت کا اہل نہیں۔**(1)**فسادِعقیدہ کی وجہ سے۔**(2)**درست قرأت کی طاقت نہ رکھنے کی وجہ سے۔

اور اگر یہ شخص مشکل کشا کا پہلا مطلب مراد لیتا ہے تب بھی درست قرأت کی طاقت نہ رکھنے کی وجہ امامت کا اہل نہیں،لیکن اس طرح کے موہوم الفاظ سے احتراز ضروری ہے۔

2.....جولوگ ایسے شخص کیلئے امامتِ جمعہ وعیدین کیلئے مصر ہیں وہ اپنے اس فعل کی وجہ سے گنہگار ہیں،ان کو اپنے اس عمل کی وجہ سے توبہ کرنا ضروری ہے۔

3.....اگرمذکورہ بالا شخص اپنے نظریات سے برأت کا اعلان کرنے کے ساتھ ساتھ توبہ بھی کرے اور حسب

ضرورت درست قرأت سیکھ لے تو ایسا شخص امامت کا اہل ہے، اگر چہ اولیٰ پھر بھی یہ ہے کہ جب علما موجود ہیں تو کسی عالم کو امام بنایا جائے۔(ارشادالمفتین :ج 1:ص 334)

حضرت فاروق اعظمؓ کی شان میں گستاخی کرنے والے پر تجدید ایمان اور تجدید نکاح ضروری ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایک شخص دس محرم کو شیعوں کے امام بارگاہ میں گیا وہاں جا کر اس نے شیعوں جیسی حرکات کرتے ہوئے سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ کی شان میں گستاخانہ الفاظ استعمال کئے، اس نے دجال کے الفاظ بار بار استعمال کئے (العیاذباللّٰہ)۔اس گستاخی کے بعد آیا وہ بدستور مسلمان رہا یا دائرۂ اسلام سے خارج ہوگیا؟ اور وہ اگر مسلمان ہی ہے تو اس پر اس کی اس گستاخی کا جرمانہ یا سزا ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کیا ہے؟

جواب: بشرط صحت سوال صورت مذکورہ میں اگر اس شخص نے (العیاذباللّٰہ) سیدنا فاروق اعظمؓ کے متعلق دجال کا لفظ استعمال کیا ہے تو یہ کلمہ کفر ہے۔لہذا یہ شخص مذکور دائرہ اسلام سے خارج ہوگیا ہے۔

الرافضی ان کان یسب الشیخینؓ ویلعنھمافھوکافروان کان یفضل علیاؓ علیھمافھومبتدع:(بزازیه علی هامش الهندیة:ج6:ص319)

اس شخص کیلئے تجدید ایمان اور تجدید نکاح ضروری ہے۔(ارشادالمفتین :ج 1:ص 336)

شیعہ کے ساتھ رشتہ داری کرنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایک آدمی اقرار کرتا ہے کہ میں سیدنا صدیق اکبرؓ کو پہلا خلیفہ تسلیم کرتا ہوں اور حضور اکرم ﷺ کے تمام صحابہ کرامؓ وصحابیاتؓ کو سرکار دو عالم ﷺ کا پیروکار تسلیم کرتا ہوں، اور نہ میں کسی پر اعتراض کرتا ہوں، جن صحابہ کرامؓ کے درمیان جنگ ہوئی اگر ان میں کوئی خطا پر تھا تو وہ اجتہادی خطا تھی، اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں بلکہ وہ مجتہد تھے اس بنا پر وہ سب حق پر تھے، شرعی حیثیت سے تقیہ کا کوئی ثبوت نہیں، میرا عقیدہ ہے کہ جو تقیہ کرتا ہے وہ شریعت کے خلاف کرتا ہے، سینہ پیٹنا، کپڑے پھاڑنا اور سر پر مٹی وغیرہ ڈالنا یہ سب اُمور شرعاً ممنوع ہیں اور موجودہ رسم ورواج جو اہل تشیع میں پائے جاتے ہیں ان کے ساتھ میرا کوئی تعلق

نہیں،اور نہ ہی بلحاظ عقائد کے میں اہل تشیع کے عقائد کے ساتھ متفق ہوں، میں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جانتے ہوئے تہہ دل سے اقرار کرتا ہوں کہ میرا عقیدہ اہل سنت والجماعت والا عقیدہ ہے۔

نوٹ: حضرت امیر معاویہؓ حضور اکرم ﷺ کے صحابی ہیں،ان کے ایمان میں کوئی شک نہیں۔کیا جس آدمی کے یہ عقائد ہوں اسے شیعہ کہا جاسکتا ہے؟ کیا اس کے ساتھ رشتہ کرنا جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: مذکورہ بالا عقائد کا حامل شخص اگر ضروریاتِ دین میں سے کسی کا بھی منکر نہیں تو یہ شخص کافر نہیں ہے، اگر اس پر شیعہ مذہب کے آثار ابھی باقی ہیں تو اس سے رشتہ کرنے سے احتراز کرنا چاہئے۔کیونکہ یہ لوگ تقیہ کو بطور حربہ استعمال کرتے ہیں۔(ارشاد المفتین :ج 1:ص 446)

زکوۃ سے بچنے کے لئے فارم میں اپنے آپ کو شیعہ لکھوانا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ بعض لوگ بینک میں پیسے رکھتے ہیں اور زکوۃ کی کٹوتی سے بچنے کیلئے شیعہ والا فارم پُر کر کے دے دیتے ہیں۔اس سے دین کے اندر جو خرابی اور مسلمان کے ایمان پر جو زد پڑتی ہے،قرآن وسنت کی روشنی میں اس کی وضاحت فرمائیں؟

جواب: صورت مسئولہ میں جو لوگ زکوۃ کٹوتی سے بچنے کیلئے اپنے آپ کو شیعہ لکھواتے ہیں ایسے لوگوں کا ایمان باقی نہیں رہتا۔لہذا ایسے لوگوں کو اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کرنی چاہئے۔نیز اس قسم کے مسائل میں جہل معتبر نہیں ہے۔

:اذااطلق الرجل كلمة الكفرعمدالكنه لم يعتقدالكفرقال بعض اصحابنا لايكفرلان الكفريتعلق بالضميرولم يعتقدالضميرعلى الكفروقال بعضهم يكفر وهوالصحيح عندى لانه استخف بدينه:(ردالمحتار:ج3:ص312)

:ومن اتى بلفظة الكفرمع علمه انهالفظة الكفرعن اعتقاده فقدكفرولولم يعتقد اولم يعلم انهالفظة الكفرولكن اتى بها على اختيارفقدكفرعندعامة العلماء لايعذر بالجهل:(التاتاخانيه:ج5:ص312):(ارشاد المفتين :ج 1:ص 447)

شیعہ مرتد ہیں:

سوال: کیا شیعہ مسلمان ہے یا غیر مسلم؟

جواب: شیعہ اثنا عشری باتفاق علمائے کرام مرتد اور کافر ہیں۔

:ویجب اکفار الروافض فی قولھم برجعۃ الاموات الی الدنیا وبتناسخ الارواح وبانتقال روح الالہ الی الائمۃ وبقولھم فی خروج امام باطن وبتعطیلھم الامر والنھی الی ان یخرج الامام الباطن وبقولھم ان جبرئیل علیہ السلام غلط فی الوحی الی محمدﷺ دون علیؓ بن ابی طالب وھؤلاء القوم خارجون عن ملۃ الاسلام واحکامھم احکام المرتدین کذافی الظھیریۃ:(الھندیۃ:ج2:ص264)

:وقال:ابن عابدینؒ فی رسالتہ قال فی التاتارخانیۃ:لوقذف عائشۃؓ بالزنا کفر باللّٰہ تعالیٰ:ولوقذف سائرنسوۃ النبیﷺ لایکفر ویستحق اللعنۃ ولوقال عمرؓ وعثمانؓ وعلیؓ لم یکونوا اصحابا لایکفر ویستحق اللعنۃ ولوقال ابوبکر الصدیقؓ لم یکن من الصحابۃ یکفر لان اللّٰہ تعالیٰ سماہ صاحبہ بقولہ:اذ یقول لصاحبہ لاتحزن:وفی الظھیریۃ ومن انکر امامۃ ابی بکرؓ فھو کافر علی قول بعضھم وقال بعضھم مبتدع ولیس بکافر والصحیح انہ کافر وکذا من انکر خلافۃ عمرؓ وھو اصح الاقوال انتھی فی الحاوی القدسی ومن قذف عائشۃؓ بالزنا او قال ابوبکرؓ لم یکن من الصحابۃ او قال اللّٰہ بری ء من علی یکفر:(رسائل ابن عابدین:ج1:ص359):(ارشاد المفتین :ج1:ص447)

آغا خانی تنظیم سے فنڈ لینا اور اس کا رُکن بننا:

سوال: آغا خانی دیہی ترقیاتی تنظیموں کی رکنیت اختیار کر کے ترقیاتی فوائد حاصل کرنا کتاب وسنت کی رو سے جائز ہے یا حرام؟ جبکہ صورت حال یہ ہیں:

1.....شمالی علاقہ جات اور چترال میں آغا خانی فاؤنڈیشن اور آغا خانی رورل سپورٹ پروگرام کے تحت رفاہی اور فلاحی منصوبوں پر اربوں روپے خرچ کئے جارہے ہیں جس سے اقتصادی لحاظ سے آدمی کو فائدہ ہورہا ہے۔

2.....شمالی علاقہ جات کے غریب عوام کے نام پر مغربی ممالک آغا خانی تنظیموں کے ذریعے بے تحاشا فنڈ دیتے ہیں جبکہ ان سے غریب تر لوگ، بلوچستان، سندھ وغیرہ بنیادی سہولیات سے محروم ہیں، ان پر کوئی توجہ نہیں دی جاتی

3.....حکومت پاکستان جس قدر اسلام پسند رفاہی تنظیموں کا ناطقہ بند کررہی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں، مگر مغرب نواز: این جی اوز: کو ہر قسم کی چھوٹ دے رکھی ہے بلکہ عوام الناس کو ان اداروں کے سامنے جھکنے پر مجبور کرنے اور ان کا

احسان مند رہنے کیلئے بہت سارے سرکاری فنڈز بھی آغاخانی تنظیم کے ذریعے فراہم کرتے ہیں جس میں سردست بیت المال کی طرف سے گرلز سکولوں میں دوپہر کا کھانا شامل ہے۔

4.....آغاخان اسماعیلی مذہب باطنی عقائد کا حامل ہے،ان کی تاریخ عہد خاطمی سے لے کر حسن بن صباح، سقوط بغداد اور صلاح الدین ایوبی کے خلاف سازشیں سب اہل علم پر عیاں ہیں۔

5.....مجلّہ تکبیر وغیرہ میں اسماعیلیوں کے موجودہ سیاسی عزائم اور علیحدگی پسند تحریک سے متعلق تفصیلات آتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ رفاہی خدمات کے پس پردہ یہاں کے اہم ترین جغرافیائی خطوں پر مشتمل آغاخانی ریاست قائم کرنے کے منصوبے پر گامزن ہیں،حتی کہ جانباز فورس کے نام پر وہ اپنی الگ مسلح فوج بنا رہے ہیں اور حکومت پاکستان بھی بین الاقوامی سازشوں کے زیر اثر ان کا دست و بازو بنی ہوئی ہے۔

6.....آغاخانی تنظیم سے منصوبہ طلب کرنے کے لئے شرط ہے کہ متعلقہ علاقے میں آغاخان کے نام پر دیہی ترقیاتی تنظیم بنائی جائے،اس کے ارکان تھوڑی سی رقم جمع کر کے بطور فیس تنظیم کے نام پر بینک میں جمع کرائیں جو فکس ڈیپارٹمنٹ میں رکھی جاتی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ سود حاصل ہو۔

7.....جبکہ بعض لوگ اس فیس کو آغاخان کے عقیدے کے مطابق مال امام یا مذہبی نذرانہ تصور کر کے رقم دینے سے کترانے لگے تو انہوں نے نظام میں تبدیلی کی،اب تنظیم سازی کیلئے ممبروں سے فیس نہیں لی جاتی لیکن منظور شدہ فنڈ سے ان کے قاعدے کے مطابق رقم کاٹ کر اکاؤنٹ میں جمع کی جاتی ہے۔

جواب: آغاخانی اسماعیلی ایک غیر مسلم انتہائی شاطر اور سازشی ٹولہ ہے، یہ دین و ایمان کے ڈاکو اور ملک وملت کے دشمن ہیں، یہ لوگ بنیادوں ضرورتوں اور رفاہی کاموں کی آڑ میں آغاخانیت پھیلا رہے ہیں،ان سے عوام و خواص اور ارباب اقتدار کو ہوشیار رہنا چاہئے اور غیرت ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے ان کا مکمل بائیکاٹ کریں،ان کی تنظیم میں شامل ہونا،ان کا ممبر بننا،ان سے ایمان کش امداد لینا درست نہیں ہے،ناجائز ہے۔یہ تو کفر وارتداد پھیلا رہے ہیں۔ عوام کو اس سے باخبر رکھنا اور ان سے مکمل اجتناب کی تلقین کرنا ضروری ہے۔امام ابوبکر جصاص رازیؒ آیت: یٰاَیُّھَا الَّذِین اٰمنوا لاتتّخذوا الکافرین اولیآء من دون المؤمنین: کے ذیل میں لکھتے ہیں:

:اقتضت الآیة النھی عن الاستنصار بالکفار والاستعانة بھم والرکون الیھم والثقة بھم:(احکام القرآن للجصاص:ج2:ص410)

اور علامہ شامی:ردالمحتار: میں تحریر فرماتے ہیں:یعلم مماھنا حکم الدروز والتیامنة فانھم

فی البلاد الشامیة یظهرون الاسلام والصوم والصلاة مع انهم یعتقدون تناسخ الارواح وحل الخمر والزناوان الالوهیة تظهرفی شخص بعدشخص ویجحدون الحشروالصوم والصلاة والحج ویقولون المسمی بهاغیرالمعنیالمرادویتکلمون فی جناب نبیناﷺ کلمات فظیعة وللعلامة المحقق عبدالرحمن العمادی فیهم فتوی مطولة وذکرفیهاانهم ینتحلون عقائد النصیریة والاسماعیلیة الذین یلقبون بالقرامطة والباطنیة الذین ذکرهم صاحب المواقف ونقل عن علماء المذاهب الاربعة انه لایحل اقرارهم فی دیار الاسلام بجزیة ولاغیرهاولاتحل مناکحتهم ولاذبائحهم:(ردالمحتار:ج3:ص326)

(ارشادالمفتین :ج1:ص454)

شیعہ کا نکاح پڑھنے والے کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ شیعہ کا نکاح پڑھنے والے کا کیا حکم ہے؟مسلمان رہایانہیں؟اس کا نکاح ٹوٹ جائے گایانہیں؟خصوصاً جویہ کہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ قرآن وحدیث اورفقہ حنفی کی روشنی میں مدلل جواب عنایت فرمائیں۔

جواب: اگرنکاح خوان نے اس شخص کے عقائدِ کفریہ کوجانتے ہوئے جائز سمجھ کرنکاح پڑھایاہےتواس پر توبہ اورتجدیدنکاح ضروری ہےورنہ نہیں:ولایصح ان ینکح مرتداومرتدة احدمن المناس مطلقاً:(الدرعلی هامش ردالمحتار:ج2:ص430):(ارشادالمفتین :ج1:ص468)

شیعہ سے نکاح کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ بندہ سردارآصف علی کسی مقدمہ کی وجہ سے جیل میں تھااوران کے یعنی میرے گھرمیں ایک بیٹی ہے جومیری عورت کے پہلے خاوند سے ہے، جب میری اپنی عورت سے شادی ہوئی ہےتوبیٹی بھی ماں کے ساتھ آئی ہے،بیوی نے مجھ سے کہا کہ میں بیٹی کی شادی کردوں؟تو میں نے کہا کہ تمہاری اپنی بیٹی ہے جہاں مناسب سمجھوشادی کردو،تومیری بیوی نے اپنی بیٹی کی شادی ایک ایسے گھرمیں کردی جوکہ اہل تشیع تھےلیکن عورت کوعلم نہیں تھا کہ یہ اہل تشیع ہیں اوراخلاقی اعتبار سے بھی ان کی حرکتیں بہت غلط تھیں،جبکہ ان لوگوں نے کہا کہ ہم اہل تشیع نہیں ہیں،ان کی عورتیں پیشہ ورعورتیں ہیں،ان کی عورتیں میری بچی کوبھی غلط

راستے پر ڈالنا چاہتی تھیں،لڑکی کی نند نے لڑکی سے کہا کہ ہمارے ساتھ باہر کھیتوں میں چلو،ہم آپ کو کسی آدمی سے ملواتی ہیں لیکن لڑکی نے انکار کردیا اور سب گھر والوں نے مل کر لڑکی کو مارنا شروع کردیا۔یہ لوگ چور ڈاکو اور فاحشہ قسم کے لوگ نکلے،اچانک میں بچی کو ملنے چلا گیا تو پولیس مجھے پکڑ کر ساتھ لے گئی کہ بھینس چوری کر کے آئے ہیں۔گاؤں والوں نے کہا کہ آدمی اپنی بچی کو ملنے آیا ہے،یہ مہمان ہے۔

اب میں یہ چاہتا ہوں کہ اپنی بچی کی شادی کسی دوسری جگہ کردوں،کیونکہ بیٹی بھی اب وہاں جانے کیلئے تیار نہیں ہے۔تو آیا میں اس کا نکاح دوسری جگہ کرسکتا ہوں؟اور وہ پہلے والا نکاح جو اہل تشیع سے کیا ہوا تھا یہ منعقد ہوگیا ہے،جبکہ میں اہل سنت والجماعت دیوبندی ہوں۔برائے مہربانی قرآن وسنت کی روشنی میں فتوی جاری فرمائیں۔میں عدالت میں نہیں جاسکتا،میرے پاس فیس دینے کی ہمت نہیں ہے،آپ سے التماس ہے کہ آسانی فرمادیں کہ میں بچی کا نکاح کسی دوسری جگہ کردوں۔

جواب: اگر لڑکی کا خاوند کفریہ عقائد رکھتا ہے،مثلا:حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتا ہے یا سیدنا صدیق اکبرؓ کی صحبت کا منکر ہے یا حضرت علیؓ کی اُلوہیت کا قائل ہے یا حضرت جبرئیل علیہ السلام کے متعلق اعتقاد رکھتا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس وحی پہنچانے میں غلطی کی یا اور کوئی ایسا عقیدہ رکھتا ہے جو صریح قرآن وحدیث اور نصوص قطعیہ کے مخالف ہے تو وہ کافر ہے اس سے ابتداء ہی سے لڑکی کا نکاح صحیح نہیں ہوا۔لہذا فسخ کی بھی ضرورت نہیں۔ اور اگر اس کا عقیدہ کفریہ نہیں ہے،شیخینؓ کے علاوہ باقی صحابہ کرامؓ پر صرف سب وشتم کرتا ہے تو اس میں فقہائے کرامؒ کا اختلاف ہے،بعض تکفیر کرتے ہیں اور بعض تکفیر نہیں کرتے صرف تفسیق کرتے ہیں۔ایسی صورت میں بہتر یہ ہے کہ رضامندی سے یا ڈرا کر یا لالچ دلا کر اس سے طلاق حاصل کرلی جائے یا خلع کرلیا جائے اور اگر یہ نہ ہوسکے تو عورت کے اولیاء: عدم کفو:کی بناء پر عدالت میں فسخ کا دعویٰ دائر کریں۔

:و منها اسلام الرجل اذا كانت المرءة مسلمة فلا يجوز انكاح المؤمنة الكافر لقوله تعالىٰ:ولا تنكحوا المشركين حتّٰى يؤمنوا:(بدائع الصنائع:ج2:ص554)

:نعم لاشك في تكفير من قذف السيدة عائشةؓ او انكر صحبة الصديقؓ او اعتقد الالوهية في عليؓ او ان جبرئيل غلط في الوحي اونحو ذلك من الكفر الصريح المخالف للقرآن:(ردالمحتار:ج3:ص321)

:اقول نعم:في البزازية عن الخلاصة ان الرافضي اذا كان يسب الشيخينؓ

ویلعنھمسافھوکافروان کان یفضل علیاً علیھمافھومبتدع:وھذالایستلزم عدم قبول التوبۃ علی ان الحکم علیہ بالکفرمشکل لمافی الاختیاراتفق الائمۃ علی تضلیل اھل البدع اجمع وتخطئتھم وسب احدمن الصحابۃ وبعضہ لایکون کفرالکن یضلل:

(ردالمحتار:ج3:ص321)(ارشادالمفتین :ج1:ص469)

شیعہ کانماز جنازہ پڑھنے کاحکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایک شخص کا جنازہ پڑھا،بعد میں معلوم ہوا کہ وہ تو شیعہ تھا۔اب کیا حکم ہے؟

جواب: اپنی کوشش سے مرنے والے کے متعلق معلومات کریں اور کفریہ عقیدہ رکھنے والے کا جنازہ نہ پڑھیں۔ماضی میں اگر ایسا ہو چکا تو اس پر استغفار کریں۔

:قال اللّٰہ تعالیٰ:ولاتصلّ علیٰ احدمّنھم مّات ابداوّلاتقم علی قبرہ:وقال اللّٰہ تعالیٰ:ماکان للنّبیّ والّذین اٰمنوان یّستغفروا للمشرکین:فنقول لایصلی علی الکافرویصلی علی کل مسلم مات بعدالولادۃ:(الفتاوی التاتارخانیۃ:ج2:ص12).

(ارشادالمفتین :ج1:ص471)

شیعہ کانماز جنازہ پڑھنے اور پڑھانے والے کاحکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایک شیعہ کا جنازہ پڑھایا گیا،پڑھانے والے امام کو بھی علم تھا کہ یہ شیعہ ہے اور پڑھنے والوں کو بھی معلوم تھا کہ یہ شیعہ ہے۔اب ان دونوں کا کیا حکم ہے؟ قرآن وسنت کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔

جواب: بشرط صحت سوال اگر مرنے والے کے عقائد کفریہ تھے اور جنازہ پڑھانے والے کو اس کے عقائد معلوم تھے اور جائز سمجھ کر جنازہ پڑھایا ہے تو جنازہ پڑھانے والا شخص کافر ہو گیا،اگر وہ شادی شدہ ہے تو اس کا نکاح ٹوٹ گیا،اس کو چاہئے کہ تجدید ایمان ونکاح کرے۔اور اگر مرنے والے کے عقائد کفریہ تھے اور پڑھانے والے نے ناجائز سمجھتے ہوئے رسماً اور سیاستاً جنازہ پڑھایا تو وہ گمراہ وفاسق ہے کافر نہیں ہے۔اور جنازے میں شریک ہونے والوں کا بھی یہی حکم ہے۔

:وشرطهاستة اسلام الميت وطهارته وفي الشامي قوله وشرطهاای شرط صحتها:(الدر مع الرد:ج1:ص640)

:ومنهااستحلال المعصية صغيرة كانت اوكبيرة كفر:(شرح فقه الاكبر:ص152)

:فمنقول لايصلى على الكافرلان الصلاة على الميت دعاء واستغفارله والاستغفار للكافرحرام:(المحيط البرهاني:ج3:ص82)

:وقال ابن تيميةؒ:قال القاضي ابويعلىٰ من قذف عائشةؓ بمابرأهااللّٰه تعالىٰ منه كفر بلاخلاف.....ويكفرالرافضة الذين كفروا الصحابة وفسقوهم وسبوهم:اھ:ولوقال ابوبكرالصديقؓ لم يكن من الصحابة يكفرلان اللّٰه تعالىٰ سماه صاحبه بقوله:اذيقول لصاحبه لاتحزن:(رسائل ابن عابدين:ج1:ص358:59)

:قلت وكذايكفرقاذف عائشةؓ ومنكرصحبة ابيهالان ذلك تكذيب صريح القرآن:(مجموعه رسائل الكشميري:ج3:ص50)

:ادعت الروافض ايضاان عليّاً نبي.....الى قوله رضى الله عنه لعنهم اللّٰه وملائكته وسائرخلقه الى يوم الدين فانهم بالغوفي غلوهم ومردواعلى الكفر وتركو الاسلام وفارقوه الايمان وجحدوا الاله والرسل والتنزيل فنعوذباللّٰه ممن ذهب الى هذه المقالة:(مجموعه رسائل كشميري:ج3:ص55)(ارشادالمفتين :ج1:ص472)

شیعوں سے میل جول اور تعلقات رکھنے والے سے رشتہ داری ونکاح کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایک آدمی ہے جو شیعوں کے ساتھ میل جول رکھتا ہے اوراس کی بیوی اوراولاد بھی اسی طرح شیعوں کے ساتھ میل جول رکھتے ہیں،ان تمام رسوم مثلاً محرم میں ان کے ساتھ شرکت کرتے ہیں اور بھی تمام ایسے رسوم جو ناجائز ہیں اس میں بڑے جوش وخروش کے ساتھ شرکت کرتے ہیں،لیکن جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ آپ سنی ہیں یا شیعہ؟تووہ کہتے ہیں کہ ہم سنی ہیں،لیکن ظاہراً شیعوں کے ساتھ ہیں۔اب سوال یہ ہے کہ اس آدمی کی لڑکیوں سے ایک صحیح العقیدہ مسلمان نکاح کرسکتا ہے یانہیں؟اسی طرح اپنی لڑکی ان کو دے سکتا ہے یانہیں؟

جواب: ایساشخص جوشیعوں سے دوستی رکھےاوران کے ساتھ جلسےجلوسوں میں شریک ہوتاہو،اس کے

ساتھ رشتہ داری قائم نہیں کرنی چاہئے۔لہذا مذکورہ شخص کے بیٹوں یا بیٹیوں کے ساتھ کسی صحیح العقیدہ مسلمان لڑکے یا لڑکی کا نکاح نہ کرنا چاہئے تاوقتیکہ وہ شخص توبہ کر کے شیعوں کے ساتھ تعلقات ختم کر کے ان سے برأت اور علیحدگی اختیار نہ کر لے،لیکن اگر کسی نے ایسے شخص کے ساتھ نکاح کرلیا تو نکاح منعقد ہوجائے گا،اگر چہ وہ اس رشتہ کی وجہ سے گنہگار ہوگا۔

:قال اللّٰہ تعالیٰ:ومن یّتولّھم مّنکم فانّہ منھم:قال ابن عباسؓ یریدکانہ مثلھم وھذاتغلیظ من اللّٰہ تعالیٰ وتشدیدفی وجوب مجانبۃ المخالف فی الدین:

(تفسیر کبیر:ج4:ص375)

:وقال اللّٰہ تعالیٰ:فلاتقعدوامعھم حتّٰی یخوضوافی حدیث غیرہ انّکم اذمّثلھم:فدل بھذاعلی وجوب اجتناب اصحاب المعاصی اذاظھرمنکم منکر لان من لم یجتنبھم فقدرضیٰ فعلھم والرضابالکفر کفر:قال اللّٰہ عزوجل:انّکم اذامّثلھم:فکل من جلس فی مجلس معصیۃ ولم ینکرعلیھم یکون معھم فی الوزر:

(تفسیرقرطبی:ج:5ص418)

:فان ھجرۃ اھل الاھواءوالبدع واجبۃ علی مرالاوقات مالم یظھرمنہ التوبۃ والرجوع الی الحق:(مرقاۃ:ج9:ص230)

:وقال اللّٰہ تعالیٰ:واذارأیت الّذین یخوضون فی اٰیتنافاعرض عنھم:وھذایدل ان علیناترک مجالسۃ الملحدین وسائرالکفارعنداظھرھم الکفروالشرک ومالایجوز علی اللّٰہ تعالیٰ اذالم یمکن انکارہ:(احکام القرآن للجصاص:ج3:ص5)

:وحکی الکرخی عن سھل انہ قال من صحح ایمانہ واخلص توحیدہ لایانس الی مبتدع ولایجالسہ ولایؤاکلہ ولایشاربہ ولایصاحبہ ویظھرلہ من نفسہ العداوۃ والبغضاءومن دان مبتدعاسلبہ اللّٰہ تعالیٰ حلاوۃ السنن ومن تحبب الی مبتدع یطلب عزالدنیااوعرضامنھااذلہ اللّٰہ تعالیٰ بذلک العزوافقرہ بذلک الغنی ومن ضحک الی مبتدع نزع اللّٰہ تعالی نورالایمان من قلبہ ومن لم یصدق فلیجرب:

(روح المعانی:ج28:ص35)(ارشادالمفتین:ج1:ص473)

شیعوں سے صلح کا معاملہ کب جائز ہے:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ماہِ محرم میں سلامت

پورہ کے علاقے میں مختلف جگہوں سے شیعوں نے جلوس نکالا اور اس میں حضرات شیخینؓ وازواج مطہراتؓ کو گالیاں دی گئیں خصوصاً حضرات شیخینؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کو بہت گالیاں دی گئیں۔اس پر اہل سنت نے ان کے خلاف مقدمہ دائر کیا،حکومت نے ابتداءً کاروائی کی ہے اب اس کی وجہ سے شیعہ مسلمانوں کے ساتھ معاہدہ (صلح) کرنا چاہتے ہیں کہ ہم آئندہ صحابہؓ کو گالیاں نہیں دیں گے،حالانکہ وہ اس سے پہلے کئی مرتبہ صلح کر کے دوبارہ صحابہ کرامؓ کی توہین کر چکے ہیں۔اس مرتبہ اگر ہم ان سے صلح نہ کریں تو حکومت ان کے ماتمی جلوس پر ہمیشہ کیلئے پابندی لگادے گی۔ان حالات کے پیش نظر آپ شرعی فتویٰ صادر فرمائیں کہ ان کے ساتھ صلح جائز ہے یا نہیں؟

جواب: واضح رہے کہ حضرات شیخینؓ کو گالی دینے والا اور اسی طرح حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگانے والا کافر ہے،اور کافر کے ساتھ معاہدہ اور صلح اُس وقت جائز ہے جب اس میں مسلمانوں کیلئے بہتری ہو،اور اگر معاہدہ کرنے میں مسلمانوں کیلئے بہتری نہ ہو تو ان کے ساتھ معاہدہ کرنا جائز نہیں ہے۔اور سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ معاہدہ نہ کرنے میں مسلمانوں کیلئے بہتری ہے۔لہذا صورت مسئولہ میں ان کے ساتھ معاہدہ نہ کیا جائے، بشرطیکہ مسلمانوں کو صلح نہ کرنے میں بہتری پر اطمینان ہو۔(ارشاد المفتین :ج1:ص478)

شیعہ کو مسلمان سمجھنے اور ان کی حمایت کرنے والے کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ جو شیعہ،حضرات صحابہ کرامؓ کو گالی دیں خصوصاً حضرات شیخینؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کو بہت سخت گالی دیں،تو اگر کوئی مسلمان ایسے شیعوں کو مسلمان کہے اور ان کی حمایت بھی کرے اور اُلٹا مسلمانوں کو موردِ الزام بھی ٹھہرائے تو ان کا کیا حکم ہے؟

جواب: واضح رہے کہ سیدنا صدیق اکبرؓ کی صحابیت اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کی براءۃ نصوصِ قطعیہ سے ثابت ہے۔لہذا جو شخص صحابیتِ حضرت صدیق اکبرؓ کا منکر ہو یا حضرت عائشہ صدیقہؓ پر زنا کی تہمت لگاتا ہو یا شیخینؓ کو گالیاں دیتا ہو تو وہ کافر ہے۔اگر کوئی مسلمان باوجود اُن کے عقیدے کے جاننے کے اُن کو مسلمان سمجھتا ہے تو وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہوگا،اس پر تجدید ایمان اور تجدید نکاح لازم ہے۔

:وان كانت نية الوجه الذى يوجب التكفير لاينفعه فتوى المفتى ويومر بالتوبة والرجوع عن ذلك وبتجديدالنكاح بينه وبين امرأته:(المحيط البرهانى:ج7:ص397)

:امالرضاء بكفرنفسه اوالرضابكفرغيره مستجيزااومستحسناللكفركفر ويجوز

ان یکون کلام المشائخ الرضاء بالکفر کفر محمولا علی هذا:

(فتاوی بزازیه علی الهندیه:ج6:ص329)(ارشادالمفتین :ج1:ص479)

سنی لڑکی کا نکاح شیعہ سے پڑھانے والے امام کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ہمارے امام صاحب نے سنی لڑکی کا نکاح شیعہ لڑکے سے پڑھایا اور وہ کہتے ہیں کہ مجھے علم نہیں تھا کہ یہ لڑکا شیعہ ہے۔اب ہمارے لئے اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: اگر امام کو اُس شیعہ کے عقائد، مثلاً: حضرت عائشہ صدیقہؓ پر قذف لگانے یا تحریف قرآن کے قائل ہونے یا حضرات شیخینؓ کی صحابیت کا انکار کرنے یا حضرت علیؓ کی اُلوہیت کے قائل ہونے یا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے وحی میں غلطی کی، وغیرہ کا علم نہیں تھا تو اس پر توبہ کرنا ضروری ہے اور توبہ کے بعد اس کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے۔

:نعم لاشک فی تکفیر من قذف السیدة عائشةؓ او انکر صحبة الصدیقؓ او اعتقد الالوهیة فی علیؓ اوان جبرئیل غلط فی الوحی اونحوذلک من الکفر الصریح المخالف للقرآن:(ردالمحتار:ج3:ص321):(ارشادالمفتین :ج1:ص479)

شیعہ کی قربانی اور گوشت کا حکم:

سوال: 1.....کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایک شیعہ قربانی کرتا ہے اور گوشت لاکر ایک سنی کو دیتا ہے تو سنی محلّہ داری کی وجہ سے وہ گوشت شیعہ سے لے لیتا ہے۔تو برائے مہربانی قرآن وحدیث کی روشنی میں بتائیں کہ اب اس گوشت کا کیا کرے؟

2.....ایک شیعہ قربانی کا گوشت لاکر ایک سنی کو دیتا ہے تو سنی اس گوشت کو لیتا ہے لیکن اسے پتہ نہیں کہ یہ گوشت شیعہ نے دیا ہے، جب کھالیا تو اس کے بعد پتہ چلا کہ یہ شخص شیعہ تھا۔تو اب قرآن وحدیث کی روشنی میں اس سنی کے لئے کیا حکم ہے؟

3.....ایک شیعہ قربانی کا گوشت لاکر ایک سنی کو دیتا ہے، لیکن سنی کو پتہ ہے کہ یہ شخص شیعہ ہے اس کے باوجود سنی، شیعہ سے گوشت لے کر کھالیتا ہے۔تو قرآن وحدیث کی روشنی میں اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: بشرط صحت سوال صورتِ مسئولہ میں حکم یہ ہے کہ شیعہ کے بہت سے کفریہ عقائد ہیں، مثلاً: تحریف

قرآن کے قائل ہیں، اُلوہیت حضرت علیؓ کے قائل ہیں، یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے وحی لانے میں غلطی ہوگئی بقذفِ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے قائل ہیں وغیرہ وغیرہ، جو عقائد صریح قرآن کے مخالف ہیں۔

اگر مذکورہ شخص کفریہ عقائد رکھتا ہے تو پھر اس کا ذبیحہ حلال نہیں اور نہ ہی اس کوشت کا کھانا حلال ہے۔ اور اگر وہ شخص کفریہ عقائد نہیں رکھتا تو پھر اس کا ذبیحہ حلال ہے اور اس کا گوشت کھانا بھی درست ہے، البتہ.....فاسق اور مبتدع ہونے کی وجہ سے افضل یہ ہے کہ اس کا ہدیہ اور دعوت وغیرہ قبول نہ کرے۔

:وفی الروضة یجیب دعوة الفاسق والورع ان لایجیبه:(هندیه:ج5:ص343)

:نعم لاشک فی تکفیر من قذف السیدة عائشةؓ او نکر صحبة الصدیقؓ او اعتقد الالوهیة فی علیؓ اوان جبرئیل غلط فی الوحی اونحوذلک من الکفرالصریح المخالف للقرآن:(ردالمحتار:ج3:ص 321)

:ویجب اکفارالروافض فی قولهم برجعة الاموات الی الدنیاوبتناسخ الارواح وبانتقال روح الاله الی الائمة وبقولهم فی خروج امام باطن وبتعطیلهم الامروالنهی الی ان یخرج الامام الباطن وبقولهم ان جبرئیل علیه السلام غلط فی الوحی الی محمدﷺ دون علیؓ بن ابی طالب وهؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام واحکامهم احکام المرتدین کذافی الظهیریة:(الهندیة:ج2:ص 264)(ارشادالمفتین :ج 1:ص 480)

شیعہ اور آغا خانیوں کا جنازہ پڑھانے کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ہمارے ایک خطیب صاحب ہیں جو کہ فوج میں ہیں، ان کے ذمے فوجی لوگ جو محاذ میں مرتے ہیں ان کی نماز جنازہ پڑھانا ہوتی ہے، اب فوج میں جو بھی مرتا ہے جنازہ سنی خطیب صاحب ہی پڑھاتے ہیں۔ اب مرنے والوں میں شیعہ بھی ہوتے ہیں اور آغا خانی فرقہ والے بھی ہوتے ہیں۔ اگر ان کی نماز جنازہ نہ پڑھائی جائے تو ان کی ڈیوٹی کا مسئلہ ہے اور اگر پڑھاوے تو وہ غیر مذہب ہیں۔ آپ برائے مہربانی شریعت کی رو سے واضح فرمائیں کہ درست طریقہ کیا ہے؟

جواب: شرائطِ نماز جنازہ میں سے ایک میت کا مسلمان ہونا بھی ہے۔ لہذا آغا خانی اور شیعہ کی نماز جنازہ پڑھانا درست نہیں ہے:وشرطها اسلام المیت:(درمختار:ج1:ص 121)

:فمنقول لایصلی علی الکافرلان الصلوة علی المیت دعاء واستغفارله

والاستغفار للكافر حرام:(محيط برهاني:ج3:ص82)(ارشادالمفتين :ج1:ص489)

شیعہ کانماز جنازہ پڑھانے والے کے ایمان اور نکاح کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایک مسلمان آدمی شیعہ کاجنازہ پڑھتا ہے جبکہ اس کواس بات کاعلم ہے کہ یہ جنازہ شیعہ کا ہے۔تو ایسے آدمی کے ایمان اور نکاح کے بارے میں کیاحکم ہے؟نیز ایک مسلمان لاعلمی میں شیعہ کا جنازہ پڑھتا ہے اور جنازہ پڑھنے کے بعد اس کو معلوم ہوا کہ یہ جنازہ شیعہ کا تھا۔مذکورہ دونوں حضرات کے ایمان اور نکاح کے بارے میں کیاحکم ہے؟

جواب: بشرط صحت سوال اگر آدمی کا رفض اس درجے کا ہے کہ حضرت علیؓ کی اُلوہیت کا قائل ہو یا شیخینؓ کو گالیاں دیتا ہو اور حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتا ہو تو ایسے آدمی کو ایک صحیح العقیدہ جانتے پہچانتے ہوئے اور جائز سمجھتے ہوئے اس کے جنازے میں شامل ہو جائے تو ایسے شخص کے لئے تجدید ایمان اور تجدید نکاح ضروری ہے۔اور اگر ایسے شخص کو جانتا پہچانتا نہیں ہے ویسے ہی جنازے میں شریک ہو گیا اور بعد میں پتہ چلا کہ یہ غالی شیعہ تھا یا اس کی جنازہ کو ناجائز سمجھتے ہوئے اس میں رسماً شریک ہوا ہو تو اس صورت میں تجدید ایمان اور تجدید نکاح کی ضرورت نہیں۔

:وبهذاظهران الرافضي ان كان ممن يعتقدالالوهية في عليؓ اوان جبريل عليه السلام غلط في الوحي اوكان ينكرصحبة الصديقؓ اويقذف السيدة الصديقةؓ فهوكافر لمخالفة القواطع المعلومة من الدين بالضرورة بخلاف ماذاكان يفضل عليا ؓاويسب الصحابة فانه مبتدع لاكافركماوضحته في كتابي تنبيه الولاة والحكام على احكام الشاتم خيرالانام اواحداصحابه الكرام، وعليهم الصلاة والسلام:(شامي:ج2:ص314)

:الرافضي ان كان يسب الشيخينؓ ويلعنهماوالعياذبالله فهوكافر:

(هنديه:ج2:ص264)

:فتقول لايصلى على الكافر.....ولاتصل عليه لان الصلوة على الميت دعاء واستغفاروالاستغفارللكافرحرام:(محيط برهاني:ج3:ص82)

:وشرطهاستةاسلام الميت وطهارته:(درعلى الشامي:ج1:ص640)

:ثم ان كانت نية القائل الوجه الذى يمنع التكفيرفهو مسلم وان كانت نية الوجه الذى يوجب التكفيرلاينفعه فتوى المفتي ويومربالتوبة والرجوع عن ذٰلك

وبتجديدالنكاح بينه وبين امرأته كذافي المحيط:(هنديه:ج3:ص283)

:ومنهاان استحلال المعصية صغيرة كانت او كبيرة كونهامعصية بدلالة قطعية

وكذاالاستهانة بهاكفر:(شرح فقه الاكبر:ص254)(ارشادالمفتين :ج1:ص486)

سنی لڑکے کا شیعہ لڑکی سے نکاح کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایک لڑکا جو کہ سنی ہے اور لڑکی شیعہ ہے اور ان دونوں کا آپس میں نکاح ہو چکا ہے، نکاح خواں بھی شیعہ تھا اور تمام گواہ بھی شیعہ تھے سوائے ایک گواہ کے کہ وہ سنی تھا۔ کیا شرعی اعتبار سے یہ نکاح درست ہے یا نہیں؟

جواب: بشرط صحت سوال یہ نکاح فاسد ہے، اگر چہ لڑکی غالی رافضی نہ بھی ہو، کیونکہ شہادت شرعی مکمل نہیں۔ لڑکے کو چاہئے کہ فوراً طلاق دے کر اس کو جدا کر دے۔ واضح رہے کہ اگر یہ لڑکی مسلمان ہو جائے اور توبہ کر لے تو پھر یہ آپس میں نیا نکاح شرعی طریقہ سے مسلمان گواہوں کی موجودگی میں کر سکتے ہیں۔

:والظاهران الغلاة من الروافض المحكوم بكفرهم لاينكفون عن اعتقادهم الباطل في حال اتيانهم بالشهادتين وغيرهمامن احكام الشرع كالصوم والصلاة فهم كفار لا مرتدو لااهل كتاب.(رسائل ابن عابدين:ج1:ص370):(ارشادالمفتين :ج1:ص497)

شیعہ کے ساتھ شادی اور میل جول کے احکام:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ہمارے چھوٹے بھائی کی شادی کافی عرصہ سے رکی جارہی ہے (عمر 35 سال) بیسیوں رشتے ملے مگر آخری موقع پر جواب ہو جاتا تھا۔ اب کسی نے وظیفہ بتایا وہ پڑھنا شروع کیا تو بالآخر ایک جگہ ہاں ہوگئی، لڑکی کے خاندان کی مختصراً حالت یہ ہے:

باپ (باقر علی مرزا) شدید فالج سے گزشتہ کئی سالوں سے بستر پر ہے، بے حس وحرکت پڑا ہے، بڑا بھائی MBA کرنے کے بعد ذہنی مریض اور مینٹل ہسپتال میں ہے، چھوٹا بھائی کینڈا میں ہوٹل کا ملازم ہے، بقیہ فیملی میں 4 بہنیں ہیں، ایک ڈاکٹر ہے، طلاق یافتہ، بقیہ کی شادی ہوئی ہے، لڑکی کی والدہ کٹر اہل تشیع ہے، جبکہ بچوں کا ذہن شیعہ سنی مخلوط ہے، اس قدر دکھی فیملی ہے۔ اور ان کا موقف ہے کہ نکاح اہل تشیع نکاح خواں پڑھائے گا۔ ہمارے بھائی کے بقول کہ شادی کے بعد بتدریج لڑکی مجالس وغیرہ اور دوسری رسومات چھوڑ دے گی، کیونکہ لڑکی سے ٹیلی فون پر بات ہو چکی

ہے۔ جناب مفتی صاحب! آپ سے رہنمائی لینی ہے کہ آیا:

1.....ہم سب یا بطور خاص میں خود اس شادی میں شرکت کرسکتا ہوں؟

2.....کیا یہ شادی صحیح ہے؟ کیا اس بنا پر کہ بعد میں اصلاح ہوجائے گی شادی کو ہونے دیا جائے؟ جبکہ پہلے ہی بہت دیر ہوچکی۔

3.....حدیث مبارک کی رو سے صحابہ کرامؓ پر لعنت کرنے والا یا بُرا کہنے والا فرد اس قابل نہیں کہ ان کے پاس بیٹھا جائے یا ان سے میل ملاقات رکھی جائے اور کھانا کھایا جائے۔

4.....اگر بھائی کی شادی میں شرکت کرنا صحیح نہ ہو تو (قطع رحمی) سے متعلق کیا راہنمائی ہے؟

5.....کیا اپنی اہلیہ اور بچوں کو ساتھ لے جایا جاسکتا ہے؟ (اگر خود شرکت کرسکتا ہو)۔

6.....اسی طرح والد صاحب نے مجھے شادی کا دعوت نامہ میرے سسر کو دینے کو کہا ہے، والد صاحب کا حکم مانتے ہوئے دعوتی کارڈ دینا صحیح ہوگا؟

7.....شادی میں دیر ہوجانے کے باعث اور مختلف تربیتی انداز میں کمی کے باعث چھوٹے بھائی سے اختلاف (کسی بھی معاملہ میں) کروں تو سبھی گندی گالیاں بھی دینا شروع کردیتا ہے، اس لئے سبھی افراد لڑکے کے ماں باپ بھائی بہن شادی میں شرکت مجبوراً کررہے ہیں۔ مہربانی فرما کر راہنمائی فرمائیں کہ کیا کیا جائے؟

جواب:1.....آپ اس شادی میں شرکت نہ کریں۔

2.....چونکہ لڑکی کے عقائد بظاہر شیعہ والے ہیں، لہٰذا یہ شادی درست نہیں۔ آپ لڑکی کو پہلے شیعہ کے غلط عقائد ونظریات سے آگاہ کرکے ان سے توبہ کرائیں، اور جب لڑکی صدقِ دل سے ان عقائد سے توبہ کرلے تو اس سے بھائی کی شادی کریں۔

3.....ایسے شخص سے میل جول رکھنا جائز نہیں جو صحابہ کرامؓ کو معاذ اللہ گالیاں دیتا ہے۔

4.....یہ قطع رحمی نہیں۔ قال النبی ﷺ: لاطاعة لمخلوق فی معصیة الخالق:

5.....نہ خود جائیں نہ انہیں لے جائیں۔

6.....آپ کو دعوتی کارڈ تقسیم کرنا درست نہیں ہے، کیونکہ جب یہ شادی ہی درست نہیں تو اس میں شرکت اور شرکت کی دعوت کیسے درست ہوسکتی ہے؟

7.....اللہ تعالیٰ جل شانہ کو ناراض کرکے کسی بھائی وغیرہ کی خوشنودی حاصل کرنا کیسے درست ہوسکتا ہے؟

:وتعاونواعلی البرّوالتقویٰ ولاتعاونواعلی الاثم والعدوان:وتعاونواعلی البرّ ای علی امتثال امراللّٰہ تعالیٰ:والتقویٰ ای الانتہاء عمانھی عنہ کی یتقی نفسہ عن عذاب اللّٰہ ولاتعاونواعلی الاثم والعدوان یعنی لاتعاونواعلی ارتکاب لمنھیات:

(تفسیرمظھری:ج3:ص48)

:نعم لاشک فی تکفیر من قذف السیدۃ عائشۃؓاوانکرصحبۃ الصدیقؓ اواعتقد الالوھیۃ فی علیؓ اوان جبرئیل غلط فی الوحی اونحوذلک من الکفرالصریح المخالف للقرآن ولکن لوتاب تقبل توبتہ:(ردالمحتار:ج3:ص321)

:الرافضی اذاکان یسب الشیخینؓ ویلعنھماوالعیاذباللّٰہ فھوکافر:

(ھندیہ:ج2:ص266)

:وفی جامع الجوامع وکذاالرافضۃ التی رأت تفضیل ابی بکرؓ وعمرؓ اماتحب علیاؓ امالوفضلت علیاؓ ولم تراہ صاحباوتراہ نبیااوشریکاالانھاکافرۃ لاملۃ لھا:

(التاتارخانیۃ:ج3:ص11)

:لاطاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق:(تفسیرمظھری:ج7:ص263)

:عن ابی سعیدؓ انہ سمع رسول اللّٰہﷺیقول لاتصاحب الامؤمناولایأکل طعامک الاتقی ای المراد ان لایألف بغیرالتقی فان الصحبۃ مؤثرۃ فی اصلاحالحال وافسادہ:(ج2:ص515):(ارشادالمفتین:ج1:ص490)

شیعہ کے ذبیحہ کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ہمارے علاقہ تحصیل احمدپورسیال ضلع جھنگ میں اکثرقصاب اہل تشیع (شیعہ) ہیں اوروہ خودہی ذبح کرتے ہیں اوربہت سارے سنی حضرات دانستہ یاغیردانستہ ان سے گوشت خرید کراستعمال کرتے ہیں۔

لہذادریافت طلب امریہ ہے کہ ان کے ذبح شدہ جانورکا گوشت سنی ودیگراہل مسلک کیلئے کھاناورست ہے یاہے یانہیں؟اورجولوگ ان سے لے کرکھارہے ہیں ان کا کیاحکم ہے؟

جواب: بشرطصحت سوال صورتِ مسئولہ میں شیعہ بارہ امامیہ فقہ جعفریہ والے نے جس جانورکوخودذبح کیا

یا کسی اور شیعہ سے ذبح کروایا تو وہ ذبیحہ مردار ہے، اور جانور کا گوشت کھانا حرام ہے، اگر کھالیا ہے تو توبہ واستغفار کریں۔

شیعہ کے کفر کے متعلق فقہائے کرام کی عبارات کو نقل کرنے سے پہلے ان کی اپنی کتب سے کفریہ عبارات نقل کی جاتی ہیں:

:طائفة سليم عرابيه گويندوايشان گويندخداجبرئيل رابعلي فرستادو بغلط بمحمدرفت ازآنكه بمحمدبعلي غراب كه بغراب ماندچهارمرد راشريفيه گويندخدا درنبي و علي وفاطمه وحسن وحسين فرودآمدوعلى الله هست وطائفة.....(تذكرة الائمة معصومين تاليف ملاباقرمجلسي ملعون ايران:(بحواله:تاريخي دستاويز:ص266)

:من يأت منكنّ بفاحشة مّبينة: تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ: بفاحشة مّبيـــنة: سے مراد ہے کہ تلوار لے کر لڑائی کے لئے نکلنا بقول مترجم، جنگ جمل میں افواج بصرہ کی جنرل کمانڈ حضرت عائشہ صدیقہؓ اس آیت کی رو سے بفاحشة مّبينة کی مرتکب ہے (معاذاللّٰہ)۔(بحوالہ: تاریخی دستاویز: ص366)

شیعہ کے کفر کے بارے میں فقہائے کرامؒ کی عبارات ملاحظہ فرمائیں:

:نعم لاشک فی تکفیر من قذف السیدة عائشةؓ او انکر صحبة الصدیقؓ او اعتقد الالوهية فی علیؓ او ان جبرئیل غلط فی الوحی اونحوذلک من الکفرالصریح المخالف للقرآن ولکن لوتاب تقبل توبته:(شامی:ج3:ص321)

:ويجب اكفارالروافض فی قولهم برجعة الاموات الی الدنیاوبتناسخ الارواح وبانتقال روح الاله الی الائمة وبقولهم فی خروج امام باطن وبتعطیلهم الامروالنهی الی ان یخرج الامام الباطن وبقولهم ان جبرئیل علیه السلام غلط فی الوحی الی محمدﷺ دون علیؓ بن ابی طالب وهؤلاءالقوم خارجون عن ملة الاسلام واحکامهم احکام المرتدین ومن انکرخلافة ابی بکرؓ فهوکافرفی الصحیح ومنکرخلافة عمرؓ فهوکافرفی الاصح ویجب اکفارالخوارج فی اکفارهم جمیع الامة سواهم ویجب اکفارهم باکفار عثمانؓ وعلیؓ وطلحةؓ والزبیرؓ وعائشةؓ:(بزازیه علی هامش الهندیه:ج6:ص318)

ذبیحہ کے متعلق فقہائے کرامؒ کی عبارات ملاحظہ فرمائیں:

:واماشرائط الزکوة فانواع.....ومنهاان یکون مسلمااوکتابیافلاتؤکل ذبیحة اهل الشرك والمرتدلانه لایقرعلی الدین الذی انتقل الیه:(هندیه:ج5:ص285)

:واماشرائط رکن الزکوۃ فانواع.....ومنهاان یکون مسلمااوکتابیافلاتؤکل ذبیحته اهل الشرك والمجوسی والوثنی وذبیحة المرتد:(بدائع الصنائع:ج4:ص164)

(ارشادالمفتین :ج1:ص494)

شیعہ کی قربانی کے گوشت کھانے اور شیعہ کا قربانی کے جانور میں حصہ ڈالنے کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ میرے گھر کی گلی میں ایک فیملی نے کرائے پر مکان لیااور پھر عیدالاضحیٰ کے موقع پر انہوں نے اپنی قربانی کی اور قربانی کا گوشت میرے گھر میں بھیجا،گوشت لینے کے بعد تحقیق کی تو پتہ چلا کہ فیملی کا تعلق شیعہ مسلک کے ساتھ ہے۔تو کیا یہ گوشت پکا کر میں کھا سکتا ہوں یا نہیں؟اگر کھا نہیں سکتا تو اب اس قربانی والے گوشت کا کیا کروں؟

دوسری صورت یہ ہے کہ شیعہ فیملی سے قربانی کا گوشت آیا اور گھر والوں نے پکا کر کھالیا،بعد میں پتہ چلا کہ یہ گوشت دینے والا شیعہ تھا۔اب اس صورت میں میرے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: بشرط صحت سوال صورتِ مسئولہ میں شیعہ بارہ امامیہ فقہ جعفریہ والے کے گھر سے آنے والا گوشت جس جانور کا ہے اس کو اگر شیعہ نے خود ذبح کیا ہے یا کسی اور شیعہ سے ذبح کروایا ہے تو یہ ذبیحہ مردار ہے،اور اس کا گوشت کھانا جائز نہیں ہے،اگر لاعلمی میں کھالیا ہے تو توبہ واستغفار کریں۔لیکن اگر شیعہ نے کسی مسلمان سے ذبح کروایا ہے تو اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔

لیکن اگر شیعہ نے کسی قربانی کے جانور میں حصہ ڈالا ہے تو اگر اس جانور کو ذبح مسلمان نے کیا ہے تو اس کا کھانا تو حلال ہے،البتہ شرکاء میں سے قربانی کسی کی بھی نہیں ہوئی،اگر کسی شیعہ نے ذبح کیا ہے تو قربانی بھی کسی کی نہیں ہوئی اور گوشت کھانا بھی حرام ہے۔

:واماشرائط الزکوۃ فانواع.....ومنهاان یکون مسلمااوکتابیافلاتؤکل ذبیحة اهل الشرك والمرتد لانه لایقرعلی الدین الذی انتقل الیه:(هندیه:ج5:ص285)

:واماشرائط رکن الزکوۃ فانواع.....ومنهاان یکون مسلمااوکتابیافلاتؤکل ذبیحته اهل الشرك والمجوسی والوثنی وذبیحة المرتد:(بدائع الصنائع:ج4:ص164)

:نعم لاشک فی تکفیر من قذف السیدة عائشةؓ اوانکر صحبة الصدیقؓ اواعتقد الالوھیة فی علیؓ اوان جبرئیل غلط فی الوحی اونحوذلک من الکفرالصریح المخالف للقرآن ولکن لوتاب تقبل توبته:(شامی:ج3:ص321)

:ولوکان احدالشرکاء ذمیاکتابیااوغیرکتابی وھویریداللحم اویریدالقربةفی دینه لم یجزنھم عندنالان الکافرلایتحقق منه القربةفکانت نیته ملحقة بالعدم فکان یرید اللحم والمسلم لوارادالملحم لایجوز عندناوکذلک اذاکان احدھم عبدااو مدبرا ویرید اضحیته کذافی البدائع:(الھندیه:ج5:ص304)

:ولوکان احدالشرکاء ذمیاکتابیااوغیرکتابی وھویریداللحم وارادالقربةفی دینه لم یجزھم عندنالان الکافرلایتحقق منه القربة فکانت نیته ملحقة بالعدم فکان مرید اللحم والمسلم لوارادالملحم لایجوز عندنافالکافراولی وکذلک اذاکان احدھم عبدا اومدبراو یریدالاضحیته لان نیته باطلة لانه لیس من اھل ھذہ القربة فکان نصیبه لحما فیمتنع الجوازاصلاً:(بدائع الصنائع:ج4:ص209)(ارشادالمفتین :ج1:ص495)

کوئی مسلمان اگرشیعہ کاجنازہ پڑھ لےتو کیاحکم ہے:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایک شیعہ کاجنازہ شیعہ امام نے پڑھایااوربستی کے اہل سنت مسلمانوں نے یہ جنازہ پڑھا۔ان کے بارے میں کیاحکم ہے؟

جواب: واضح رہےاگران لوگوں کوشیعہ کےعقائدِ کفریہ مثلاً اُلوہیت حضرت علیؓ یاتحریف قرآن وغیرہ کاعلم تھااورجنازہ جائز سمجھتے ہوئے پڑھاتوان لوگوں پرتجدیدایمان لازم ہے،اگرشادی شدہ ہوتوتجدیدایمان کے ساتھ تجدید نکاح بھی لازم ہے۔اوراگرناجائز سمجھتے ہوئے پڑھاتوتوبہ واستغفارضروری ہے۔

:ان استحلال المعصیة صغیرة کانت اوکبیرة کفر:(شرح الفقه الاکبر:ص152)

:ولانکفربضم المنون وکسرالفاء مخففااومشدداای لاننسب الی الکفرمسلما بذنب من الذنوب ای بارتکاب معصیة وان کانت کبیرة ای کمایکفرالخوارج مرتکب الکبیرة اذالم یستحلھاای لکن اذالم یکن یعتقدحلھالان من استحل معصیة قدثبت حرمتھابدلیل قطعی فھوکافر:(شرح الفقه الاکبر:ص71):(ارشادالمفتین :ج1:ص490)

شیعہ کے ساتھ مناکحت اور لین دین وتجارت کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ہمارے علاقہ میں شیعیت بہت زیادہ ہے اور سنی بھی ہیں جو کہ آپس میں رشتہ داری بھی کرتے ہیں۔جو شیعہ کھلم کھلا صحابہ کرامؓ اور ازواج مطہراتؓ کی بے حرمتی کرے،ان کے ساتھ رشتہ کرنا تجارت کرنا کیسا ہے؟

جواب: واضح رہے کہ جو روافض ضروریاتِ دین اسلام کا منکر ہو،قطعیاتِ اسلام کے خلاف کوئی کفریہ عقیدہ رکھتے ہوں وہ کافر ہیں،مثلاً:تحریف قرآن کے قائل ہو یا حضرت جبرئیل علیہ السلام سے وحی میں غلطی ہونے کا عقیدہ رکھتا ہو یا حضرت علیؓ کی اُلوہیت کا معتقد ہو یا حضرت عائشہ صدیقہؓ پر بہتان باندھتا ہو یا حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کی صحابیت کا منکر ہو وغیرہ وغیرہ تو ایسا شخص دائرۂ اسلام سے خارج ہے،اور اس قسم کے گمراہ فرقہ کے لوگوں سے رشتہ مناکحت سے احتراز واجتناب لازم ہے،اور ایسے لوگوں کا حکم مرتد کی طرح ہے،اور مرتد کے ساتھ نکاح جائز نہیں، اور اگر نکاح کر بھی لے تو نکاح ہوتا ہی نہیں۔اور اگر ان کفریہ عقائد میں سے کوئی عقیدہ نہ ہو، بلکہ صرف گمراہ عقائد رکھتے ہوں تو وہ فاسق ہیں،مرتد نہیں،ان کے ساتھ نکاح درست ہو جائے گا،تاہم بہتر کسی بھی صورت میں نہیں،کیونکہ اس کے ساتھ نکاح کے بعد اولاد کے عقائد واخلاق کے بگڑنے کا قوی اندیشہ ہوتا ہے،اس لئے احتراز واجتناب ہی بہتر ہے،اور ایسے لوگوں کے ساتھ تجارت ولین دین کرنا غیرت وحمیت کے خلاف ہے۔

:وفی باب المرتدایضاًقال:نعم لاشک فی تکفیر من قذف السیدۃ عائشۃؓاو انکر صحبۃ الصدیقؓ اواعتقد الالوھیۃفی علیؓ اوان جبرئیل غلط فی الوحی اونحو ذلک من الکفرالصریح المخالف للقرآن ولکن لوتاب تقبل توبتہ:(شامی:ج3:ص321)

:وبھذاظھران الرافضی.....اوان جبریل علیہ السلام غلط فی الوحی فھوکافر: (شامی:ج3:ص46X ارشادالمفتین :ج1:ص506)

آغاخانیوں سے امداد لینے کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ مسئلہ کچھ یوں ہے کہ آغاخان فاؤنڈیشن کے نام سے ایک رفاہی ادارہ ہے جو کہ چترال،گلگت بلتستان وغیرہ میں رفاہی کاموں میں مصروف عمل ہے،اور اس کے ادارے میں پاکستان کے بڑے بڑے مفتیانِ کرام نے یہ فتوی دیا ہے کہ اس فاؤنڈیشن میں ممبر بننا

اور اس سے کسی قسم کی امداد حاصل کرنا جائز نہیں ہے۔اس فتوی کی فوٹو کاپیاں بھی اس استفتاء کے ساتھ لف ہیں۔اب صورت حال یہ ہے کہ ان فاؤنڈیشن والوں نے اس کا نام تبدیل کر کے LSO رکھا ہے اور لوگوں کو باور کراتے ہیں کہ یہ فاؤنڈیشن نہیں ہے۔

جبکہ تحقیق سے یہ معلوم ہوا کہ یہ وہی آغا خان فاؤنڈیشن ہے،اس کی تفصیلات استفتاء کے ساتھ منسلک ہیں، اس کے بارے میں عوام اور علماء کے درمیان اختلاف ہوا ہے،بعض کہتے ہیں کہ نام کی تبدیلی کی وجہ سے اس سے امداد لینا جائز ہے،اور بعض کہتے ہیں کہ نام کی تبدیلی سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور یہ حرام ہی رہے گا۔لہذا قرآن وسنت کی روشنی میں تفصیلی جواب دے کر لوگوں کو اس خلجان سے نکال دیں،اور ثواب دارین حاصل کریں۔

جواب: اگر یہ تنظیم یا فاؤنڈیشن نظریاتی اور مشنری ہے یا اس میں مسلمانوں کے نظریات پر اثر انداز ہونے کا عنصر یا خطرہ غالب ہے تو ان سے کسی قسم کی امداد لینا جائز نہیں ہے۔اور اگر یہ دونوں نہیں ہیں تو ان سے امداد لینا جائز ہے،مگر تقوی نہ لینے میں ہے۔واضح رہے کہ نام کی تبدیلی سے شرعی حکم نہیں بدلتا۔

:قولہ تعالیٰ:یاَیّھاالّذین اٰمنوالاتتّخذواالکافرین اولیآء من دون المؤمنین:فان المولی ھوالذی یتولی صاحبہ بمایجعل لہ من النصرۃ والمعونۃ علی امرہ والمؤمن ولی اللّٰہ بمایتولی من اخلاص طاعتہ واللّٰہ ولی المؤمنین بمایتولی من جزانھم علی طاعتہ واقتضیت الآیۃ النھی عن الاستنصار بالکفارۃ والاستعانۃ بھم والرکون الیھم والثقۃ بھم وھویدل علی ان الکافرلایستحق الولایۃ علی المسلم بوجہ ولذاکان اوغیرہ ویدل علی انہ لاتجوزالاستعانۃ باھل الذمۃفی الامورالتی یتعلق بھا التصرف:(احکام القرآن للجصاص:ج2:ص410)؛(ارشادالمفتین:ج1:ص498)

شیعہ کی محفل میلاد میں شرکت کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین ان مسائل کے بارے میں:

1.....میلاد منانا کیسا ہے؟

2.....اگر شیعہ محفل میلاد کرائے تو وہاں جانا اور وہاں سے اگر انعام میں عمرہ کا ٹکٹ ملے تو عمرہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: 1.....حضور اکرم ﷺ کی سیرت وحالات سے مسلمانوں کو مطلع کرنا اسلام کا اہم ترین فریضہ اور تمام تر اسلامی تعلیمات کا خلاصہ ہے،اس میں شک وشبہ کی ادنیٰ گنجائش بھی نہیں کہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ عشق ومحبت عین

ایمان اور موجب خیر و برکت اور کارِ ثواب ہے، حضور اقدس ﷺ کی ولادت بڑے سُرور اور فرحت کا باعث ہے اور جس مجلس میں آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کا ذکرِ خیر ہو تو اُس میں شامل ہونا عین ایمان اور باعث برکت وثواب ہے، اور یہ کسی وقت اور محل کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ سال کے ہر مہینہ میں مہینہ کے ہر ہفتہ میں اور ہفتہ کے ہر دن میں اور دن کے ہر گھنٹہ میں اور گھنٹہ کے ہر منٹ میں کوئی وقت ایسا نہیں جس میں آپ ﷺ کی حیات مبارکہ کے احوال و واقعات سننے، سنانے ممنوع ہوں، لیکن اس ذکرِ خیر میں اپنی طرف سے خلاف سنت اور سلف صالحینؒ، صحابہ کرامؓ و تابعینؒ کے طریقہ کے خلاف کچھ اضافہ کرتے ہوئے ایسا طریقہ اختیار کرنا جو صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ سے ثابت نہ ہو، بجائے موجب ثواب ہونے کے اُلٹا گناہ کا باعث ہو جاتا ہے۔ حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

:من احدث فی امرنا هذا ما ليس منه فهو رد: جو شخص دین اسلام میں ایسی چیز ایجاد کرے جو قرآن وحدیث، اجماع وقیاس اور مجتہدین سے ثابت نہ ہو، وہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ کے نزدیک مردُود ہے۔

موجودہ زمانہ میں میلاد کے نام پر جو محفلوں کا انعقاد ہوتا ہے ان کا حضور اکرم ﷺ، صحابہ کرامؓ، تابعینؒ اور خیر القرون سے ثبوت نہیں ملتا، بلکہ ساتویں صدی ہجری میں ایک بے دین بادشاہ مظفر الدین کوکری نے 604 ہجری میں اس کو اختراع وایجاد کیا، وہ ان محافل پر بیش بہا رقم خرچ کیا کرتا تھا۔ موجودہ دَور میں ان پر نمائشی جلوسوں کا اضافہ ہو گیا ہے۔ بنابریں آج کل جو محافل میلاد منعقد کی جاتی ہیں وہ بہت سی خرافات، ہندوانہ رسومات اور عقائدِ شیعہ کا مجموعہ ہوتی ہیں، جن میں سے چند یہاں درج کی جاتی ہیں:

الف..... حضور اکرم ﷺ کے متعلق یہ عقیدہ ہوتا ہے کہ آپ ﷺ محفل میلاد میں تشریف لاتے ہیں، اس کی حرمت قرآن کریم کی نصوص صریحہ اور فقہ کی عبارات سے بھی ثابت ہوتی ہیں، جیسا کہ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں:

:من قال ارواح المشائخ حاضرة تعلم يكفر:(بزازيه:ج6:ص326):

:ذكر الحنفية تصريحا بالتكفير باعتقاد ان النبی ﷺ يعلم الغيب لمعارضة قوله تعالیٰ:قل لا يعلم من فی السمٰوات والارض الغيب الا اللّٰه:(شرح فقه الاكبر:ص 151):

فتاوی قاضی خان و بحر الرائق میں یہ مسئلہ بھی فقہائے کرامؒ نے لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص نکاح کرتے وقت کہے کہ میرے گواہ خدا اور رسول ہیں تو یہ شخص کافر ہو جائے گا۔ اس لئے کہ اس نے حضور اکرم ﷺ کو عالم الغیب سمجھا۔ غرض یہ کہ قرآن کریم وحدیث اور کتب فقہ ایسا عقیدہ رکھنے کی تردید کرتی ہیں۔

ب..... معین مہینے اور معین تاریخ کو میلاد منانا ضروری خیال کیا جاتا ہے۔حالانکہ شریعت نے کوئی خاص مہینہ اور کوئی خاص تاریخ معین نہیں کی،تو اپنی طرف سے شریعت میں زیادتی کرنا ناجائز ہے۔صحیح مسلم شریف میں روایت ہے:لاتختصوا لیلۃ الجمعۃ بقیام من بین اللیالی و لاتختصوا یوم الجمعۃ بصیام من بین الایام:(مسلم شریف:ص 361):

ج..... محفل میلاد میں شیرینی وغیرہ کو لازمی وضروری سمجھا جاتا ہے،اور خود محفل میلاد کو بھی واجب کا درجہ دیا جاتا ہے،جب کسی جائز کام کو ضروری سمجھا جانے لگے تو وہ کام مکروہ ہوجاتا ہے۔جیسا کہ علامہ حصکفیؒ فرماتے ہیں:کل مباح یؤدی الیہ(الی الوجوب)فمکروہ(الدر المختار):

د..... ان جلسے جلوسوں میں خواتین کو بھی شریک کیا جاتا ہے،جبکہ عورتوں کو نماز جیسا اہم فریضہ کی ادائیگی کیلئے بھی مسجد میں آنے کی اجازت نہیں،تو ان جلوسوں میں شرکت کرنا کیسے جائز ہوسکتا ہے؟مذہبی ممانعت سے قطع نظر شرافت اور غیرت گوارا نہیں کرتی کہ بہو بیٹیاں ایسے اجتماعات میں شرکت کریں۔

نیز ارشاد ربانی ہے:و تعاونوا علی البرّ و التّقوی و لاتعاونوا علی الاثم والعدوان واتقوا اللّٰہ: کی وجہ سے ایسے جلسے جلوسوں کا تعاون کرنا بھی درست نہیں۔

2.....جب اس قسم کی مجالس ومحافل کا انعقاد ناجائز ہے تو اس قسم کی مجالس میں شریک ہونا بالخصوص روافض کی منعقد کردہ مجالس میں شریک ہونا بھی کئی گناہوں کا مجموعہ ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے۔

اوّل..... یہ ہے کہ اس میں شریک ہونے سے صحابہ کرامؓ کے دشمنوں کا مجمع اور اُن کی رونق بڑھتی ہے۔دشمنوں کا مجمع اور اُن کی رونق بڑھانا بہت بڑا گناہ ہے،حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:من کثر سواد قوم فھو منھم:جس شخص نے کسی قوم کے مجمع کو بڑھایا وہ انہی میں شمار ہوگا۔

دوم..... اس میں صحابہ کرامؓ اور قرآن کریم کے دشمنوں کے ساتھ تشبہ ہے،حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے :من تشبہ بقوم فھو منھم:جس نے کسی قوم کی مشابہت کی وہ انہی میں شمار ہوگا۔

سوم..... یہ کہ جس طرح عبادت کو دیکھنا عبادت ہے اسی طرح گناہ کو دیکھنا بھی گناہ ہے۔

نوٹ: یہ خیال بھی رہے کہ ان مجالس میں شرکت کرنا دینی غیرت وحمیت کے خلاف ہے،اور منکرات پر مشتمل ان محافل میں شریک ہوکر عمرہ کا ٹکٹ یا کوئی اور مفاد لینا شرعاً درست نہیں ہے اور غیرت ایمانی کے خلاف ہے۔

(ارشاد المفتین :ج1:ص499)

شیعہ کے ساتھ معاملات کرنے کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ اہل تشیع کے ساتھ بول چال، کھانا پینا، معاملات کرنا، نکاح پڑھانا، جنازہ پڑھانا یہ جانتے ہوئے کہ شیعہ ہے۔کیسا ہے؟

جواب: قولہ تعالیٰ:یاایھاالّذین اٰمنوالاتتّخذوالیھودوالنّصاریٰ اولیآء بات یہ ہے کہ تعلقات کے مختلف درجے ہیں۔ایک درجہ تعلق قلبی موالات یا دلی مودّت ومحبت ہے، یہ صرف مؤمنین کے ساتھ خاص ہے، غیر مؤمن کے ساتھ مؤمن کا یہ تعلق کسی حال میں قطعاً جائز نہیں، دوسرا درجہ مواسات کا ہے جس کے معنی ہیں ہمدردی وخیر خواہی اور نفع رسانی کے، یہ بجز اہل حرب کے جو مسلمان سے برسر پیکار ہیں باقی سب غیر مسلموں کے ساتھ جائز ہے۔ اب آپ خود اندازہ لگالیں کہ شیعہ کس زمرہ میں آتے ہیں۔اِس وقت تو یہ مسلمانوں سے لڑ رہے ہیں، ان کے ساتھ معاملات درست نہیں ہے۔(ارشادالمفتین :ج 1:ص 501)

علم کے باوجود کسی رافضی کا جنازہ پڑھنانے والے کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

1.....ایک سنی صحیح العقیدہ امام کسی رافضی کا جنازہ پڑھائے، حالانکہ وہ جانتا بھی ہو کہ میت شیعہ ہے تو ایسے امام کے متعلق شرعی حکم کیا ہے؟ کیا یہ دائرہ اسلام میں باقی رہے گا یا نہیں؟ نیز اس کے نکاح کا شرعی حکم کیا ہوگا؟

2.....ایک عام سنی جان بوجھ کر یعنی جانتا بھی ہو کہ میت رافضی شیعہ ہے، پھر بھی اس کا جنازہ پڑھے تو ایسے شخص کے بارے میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ نیز اسی طرح ایسا شخص جو کسی کے جنازہ میں ثواب کی نیت سے شریک ہوا اور نماز جنازہ پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ میت شیعہ کی تھی تو ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر مرنے والا ضروریاتِ دینِ اسلام کا منکر ہو اور کفریہ عقائد رکھتا ہو، مثلاً: تحریف قرآن کا قائل ہو، حضرت علیؓ کی اُلوہیت کا معتقد ہو یا حضرت عائشہ صدیقہؓ پر بہتان باندھتا ہو یا حضرت صدیق اکبرؓ کی صحابیت کا منکر ہو وغیرہ تو ایسا شخص کافر، مرتد اور خارج از اسلام ہے، اس کے ان عقائدِ کفریہ کا علم ہونے کے باوجود اس کو مسلمان سمجھ کر اس کا جنازہ پڑھنے کو جائز سمجھنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، اور اس کے لئے تجدید ایمان اور تجدید نکاح ضروری ہے، اور محض رواداری کی بناء پر یا اس کے عقائد کا علم نہ ہونے کی وجہ سے جنازہ پڑھنے والا مسلمان رہے گا، البتہ توبہ واستغفار کرنا چاہئے۔واضح رہے کہ اگر اس کی نماز جنازہ ناجائز سمجھتے ہوئے پڑھ لی ہے، تب بھی کافر نہیں البتہ گنہگار

ضرور ہے۔

:نعم لاشک فی تکفیر من قذف السیدة عائشةؓاوا نکر صحبة الصدیقؓ او اعتقد الالوھیة فی علیؓ اوان جبرئیل غلط فی الوحی اونحوذلک من الکفرالصریح المخالف للقرآن ولکن لوتاب تقبل توبته:(شامی:ج3:ص 321)(ارشادالمفتین :ج1:ص502)

مسلمان لڑکی کا شیعہ لڑکے سے نکاح کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ میں ایاز احمد قرآن وحدیث کی روشنی میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا مسلمان لڑکی (اہل سنت) کا نکاح شیعہ لڑکے کے ساتھ جائز ہے یا نہیں؟ اور اگر لڑکی کے گھر والے لڑکی کی رضامندی سے شیعہ لڑکے کے ساتھ نکاح کروائیں اور نکاح کے ٹائم لڑکا اپنے عقیدے کے مطابق نکاح پڑھوائے اور لڑکی اپنے عقیدے کے مطابق نکاح پڑھوائے اور رخصت ہوجائے ،اس صورت میں یہ نکاح ہوجاتا ہے یا کہ نہیں؟لڑکی خود اور اس کے گھر والے یہ جانتے بھی ہوں کہ یہ جائز نہیں ہے،لیکن پھر بھی وہ اس عمل کو جائز قرار دیتے ہیں۔شرعی اعتبار سے اس مسئلے پر کون سی شرائط وضوابط لاگو ہوتے ہیں؟اور اس نکاح میں جن مسلمانوں نے شرکت کی ان پر قرآن وسنت کے مطابق کون سی شرائط وضوابط لاگو ہوتی ہیں؟اور شرعی اعتبار سے ان کا ازالہ کیسے کیا جائے؟اور جو مسلمان اس نکاح میں شامل ہوئے ان کے ساتھ اسلامی نقطہ نظر سے کیسا سلوک برتا جائے؟اگر یہ نکاح جائز نہیں ہے تو پھر بھی لڑکی اور اس کے گھر والے اس رشتے کو قائم رکھتے ہیں۔تو اس صورت میں کیا کوئی بخشش کی گنجائش ہے؟اگر نہیں ہے تو کیا عذاب اور گناہ کے مرتکب ہوں گے؟

جواب: صورتِ مسئولہ میں اگر شیعہ لڑکے کے عقائد یہ ہیں کہ وہ خدانخواستہ حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتا ہو یا سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کی صحابیت کا منکر ہو یا حضرت علیؓ کی اُلوہیت کا قائل ہو یا حضرت جبرئیل علیہ السلام کے وحی لانے میں غلطی کا عقیدہ رکھتا ہو یا قرآن کریم کی کسی آیت کا منکر ہو تو ایسا آدمی بالاتفاق کافر ہے۔اس سے مسلمان لڑکی کا نکاح کرنا جائز نہیں،اور جو لوگ اس نکاح میں شریک ہوئے ہیں ان کو توبہ واستغفار کرنی چاہئے،اور اس قسم کے گناہ سے آئندہ کیلئے اجتناب کرنا چاہئے۔واضح رہے کہ اس سنی لڑکی کو اس شیعہ لڑکے کے ساتھ بھیجنا ناجائز وحرام ہے، کیونکہ نکاح ہی نہیں ہوا،جیسا کہ فتاوی شامی میں ہے:

:وفی باب المرتدایضاًقال:نعم لاشک فی تکفیر من قذف السیدة عائشةؓاوا نکر صحبة الصدیقؓ اواعتقد الالوھیة فی علیؓ اوان جبرئیل غلط فی الوحی اونحو ذلک من

الکفر الصریح المخالف للقرآن ولکن لوتاب تقبل توبته:(شامی:ج3:ص321)

:وبهذاظهران الرافضی.....اوان جبریل علیه السلام غلط فی الوحی فهوکافر:

(شامی:ج3:ص46)(ارشادالمفتین :ج1:ص502)

شیعہ کا جنازہ پڑھا کر یہ کہنا کہ سب چلتا ہے، کہنے کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایک اہل سنت والجماعت کے مولوی شیعوں کے جنازے میں شرکت کرتے ہیں، بلکہ ان کے جنازے بھی پڑھاتے ہیں، بعد میں ان سے بات کی جائے تو کہتے ہیں کہ سب چلتا ہے۔

اب آپ جناب بتائیں کہ اس کے پیچھے نماز پڑھنا اور اس کے ایمان کے بارے میں بتائیں کہ اس کو اپنے ایمان کی تجدید کرنی چاہئے یا نہیں؟ ایسے مولوی کے بارے میں شرعی حکم کی وضاحت فرمائیں۔

جواب: شیعہ اگر غالی ہو یعنی اس کے عقائد کفریہ ہوں، مثلاً: قذفِ حضرت عائشہ صدیقہؓ، تحریف قرآن کریم، سبِ شیخینؓ، انکارِ خلافت سیدنا صدیق اکبرؓ وسیدنا فاروق اعظمؓ جیسے عقائد کا وہ حامل ہو، مولوی صاحب کو اس کے کفریہ عقائد کا علم بھی ہو، اس کے باوجود اگر مولوی ان کا جنازہ پڑھتا ہے یا پڑھاتا ہے اور اس کو جائز بھی سمجھتا ہے تو بوجہ نص صریح کی مخالفت اور ناجائز کو جائز سمجھنے کے وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے، لہٰذا اسے اپنے ایمان کی تجدید کرنی ضروری ہے۔

:والکفرلغة السترفی شیء مماجآء به من الدین ضرورة:فیه انهم حکموابکفر من حلل حراماقطعیاالعینه:(طحطاوی علی الدر:ج2:ص478):

:وردالنصوص کفرلکونه تکذیباصریحاللّٰه تعالی ورسوله علیه السلام فمن قذف عائشةؓ بالزنا کفرواستحلال المعصیة کفرصغیرة کانت اوکبیرة:

(شرح العقائد:ص200):

اور ناجائز سمجھتے ہوئے کسی مصلحت کے تحت پڑھتا ہے یا پڑھاتا ہے تو کافر نہیں ہوگا، لیکن سخت گنہگار ہوگا اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔

:امّاالفاسق الاعلم فلایقدم لان فی تقدیمه تعظیمه وقدوجب علیهم اهانته شرعاومفادهذاکراهة التحریم فی تقدیمه:(طحطاوی علی الدر:ج1:ص243):

(ارشادالمفتین :ج1:ص 511)

شیعہ کا جنازہ اور نکاح پڑھنے والے کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ شیعہ کا نکاح پڑھنے والے کا کیا حکم ہے؟ آیا وہ مسلمان رہا یا نہیں؟ اس کا نکاح ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟ خصوصاً جو یہ کہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

جواب::قال اللّٰہ تعالیٰ:ولا تصلّ علیٰ احدمّنھم مّات ابداوّلا تقم علی قبرہ:اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ کسی کافر اور مرتد کیلئے مغفرت کی دعا کرنا یا اس پر نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں ہے۔

اگر ان کے عقائد کفریہ ہوں اور یہ شخص اس کو جاننے والا بھی ہو تو جو بھی جنازہ پڑھے گا وہ تجدید ایمان اور تجدید نکاح کرے گا۔

:والظاھران الغلاۃ من الروافض المحکوم بکفرھم لا ینکفون عن اعتقادھم الباطل فی حال اتیانھم بالشھادتین وغیرھمامن احکام الشرع کالصوم والصلاۃ فھم کفار لا مرتدو لااھل کتاب.....(رسائل ابن عابدین:ج 1:ص370):

:نعم لاشک فی تکفیر من قذف السیدۃ عائشۃؓاوانکر صحبۃ الصدیقؓ اواعتقد الالوھیۃ فی علیؓ اوان جبرئیل غلط فی الوحی اونحوذلک من الکفرالصریح المخالف للقرآن ولکن لوتاب تقبل توبتہ:(شامی:ج3:ص 321)(ارشادالمفتین :ج1:ص509)

اسماعیلی (آغاخانیوں) کے عقائد اور ان کے مذبوحہ کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ کیا اسماعیلی (آغاخانی) فرقے کے کسی فرد کا مذبوحہ گوشت حلال ہے یا حرام؟ جبکہ ہمارے علاقے کے اسماعیلیوں کے عقائد درج ذیل ہیں:

1.....کلمہ طیبہ بظاہر پڑھتے ہیں لیکن قرآن پاک کو آسمانی کتاب اور اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں مانتے،اس کی بجائے امام زمان (شاہ کریم آغاخان) کے فرامین کو قرآن تصور کرتے ہیں اور اسے بولتا قرآن کہتے اور مانتے ہیں۔

2.....نماز پنجگانہ اور نماز جمعہ کے صریح منکر ہیں،البتہ مخصوص عبادت گاہ جماعت خانہ میں جا کر صبح وشام بعض قرآنی آیات کو ملا کر دعا پڑھتے ہیں،جس میں ہر سجدہ سے پہلے:یاشاہ کریم اللھم لک سجودی

وطـــاعتـــی: کے الفاظ بولتے ہیں، اور آخر میں امام زمان کو حاضر و ناظر جان کر اس سے براہ راست مدد طلب کرتے ہیں۔

3..... بظاہر کہتے ہیں کہ ہم روزہ رکھتے ہیں لیکن فی الحقیقت روزۂ رمضان کے بھی منکر ہیں، روزہ بالکل نہیں رکھتے۔

4.....زکوۃ، امام زمان (آغاخان) کے نام پر دیتے ہیں اور اسے بیت المال میں جمع کرتے ہیں، کسی مستحق کو نہیں دیتے، چاہے وہ مستحق، اسماعیلی کیوں نہ ہو۔

5.....حج بیت اللہ کے صریح منکر ہیں، امام زمان (آغاخان) کو دیکھنا یا اسے ملنا حج تصور کرتے ہیں، ان کے نزدیک حج بیت اللہ خانہ کعبہ جانے کی کوئی ضرورت نہیں۔

6.....عیدین کی نمازیں اہل تشیع کی طرح پڑھتے ہیں، دیگر رسوم شادی بیاہ وغیرہ تمام مسلمانوں کی طرح ہیں۔

7..... بظاہر کہتے ہیں کہ ذبح کرتے وقت ہم: اللّٰـہ اکبر: ہی پڑھتے ہیں، لیکن ان کے عقیدے کے مطابق ہر عبادت اور ہر کام کے دوران امام زمان (آغاخان) کا تصور دل میں ہونا ضروری ہے۔

گزارش ہے کہ مندرجہ بالا عقائد کے حامل افراد کا مذبوحہ کیسا ہے؟ مفصل فتوی جاری فرما کر مشکور فرمائیں، یہ بھی وضاحت فرمائیں کہ کیا انہیں اہل کتاب (عیسائی، یہودی) جیسا قیاس کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: سوال میں مذکورہ عقائد کا حامل شخص صرف کافر ہی نہیں بلکہ زندیق ہے، اس کا ذبیحہ حرام ہے۔

:قال العلامة التفتازانی وان کان مع اعترافه بنبوة النبی ﷺ اظهاره شعائر الاسلام یبطن عقائدهی کفربالاتفاق خص بالاسم الزندیق:(شرح المقاصد:2ج:ص269)

:قلت الزندیق من یحرف فی معانی الالفاظ مع ابقاء الاسلام کهذاالملعین فی القادیان یدعی انه یؤمن بختم النبوة ثم یخترع له معنی من عنده یصلح له بعدالختم دلیلاعلی فتح باب النبوة فهذا هو الزندیق حقاای التغییرفی المصادیق وتبدیل المعانی علی خلاف ماعرفت عند اهل الشرع وصرفها الی اهوائه مع ابقاء اللفظ علی ظاهره،والعیاذبالله:(فیض الباری:ج4:ص472)

:وشرط کون الذابح مسلما...او کتابیاذمیا اوحربیا...(تنویرالابصار:ج2:ص228)

جو شخص اسلام کا نام لے کر کفریہ عقائد رکھے وہ اہل کتاب نہیں بلکہ زندیق ہوتا ہے۔

:ان المخالف للدین الحق ان لم یعترف به ولم یذعن له لاظاهراولاباطنافهو

کافروان اعترف بلسانه وقلبه علی الکفرفهوالمنافق وان اعترف به ظاهرالکنه یفسر بعض ماثبت من الدین ضرورة بخلاف مافسره الصحابة والتابعون واجتمعت علیه الامة فهوالزندیق:(المسوی:ج3:ص130)۔(ارشادالمفتین :ج 1:ص 507)

سنی لڑکے کا آغاخانی لڑکی سے نکاح کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علماءدین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ مجھے آپ سے شریعت کے مطابق فتویٰ درکار ہے۔کیا کسی سنی لڑکے یا لڑکی کا نکاح اسماعیلی فرقہ (آغاخانی)لڑکے یا لڑکی سے ہوسکتا ہے؟

جواب: اسماعیلی شیعہ یعنی آغاخانی لوگوں کے عقائد کفریہ ہیں،بنابریں ان کے ساتھ کسی سنی لڑکی یا لڑکے کا نکاح جائز نہیں ہے۔

:یعلم مماهناحکم الدروزوالتیامنة فانهم فی البلادالشامیة یظهرون الاسلام والصوم والصلوة مع انهم یعتقدون تناسخ الارواح وحل الخمروالزناءوان الالوهیة تظهرفی شخص بعدشخص ویجحدون الحشروالصوم والصلوة والحج یقولون المسمی بهاغیرالمعنی المرارویتکلمون فی جناب نبیناﷺ کلمات فظیعة وللعلامة المحقق عبدالرحمن العمادی فیهم فتوی مطولة وذکرفیهاانهم ینتحلون عقائد النصیرانیة والاسماعیلیة الذین یلقبون بالمقرامطة والباطنة الذین ذکرهم صاحب المواقف ونقل عن علماءالمذاهب الاربعة انه لایحل اقرارهم فی دیارالاسلام بجزیة ولا غیرهاولاتحل مناکحتهم ولاذبائحهم:(شامی:ج3:ص326)

(ارشادالمفتین :ج1:ص526)

مجبوراً شیعہ کا جنازہ پڑھنے کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایک شیعہ کا جنازہ جس سے میں نے دوسرے ساتھیوں کو بھی منع کیا،لیکن عین موقع پر میرے سینئر میرے پاس کھڑے تھے جن کے سامنے مجھے مجبوراً جنازہ پڑھاپڑا۔اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ میرے لئے تجدید ایمان ونکاح ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: بشرط صحت سوال چونکہ آپ نے اس کا جنازہ ناجائز سمجھتے ہوئے پڑھا ہے،اس وجہ سے آپ کافر نہیں ہوئے ،لہذا آپ پر تجدید ایمان ونکاح لازمی نہیں ہے،البتہ اس عمل کی وجہ سے آپ گنہگار ہوئے ہیں،لہذا توبہ

ضروری ہے۔

:فمنقول لایصلی علی الکافر.....لان الصلوۃ علی المیت دعاء واستغفار له والاستغفار للکافر حرام:(المحیط البرهانی:ج3:ص82):

:و منهااستحلال العصیة صغیرة کانت او کبیرة کفر:(شرح فقه الاکبر:ص152):

:و شرطهاستة اسلام المیت وطهارته وفی الشامی قوله و شرطهاای شرط صحتها:(الدر مع الشامی:ج1:ص640):(ارشادالمفتین :ج1:ص567)

شیعہ کی وفات پر اُن کی تعزیت اور دُعا کرنے کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین ان مسائل کے بارے میں کہ شیعہ عقائد کو جانتے ہوئے شیعہ کے جنازہ میں اہل سنت کا شرکت کرنا کیسا ہے؟

جواب: اگر شیعہ غالی ہے،اس کے عقائد کفریہ ہیں،مثلاً:قذفِ حضرت عائشہ صدیقہؓ، تحریف قرآن، انکارِخلافت سیدنا صدیق اکبرؓ وفاروق اعظمؓ اورسبِّ شیخینؓ وغیرہ کا اعتقاد رکھتاہو،تو ایسے شیعہ کے نماز جنازہ میں مسلمانوں کے لئے شرکت کرنا جائز نہیں۔غیر مسلموں کا جنازہ پڑھنے سے قرآن کریم میں صراحۃً منع کیا گیا ہے۔

:و لاتصلّ علی احدٍمّنهم مّات ابداوّ لاتقم علی قبره:قال علماؤناهذانص فی الامتناع من الصلوۃ علی الکفار:(تفسیرقرطبی:ج8:ص221):

:نعم لاشک فی تکفیر من قذف عائشةؓ اوانکر صحبة الصدیقؓ:

(شامی:ج3:ص321):

:الکافربسب الشیخینؓ اوبسب احدهما.....

(درمختار علی هامش شامی:ج3:ص320):

ایسے کفریہ عقائد کا علم ہوتے ہوئے اگر کوئی ایسے شیعہ کا نماز جنازہ پڑھتا ہے،اوراس کو عقیدۃً جائز بھی سمجھتا ہے تو بوجہ نص صریح کے مخالف ہونے کے اورحرام کو حلال سمجھنے کے وہ کافر ہو جائے گا،اگر عقیدۃً جائز نہیں سمجھتا،ناجائز سمجھتے ہوئے پڑھتا ہے تو کافر نہیں ہوگا،البتہ وہ گنہگار ہوگا،توبہ واستغفار کرے۔

:فی شیء ممامجآء به من الدین ضرورة:فیه انهم حکموابکفرمن حلل حراما قطعیالعینه:(طحطاوی علی الدر:ج2:ص478):

شیعہ کے جنازہ کے ساتھ جانا اور نماز جنازہ میں شرکت کرنا جائز نہیں ہے۔

(ارشاد المفتین :ج1:ص512)

شیعہ کے جنازہ اور ختم اور قل وغیرہ میں شرکت کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ہمارے ملک پاکستان میں جو شیعہ رہتے ہیں، ہم سنی مسلمانوں کیلئے ان کے جنازہ، ختم قل وغیرہ میں شرکت کرنا کیسا ہے؟ اس بارے میں عوام الناس کیلئے کیا حکم ہے؟ اور خصوصاً ہمارے اہل سنت والجماعت کے علمائے کرام کیلئے کیا حکم ہے؟ کہ ان کی نماز جنازہ پڑھا سکتے ہیں یا نہیں؟ اگر وہ کسی ختم وغیرہ کیلئے ہمارے آئمہ مساجد کو بلاتے ہیں تو ان کو جانا چاہئے یا نہیں؟ اگر ان کے گھر سے کھانے کی کوئی چیز پیش کی جائے یا بھیجی جائے تو لینا چاہئے یا نہیں؟ از راہِ کرم وضاحت فرمائیں۔

جواب: جو شیعہ درج ذیل عقائد رکھتے ہوں وہ بلا شک وشبہ کافر ہیں، ان کی نماز جنازہ پڑھنا مسلمانوں کیلئے جائز نہیں، علماء اور عوام کے لئے یہ حکم برابر ہے۔

1.....تحریف قرآن پاک کا عقیدہ رکھتے ہوں۔

2.....قذفِ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے قائل ہوں۔

3.....سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کی صحابیت اور خلافت کے منکر ہوں۔

4.....حضرات شیخینؓ پر سب وشتم کرنے والے ہوں۔

5.....سیدنا حضرت علیؓ کو خدا یا خدائی صفات کا حامل جاننے والے ہوں۔

6.....حضرت جبرئیل علیہ السلام کو وحی لانے میں غلطی کا الزام دینے والے ہوں۔

7.....وہ شیعہ جو زکوۃ کی فرضیت کے منکر ہوں۔

:ان الرافضی ان کان ممن یعتقدالالوھیۃ فی علیؓ اوان جبرئیل علیہ السلام غلط فی الوحی اوکان ینکر صحبۃ الصدیقؓ اویقذف السیدۃ الصدیقۃؓ فھوکافر لمخالفتہ القواطع المعلومۃ من الدین بالضرورۃ:(فتاوی شامی:ج2:ص314)

:من انکر خلافۃ ابی بکرؓ فھوکافرفی الصحیح ومنکر خلافۃ عمرؓ فھوکافی فی الاصح:(بزازیہ ھامش علی الھندیہ:ج6:ص318)

:وانّالہ لحٰفظون من التحریف والزیادۃ والنقصان ولایتطرق الیہ الخلل

ابداً.....ویل للرافضة حیث قالواقدتطرق الخلل الی القرآن وقالواان عثمانؓ وغیره حرقوه القوه منه عشرة اجزاء:(تفسیرمظهری:ج5:ص155)

:امامانصفتهمافهی فریضة محکمة یکفرجاحدهاویقتل مانعهاهکذافی محیط السرخسی:(عالمگیری:ج1:ص170)

:لان الرافضی کافران کان یسب الشیخینؓ مبتدع ان فضل علیاؓ علیهمامن غیرسبّ فی الخلاصة:(شامی:ج3:ص201)

:ولاتصلّ علی احدمّنهم مّات ابداوّلاتقم علی قبره:قال علماؤناهذانص فی الامتناع من الصلوة علی الکفار.....یؤخذلانه علل المنع من الصلوة علی الکفارلکفرهم لقوله تعالیٰ:انّهم کفروابااللّٰه ورسوله: (تفسیرقرطبی:ج8:ص221):

سنی مسلمانوں کوشیعہ کے ختم اورقل وغیرہ محافل ایصال ثواب میں شرکت کرنا جائزنہیں ہے،اگروہ آئمہ مساجدکوبلائیں تب بھی جانا جائزنہیں ہے۔

:ولاتصلّ المرادبالصلوة الدعاءوالاستغفارللمیت فیشتمل صلوة الجنازة ایضاًلانهامشتملة علی الدعاءوالاستغفار:(تفسیرمظهری:ج4:ص254)

شیعہ کے گھرسے اگرگوشت آئے،چاہےمطبوخ ہویاغیرمطبوخ قبول نہ کرنا چاہئے،اس کےعلاوہ دال اور سبزیاں وغیرہ دیں تو قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

:منهمااان یکون مسلماًاوکتابیافلاتؤکل ذبیحة اهل الشرك والمجوس والوثنی وذبیحة المرتد:(بدائع الصنائع:ج4:ص164)،(ارشادالمفتین:ج1:ص516)

شیعہ بیوی کاسنی خاوند کےساتھ رہنے کاحکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علماءدین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ میرا تعلق گوجرانوالہ شہر سے ہے،میرا مسئلہ یہ ہے کہ میری شادی کو چھ سال ہوگئے ہیں،میرا ایک بچہ بھی ہے جس کی عمر سوا چار سال ہے،میرا تعلق اہل سنت گھرانے سے ہے جبکہ میری بیوی کا تعلق اہل تشیع گھرانے سے ہے،اب مجھے کسی نے بتایا ہے کہ آپ دونوں کا نکاح جائزنہیں اور آپ دونوں اب تک حرام کرتے رہے ہیں،جبکہ میرا نکاح اہل سنت طریقے سے ہوا ہے۔

اب آپ سے مسئلہ یہ پوچھنا ہے کہ آیا میرا نکاح صحیح ہے یاغلط؟ہم دونوں میاں بیوی اکٹھے رہ سکتے ہیں

یا نہیں؟ ہم دونوں میں یہ معاہدہ ہوا تھا کہ ہم دونوں ایک دوسرے کے مسلک میں رکاوٹ نہیں بنیں گے، اور اب تک ہم دونوں اسی پر قائم ہیں۔

جس مولوی صاحب نے ہمیں بتایا کہ نکاح صحیح نہیں ہوا اس کا کہنا ہے کہ اگر تمہاری بیوی تمہارے مسلک میں آجائے تو پھر نکاح جائز ہوگا ورنہ نہیں، اور نکاح بھی دوبارہ کرنا پڑے گا۔

جواب: جو شیعہ مندرجہ ذیل عقائد رکھتا ہو تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

1.....قرآن پاک میں تحریف کا قائل ہونا۔

2.....حضرات شیخینؓ سیدنا صدیق اکبرؓ اور سیدنا فاروق اعظمؓ کی صحابیت کا انکار کرنا۔

3.....سیدہ حضرت عائشہ صدیقہؓ پر بہتان لگانا۔

4.....حضرت علیؓ کو نبی یا خدا ماننا۔

5.....اماموں کو نبیوں سے اُونچا مرتبہ دینا۔

لہذا اگر ان مذکورہ عقائد میں سے (العیاذباللّٰہ) ایک عقیدہ بھی ہو، تو اس سے فوراً توبہ کرنی چاہئے اور اس کے بعد نکاح پڑھنا چاہئے اور بچہ والد کا ہوگا۔

:نعم لاشک فی تکفیر من قذف السیدة عائشةؓ او انکر صحبة الصدیقؓ او اعتقد الالوهیة فی علیؓ اوان جبرئیل غلط فی الوحی اونحوذلک من الکفرالصریح المخالف للقرآن ولکن لوتاب تقبل توبته:(ردالمحتار:ج6:ص378)

:الرافضی اذاکان یسب الشیخینؓ ویلعنهماوالعیاذباللّٰه فهوکافرولوقذف عائشة بالزنا کفر.....من انکرخلافة ابی بکرؓ فهوکافروعلی قول بعضهم مبتدع ولیس بکافرو المصحیح انه کافروکذالک من انکرخلافة عمرؓ فی اصح الاقوال:ویجب اکفار الخوارج فی اکفارهم جمیع الامة سواهم ویجب اکفارهم باکفارعثمانؓ وعلیؓ وطلحةؓ والزبیرؓ وعائشةؓ:ویجب اکفارالروافض فی قولهم برجعة الاموات الی الدنیاوبتناسخ الارواح وبانتقال روح الاله الی الائمة وبقولهم فی خروج امام باطن وبتعطیلهم الامر والنهی الی ان یخرج الامام الباطن وبقولهم ان جبرئیل علیه السلام غلط فی الوحی الی محمدﷺ دون علیؓ بن ابی طالب وهؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام واحکامهم احکام المرتدین:(بزازیه علی هامش الهندیه:ج6:ص318)(ارشادالمفتین:ج1:ص531)

شیعوں کے ساتھ مراسم اسلامیہ رکھنے،مناکحت کرنے،قربانی وذبیحہ کا استعمال،جنازہ پڑھنا،ان کواپنے جنازہ میں شریک کرنا،ان کواپنے نکاح میں گواہ بنانے کاحکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ہمارملک پاکستان میں جوشیعہ لوگ رہتے ہیں،ہم سنی مسلمانوں کیلئے ان کے جنازہ،ختم قل وغیرہ میں شرکت کرنا کیسا ہے؟اس کے بارے میں عوام الناس کے لئے کیاحکم ہے؟اورخصوصاً ہمارے اہل سنت والجماعت کے علمائے کرام کیلئے کیاحکم ہے کہ ان کی نماز جنازہ پڑھاسکتے ہیں یانہیں؟اگروہ کسی ختم وغیرہ کیلئے ہمارے ائمہ مساجد کوبلاتے ہیں توان کوجانا چاہئے یانہیں؟اگران کے گھرسے کھانے کی کوئی چیز پیش کی جائے یابھیجی جائے تولینی چاہئے یانہیں؟

جواب: صورت مسئولہ میں شیعہ اپنے عقائد کی بناپرقطعاً کافراورزندیق ہیں۔لہذاان سے مراسم اسلامیہ مثلاً مناکحت،قربانی وذبیحہ کااستعمال،جنازہ پڑھنا،ان کواپنے جنازہ میں شریک کرنااوران کواپنے نکاحوں میں گواہ بنانا وغیرہ کاترک کرناواجب ہےاورلین دین سے پرہیز کرے۔

:مأخوذ من الفتح حيث قال واما المعتزلة الخ،اقول يدخل في هذا الرافضة بانواعها ولا معتزلة فلا يجوز تتزوج المسلمة السنية من الرافضي لانها مسلمة وهو كافر فدخل تحت قولهم لا يصح وقال الرستغفني لا تصح المناكحة بين اهل السنة والجماعة والاعتزال فالرافضة مثلهم:(تقريرات الرافعي على الرد المحتار:ج2:ص183)

(ارشاد المفتين :ج1:ص532)

سنی لڑکی کاشیعہ لڑکے سے نکاح کرنا،اوراس لڑکی سے تعلق رکھنا،اوراس شادی میں شرکت اورتعاون کرنا:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین درج ذیل مسائل کے بارے میں:

الف.....ایک سنی عقیدہ فقہ حنفی سے تعلق رکھنے والی لڑکی کابرضاورغبت ایک شیعہ مسلک کےلڑکے کے

ساتھ شادی کرنا کیسا ہے؟ کیا یہ شادی دو مسلمانوں کے درمیان ہوگی؟

ب..... اگر یہ شادی وقوع پذیر ہو جاتی ہے تو اس کے بعد اس لڑکی کی ہمارے دین مبین میں کیا حیثیت رہ جائے گی؟

ج..... اس شادی کے بعد ہونے والی اولاد کس دین پر ہوگی؟

د..... اس متوقع شادی کے بعد اس لڑکی سے حنفی مسلک کے رشتہ داروں کا مثلاً ماں، بہن، ماموں، خالہ وغیرہ وغیرہ کا تعلق رکھنا دین میں کیسا ہے؟ جائز ہے؟ کیا ان کو اس شادی میں شریک ہونا دین میں جائز ہے؟

جواب: چونکہ شیعہ کے اکثر عقائد کفریہ ہیں، مثلاً حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگانا اور تحریف قرآن کا قائل ہونا وغیرہ، کفریہ عقائد رکھنے والے شیعہ کا سنی مسلمان لڑکی سے نکاح نہ ہوگا، اس لڑکی کو سمجھایا جائے، باوجود سمجھانے کے اگر لڑکی نہ مانے تو تمام رشتہ دار اس سے قطع تعلق کریں۔ واضح رہے کہ اس شادی میں شرکت اور کسی قسم کا تعاون جائز نہیں، کیونکہ یہ: تعاون الاثم: ہے۔

:فان كان احدالزوجين مسلماًفالولد على دينه فكذلك ان اسلم احدهماوله ولدصغيرصارولده مسلماباسلامه لان في جعله تبعاله نظراله:(هدايه اولين:ص365).

:اذاكانت المرأة مسلمة فلايجوزانكاح المؤمنة الكافرولان في نكاح المؤمنة الكافرخوف وقوع الفتنة في الكفرلانّ الزوج يدعوهاالى دينه والنسآء في العادات يتبعن الرجال فيمايؤثروان من الافعال يقلدونهم في الدين اليه وقعت الاشارة في آخر الآية بقول عزّوجل:اولئك يدعون الى النّار:لانهم يدعون المؤمنات الى الكفر والدعا الى الكفردعاالى النارلانّ الكفريوجب النارفكان نكاح الكافرالمسلمة سبباًداعياً الى الحرام فكان حراماً والنص وان وردفي المشركين لكن العلة وهي الدعاء الى النار يعم الكفرة اجمع فيتعم الحكم بعموم العلة....ولن يّجعل اللّٰه للكٰفرين على المؤمنين سبيلا:فلوجازانكاح الكافرالمؤمنة لثبت له عليها سبيل وهذالايجوز:

(بدائع الصنائع:ج2:ص554):

:وينبغي ان من اعتقدمذهبايكفربه ان كان قبل تقدم الاعتقادالصحيح فهو مشرك وان طرء عليه فهومرتد:وبهذاظهران الرافضي ان كان ممن يعتقدالالوهية في عليؓ اوان جبرئيل عليه السلام غلط في الوحي اوكان ينكرصحبة الصديقؓ اويقذف

السیدۃ الصدیقۃؓ فھو کافر لمخالفتہ القواطع المعلومۃ من الدین بالضرورۃ:

(فتاوی شامی:ج2:ص314):(ارشادالمفتین:ج2:ص102)

شیعہ کافر ہیں،ان سے نکاح اور موالات حرام ہے،ان کے جنازے میں شرکت بھی حرام ہے:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ: آیا علمائے دیوبند کا متفقہ فیصلہ ہے کہ شیعہ کافر ہیں؟

جواب: اس بات پر نہ صرف علمائے دیوبند کا متفقہ فیصلہ ہے بلکہ بریلوی مکتبہ فکر سے مولا احمد رضا خان بریلوی اور اہل حدیثوں میں سے علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ جیسے علماء کا بھی اس بات پر اتفاق ہے کہ جو شیعہ صدیق اکبرؓ کی صحابیت کا انکار کرے یا حضرت عائشہ صدیقہؓ کی شان میں گستاخی کرے یا تحریف قرآن کا قائل ہو، وہ کافر ہے۔

:عن الخلاصۃ ان الرافضی اذاکان یسب الشیخینؓ ویلعنھمافھو کافروان کان یفضل علیاًؓفھو مبتدع:(فتاوی شامی:ج3:ص321):

پاکستان میں موجودہ شیعہ اثنا عشریہ جعفریہ:من حیث الفرق علی الاطلاق:اپنے کفریہ عقائد کی وجہ سے کافر ہیں،ان سے نکاح اور موالات حرام ہے،ان کے جنازے میں شرکت بھی حرام ہے،جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

:ویجب اکفار الروافض فی قولھم برجعۃ الاموات الی الدنیاوبتناسخ الارواح وبانتقال روح الالہ الی الائمۃ وبقولھم فی خروج امام باطن وبتعطیلھم الامروالنھی الی ان یخرج الامام الباطن وبقولھم ان جبرئیل علیہ السلام غلط فی الوحی الی محمدﷺ دون علیؓ بن ابی طالب وھؤلاء القوم خارجون عن ملۃ الاسلام واحکامھم احکام المرتدین کذافی الظھیریۃ:(فتاوی تاتارخانیہ:ج5:ص365)

:من سب الشیخین اوطعن فیھمما کفر،نعم فی البزازیۃ عن الخلاصۃ ان الرافضی ان کان یسب الشیخینؓ ویلعنھمافھو کافر.....:نعم لاشک فی تکفیر من قذف السیدۃ عائشۃؓ اوانکرصحبۃ الصدیقؓ اواعتقد الالوھیۃ فی علیؓ اوان جبرئیل غلط فی الوحی اونحوذلک من الکفر الصریح المخالف للقرآن ولکن لوتاب تقبل

توبته:(درمختار مع الشامی:ج3:ص321)

:فلذااجمع علماء الاعصار علی اباحة قتلهم وان من شک فی کفرهم کان کافرا

(رسائل ابن عابدین:ج1:ص369):(ارشادالمفتین :ج2:ص130)

اہل سنت لڑکی کا شیعہ لڑکے سے نکاح کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ میری چچازاد بہن کی منگنی دوسال قبل اس کے والد کی طرف سے کزن کے بیٹے سے ہوئی،گزارش یہ ہے کہ لڑکے کا تعلق شیعہ جماعت سے ہے اور وہ کہتا رہا ہے کہ لڑکی اہل سنت ہے،اپنی زندگی اپنے طریقے سے گزارتی رہے اور میں اپنی فقہ کے مطابق گزاروں گا،لیکن اب جبکہ نکاح ہونے والا ہے تو لڑکے نے اپنی عزیزہ کے ذریعے کہا ہے کہ اس کی خواہش ہے کہ لڑکی اگر شیعہ ہو جائے گویا کہ زبردستی نہیں ہے،آپ سے گزارش ہے کہ قرآن وسنت کی روشنی میں ہمیں آگاہ کریں۔

جواب: شیعہ کے بہت سے عقیدے کفریہ ہیں مثلا:

1.....تحریف قرآن کے قائل ہیں۔

2.....سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت اور صحابیت کے منکر ہیں۔

3.....سیدنا حضرت علیؓ کو خدا یا خدا کی صفات کا حامل قرار دیتے ہیں۔

4.....حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتے ہیں۔

5.....کلمۂ اسلام میں اضافہ کرتے ہیں ہیں۔

ان مذکورہ عقائد کی بناء پر ان سے کسی سنی کا نکاح نہیں ہوسکتا۔

:ان الرافضی ان کان ممن یعتقدالالوهیة فی علیؓ اوان جبرئیل غلط فی الوحی اوکان ینکر صحبة الصدیقؓ اویقذف السیدة الصدیقة فهو کافرلمخالفته القواطع المعلومة من الدین بالضرورة (فتاوی شامی:ج2:ص314)

لہذا ان کا آپس میں نکاح نہیں ہوسکتا۔اگر لڑکا ان عقائد کا قائل ہو،اور اگر ان عقائد کا قائل نہ بھی ہو تب بھی اس سے نکاح نہیں کرنا چاہئے۔

:ویجب اکفار الروافض فی قولهم برجعة الاموات الی الدنیاوبتناسخ الارواح وبانتقال روح الاله الی الائمة وبقولهم فی خروج امام باطن وبتعطیلهم الامروالنهی الی

ان یخرج الامام الباطن و بقولهم ان جبرئیل علیه السلام غلط فی الوحی الی محمدﷺ دون علیؓ بن ابی طالب وهؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام واحکامهم احکام المرتدین کذافی الظهیریة:(فتاویٰ تاتارخانیه:ج5:ص365):

:نعم لاشک فی تکفیر من قذف السیدة عائشةؓ او انکر صحبة الصدیقؓ او اعتقد الالوهیة فی علیؓ اوان جبرئیل غلط فی الوحی اونحوذلک من الکفرالصریح المخالف للقرآن :(فتاوی شامی:ج3:ص321)(ارشادالمفتین :ج2:ص135)

شیعہ کا جنازہ پڑھنے اور پڑھانے والے کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایک شخص جو کہ سنی ہے(امام ہے)اس نے شیعہ کا جنازہ پڑھایا ہے تو اس کے بارے میں شریعت کیا حکم نافذ کرتی ہے؟اور جن مسلمانوں نے اس امام کی اقتدا میں نماز جنازہ پڑھی ان کا کیا حکم ہے؟میت کا شیعہ ہونے کا سب کو علم تھا۔

جواب: واضح رہے کہ کفار کی نماز جنازہ کا ممنوع ہونا نص قطعی سے ثابت ہے۔لہذا صورت مسئولہ میں اگر وہ شیعہ غالی کفریہ عقائد،مثلاً:تحریف قرآن،حلول علیؓ،سبّ شیخینؓ و عائشہ صدیقہؓ وغیرہ رکھتا ہو اور جنازہ پڑھانے اور پڑھنے والوں کو اس کا علم بھی ہو،اس کے باوجود وہ اپنے اس فعل کو جائز سمجھتے ہوئے اس کے مرتکب ہوئے تو یہ لوگ دائرۂ ایمان سے خارج ہو گئے ہیں،اب تجدید ایمان ونکاح ضروری ہے۔

اور اگر عدمِ علم کی وجہ سے شیعہ کا جنازہ پڑھا ہے یا اس فعل کو نا جائز سمجھتے ہوئے اس کا ارتکاب کیا ہے تو یہ لوگ کافر تو نہ ہوئے البتہ توبہ واستغفار لازم ہے کہ نص صریح کی مخالفت کی ہے۔

:من سب الشیخینؓ اوطعن فیهما کفرولاتقبل توبته وبه اخذالدبوسی وابو اللیث وهوالمختارللفتوی:(درعلی الرد:ج3:ص321):

:ماکان لللنّبیّ والّذین اٰمنوااان یّستغفروالللمشرکین الخ،اعلم انه تعالیٰ لمابین من اول هذاالسورة الی هذاالموضع وجوب اظهارالبراءة عن الکفاروالمنافقین من جمیع الوجوه بین فی هذه الآیة انه تجب البراءة عن امواتهم وان کانوافی غایة القرب من الانسان کالاب والام کمااوجبت البراءة عن احیائهم:(تفسیرقرطبی:ج6:ص157):

:ان مایکون کفرااتفاقایبطل العمل والنکاح ومافیه خلاف یؤمربالاستغفار

والتوبة وتجديدالنكاح وظاهره انه امراحتياط:(فتاوی شامی:ج3:ص316):

:ولاتصلّ علی احدمّنهم مّات ابدابقال علماؤناهذانص فی الامتناع من الصلوة علی الکفار:(تفسیرقرطبی:ج8:ص221):(ارشادالمفتین:ج2:ص146)

سنی لڑکے کا شیعہ لڑکی سے نکاح کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایک سنی لڑکے نے ایک شیعہ لڑکی سے نکاح کیا ہے اور نکاح شیعہ عالم نے اپنے مسلک کے مطابق کیا ہے، اور علاوہ ازیں لڑکا جو کہ سنی ہے وہ اپنے سنی مسلک پر قائم ہے اور لڑکی جو کہ شیعہ ہے وہ بھی اپنے شیعہ مسلک پر قائم ہے۔سوال یہ ہے کہ کیا شریعت کے مطابق یہ نکاح جائز ہے کہ نہیں؟

جواب: شیعہ کے بہت سے عقیدے کفریہ ہیں مثلاً:

1.....تحریف قرآن کے قائل ہیں۔

2.....سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت اور صحابیت کے منکر ہیں۔

3.....سیدنا حضرت علیؓ کو خدا یا خدا کی صفات کا حامل قرار دیتے ہیں۔

4.....حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتے ہیں۔

5.....کلمۂ اسلام میں اضافہ کرتے ہیں ہیں۔

بنابریں ایسے عقیدے والے کے ساتھ کسی سنی مسلمان کا نکاح نہیں ہوسکتا۔

:نعم لاشک فی تکفیر من قذف السیدة عائشةؓ اوانکر صحبة الصدیقؓ اواعتقد الالوهیة فی علیؓ اوان جبرئیل غلط فی الوحی اونحوذلک من الکفرالصریح المخالف للقرآن ولکن لوتاب تقبل توبته:(فتاوی شامی:ج3:ص321):

:ومنهاان لاتکون المرءة مشرکة اذاکان الرجل مسلمافلایجوزللمسلم ان ینکح المشرکة لقوله تعالیٰ:ولاتنکحوالمشرکت حتّٰی یؤمن:(بدائع الصنائع:ج2:ص552)

:ان الرافضی ان کان ممن یعتقدالالوهیة فی علیؓ اوان جبرئیل غلط فی الوحی اوکان ینکرصحبة الصدیقؓ اویقذف السیدة الصدیقة فهوکافرلمخالفته القواطع المعلومة من الدین بالضرورة بخلاف مااذاکان یفضل علیااویسب الصحابةؓ فانه

مبتدع لاکافر:(فتاوی شامی:ج2:ص314):(ارشادالمفتین :ج2:ص151)

سنی لڑکی کا شیعہ لڑکے سے نکاح کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایک لڑکی جس کا تعلق اہل سنت والجماعت حنفی مذہب سے ہےاوراس کے گھر والےاس کی شادی اس کے چچا کے بیٹے سے کرنا چاہتے ہیں،اور منگنی بھی کردی گئی ہے،لیکن اس لڑکے کااوراس کے گھرانے کا تعلق شیعہ فیملی سے ہےاوروہ اہل تشیع کےعقائد کے حامل ہیں اورگھر والے زبردستی اس کی شادی کرنا چاہتے ہیں،اورمذکورہ لڑکی بھی اس لڑکے سے اس وجہ سے شادی نہیں کرنا چاہتی۔اب شریعت مطہرہ کی روشنی میں ہماری دینی رہنمائی فرمائیں۔

جواب: جعفریہ بارہ امامیہ اہل تشیع کفریہ عقائد رکھنے کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور مسلمان لڑکی کا نکاح کافرمرد سے جائزنہیں ہے۔لہذامذکورہ سنی لڑکی کا نکاح شیعہ مسلک کےلڑکے کے ساتھ شرعاً جائزنہیں ہے، بشرطیکہ اس لڑکے کےعقائد بھی کفریہ ہوں۔

:ویکفرالرافضة الذین کفروا الصحابة وفسقوهم وسبوهم:

(مجموعه رسائل ابن عابدین:ج1:ص358)

:ومنهاان لاتکون المرءة مشرکة اذاکان الرجل مسلمافلایجوزللمسلم ان ینکح المشرکة لقوله تعالیٰ:ولاتنکحوالمشرکین حتّٰی یؤمنوا:(بدائع الصنائع:ج2:ص554):

:نعم لاشک فی تکفیر من قذف السیدة عائشةؓ اوانکرصحبة الصدیقؓ اواعتقد الالوهیة فی علیؓ اوان جبرئیل غلط فی الوحی اونحوذلک من الکفرالصریح المخالف للقرآن ولکن لوتاب تقبل توبته:(فتاوی شامی:ج3:ص321):

(ارشادالمفتین :ج2:ص152)

کفریہ عقائد رکھنے والے شیعہ کے ساتھ صحیح العقیدہ لڑکی کے نکاح کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایک بچی کا نکاح 21 فروری 2010 کوہوا،تقریباً بچی کی عمر 20 سال ہے،یہ نکاح کسی کے ذریعے سے طے پایا تھا،جس گھر میں بچی کا نکاح ہوا تھا،اُس گھر والوں نے اپنے آپ کوسیداورسنی ظاہر کیا،کیونکہ بچی حافظہ اورسنی حنفی دیوبندی عقیدہ رکھنے والی ہے،اور

خاندان سادات سے تعلق رکھنے والی ہے، بعد میں جب بچی اس گھر یعنی سسرال گئی تو وہاں کا ماحول بالکل بدلا ہوا تھا، نہ دینی لحاظ سے ماحول اچھا تھا اور نہ اخلاقی لحاظ سے ماحول اچھا تھا، کیونکہ اس گھر والوں کا عقیدہ شیعہ رافضی کا عقیدہ نکل آیا، بچی پر انہوں نے تشدد بھی کیا اور بچی کو مارتے پیٹتے بھی رہے، اور زبردستی اپنا مذہب بھی بچی پر ٹھونسنے کی کوشش کی مگر جب کچھ بھی کارگر ثابت نہ ہوسکا تو بچی کو گھر سے نکال دیا۔ قرآن وسنت کی روشنی میں بتائیں کہ کیا ایسے شخص کے ساتھ بچی رہ سکتی ہے؟ کیا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ اکثر علمائے کرام سے سنا ہے کہ شیعہ اور سنی کا نکاح آپس میں سرے سے ہوتا ہی نہیں ہے۔

جواب: مذکورہ صورت میں اگر لڑکی کا خاوند کفریہ عقائد رکھتا ہے، مثلاً حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتا ہو یا حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کی صحابیت کا انکار کرتا ہو یا حضرت علیؓ کی اُلوہیت کا قائل ہو یا حضرت جبرئیل علیہ السلام کے متعلق یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے پاس وحی پہنچانے میں غلطی کی یا اور کوئی ایسا عقیدہ رکھتا ہو جو صریح قرآن وحدیث اور نصوص قطعیہ کے مخالف ہو تو وہ کافر ہے، اس سے ابتداء ہی سے لڑکی کا نکاح صحیح نہیں ہوا، لہذا فسخ کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ اور اگر اس کا عقیدہ کفریہ نہیں ہے، صرف سب وشتم کرتا ہو تو اس میں فقہاء کرامؒ کا اختلاف ہے، بعض تکفیر کرتے ہیں اور بعض تکفیر نہیں کرتے بلکہ صرف تفسیق کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں بہتر یہ ہے کہ اس کی رضامندی سے یا ڈرا کر یا لالچ دلا کر اس سے طلاق حاصل کرلی جائے یا خلع کرلیا جائے اور اگر یہ نہ ہو سکے تو عورت کے اولیاء: عدم کفؤ: کی بنیاد پر عدالت میں فسخِ نکاح کا دعوی دائر کردیں۔

:نعم لاشک فی تکفیر من قذف السیدة عائشةؓ او انکر صحبة الصدیقؓ او اعتقد الالوهیة فی علیؓ اوان جبرئیل غلط فی الوحی اونحوذلک من الکفر الصریح المخالف للقرآن ولکن لوتاب تقبل توبته:(فتاوی شامی:ج3:ص321):

:و منهاان لاتکون المرءة مشرکة اذاکان الرجل مسلمافلایجوز للمسلم ان ینکح المشرکة لقوله تعالیٰ:ولاتنکحوالمشرکت حتّٰی یؤمن:(بدائع الصنائع:ج2:ص554)

:اقول نعم نقل فی البزازیة عن الخلاصة ان الرافضی ان کان یسب الشیخینؓ ویلعنهمافهو کافروان کان یفضل علیاًؓ علیهمافهومبتدع اه:وهذالایستلزم عدم قبول التوبة علی ان الحکم علیه بالکفر مشکل لمافی الاختیار اتفق الائمة علی تضلیل اهل البدع اجمع وتخطئتهم وسب احدمن الصحابة وبغضه لایکون کفراولکن یضلل:(ردالمحتار:ج3:ص321):(ارشادالمفتین:ج2:ص198)

شیعہ میت کا جنازہ پڑھنے اور پڑھانے کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایک سنی امام نے شیعہ کا جنازہ پڑھایا باوجود اس کے کہ وہ شیعیت کے عقائد ونظریات کو خوب جانتا تھا اور ایک سنی مقتدی نے شیعہ کا جنازہ پڑھا جبکہ وہ شیعہ کے عقائد ونظریات سے واقف نہیں تھا اور نہ ہی یہ جانتا تھا کہ اس سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے، امام اور مقتدی کے ایمان اور نکاح کے بارے میں شرعی حکم مطلوب ہے؟

جواب: بشرط صحت سوال اگر امام کو اس شخص کے بارے میں جس کا جنازہ پڑھایا ہے یہ علم تھا کہ اس کے عقائد کفریہ ہیں اور جاننے کے باوجود جنازہ کو جائز سمجھتے ہوئے پڑھایا تو اس کو تجدید ایمان ونکاح کرنا ہوگا، بصورت دیگر اگر ناجائز سمجھ کر محض لالچ کی وجہ سے یا رسمی طور پر پڑھایا تو ارتکاب حرام کی وجہ سے توبہ لازم ہے، نیز سنی مقتدی جس کو شیعہ کے عقائد ونظریات کا علم نہیں تھا اسے بھی توبہ واستغفار کرنی چاہئے تجدید ایمان اور تجدید نکاح کی ضرورت نہیں ہے،

:فمنقول لایصلی علی الکافر.....لان الصلوۃ علی المیت دعاء واستغفار له والاستغفار للکافر حرام:(المحیط البرهانی:ج3:ص 82):

:و منهاان استحلال المعصیة صغیرة کانت او کبیرة کفر:

(شرح فقه الاکبر:ص152):

:و شرطها ستة(اسلام المیت وطهارته)وفی الشامی قوله وشرطها ای شرط صحتها:(الدر المختار مع ردالمحتار:ج 1:ص640):(ارشادالمفتین :ج2:ص205)

شیعہ سے نکاح کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ بندہ سردار آصف علی کسی مقدمہ کی وجہ سے جیل میں تھا اور ان کے یعنی میرے گھر میں ایک بیٹی ہے جو میری عورت کے پہلے خاوند سے ہے، جب میری اپنی عورت سے شادی ہوئی ہے تو بیٹی بھی ماں کے ساتھ آئی ہے، بیوی نے مجھ سے کہا کہ میں بیٹی کی شادی کردوں؟ تو میں نے کہا کہ تمہاری اپنی بیٹی ہے جہاں مناسب سمجھو شادی کردو، تو میری بیوی نے اپنی بیٹی کی شادی ایک ایسے گھر میں کردی جو کہ اہل تشیع تھے لیکن عورت کو علم نہیں تھا کہ یہ اہل تشیع ہیں اور اخلاقی اعتبار سے بھی ان کی حرکتیں بہت غلط تھیں، جبکہ ان لوگوں نے کہا کہ ہم اہل تشیع نہیں ہیں، ان کی عورتیں پیشہ ور عورتیں ہیں، ان کی عورتیں میری بچی کو بھی غلط

راستے پر ڈالنا چاہتی تھیں،لڑکی کی نند نے لڑکی سے کہا کہ ہمارے ساتھ باہر کھیتوں میں چلو،ہم آپ کو کسی آدمی سے ملواتی ہیں لیکن لڑکی نے انکار کردیا اور سب گھر والوں نے مل کر لڑکی کو مارنا شروع کردیا۔یہ لوگ چور ڈاکو اور فاحشہ قسم کے لوگ نکلے،اچانک میں بچی کو ملنے چلا گیا تو پولیس مجھے پکڑ کر ساتھ لے گئی کہ بھینس چوری کر کے آئے ہیں۔گاؤں والوں نے کہا کہ آدمی اپنی بچی کو ملنے آیا ہے،یہ مہمان ہے۔

اب میں یہ چاہتا ہوں کہ اپنی بچی کی شادی کسی دوسری جگہ کردوں،کیونکہ بیٹی بھی اب وہاں جانے کیلئے تیار نہیں ہے۔تو آیا میں اس کا نکاح دوسری جگہ کرسکتا ہوں؟اور وہ پہلے والا نکاح جو اہل تشیع سے کیا ہوا تھا یہ منعقد ہوگیا ہے،جبکہ میں اہل سنت والجماعت دیوبندی ہوں۔برائے مہربانی قرآن وسنت کی روشنی میں فتوی جاری فرمائیں۔میں عدالت میں نہیں جاسکتا،میرے پاس فیس دینے کی ہمت نہیں ہے،آپ سے التماس ہے کہ آسانی فرمادیں کہ میں بچی کا نکاح کسی دوسری جگہ کردوں۔

جواب: اگر لڑکی کا خاوند کفریہ عقائد رکھتا ہے،مثلا:حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتا ہے یا سیدنا صدیق اکبرؓ کی صحبت کا منکر ہے یا حضرت علیؓ کی اُلوہیت کا قائل ہے یا حضرت جبرئیل علیہ السلام کے متعلق اعتقاد رکھتا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس وحی پہنچانے میں غلطی کی یا اور کوئی ایسا عقیدہ رکھتا ہے جو صریح قرآن وحدیث اور نصوص قطعیہ کے مخالف ہے تو وہ کافر ہے اس سے ابتداء ہی سے لڑکی کا نکاح صحیح نہیں ہوا۔لہذا فسخ کی بھی ضرورت نہیں۔ اور اگر اس کا عقیدہ کفریہ نہیں ہے،شیخینؓ کے علاوہ باقی صحابہ کرامؓ پر صرف سب وشتم کرتا ہے تو اس میں فقہائے کرامؒ کا اختلاف ہے،بعض تکفیر کرتے ہیں اور بعض تکفیر نہیں کرتے صرف تفسیق کرتے ہیں۔ایسی صورت میں بہتر یہ ہے کہ رضامندی سے یا ڈرا کر یا لالچ دلا کر اس سے طلاق حاصل کرلی جائے یا خلع کرلیا جائے اور اگر یہ نہ ہوسکے تو عورت کے اولیاء: عدم کفو:کی بناء پر عدالت میں فسخ کا دعویٰ دائر کریں۔

:نعم لاشک فی تکفیر من قذف السیدة عائشةؓ او انکر صحبة الصدیقؓ او اعتقد الالوهیة فی علیؓ اوان جبرئیل غلط فی الوحی اونحوذلک من الکفرالصریح المخالف للقرآن:(ردالمحتار:ج3:ص321)

:اقول نعم:فی البزازیة عن الخلاصة ان الرافضی اذا کان یسب الشیخینؓ ویلعنهمامافهوکافروان کان یفضل علیاؓ علیهمافهومبتدع:وهذالایستلزم عدم قبول التوبة علی ان الحکم علیه بالکفرمشکل لمافی الاختیاراتفق الائمة علی تضلیل اهل

البدع اجمع وتخطئتهم وسب احدمن الصحابة وبعضه لايكون كفرالكن يضلل:

:ومنهااسلام الرجل اذاكانت المرءة مسلمة فلايجوزانكاح المؤمنة الكافر لقوله تعالیٰ:ولا تنكحوالمشركين حتّٰى يؤمنوا:(بدائع الصنائع:ج2:ص554)

(ردالمحتار:ج3:ص321)(ارشادالمفتين:ج2:ص206)

سنی عورت کا شیعہ مرد سے نکاح کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ دلہا کا تعلق فقہ جعفریہ سے ہے یعنی شیعہ ہے اور دلہن کا تعلق اہل سنت والجماعت سے ہے۔کیاان کا نکاح آپس میں ہوسکتا ہے؟اور جولوگ نکاح میں شریک ہو چکے ہیں ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: فقہ جعفریہ کے عقائد کے فساد کی وجہ سے کسی سنی لڑکی کا نکاح فقہ جعفریہ سے تعلق رکھنے والے شخص سے جائز نہیں ہے،اگر نکاح پہلے ہو چکا ہے تو یہ نکاح ناجائز ہے۔

:نعم لاشک فی تکفیر من قذف السیدة عائشةؓاوانکر صحبة الصدیقؓ اواعتقد الالوهية فی علیؓ اوان جبرئیل غلط فی الوحی اونحوذلک من الکفرالصریح المخالف للقرآن ولکن لوتاب تقبل توبته:(فتاوی شامی:ج3:ص321):

:ویجب اکفارالروافض فی قولهم برجعة الاموات الی الدنیاوبتناسخ الارواح وبانتقال روح الاله الی الانمة وبقولهم فی خروج امام باطن وبتعطیلهم الامروالنهی الی ان یخرج الامام الباطن وبقولهم ان جبرئیل علیه السلام غلط فی الوحی الی محمدﷺ دون علیؓ بن ابی طالب وهؤلاءالقوم خارجون عن ملة الاسلام واحکامهم احکام المرتدین کذافی الظهیریة:(الهندیة:ج2:ص264)

:عن جریربن عبداللّٰه رضی اللّٰه عنه قال سمعت رسول اللّٰهﷺیقول مامن رجل یکون فی قوم یعمل فیهم بالمعاصی یقدرون علی ان یغیرواعلیه ولایغیرون الا اصابهم اللّٰه منه بعقاب قبل ان یموتوا:(مشکوة المصابیح:ج2:ص450):

:ومنهااسلام الرجل اذاکانت المرءةمسلمةفلایجوز انکاح المؤمنةالکافر:

(بدائع الصنائع:ج2:ص554):(ارشادالمفتین:ج2:ص201)

شیعہ کا جنازہ پڑھنے والے مسلمانوں کے نکاح اور ایمان کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایک شیعہ کا جنازہ شیعہ امام نے پڑھایا اور بستی کے اہل سنت مسلمانوں نے یہ جنازہ پڑھا۔ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: واضح رہے کہ اگر شیعہ کے عقائد کفریہ ہیں،یعنی اُلوہیت حضرت علیؓ یا تحریف قرآن وغیرہ کے قائل ہیں اوران کو مسلمان سمجھ کر اگر جنازہ پڑھا تو پڑھنے والوں کے ذمہ تجدید ایمان ضروری ہے،اور اگر شادی شدہ ہوں تو تجدید نکاح بھی ضروری ہے،لیکن اگر ان کو مسلمان سمجھ کر نہیں پڑھا تو اس صورت میں توبہ واستغفار کرنی پڑے گی،واضح رہے کہ تجدید ایمان اور تجدید نکاح اس صورت میں ضروری ہے جبکہ ان کو اس شیعہ کے کفریہ عقائد کا علم ہو۔

:فی البحر عن الجوهرة معزیاللشهید من سب الشیخینؓ اوطعن فیهما کفر لاتقبل توبته وبه اخذالدبوسی وابواللیث وهوالمختارللفتوی انتهیٰ وجزم به فی الاشباه واقره الممصنف قائلا(قوله لکن فی النهر،الخ).....:اقول نعم:فی البزازیة عن الخلاصة ان الرافضی اذا کان یسب الشیخینؓ ویلعنهمافهوکافروان کان یفضل علیاًؓ علیهما فهو مبتدع اھ:.....نعم لاشک فی تکفیر من قذف السیدة عائشةؓ اوانکرصحبة الصدیقؓ اواعتقد الالوهیة فی علیؓ اوان جبرئیل غلط فی الوحی اونحوذلک من الکفر الصریح المخالف للقرآن :(درمع الرد:ج3:ص320:321)

:الرافضی ان کان یسب الشیخینؓ ویلعنهما(والعیاذباللّٰه)فهوکافروان کان یفضل علیاًؓ علی ابی بکرؓ لایکون کافراالاانه مبتدع:والمعتزلی مبتدع الااذاقال باستحالة الرؤیة فحینئذ هوکافر:ولوقذف عائشةؓ بالزناکفرباللّٰه ولوقذف سائرنسوة النبیﷺ لایکفر ویستحق اللعنة ولوقال عمرؓ وعثمانؓ وعلیؓ لم یکونوااصحابالایکفر ویستحق اللعنة کذافی خزانة الفقه:

:من انکرامامة ابی بکرؓ فهوکافروعلی قول بعضهم هومبتدع ولیس بکافر والصحیح انه کافروکذلک من انکرخلافة عمرؓ فی اصح الاقوال کذا فی الظهیریة:

:ویجب اکفارهم باکفارعثمانؓ وعلیؓ وطلحةؓ وزبیرؓ وعائشةؓ.....ویجب اکفار الروافض فی قولهم برجعة الاموات الی الدنیاوبتناسخ الارواح وبانتقال روح الاله الی الائمة وبقولهم فی خروج امام باطن وبتعطیلهم الامروالنهی الی ان یخرج الامام

الباطن وبقولهم ان جبرئيل عليه السلام غلط في الوحي الى محمدﷺ دون علیؓ بن ابی طالب وهؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام واحكامهم احكام المرتدين كذافي الظهيرية:(الهندية:ج2:ص264)

:ولاتصلّ على احدٍمّنهم مّات ابداوّلاتقم على قبره:قال علماؤناهذانص في الامتناع من الصلوة على الكفارولیس فيه دليل على الصلوة على المؤمنين اواختلف هل يؤخذمن مفهومه وجوب الصلوة على قولين يؤخذ لانه محل المنع من الصلوة على الكفارلكفرهم لقوله تعالیٰ:انّهم كفروابالله ورسوله:

(الجامع لاحكام القرآن للقرطبي:ج8:ص221):

:وفي شرح الوهبانية للشرنبلالي مايكون كفرااتفاقايبطل العمل والنكاح واولاده اولادزناومافيه خلافيومربالاستغفار والتوبة وتجديدالنكاح(قوله والتوبة)اى تجديدالاسلام:قوله وتجديدالنكاح:اى احتياطاكمافي الفصول العمادية وزادفيها قسما ثالثافقال ومماكان خطاء من الالفاظ ولايوجب الكفرفقائله يقرعلى حاله ولايومر بتجديدالمنكاح ولكن يومر بالاستغفاروالرجوع عن ذلک وقوله احتياطااى يامره المفتي بالتجديدليكون وطؤه حلالابالاتفاق:(درمع الرد:ج3:ص328):

:وشرطهااى شرط الصلوة عليه:اسلام الميت وطهارته:اما الاسلام فلقوله تعالیٰ:ولاتصلّ على احدٍمّنهم مّات ابدا:يعني المنافقين وهم الكفرة ولانماشفاعةللميت اكراماله وطلب المغفرة والكافرلاتنفعه الشفاعة ولايستحق الاكرام:

(تبيين الحقائق:ج1:ص239):(ارشادالمفتين :ج2:ص246)

شیعہ کے جنازے میں شرکت کرنے اوران کیساتھ میل جول رکھنے کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ہمارے ملک پاکستان میں جوشیعہ رہتے ہیں،ہم سنی مسلمانوں کیلئے ان کے جنازہ،ختم قل وغیرہ میں شرکت کرنا کیسا ہے؟اس بارے میں عوام الناس کیلئے کیاحکم ہے؟اورخصوصاً ہمارے اہل سنت والجماعت کے علمائے کرام کیلئے کیاحکم ہے؟کہ ان کی نماز جنازہ پڑھاسکتے ہیں یانہیں؟اگروہ کسی ختم وغیرہ کے لئے ہمارے آئمہ مساجد کوبلاتے ہیں توان کوجانا چاہئے یانہیں؟اگران کے گھرسے کھانے کی کوئی چیز پیش کی جائے یابھیجی جائے تولیناچاہئے یانہیں؟ازراہِ کرم وضاحت فرمائیں۔

جواب: صورت مسئولہ میں تفصیل ہے،اگر شیعہ جو غالی ہوں اور وہ جن کے عقائد ان کی مذہبی کتابوں کے مطابق ہوں اور وہ جن کے عقائد کفریہ حد کو پہنچے ہوئے ہوں وہ قذفِ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے قائل ہوں۔تحریف قرآن پاک کا عقیدہ رکھتے ہوں۔سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کے صحابی ہونے کے منکر ہوں یا سیدنا حضرت علیؓ کو معاذ اللہ خدا سمجھتے ہوں اور خدا تعالیٰ کے ساتھ قدرت وغیرہ میں شریک مانتے ہوں یا جن کا عقیدہ یہ ہوں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے وحی لانے میں غلطی کی ہے اور حضرت علیؓ کے بجائے محمد مصطفیٰ ﷺ کو پہنچائی،تو ایسے عقائد والوں کو فقہائے کرامؒ نے اسلام سے خارج قرار دیا ہے اور ان کے ساتھ مذہبی میل جول اور ان کیلئے مغفرت کی دعا کرنا جائز نہیں،اور جو شیعہ مندرجہ بالا عقائد سے پاک ہیں اور ان کے عقائد شیعہ مذہب کی کتابوں کے مطابق نہیں ہیں ان کا نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے،البتہ ممتاز علمائے کرام شرکت سے اجتناب کریں۔

:ولاتصلّ على احدٍمّنهم مّات ابداوّلاتقم على قبره:(سورة التوبه:آيت84).

:ماكان للنّبيّ والّذين اٰمنوااان يّستغفروا للمشركين:(سورة التوبه:آيت113).

:الرافضي ان كان يسب الشيخينؓ والعياذبالله ويلعنهمافهوكافروان كان يفضل عليّاً عليهمالايكون كافراالانه مبتدع:والمعتزلي مبتدع الااذاقال باستحالة الروية فحينئذهوكافركذافي الخلاصة ولوقذف عائشةؓ بالزنا كفربالله ولوقذف سائر نسوةالنبيﷺ لايكفرويستحق اللعنة كذافي خزانة الفقه،ومن انكرابي بكر الصديقؓ فهو كافروعلى قول بعضهم هومبتدع وليس بكافروالصحيح انه كافروكذلك من انكر عمرؓ اصح الاقوال كذافي الظهيرية ويجب اكفارهم باكفار عثمانؓ وعليؓ وطلحةؓ وزبيرؓ وعائشةؓ.

:ويجب اكفارالروافض في قولهم برجعة الاموات الى الدنياوبتناسخ الارواح وبانتقال روح الاله الى الائمة وبقولهم في خروج امام باطن وبتعطيلهم الامر والنهي الى ان يخرج الامام الباطن وبقولهم ان جبرئيل عليه السلام غلط في الوحي الى محمدﷺ دون عليؓ بن ابي طالب وهؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام واحكامهم احكام المرتدين كذافي الظهيرية:(فتاوى هندية:ج2:ص286)

:نعم لاشك في تكفير من قذف السيدة عائشةؓاوانكر صحبة الصديقؓ اواعتقد الالوهية في عليؓ اوان جبرئيل غلط في الوحي اونحوذلك من الكفرالصريح المخالف

للقرآن:(ردالمحتار:ج3:ص321)(ارشادالمفتین :ج5:ص164)

لاعلمی میں رافضی کا جنازہ پڑھنے کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایک شخص کا جنازہ پڑھابعد میں معلوم ہوا کہ وہ رافضی تھا۔اب کیا حکم ہے؟

جواب: اپنی کوشش سے مرنے والے کے متعلق معلومات کریں اور کفریہ عقائد رکھنے والے کا جنازہ نہ پڑھیں۔ماضی میں اگر ایسا ہو چکا ہے تو اس پر استغفار کریں۔

:فنقول لایصلی علی الکافر:(فتاوی التاتارخانیة:ج2:ص122)

:ولاتصلّ علی احدٍمّنهم مّات ابداوّلاتقم علی قبره:(سورة التوبه:آیت84):

:ماکان للنّبیّ والّذین اٰمنوااان یّستغفروااللمشرکین:(سورة التوبه:آیت113):

(ارشادالمفتین :ج5:ص171)

مجبوراًشیعہ کا جنازہ پڑھنے کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایک شیعہ کا جنازہ تھا جس سے میں نے دوسرے ساتھیوں کو بھی منع کیا،لیکن عین موقع پر میرے سینئر میرے پاس کھڑے تھے،جن کے سامنے مجبوراًجنازہ پڑھناپڑا۔اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ میرے لئے تجدیدایمان ونکاح ضروری ہے یانہیں؟

جواب: بشرط صحت سوال چونکہ آپ نے اس کا جنازہ ناجائز سمجھتے ہوئے پڑھا ہے،اس وجہ سے آپ کافر نہیں۔لہذا آپ پر تجدیدایمان ونکاح لازمی نہیں ہے،البتہ اس عمل کی وجہ سے آپ گنہگار ہوئے،لہذا توبہ ضروری ہے۔

:فمنقول لایصلی علی الکافر.....لان الصلوة علی المیت دعاواستغفارله والاستغفارللکافرحرام:(المحیط البرهانی:ج3:ص82):

:ومنهااان استحلال المعصیة صغیرة کانت اوکبیرة کفر:

(شرح فقه الاکبر:ص152):

:وشرطهاسنة اسلام المیت وطهارته وفی الشامی قوله وشرطهااای شرط صحتها:(الدرمع الشامی:ج1:ص640)(ارشادالمفتین :ج5:ص227)

شیعہ کو مسلمانوں کے جنازہ میں شریک نہ کیا جائے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ اگر امام اور مقتدی سنی ہوں مگر چند شیعہ آ کر اس میں شریک ہو جائیں تو کیا نماز جنازہ پر کچھ اثر پڑے گا یا نہیں؟

جواب: صورت مسئولہ میں نماز درست ہے، کیونکہ امام سنی مسلمان ہے البتہ شیعوں کو مسلمانوں کے جنازہ میں شریک ہونے کا موقع نہ دیا جائے۔(ارشاد المفتین :ج5:ص220)

شیعہ کے جنازے میں شرکت کرنے سے ایمان اور نکاح کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ہمارے گاؤں ننھے جاگیر ضلع قصور میں علماء نے شیعہ کا جنازہ پڑھنے کے بارے میں تجدید ایمان ونکاح کا حکم دیا ہے۔ازراہِ کرم اس مسئلہ کی وضاحت فرمائیں کہ کیا واقعی شیعوں کے جنازے میں شرکت کرنے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور تجدید ایمان کی بھی ضرورت ہوتی ہے؟

جواب: صورت مسئولہ میں اگر شیعیت کے وہ عقائد جن سے کفر لازم آتا ہے، مثلاً قذفِ حضرت عائشہ صدیقہؓ، انکارِ صحبتِ صدیق اکبرؓ اور تحریف قرآن وغیرہ کا علم ہونے کے باوجود جائز سمجھ کر جنازہ پڑھا تو پڑھنے والے پر تجدید ایمان ونکاح دونوں ضروری ہیں۔

:فمنقول لایصلی علی الکافر.....لان الصلوۃ علی المیت دعاواستغفارله والاستغفار للکافرحرام:(المحیط البرهانی:ج3:ص82):

:و منهاان استحلال المعصیة صغیرة کانت اوکبیرة کفر:

(شرح فقه الاکبر:ص152):

:و شرطهاستة اسلام المیت وطهارته وفی الشامی قوله و شرطهااای شرط صحتها:(الدر مع الشامی:ج1:ص640):(ارشاد المفتین :ج5:ص242)

شیعہ نظریات کے حامی امام کے پیچھے نماز پڑھنے والوں کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایک شخص جو عالم، قاری

او رحافظ کچھ بھی نہیں ہے اور درست قرأت کی بھی حسب ضرورت طاقت نہیں رکھتا نیز عموماً ایسے واقعات ومضامین بیان کرتا ہے جو قرآن وحدیث کے خلاف ہوتے ہیں، مثلاً: ایک جمعہ کے موقع پر اس نے کہا کہ حضرت علیؓ مشکل کشا ہے اور جولوگ ان کو مشکل کشا نہیں مانتے ان کے کانوں میں پیشاب کریں۔ اس تفصیل کے بعد تین باتوں کا جواب شرعاً مطلوب ہے:

ایسی استعداد نظریات کا حامل شخص مسلمانوں کیلئے امامتِ جمعہ وعیدین کی اہلیت رکھتا ہے یا نہیں؟ جبکہ علماء کی کمی نہیں ہے۔ جولوگ ایسے شخص کیلئے جمعہ وعیدین کیلئے مصر ہیں ان کا کیا حکم ہے؟ اگر مذکورہ بالا اوصاف کا حامل شخص اپنے بیان کئے گئے مضامین سے برأت کا اعلان کرے اور تائب ہوکر آئندہ کیلئے احتیاطِ کلام کا وعدہ کرے تو پھر وہ مذکورہ بالا تفصیل سے شرعاً امامتِ جمعہ وعیدین کی اہلیت رکھتا ہے یا نہیں؟

جواب: ایسے شخص کو امام بنانا جائز نہیں ہے بلکہ توبہ کے بعد بھی امامت کا اہل نہیں ہے، اس کو معزول کرکے کسی صحیح العقیدہ متبع سنت عالم کو امام وخطیب بنانا چاہئے ورنہ انتظامیہ گنہگار ہوگی۔ اسی طرح جن کو اچھا امام مل سکتا ہے اور اس کے باوجود اس کے پیچھے نمازیں پڑھیں گے تو وہ بھی گنہگار ہوں گے اور ان کی نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔

:ویکرہ تقدیم المبتدع ایضا لانہ فاسق من حیث الاعتقاد وھو اشد من الفسق من حیث العمل.....والمراد بالمبتدع من یعتقد شیئا علی خلاف مایعتقدہ اھل السنۃ والجماعۃ وانما تجوز الاقتداء بہ مع الکراھۃ اذا لم یکن مایعتقدہ یؤدی الی الکفر عند اھل السنۃ امالو کان مؤدیا الی الکفر فلا یجوز اصلا کالغلاۃ من الروافض الذین یدعون الالوھیۃ لعلیؓ.....(الحلبی کبیری:ص443)(ارشادالمفتین :ج3:ص379)

شیعوں کے ساتھ اختلاط رکھنا، اور شیعہ کا نکاح اور اس کا جنازہ پڑھنے والے کی امامت:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایک شخص نے سنی لڑکی کا نکاح شیعہ مرد سے پڑھایا تھا یا شیعہ کا جنازہ پڑھاتا ہے، تو کیا اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

جواب: شیعہ اپنے عقائدِ باطلہ کی وجہ سے کافر ہیں۔ ان سے کسی قسم کا غیر ضروری اختلاط رکھنا جائز نہیں۔ اسی طرح سنی لڑکی کا نکاح شیعہ مرد سے شرعاً درست نہیں۔ لہذا مذکورہ شخص اگر ان سے اپنے تعلقات ختم نہیں کرتا اور توبہ

نہیں کرتا تو ایسا شخص شرعاً فاسق ہے اور فاسق کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔

:ولا یصلی علی الکافر:(التاتارخانیة:ج2:ص122):

:وفی الدر:ویکرہ امامة عبد.....وفاسق.....ومبتدع ای صاحب بدعة:

(الدرالمختارعلی ردالمحتار:ج1:ص414):

:قال فی التقریر:وجعل الرملی فی حاشیة المنح المعتزلی والرافضی بمنزلة اھل الکتاب حیث قال قولہ وصح نکاح کتابیة:اقول یدخل فی ھذاالرافضة بانواعھا والمعتزلة فلایجوزان تتزوج المسلمة السنیة من الروافض لانھامسلمة وھوکافر فدخل تحت قولھم لایصح تزوج مسلمة بکافروقال الرستغفنی لاتصح المناکحة بین اھل السنة والاعتزال اھ:فالرافضة مثلھم اواقبح الرملی جعلھم من قبیل اھل الکتاب فیجوز نکاح نسائھم ولایزوجون ولعلہ اعدل الاقوال لانہ لایشک فی کفرالرافضة:

(تقریرالمختار:ج2:ص183):(ارشادالمفتین :ج3:ص353)

رافضی امام کے پیچھے نماز جنازہ پڑھنے کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایک شخص ایک کافر کے پیچھے نماز جنازہ پڑھتا ہے۔کیااس شخص کودوبارہ مسلمان ہونے کیلئے کلمہ پڑھنے کی ضرورت ہے یانہیں؟نیز اس کا نکاح بھی ٹوٹ گیایانہیں؟قرآن وسنت کی روشنی میں جواب دیں۔

جواب: صورتِ مرقومہ میں کافر کے پیچھے نماز پڑھنا شرعاً جائزنہیں۔اگرکسی نے کافر کے پیچھے جائز سمجھتے ہوئے نماز جنازہ پڑھی تو اس پرتجدیدایمان اورتجدیدنکاح لازم ہے،اوراگرکسی نے محض جہالت کی وجہ سے نماز پڑھی تو اس نے گناہ کا کام کیا،اس پرتوبہ واستغفارلازم ہے۔

:وقیدہ فی المحیط والخلاصة والمجتبی وغیرھابان لاتکون بدعتہ تکفرہ فان کانت تکفرہ فالصلاة خلفہ لاتجوزوعبارة الخلاصة ھکذاوفی الاصل الاقتداء باھل الاھواء جائزالاالجھمیة والقدریة والروافض الغالی،الخ:(البحرالرائق:ج1:ص611)

:یکرہ تقدیم المبتدع ایضا.....والمرادبالمبتدع من یعتقدشیئاعلی خلاف مایعتقدہ اھل السنة والجماعة وانماتجوزالاقتداء بہ مع الکراھة اذالم یکن مایعتقدہ

یؤدی الی الکفر عندا ھل السنۃ امالو کان مؤدیاالی الکفرفلایجوزاصلا کالغلاۃ من الروافض الذین یدعون الالوھیۃ لعلیؓ.....(الحلبی کبیری:ص443)

(ارشادالمفتین :ج3:ص 341)

شیعوں کے ساتھ دوستی اور گہرے تعلقات رکھنے اوران کا ذبیحہ کھانے کا حکم:

شیعہ عموماً تحریف قرآن،قذف حضرت عائشہ صدیقہؓ،انکارصحبتِ صدیق اکبرؓ جیسے کفریہ عقائد رکھتے ہیں۔ لہذا ان کے ساتھ گہرے تعلقات اوردوستی نہ رکھی جائے،اورنہ ان کا ذبیحہ کھایا جائے۔

:وقولہ تعالیٰ:یٰاَیُّھاالَّذین اٰمنوالاتتّخذوالیھودوالنّصاریٰ اولیآء:ای لاتعتمدوا علیھم ولاتعاشروھم معاشرۃ الاحباب(بعضھم اولیآء بعض)ایماء الی علۃ النھی یعنی انھم متفقون علی خلافکم واضرارکم وتوالی بعضھم بعضا لاتحادھم فی الدین:

(تفسیرمظھری:ج3:ص156)

:ان الرافضی ان کان ممن یعتقدالالوھیۃ فی علیؓ اوان جبرئیل غلط فی الوحی اوکان ینکرصحبۃ الصدیقؓ اویقذف السیدۃ الصدیقۃ فھوکافرلمخالفتہ القواطع المعلومۃ من الدین بالضرورۃ بخلاف ماذاکان یفضل علیااویسب الصحابۃؓ فانہ مبتدع لاکافرکمااوضحتہ فی کتابی تنبیہ الولاۃ والحکام علی احکام الشاتم خیرالانام اواحداصحابہ الکرام علیہ وعلیھم الصلاۃ والسلام:(شامی:ج2:ص314)

:ومنھاان یکون مسلمااوکتابیافلاتؤکل ذبیحتہ اھل الشرك والمرتد:

(ھندیۃ:ج5:ص285):(ارشادالمفتین :ج1:ص346)

مرتد کے ساتھ معاملات کا حکم:

مرتد سے دنیوی معاملات اورمیل جول رکھنا حرام ہے۔(ارشادالمفتین :ج1:ص561)

کافرومشرک اورمرتد کیلئے مغفرت کی دعا کرنا یااس پرنماز جنازہ پڑھنا:

:ولاتصلّ علیٰ احدٍمّنھم مّات ابداوّلاتقم علی قبرہ: قرآن پاک کی اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی کافرومشرک اورمرتد کے لئے مغفرت کی دعا کرنا یااس پرنماز جنازہ پڑھنا جائزنہیں ہے۔

(ارشادالمفتین :ج1:ص468)

کافر کے پیچھے نماز جنازہ پڑھنے والے کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایک شخص ایک کافر کے پیچھے نماز جنازہ پڑھتا ہے۔کیااس شخص کودوبارہ مسلمان ہونے کیلئے کلمہ پڑھنے کی ضرورت ہے کہ نہیں؟نیز اس شخص کے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: قرآن وسنت واجماع اُمت کے مطابق اگراس شخص کواُن کا کفرمعلوم ہوپھراس نے اُن کومسلمان سمجھ کر جنازہ پڑھاہوتو وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے اوراس کا نکاح ٹوٹ چکا ہے،اس پرتجدیدایمان اورتجدید نکاح ضروری ہے۔اوراگراس کومسلمان سمجھ کرنہیں بلکہ کافرہی سمجھ کرجنازہ پڑھاہوتواس صورت میں فاسق وفاجر ہے۔لہذااس صورت میں توبہ واستغفارکریں،اورآئندہ اس عمل سے احتراز کریں۔(ارشادالمفتین :ج1:ص135)

تمام مسلک کےلوگوں کی مساجد میں نماز پڑھنا:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ کیاتمام مسلک کے لوگوں کی مساجد میں نماز پڑھنا جائز ہے،نیز کسی امام کےعقیدہ کے بارے میں کس طرح جان کراس کی اقتداء میں نماز پڑھی جاسکتی ہے؟کس عقیدہ کےامام کی اقتداء میں نماز جائز ہے؟

جواب: ہرایک مسلک کےلوگوں کی مساجد میں نماز پڑھنادرست نہیں جب تک کہ امام کامسلمان ہوناواضح نہ ہو،اقتداء کیلئے ایساامام نہ ہوجس کی اقتداء میں نماز فاسد ہوجائے اوروہ نماز کےفرائض،واجبات اورسنن کی معرفت نہ رکھتاہو۔(ارشادالمفتین :ج1:ص579)

عیسائیوں اوریہودیوں سےمیل جول اورمشترکہ کھانے کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ کیامسلمان،عیسائی اوریہودی کے ساتھ میل جول رکھ سکتا ہے؟دوسری بات یہ ہے کہ فیکٹریوں میں مسلم اورغیرمسلم سب مل کرکام کرتے ہیں اورکینٹین پرمشترکہ کھانا کھاتے ہیں۔توکیایہ جائز ہے؟

جواب: عیسائیوں اوریہودیوں کے ساتھ میل جول رکھنااچھانہیں ہے،کیونکہ اس میل جول سے دوستی پیدا

ہوتی ہے،اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ جل شانہ نے یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستی کرنے سے منع کیا ہے،بوقت ضرورت ان کے ساتھ کھانے پینے کی فقہاء کرامؒ نے اجازت دی ہے،لیکن اس کو عادت بنا دینا ممنوع اور مکروہ ہے۔

:قولہ تعالیٰ:یٰاَیُّھاالّذین اٰمنوالاتتّخذواالیھودوالنصاری اولیآء:قال القرطبیؒ تفسیرھذہ الآیۃ فیہ مسئلتان الاولی(الیھودوالنصاری اولیآء)مفعولان لاتتخذوا وھذایدل علی قطع الموالاۃ شرعاً(تفسیرقرطبی:ج6:ص216):

:ینھیٰ تبارك وتعالیٰ عبادہ المؤمنین عن موالاۃ الیھودوالنصاری الذین ھم اعداء الاسلام:(تفسیرابن کثیر:ج2:ص561):(ارشادالمفتین:ج1:ص467)

کافر کی نماز جنازہ پڑھنے کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایک شخص ایک کافر کا نماز جنازہ پڑھتا ہے۔کیااس شخص کو دوبارہ مسلمان ہونے کیلئے کلمہ پڑھنے کی ضرورت ہے یانہیں؟نیز اس کا نکاح بھی ٹوٹ گیایانہیں؟قرآن وسنت کی روشنی میں جواب دیں۔

جواب: قرآن وسنت اوراجماع امت کے مطابق اگراس شخص کوان کا کفرمعلوم ہوپھراس نے اس کو مسلمان سمجھ کر جنازہ پڑھاہوتو دائرہ اسلام سے خارج ہے اوراس کا نکاح ٹوٹ چکا ہے اور پرتجدید ایمان اورتجدید نکاح ضروری ہے،اوراگراس کومسلمان سمجھ کرنہیں بلکہ کافرسمجھ کر جنازہ پڑھاہوتواس صورت میں فاسق اورفاجر ہے۔لہذااس صورت میں توبہ واستغفارکریں اورآئندہ اس عمل سے احتراز کریں۔

:ولاتصلّ علی احدمّنھم مّات ابدا:قال علمآء نا ھذانص فی الامتناع من الصلوۃ علی الکافریؤخذلانہ عللل المنع من الصلوۃ علی الکفار:

(تفسیرقرطبی:ج4:ص221):

:ان مایکون کفرااتفاقایبطل العمل والنکاح ومافیہ خلاف یؤمربالاستغفار والتوبۃ وتجدیدالنکاح:(شامی:ج3:ص316):(ارشادالمفتین:ج5:ص128)

کافر کے پیچھے نماز جنازہ پڑھنے کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایک شخص ایک کافر

کے پیچھے نماز جنازہ پڑھتا ہے۔کیااس شخص کودوبارہ مسلمان ہونے کیلئے کلمہ پڑھنے کی ضرورت ہے یانہیں؟نیز اس کا نکاح بھی ٹوٹ گیایانہیں؟قرآن وسنت کی روشنی میں جواب دیں۔

جـــواب: قرآن وسنت اوراجماع امت کے مطابق اگراس شخص کوان کا کفرمعلوم ہوپھراس نے اس کو مسلمان سمجھ کر جنازہ پڑھاہوتو دائرہ اسلام سے خارج ہےاوراس کانکاح ٹوٹ چکا ہےاور پرتجدیدایمان اورتجدیدنکاح ضروری ہے،اوراگراس کومسلمان سمجھ کرنہیں بلکہ کافرسمجھ کرجنازہ پڑھاہوتواس صورت میں فاسق اورفاجر ہے۔لہذااس صورت میں توبہ واستغفارکریں اورآئندہ اس عمل سے احتراز کریں۔

:ولاتصلّ علی احدمّنهم مّات ابدا:قال علماء نا هذانص فی الامتناع من الصلوة علی الکافریؤخذلانه عللل المنع من الصلوة علی الکفار:

(تفسیرقرطبی:ج4:ص221):

:ان مایکون کفرااتفاقایبطل العمل والنکاح ومافیه خلاف یؤمربالاستغفار والتوبة وتجدیدالنکاح:(شامی:ج3:ص316):(ارشادالمفتین :ج5:ص129)

غیرمسلم کوزکوۃ دینا:

سوال: کیافرماتے ہیں علماءدین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ جیسا کہ آپ کوعلم ہے کہ ہمارے ملک میں نظام زکوۃ کے تحت مستحق اورضرورت مندافرادکی کئی مقاصد کیلئے امدادکی جاتی ہے،ان میں سے مفت علاج کی سہولت بھی ہے۔آیاغیرمسلم مستحق اورنادارافراداس فنڈ سے مفت علاج کی سہولت حاصل کرسکتے ہیں یانہیں؟

جـــواب: جس شخص کوزکوۃ دی جائے وہ ہوبھی مستحقِ زکوۃ تواس کامتفق علیہ طورپرمسلمان ہوناضروری ہے، غیرمسلم کوزکوۃ نہیں دی جاسکتی۔(ارشادالمفتین :ج6:ص204)

غیرمسلم مدیون کوزکوۃ دینا:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ کسی غیرمسلم پرقرضہ ہوتووہ قرضہ زکوۃ سے اداہوسکتا ہےیانہیں؟

جواب: غیرمسلم کوزکوۃ دیناجائزنہیں،چاہےوہ مدیون ہویانہ ہو۔(ارشادالمفتین :ج5:ص421)

کفار کے مذہبی تہوار میں شرکت کرنا:

جس طرح کفار سے دلی محبت و اُلفت رکھنا ناجائز وحرام ہے اسی طرح ان کے مذہبی تہوار میں اس دن کی تعظیم کو جانتے ہوئے یا اس کی پارٹی میں شامل ہونا بھی ناجائز اور حرام ہے۔(ارشادالمفتین :ج1:ص561)

بدعتی سے تعلقات رکھنے کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ بدعتی کے عمل پر اس کا ساتھ دینا کیسا ہے؟

جواب: ایسا شخص جو بدعت سیئہ کا مرتکب ہو، اِس کے بدعتی عمل پر اس کا ساتھ دینا نیز کوئی ایسا امر جس سے بدعتی کی تعظیم ہو، درست نہیں۔ کیونکہ اس میں دین کا: ھدم: اور نقصان ہے۔(ارشادالمفتین :ج1:ص421)

بدعتی کی امامت:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ہم تبلیغی اسفار کے دوران مشرک وبدعتی لوگوں کی مسجد میں نماز پڑھتے ہیں تا کہ وہ بھی ہدایت پر آجائیں۔ کیا ہمارا اس کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: حکمتِ عملی کے طور پر بدعات کا مرتکب ہونا اور ہمیشہ کیلئے بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے۔ آپ حضرات پر شرعی اُصول کے تحت محنت کرنا ضروری ہے، ہدایت دینا نہ دینا اللہ تعالیٰ جل شانہ کا کام ہے۔ بدعتی کی امامت مکروہ تحریمی ہے، البتہ اس کے پیچھے پڑھی ہوئی نماز کا لوٹانا واجب نہیں ہے(ارشادالمفتین :ج3:ص329)

بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم:

بدعتی امام کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(ارشادالمفتین :ج3:ص308)

حضرت مولانا مفتی مہربان علی صاحب کا فتوی

خلفائے راشدینؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگانے والا کافر ہے، اُن کا ذبیحہ کھانے اور اُن سے تعلقات رکھنے کا حکم:

سوال: خلفاء راشدینؓ اور عائشہ صدیقہؓ کی شان میں جو شخص الفاظ نا ملائم یا دشنام یا بُرا کہتا ہو اور تہمت لگاتا ہو، وہ دائرۂ اسلام میں ہے یا نہیں؟ ایسے شخص کے ہاتھ کا ذبیحہ درست ہے یا نہیں؟ ان لوگوں کے ساتھ تعلق دوستانہ و ہمدردی رکھنا اور کھانا کھانا وغیرہ جائز ہے یا نہیں؟ اور جو شخص ایسے لوگوں سے میل جول رکھتا ہو اس سے میل جول رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: خلفاء راشدینؓ پر سب وشتم کو بھی بہت سے علماء وفقہاء نے کافر لکھا ہے اور بالخصوص عائشہ صدیقہؓ پر تہمت رکھنے والوں اور افک کے قائلین کو باتفاق کافر کہا ہے۔ کیونکہ اس میں نص قطعی کا انکار ہے۔ پس اس شخص کا ذبیحہ درست نہیں، اور اس سے تعلق ومحبت رکھنا درست نہیں ہے اور جو شخص اس سے میل جول رکھے وہ عاصی وفاسق ہے توبہ کرے۔ (جامع الفتاوی: ج2: ص168)

روافض وشیعہ کے عقائد اور اُن سے معاملات رکھنے کا حکم:

سوال: روافض وشیعوں میں مختلف عقائد کے بہت سے فرقے ہیں۔ ہر فرقے کے عقائد کو جدا جدا جمع کرنا مشکل ہے، پھر ان کتابوں میں ان کے عقائد جو درج ہیں جب ان سے تحقیق کی جاتی ہے تو انکار کرتے ہیں۔

ایسی حالت میں ہم روافض کے ساتھ کیا معاملہ کریں؟ ان کو مسلمان سمجھا جائے یا غیر مسلموں میں شمار کیا جائے؟ بعض شیعوں کے یہ عقائد معلوم ہوتے ہیں... موجودہ قرآن میں تحریف کے قائل ہیں، حضرت علیؓ کو خلافتِ

اوّل کا مستحق سمجھتے ہیں، صحابہ کرامؓ خصوصاً حضرات شیخینؓ کو بُرا بھلا (نعوذ باللّٰہ) کہتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

جواب: مختصر اور جامع کلام روافض کے متعلق یہ ہے کہ بلحاظ احکام روافض کی تین صورتیں ہیں:

اوّل یہ کہ..... ان میں سے کسی شخص یا فرقہ کے متعلق یقینی طور سے یہ ثابت ہو جائے کہ وہ ضروریات دین میں سے کسی چیز کا منکر ہے، اگرچہ انکار میں تاویل بھی کرتا ہو، وہ بالاتفاق کافر و مرتد ہے۔ اس کے ساتھ کسی قسم کا معاملہ رکھنا جائز نہیں۔

دوم یہ کہ..... کسی شخص یا فرقہ کے متعلق یقینی طور پر یہ معلوم ہو جائے کہ وہ ضروریات دین (ضروریات دین اصطلاح میں اُن چیزوں کو کہا جاتا ہے جن کا ثبوت اسلام میں قطعی ہو اور ایسا بدیہی اور یقینی ہو کہ عام مسلمان بھی اس سے واقف ہوں) میں سے کسی چیز کا منکر نہیں مگر جمہور اُمت کے خلاف حضرت علیؓ کو افضل الصحابہؓ اور اوّل خلیفہ سمجھتا ہے، تو وہ شخص فاسق اور گمراہ ہے مگر کافر اور مرتد نہیں۔ اس کے ساتھ وہ اسلامی معاملات جائز ہیں جو کسی فاسق اور گمراہ کے ساتھ کئے جاتے ہیں۔

تیسری صورت یہ کہ..... یقینی طور پر کسی امر کا ثبوت نہ ملے یعنی نہ اس کا یقین ہے کہ وہ ضروریات دین میں سے کسی چیز کا منکر ہے اور نہ اس کا کہ منکر نہیں بلکہ مشتبہ حالت ہے۔ خواہ اشتباہ اس وجہ سے ہو کہ اس فرقہ کے اقوال و عقائد ہی مشتبہ ہیں یا اس وجہ سے کہ اس شخص کے متعلق یہ یقین کہ اس کا تعلق باعتبار مذہب اور عقائد کس فرقہ سے ہے۔ ایسے لوگوں کے متعلق شرعی فیصلہ بھی دشوار ہے۔ اس میں سب سے زیادہ اسلم اور احوط طریقہ یہ ہے کہ ایسے شخص کے بارے میں نہ کفر کا حکم کیا جائے اور نہ اسلام کا۔ (جامع الفتاوی: ج1: ص57)

جس کا عقیدہ یہ ہو کہ حضرت حسینؓ کی شہادت سے اسلام کی تکمیل ہوئی، ایسے شخص سے تعلقات قائم رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

سوال: ایک سنی المذہب نے ایک ایسی مجلس میں جس میں شیعوں کے خواص و عوام شریک و سامع تھے، اپنی تقریر کے دوران نہایت شد و مد کے ساتھ کہا کہ حضرت حسینؓ کی شہادت سے اسلام کی تکمیل ہوئی ورنہ اسلام غیر مکمل رہتا، اور یہ بھی کہا کہ جو مسلمان واقعۂ شہادت حضرت حسینؓ پر نہ روئے وہ ازلی شقی ہے۔ تقریر کے بعد اس کو سمجھایا، تب بھی اس نے یہی کہا کہ میرا عقیدہ یہی ہے۔

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس شخص کا کیا حکم ہے؟ اور اگر وہ علمائے اسلام کے فتوی کی پرواہ نہ کرے تو

ایسے شخص سے حنفی المذہب اہل سنت والجماعت مسلمانوں کو تعلقات قائم رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: زید کا یہ عقیدہ اہل حق کے سراسر خلاف ہے، ایسے شخص کو توبہ اور تجدید ایمان و نکاح کر لینا چاہئے۔ کیونکہ یہ عقائد روافض کے ہیں۔ اگر علمائے حق کے فتویٰ کو نہیں مانتا تو یہ گنہگار ہے اور اس کی توہین و تکفیر کرتا ہے تو کفر ہے، اور ایسے لوگوں سے تعلقات رکھنا درست نہیں۔ (جامع الفتاوی: ج2: ص 191)

حضرات حسنینؓ کے ناموں کے ساتھ لفظ: امام: کا استعمال کرنا:

سوال: حضرات حسنینؓ کے ناموں کے ساتھ لفظ امام کا استعمال کرنا کیسا ہے؟

جواب: امام کے معنی ہے: پیشوا و مقتداء: بایں معنی اہل سنت تمام صحابہ کرامؓ کو بلکہ بعض تابعینؒ کو بھی امام سمجھتے ہیں، لیکن یہ بھی واضح رہے کہ اہل تشیع کی اصطلاح میں: امام: عالم الغیب اور معصوم عن الخطاء کو کہتے ہیں۔ اس معنی میں کسی بھی صحابیؓ وغیرہ کو: امام: کہنا درست نہیں۔ جہاں حضرات حسنینؓ کے اسمائے گرامی کے ساتھ لفظ امام کو استعمال کرنے سے اس عقیدہ کی طرف وہم ہوتا ہو، وہاں استعمال نہ کریں۔ (جامع الفتاوی: ج2: ص 191)

حضرت حسینؓ کی مجلس غم منانا اور اس میں شرکت کرنا:

سوال: مجلس غم مقرر کرنا جیسے شہادت حضرت حسینؓ یا وفات نامہ خاص کر روز عاشورا میں بوجہ غم کے مجلس مقرر کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: غم کی مجلس تو کسی کے واسطے درست نہیں کیونکہ صبر کرنے کا حکم اور غم کے رفع کرنے کا حکم ہے۔ تعزیت و تسلیت اسی واسطے کی جاتی ہے، تو اس کے خلاف غم پیدا کرنا خود معصیت ہوگا۔ اور شہادت حضرت حسینؓ کا ذکر مجمع کر کے سوائے اس کے مشابہت روافض کی بھی ہے، اور تشبہ اُن کا حرام ہے۔ لہٰذا مجلس غم منعقد کرنا درست نہیں۔ اور روافض کی محفل میں بھی شرکت کی اجازت نہیں۔ (جامع الفتاوی: ج2: ص 194)

صحابہ کرامؓ کو اچھا نہیں سمجھتا: کہنے کا حکم، اور ایسے عقیدہ سے توبہ نہ کرنے والے کے ساتھ تعلقات:

سوال: مسمی زید پہلے اہل سنت والجماعت تھا، کچھ عرصہ کے بعد کسی شخص نے اس سے صحابہ کرامؓ کے متعلق سوال کیا، تو اس نے جواب دیا کہ میں صحابہ کرامؓ کو اچھا نہیں سمجھتا، آپ لوگ جو زور لگا سکتے ہیں لگا لیں۔ اسی مجلس میں

ایک اور شخص موجود تھا، وہ کہتا ہے کہ آپ کی بات اچھی ہے اس پر ثابت رہنا، ان دونوں شخصوں کا میل جول شیعہ لوگوں سے ہے اور وہ دونوں شخص کلمہ بھی شیعوں کا پڑھتے ہیں اور تعزیہ، ماتم، سینہ کوبی وغیرہ کرتے ہیں۔ ان دونوں کا نکاح سنی المذہب عورتوں کے ساتھ ہے۔

کیا ایسے الفاظ کہنے والا عندالشرع مسلمان رہ سکتا ہے یا نہیں؟ اور ان کا سابقہ نکاح درست رہتا ہے یا فاسد ہو جاتا ہے؟ اگر ایسے لوگ ان الفاظ سے توبہ کرلیں تو کیا ان کا نکاح سابقہ درست رہے گا یا دوبارہ نکاح کرنے کی ضرورت ہوگی؟ نیز یہ دونوں شخص نماز اہل سنت والجماعت کے مطابق پڑھتے ہیں، دو مرد اور ایک عورت اس تمام واقعہ کے شاہد ہیں۔

جواب: شرعاً یہ دونوں شخص انتہائی فاسق اور قریب الکفر ہیں کہ ان کے ایمان جاتے رہنے کا اندیشہ ہے، لیکن جب تک کوئی عقیدہ کفریہ اُن عقائدِ کفریہ میں سے جو آج کل عام شیعوں کے ہیں مثلاً (تہمت عائشہ صدیقہؓ کا قائل ہونا یا صحبتِ صدیق اکبرؓ کا انکار کرنا یا تحریف قرآن کا قائل ہونا یا حضرت جبرئیل علیہ السلام سے وحی لانے میں غلطی کا قائل ہونا یا اُلوہیت حضرت علیؓ کا قائل ہونا وغیرہ) ان کے علاوہ اور کوئی عقیدہ کفریہ نہ رکھیں تو اس وقت ان کو کافر نہیں کہا جائے گا اور ان کے نکاح بھی باقی رہیں گے، البتہ..... ان کو احتیاطاً تجدید نکاح کرلینا چاہئے، لیکن ان دونوں آدمیوں کو ان کلمات سے نیز دوسرے ان افعال کے ارتکاب سے جو کہ شیعوں کے ہیں اور ناجائز ہیں، توبہ کرنا لازم ہے۔ اگر وہ تائب نہ ہوں تو برادری و عام اہل اسلام پر یہ فرض ہے کہ ان سے قطع تعلق کریں، ان کا حقہ پانی بند کریں تا آنکہ وہ تائب ہو جائیں۔ (جامع الفتاوی: ج 2: ص 336)

آنحضرت ﷺ کی شان میں بے ادبی کرنے والے اور حضرت عائشہ صدیقہؓ پر بہتان لگانے والے کی امامت اور اس کے ساتھ بیٹھنے کا حکم:

سوال: ایک مولوی اور چند مسلمان ناخواندہ امی اس کے ہمراہ، ایک پادری مذہب عیسوی کے ہاں نشست و برخاست ایک وقت معین پر رکھتے ہیں اور خورد و نوش اکل و شرب میں پادری کے ہمراہ ہوتے ہیں، یعنی پان، چائے وغیرہ خاص پادری کے ہاں کا بنا ہوا کھاتے ہیں اور گفتگو میں یہاں تک نوبت پہنچتی ہے کہ وہ حضرت سرور کائنات ﷺ کی شان میں بے ادبی کرتا ہے اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کی شان میں افک و بہتان لگاتا ہے اور حضرت زینبؓ و زیدؓ کی شان میں گستاخانہ لفظ کہتا ہے۔ دوسرے مسلمان مولوی کہتے ہیں کہ پادری کے یہاں اکل و شرب نہ کرنا چاہئے تو جواب

دیتا ہے کہ کچھ حرج نہیں، اس سے ہمارے ایمان میں کچھ فرق نہیں آتا، اگر فرق آتا ہے تو ہمیں قرآن وحدیث سے ثبوت دو۔لہذا دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس مولوی کے ایمان میں کچھ خلل آیا کہ نہیں؟ اور اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جناب رسالت پناہ روحی فداہ ﷺ کی یا حضرت عائشہ صدیقہؓ کی شان میں گستاخی کرنے والا یا کسی گستاخی کرنے والے سے ناراض نہ ہونے والا کافر ہے۔پس جو شخص ایسی آدمی کے فعل پر خواہ وہ عیسائی ہو یا اور کوئی، اظہار ناراضگی نہ کرے یا کم از کم دل سے بُرا سمجھ کر اس جگہ سے اُٹھ نہ جائے، بے شک وہ بھی کافر ہے۔ایسے شخص کے پیچھے نماز درست نہیں۔رہا صرف کھانا پینا تو وہ عیسائی کے مکان کا بشرطیکہ کسی ناپاک یا حرام چیز کا گمان غالب نہ ہو درست ہے۔(جامع الفتاوی:ج2:ص380)

جس کا شوہر رافضی ہو جائے اس کا حکم:

سوال: زید اپنی منکوحہ کے نان ونفقہ سے عرصہ آٹھ سال سے دست بردار ہے، کیا اس کی منکوحہ کو دوسری جگہ نکاح کرنے کی اجازت ہے؟ اور زید مذہباً روافض ہو گیا ہے اور غائب بھی نہیں ہے؟

جواب: روافض کے فرقے مختلف ہیں جن میں سے اکثر کافر ہیں اور بعض مومن مگر فاسق ہیں۔جو فرقے حضرت عائشہ صدیقہؓ پر زنا کی تہمت لگاتے ہیں یا حضرت ابوبکرؓ کے صحابی ہونے کا انکار کرتے یا حضرت علیؓ کو حضور ﷺ سے افضل مانتے ہیں تو یہ سب فرقے کافر ہیں۔لہذا اگر کوئی بدکار ان میں سے کسی ایک میں شامل ہو جائے تو مرتد ہے اور ارتداد کی وجہ سے نکاح فسخ ہو جائے گا، اور اگر فاسق فرقے میں داخل ہوا ہے تو نکاح فسخ نہیں ہوا اور نفقہ نہ دینے کی وجہ سے عورت کیلئے جائز نہیں کہ دوسری جگہ اپنا نکاح کرلے، البتہ عورت کو حق ہے کہ شوہر پر نفقہ کا دعوی کرے۔اور اگر اس کے پاس نفقہ دینے کی گنجائش نہیں تو حاکم عورت کو اجازت دے گا کہ قرض لے کر اپنا نفقہ پورا کرے اور اس قرض کی ادائیگی شوہر پر ہوگی۔(جامع الفتاوی:ج2:ص360)

قادیانی اور شیعہ کو سلام کا جواب دینا:

سوال: روافض یا قادیانی لوگوں کو سلام کرنا یا ان کے سلام کا جواب دینا شرع شریف میں کیسا ہے؟

جواب: ان لوگوں کو سلام نہیں کرنا چاہیے۔اگر یہ لوگ سلام کریں تو فقط: وعلیکم: کہہ دیا جائے یا: ھداك اللّٰہ: کہہ دے۔(جامع الفتاوی:ج3:ص345)

غالی شیعہ اسلام سے خارج ہیں اور اُن سے کسی قسم کا تعلق رکھنا درست نہیں:

سوال: ایک عالم کہتا ہے کہ جو شخص سیدنا صدیق اکبرؓ کی صحابیت و خلافت کا منکر ہو، اور مستحق لعنت و تبرا جانتا ہو، وہ اسلام سے خارج ہے۔ اس سے کسی قسم کا تعلق نہیں کرنا چاہئے۔ دوسرا شخص کہتا ہے کہ ایسے شیعہ کے ساتھ برتاؤ درست ہے، وہ کلمہ پڑھتے ہیں۔ لہذا خارج از اسلام نہیں ہوسکتا۔ اس بارے میں کس کا قول صحیح ہے؟

جواب: اس میں عالم کا قول صحیح ہے۔ اور دوسرا شخص جو کچھ کہتا ہے وہ اُصولِ اسلام سے ناواقفیت پر مبنی ہے۔ اس کو چاہئے کہ اس سے توبہ کرے۔ (جامع الفتاوی: ج2: ص359)

شیعہ اُمیدوار کو ووٹ دینا:

سوال: ایک دشمن صحابہ کرامؓ کے حق میں ممبری کا ووٹ دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اپنی نمائندگی کے لئے ایسے شخص کو رائے دینی چاہئے جو اہل اسلام کی مذہبی معاشرتی سیاسی اور صحیح ترجمانی کر سکے۔ اور جو شخص اس کے خلاف کسی ایسے شخص کو رائے دے جس سے یہ توقع نہ ہو بلکہ اس میں مضرت کا اندیشہ ہو، وہ غلطی پر ہے۔ اور اس اعانت کی وجہ سے گنہگار ہوگا۔

جو شخص صحابہ کرامؓ کو گالیاں دے، حدیث شریف میں اس پر لعنت آئی ہے۔ ایسے شخص سے کیا توقع کی جاسکتی ہے کہ (وہ بدبخت) مسلمانوں کی صحیح ترجمانی کرے گا؟ (جامع الفتاوی: ج4: ص138)

دس محرم کو کاروبار بند رکھنا:

سوال: کچھ لوگ کہتے ہیں کہ دس محرم کو کاروبار بند رکھنا چاہئے اور کچھ لوگ مخالفت کرتے ہیں، شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب: شریعت کی طرف سے ان دنوں میں کاروبار بند کرنے کا حکم نہیں ہے۔ اس کو شرعی سمجھنا غلط ہے۔ (جامع الفتاوی: ج3: ص260)

شیعوں سے علم سیکھنے کا حکم:

سوال: صحیح العقیدہ عالمِ دین اہل تشیع کے مدرسہ میں فاضل عربی کی کتب پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ وضاحت مطلوب ہے؟

جواب: بہت سی وجوہ کی بناء پر ان سے علم حاصل کرنا درست نہیں۔مثلا:

1.....اگر وہ کتب دینیہ ہیں تو دینی کتب ایسے اشخاص سے پڑھنے درست نہیں۔

2.....شاگرد ہونے کی صورت میں ان کی تعظیم بھی کرنی ہوگی، حالانکہ وہ اس تعظیم کے اہل نہیں ہے۔

3.....ان سے مخالطت ومجالست کی وجہ سے متاثر ہونے کا اندیشہ بھی ہے۔

الحاصل.....ان سے کچھ نفع کے ساتھ بہت سے نقصانات کا اندیشہ بھی ہے۔اوراس لئے بھی اجازت نہیں دی جائے گی کہ استاد کا رنگ طلبہ میں منتقل ہوتا ہے۔(جامع الفتاوی:ج4:ص214)

فرقہ آغا خانی کا کافر ہونا اور اُن سے نکاح کا حکم:

سوال: ایک شخص فرقہ اسماعیلیہ آغاخانیہ سے تعلق رکھنے والے نے ایک سنی حنفی لڑکی سے نکاح کیا،اس سے تین بچے پیدا ہوئے۔اب زوجہ مذکورہ نے سنا کہ میرا نکاح اس سے صحیح نہیں ہوا،لہذا اس نے آغا خانی کے پاس جانے سے انکار کردیا۔اب سوال یہ ہے کہ مرد مذکور سے اس سنی لڑکی کا نکاح درست ہے یا نہیں؟

جواب: یہ فرقہ ضروریاتِ دین اور اسلام کے قطعی مسائل کا منکر ہے،اور ایسے صریح مسائل کفریہ ان کے ہیں کہ ان میں کسی تاویل کی گنجائش نہیں،اس لئے یہ لوگ بلاشبہ کافر ہیں،لہذا یہ نکاح باطل ہے،اور اولا دوالدہ کے حوالے کردی جائے اور ان دونوں میں تفریق کرنا ضروری ہے۔(جامع الفتاوی:ج2:ص362)

محرم میں سبیل لگانا:

سوال:ایک مرد ہر سال محرم میں سبیل لگاتا ہے۔قابلِ دریافت یہ ہے کہ اس کا یہ عمل کیسا ہے؟

جواب: پانی پلانا کارِ ثواب اور نیکی کا کام ہے،لیکن.....محرم کے دس دنوں کو متعین کرنا شیعوں کے ساتھ تشبہ اور ترجیح بلامرجح ہے،اس لئے یہ عمل بدعت اور قابلِ رد ہوگا۔(جامع الفتاوی:ج5:ص42)

مدارس میں یوم عاشورا کی تعطیل کرنے سے اجتناب لازم ہے:

سوال: نو:اور:دس:محرم کو اس اطراف کے بہت سے بچے پڑھنے نہیں آتے اور بعض طوعاً وکرہاً شریکِ درس ہوتے ہیں۔اس صورت میں ان تاریخوں میں تعطیل کرنا کیسا ہے؟ زید کہتا ہے کہ ان دنوں میں روزہ رکھنا مسنون ومستحب ہے،پس ان دنوں میں روزہ رکھا جائے اور اسی کے ضمن میں تعطیل کردی جائے جیسا کہ رمضان میں تعطیل ہوتی

ہے۔اور عمر کہتا ہے کہ درست نہیں،تعطیل میں اہل تشیع واہل بدعت کا تشبہ لازم آتا ہے؟

جواب: روزہ کی فضیلت حدیث شریف سے ثابت ہے۔لیکن اس میں تعطیل روافض کا شعار ہے،جس سے اجتناب لازم ہے۔رہا روزہ رکھ کر تعطیل کرنا اور اس کا سبب روزہ کو قرار دینا محض حیلہ ہے۔ذی الحجہ کے 9 دن میں بھی روزہ کا ثبوت ہے،15 شعبان میں بھی روزہ کا ثبوت ہے،شوال میں 6 روزوں کا ثبوت ہے،ہر ماہ میں ایامِ بیض کا ثبوت ہے،پیر اور جمعرات کے روزوں کا ثبوت ہے،کہاں تک رمضان کی حرص کر کے تعطیل کی جائے گی۔

(جامع الفتاوی:ج4:ص 311)

تعزیہ کے جلوس میں شرکت کرنے اور تعزیہ میں مرثیہ اور دُرود وغیرہ پڑھنے کا حکم:

سوال: اس مجلس میں یعنی تعزیہ داری کی مجلس میں بنیتِ زیارت وگریہ وزاری حاضر ہونا اور وہاں جا کر مرثیہ اور کتاب سننا اور فاتحہ و دُرود پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اس مجلس میں بہ نیتِ زیارت وگریہ وزاری کے بھی حاضر ہونا جائز ہے۔اس واسطے کہ اس جگہ کوئی زیارت نہیں کہ زیارت کے واسطے جائے۔اور وہاں چند لکڑی جو تعزیہ داری کی بنائی ہوئی ہوتی ہے،وہ زیارت کے قابل نہیں بلکہ مٹانے کے قابل ہے۔چنانچہ حدیث شریف میں ہے:من رای منکرافلیغرّہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذٰلک اضعف الایمان: یعنی جو شخص کوئی امر خلافِ شرع دیکھے تو چاہئے کہ اس کو مٹادے اپنے ہاتھ سے،اگر ہاتھ سے مٹانے کی قدرت اس کو نہ ہو تو زبان سے مٹادے،یعنی زبان سے منع کردے،اور اگر زبان سے منع کرنے کا بھی اس کو اختیار نہ ہو تو اس کو مٹادے اپنے دل سے،یعنی دل میں اس کو بُرا جانے، اور یہ یعنی دل سے منع کرنا نہایت ضعیف ایمان ہے۔

اور مجلس تعزیہ داری میں جا کر مرثیہ اور کتاب سننے کے بارے میں یہ حکم ہے کہ اگر مرثیہ اور کتاب احوالِ واقعی نہ ہو،بلکہ کذب وافتراء ہو،اس میں ایسا ذکر ہو جس سے بزرگوں کی تحقیر ہوتی ہو تو ایسا مرثیہ اور کتاب سننا درست نہیں، بلکہ ایسی مجلس میں جانا بھی جائز نہیں۔چنانچہ اسی طرح کا مرثیہ سننے کے بارہ میں حدیث شریف میں منع وارد ہے:

:عن ابی اوفیٰ قال نھیٰ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن المراثی: یعنی روایت ہے حضرت ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے کہ منع فرمایا ہے رسول اللہ ﷺ نے مرثیہ سے۔

اور اگر مرثیہ اور کتاب میں احوالِ واقعی ہو تو ایسے مرثیہ اور کتاب: فی نفسہ: سننے میں مضائقہ نہیں، لیکن ہیئت اس مجلس کی جس طرح بدعتی کرتے ہیں نہ کرنا چاہئے۔ اس واسطے کہ اس میں مشابہت بدعتی گروہ سے ہو جاتی ہے، اور پرہیز کرنا بدعتیوں کی مشابہت سے ضروری ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے: من تشبّہ بقوم فھو منھم: یعنی جس نے مشابہت کی کسی قوم کی وہ بھی اُن ہی لوگوں سے ہوا۔

اور جو شخص تعزیہ داروں کی مجلس کی مانند مجلس منعقد کرے تو وہ اس حدیث کے مصداق میں بھی داخل ہو جائے گا: من کثّر سوادقوم فھومنھم ومن رضی عمل قوم کان شریکالم عمل: یعنی جس شخص نے زیادہ کیا جماعت کو کسی قوم کی تو وہ شخص بھی اسی قوم سے شمار ہوگا اور جو خوش ہوا عمل سے کسی قوم کے تو وہ بھی اس کا شریک قرار پائے گا، جو عمل وہ کرے۔

اور فاتحہ و دُرود پڑھنا بفی نفسہ: درست ہے، لیکن ایسی جگہ یعنی مجلس تعزیہ داری میں پڑھنے سے ایک طرح کی بے ادبی ہوتی۔ اس واسطے کہ ایسی مجلس اس قابل ہے کہ مٹا دی جائے، اور ایسی مجلس میں نجاست معنوی ہوتی ہے۔ اور فاتحہ و دُرود اُس جگہ پڑھنا چاہئے جو نجاست ظاہری و باطنی سے پاک ہو۔

پس جو شخص پائخانہ میں قرآن کریم کی تلاوت کرے اور دُرود پڑھے، وہ مستوجبِ ملامت و طعن ہوگا، ایسا ہی جس جگہ نجاست باطنی ہو اور دُور کرنے کے قابل ہو، تو وہاں بھی پڑھنا باعثِ ملامت و طعن ہوگا۔ اس واسطے کہ بے محل وہ پڑھنا ہوگا۔ (جامع الفتاوی: ج 5: ص 44)

مجالس محرم میں شرکت کا حکم:

سوال: بعض لوگ محرم میں اپنی بیویوں کو شیعوں کی مجالس میں بھیجتے ہیں تا کہ ذکرِ حضرت حسینؓ میں شرکت ہو سکے۔ تو کیا وہ شرعاً مجرم ہیں؟

جواب: ایسی مجالس میں شرکت کرنا اور بیوی کو بھیجنا جائز نہیں۔ اوّل تو یہ مجالس خود جائز نہیں ہیں، مزید برآں یہ کہ ان مجالس میں کئی محرماتِ شرعیہ کا ارتکاب ہوتا ہے۔ (جامع الفتاوی: ج 5: ص 41)

دس محرم کو شربت بنانے اور اس کے پینے اور دسویں محرم کی بدعات کا حکم:

سوال: دسویں محرم کو شربت بنانا اور پینا اور کھچڑا پکانا اور کھانا درست ہے یا نہیں؟

جواب: محرم کی یہ رسوم جو درج ہیں بدعت ہیں۔ تعزیہ بنانا گناہ ہے، کیونکہ یہ عوام کے بہت سے افعالِ

شرکیہ کا سبب بنتا ہے،لوگ اس سے مرادیں مانگتے ہیں، چڑھاوے چڑھاتے ہیں اوراس کیلئے منتیں مانگتے ہیں۔اوران افعال کی قباحت شرعاً ہے۔(جامع الفتاوی:ج5:ص 42)

تعزیہ بنانے اور اِس کومساجد میں لانے کا حکم:

سوال: ہمارے محلے میں بریلویوں کی ایک مسجد ہے،محرم میں یہ لوگ تعزیہ بنا کر مسجد میں لاتے ہیں اور وہاں حضرت حسینؓ کی یاد میں مرثیہ خوانی کرتے ہیں اوروعظ ونصیحت کی مجالس منعقد کرتے ہیں۔اب دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ مسجد میں تعزیہ لانا اورمرثیہ خوانی وغیرہ کی مجالس قائم کرنا شرعاً جائز ہے یانہیں؟

جواب: اوّلاً تو اسلام میں کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ منانا حرام اورناجائز ہے،احادیث مبارکہ میں اس پر کافی وعیدیں آئی ہیں۔ثانیاً اسلام میں تعزیہ سازی کا کوئی وجودنہیں، چہ جائیکہ اسے مسجد میں لایا جائے، بلکہ ایسا کرنا خلاف شرع اوربدعت ہے۔

تعزیہ داری اورمجالس مرثیہ خوانی وغیرہ ہرجگہ اورہروقت حرام اورگناہ کبیرہ ہے،اوربالخصوص مساجد میں یہ کام سخت ظلم اورمعصیت اورموجبِ عتابِ الٰہی ہے۔مسلمانوں کوایسی حرکات سے توبہ کرنا چاہئے،اصرار کرنے والاان اُمور کا فاسق ہےاورتعزیر کا مستحق ہے۔(جامع الفتاوی:ج5:ص 46)

تعزیہ کی تعظیم کرنے اوراس پر چڑھاواچڑھانے اوراس کے معاون کے ساتھ برتاؤ کا حکم:

سوال: تعزیہ بنانا یا اپنے مکان میں رکھنا اوراس پر منت اورچڑھاواچڑھانا کیسا ہے؟اورکس درجے کا گناہ ہے؟اورجس مسجد میں تعزیہ رکھا جاتا ہے اس میں نماز پڑھنا جائز ہے یانہیں؟اورجولوگ باوجود جاننے کے اس کے معاون اورمددگار ہوں ان سے کس قسم کا برتاؤ کیا جائے؟

جواب: تعزیہ بنانا اوراس کواپنے مکان میں رکھنابدعتِ ضلالہ اوربہت بڑا گناہ ہے،اوراس کی تعظیم وتکریم کرنا شرک ہے،اسی طرح اس پر منت اورچڑھاواچڑھانا حرام اورشرک ہے،اورمسجد میں تعزیہ کا رکھنا ہرگز جائز نہیں،اور جس مسجد میں تعزیہ رکھاہواس میں تعزیہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنا مکروہ ہے،اوراہل مسجد کے ذمہ تعزیہ کا نکال دینا واجب ہے،اورجولوگ تعزیہ کومسجد میں رکھناچاہتے ہوں،اورجو اِن کے معاون ہیں وہ عنداللہ سخت گنہگار ہیں،ان سے

ملنا جلنا، سلام وکلام ترک کردینا چاہئے، جب تک وہ اس گناہ سے توبہ خالص نہ کریں۔

(جامع الفتاوی: ج5: ص47)

تعزیے میں قرابت داری کی وجہ سے جانے اور تعزیہ داری میں تعاون کرنے کا حکم:

سوال: اس مسئلے میں کیا حکم ہے؟ یعنی کوشش اور مدد کرنا اُمورِ تعزیہ داری وغیرہ میں خود اپنے خیال سے یا بپاس قرابت یا بہ سبب ہمسائیگی وہم خانگی ہونے کے، اور اپنا اسباب عاریتاً دینا؟

جواب: یہ بھی جائز نہیں، اس واسطے کہ اس سے معصیت میں اعانت کرنا لازم آتا ہے اور معصیت میں اعانت کرنا بھی ناجائز ہے۔ (جامع الفتاوی: ج5: ص46)

تعزیہ میں شرکت کرنے اور تعزیہ کے دیکھنے کے جواز پر غلط استدلال کرنے والے کا حکم:

سوال: ایک شخص از روئے حدیث: اکرموا اصحابی: اور ویضع من لانفس لہ: تعزیہ بنانے کو جائز بتلاتا ہے، اور کہتا ہے کہ تعزیہ کو بروز محرم صرف اس اعتقاد سے دیکھنا کہ یہ حضرت حسینؓ کے روضہ کا نقشہ ہے، نہ اس میں کوئی تصویر ہے اور نہ ہی اس کو معبود سمجھے جائز ہے۔ جیسے رسول اللہ ﷺ کے روضے کا نقشہ اور بیت اللہ کا نقشہ دیکھنا جائز ہے ایسے ہی اس کا دیکھنا بھی جائز ہے۔

ایک عالم نے شخص مذکور کے بارے میں فتویٰ دیا ہے کہ ایسا شخص دائرہ اہل سنت سے نکل کر رافضی ہو جاتا ہے، اور ایسے شخص کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے، اور وہ فاسق وفاجر ہے۔ کیا شخص مذکور کے متعلق عالم صاحب کا فتویٰ صحیح ہے یا نہیں؟ اور اس اعتقاد سے تعزیہ بنانا اور دیکھنا کیسا ہے؟

جواب: تعزیہ بنانا اور تعزیہ کے ساتھ شریک ہونا اور بنظر تعظیم اس کو دیکھنا شعار روافض سے ہے، اور تشبہ بالروافض ہے۔ اور جو شخص روافض کا شعار بجالاتا ہے وہ بحکم ظاہر شرع روافض میں شمار ہوگا۔ دیکھو! زنار پہننا اور زی کفار اختیار کرنا بروئے شرع کفر لکھا ہے، حالانکہ بظاہر وہ شخص اپنے اعتقاد میں مسلمانی کا اظہار کرتا ہے، لہذا جو شعار اختیار کیا جائے اسی کا حکم ہوگا۔

پس ایسے شخص پر جوتعزیہ بناتا ہے کوکسی تاویل سے بنائے اور:فیمابینہ وبین اللّٰہ:اس کے کچھ ہی نیت ہولیکن بحکم ظاہرشرع اس کورفض سے تعبیر کیا جائے گا۔اور مستفتی نے جس حدیث سے تعزیہ کا جواز ثابت کرنا چاہا ہے وہ بھی غلط ہےاور نہ اس سے یہ مدعا ثابت ہوتا ہے۔پس جس عالم نے رفض کا فتوی شخص مذکور پر دیا ہے وہ صحیح ہے۔

(جامع الفتاوی:ج5:ص49)

تعزیہ کے جلوس میں شرکت کرنا:

سوال: جناب مفتی صاحب!ہر سال دس محرم کواہل تشیع تعزیہ بناتے اور جلوس نکالتے ہیں۔جس میں بعض اہلسنت بھی بڑے جوش وجذبے کے ساتھ اجروثواب کی نیت سے شریک ہوتے ہیں۔تو کیا اس قسم کے جلوسوں میں شرکت کرنا ازروئے شرع جائز ہے یانہیں؟

جواب: دس محرم کوتعزیہ بنانا اوراس کا جلوس نکالنا،سب مخترعات اور بے اصل اُمور ہیں۔اس قسم کے اعمال خلافِ شرع اور بدعت کے حکم میں ہیں۔اس لئے اس قسم کے جلسوں اور جلوسوں میں شرکت کرنا حرام وناجائز ہے۔

(جامع الفتاوی:ج5:ص50)

تعزیہ بنانے والے کی امامت اورتعزیہ رکھنے کا چبوترہ اوراس کا حکم:

سوال: زیدتعزیہ داری کاشدومد سے اہتمام کرتا ہےاور چوک یعنی تعزیہ رکھنے کے چبوترہ کومسجد کے حکم میں جانتا ہے،اس کا بنانا، بگاڑنا اور موقفہ ملکیت فی سبیل اللہ جاننا،خلاصہ یہ کہ بعینہٖ مسجد کے حکم میں سمجھتا ہے۔اس کی امامت نیز اس کے چوک کا حکم کیا ہے؟

جواب: چونکہ تعزیہ داری گناہ کبیرہ ہےاور اشد فسق وفجور ہے۔لہذا اس کوامام بنانا مکروہ تحریمی ہے۔اور تعزیہ داری کے چوک بنانا حرام ہے۔پس اس کا وقف صحیح نہیں بلکہ قطعاً باطل ہے۔(جامع الفتاوی:ج5:ص61)

تعزیہ داری سے خیرات کا نیک عمل داری رہنا:

سوال: ریاست کوالیار میں والیٔ ریاست اور سرداران.....ماہ محرم میں تعزیہ داری کرتے ہیں اور چالیس دن تک بڑی خیر خیرات کرتے ہیں اوراس سبب سے جملہ غرباء وفقراء کومدد پہنچتی ہے۔اگراس تعزیہ داری کوچھوڑ دیا جائے تو یقیناً غرباء کومدد ملنی بند ہوجائے گی؟

جواب: رزق،حلال طرح سے حاصل ہوناضروری ہےاورتلوث معصیت بہرحال حرام ۔پس معرکہ تعزیہ داری حرام ہے،اورایسی خیرخیرات بھی حرام ہے،کہ یہ خیرخیرات نہیں بلکہ رسم ہے،اوراگرخیرات بھی ہوتو حلال وحرام سے مرکب ہے،اور جہاں یہ واہیات نہیں ہوتی وہاں کےفقیر بھوکےنہیں مرگئے ۔(جامع الفتاوی:ج5:ص62)

انسدادِتعزیہ کے لئےکوشش کرنا:

سوال: تعزیہ کی انسداد کی بابت محکمہ بالا سے فریاد کرنے کا شرعا کیا حکم ہے؟

جواب: انسدادِتعزیہ کے لئے آئینی کوشش کرنا ضروری ہے،جبکہ اس میں کامیابی کی قوی اُمید ہو۔

(جامع الفتاوی:ج5:ص61)

شیعہ کےسوال کا جواب اہل سنت کےمسلک کےمطابق ہو؟یا اُن ہی کے مسلک کےموافق:

سوال: اگرکوئی حنفی سنی مفتی،شیعوں کے مسائلِ میراث سے واقف ہوتووہ مورث شیعہ کےترکہ وحصے کو اصول تشیع کےموافق لکھےیاہراصل میں اپنےاصول کےموافق لکھے؟

جواب: جوفرقہ شیعہ کا کافر ہواُس کی رعایت کرتے ہوئے جواب دیناشرعاً درست نہیں،بلکہ جواسباب میراث اسلام کےنزدیک معتبر ہےانہی اسباب کےتحت ان کوہی جواب دیا جائے گا۔

اور جوفرقہ کافرنہیں بلکہ مسلم ہےاس کوبھی حنفی سنی اپنے اصول کےمطابق جواب دے گا،جیسا کہ اگرکوئی شافعی المذہب کسی مفتی حنفی سےامام شافعیؒ کےمذہب کےموافق کوئی مسئلہ دریافت کرےتوحنفی مفتی اُس وقت امام شافعیؒ کے مذہب کےموافق جواب نہیں دے گا،امام ابوحنیفہؒ کےموافق جواب دے گا۔

پس مذہب شیعہ کےمطابق سوال کرنے سےمفتی سنی کوبطریق اولیٰ مذہب اہل سنت کےمطابق جواب دینا چاہئے۔(جامع الفتاوی:ج5:ص62)

روافض کوسنیوں کی مسجد میں نہ آنے دیا جائے:

سوال: کیااہل سنت کی مسجد میں شیعہ اپنی اذان واقامت کےساتھ دوسری جماعت کراسکتے ہیں یا نہیں؟شیعہ کہتے ہیں کہ ہم نے چندہ دیاہوا ہے،اس لئے ہمارا حق بنتا ہے؟

جواب: امداد المفتیین، جلد: 1 صفحہ: 47 میں ہے کہ روافض کو مساجد اہل سنت میں آنے سے روکنا جائز ہے۔ نیز ان کو اجازت دینے میں فسادات کا دروازہ کھولنا ہے، کیونکہ اہلِ سنت کے پیشواؤں کو بُرا کہنا ان کے مذہب کا جزو ہے۔ بنساء علیہ .....شریعت وانتظام کا تقاضا یہی ہے کہ ان کو سنیوں کی مسجد میں آنے سے رُوکا جائے، چندہ دینے سے استحقاق ثابت نہیں ہوتا۔ (جامع الفتاوی: ج5: ص 62)

22 رجب کے کونڈے، بُغضِ صحابہؓ کی دلیل ہے، اور اُس میں شرکت کا حکم:

سوال: ہر سال 22 رجب کو کچھ لوگ اپنے گھروں میں حضرت جعفر صادقؒ کو ایصالِ ثواب کے لئے کونڈوں کا ختم دلواتے ہیں۔ کیا 22 رجب حضرت جعفر صادقؒ کا یومِ پیدائش یا وفات ہے کہ نہیں؟

جواب: 22 رجب نہ حضرت جعفر صادقؒ کا یوم ولادت ہے نہ یوم وفات ہے بلکہ یہ دن سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کا یومِ وفات ہے۔ اور یہ رسم رافضیوں کی ایجاد کردہ ہے۔ پہلے اس تاریخ کو علانیہ خوشی کا اظہار کرتے تھے، جب سنیوں کا غلبہ ہوا تو عام تقسیم بند کردی اور گھر میں پکا کر رکھ دیتے ہیں اور ایک دوسرے کو بلا کر کھلاتے ہیں۔

سنیوں کو ہرگز اس رسم میں شرکت نہیں کرنی چاہئے۔ جس عمل کی بنیاد ہی غرض ہی صحابی رسول کی توہین ہو اور مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنا ہو، اُس میں شرکت کیونکر گوارا کی جاسکتی ہے۔ (جامع الفتاوی: ج5: ص 63)

22 رجب کے کونڈوں کی حقیقت، اور اس سے اجتناب کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ 22 رجب کو کونڈا کرنے کی رسم کا کیا حکم ہے؟ اور شریعت میں اس کی کیا اصل ہے؟

جواب: کونڈوں کی مروّج رسم دشمنانِ صحابہ کرامؓ نے سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کی وفات پر اظہارِ مسرّت کیلئے ایجاد کی ہے۔ 22 رجب سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کی وفات ہے۔ 22 رجب کو حضرت جعفر صادقؒ سے کوئی تعلق نہیں، نہ اس میں حضرت جعفر صادقؒ کی ولادت ہوئی نہ وفات۔ حضرت جعفر صادقؒ کی ولادت 8 رمضان 80 ھجری یا 83 ھجری کی ہے اور وفات شوال 148 ھجری میں ہوئی۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس رسم کو محض پردہ پوشی کیلئے حضرت جعفر صادقؒ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے، ورنہ درحقیقت یہ تقریب سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کی وفات کی خوشی میں منائی جاتی ہے۔

جس وقت یہ رسم ایجاد ہوئی شیعہ، مسلمانوں سے مغلوب وخائف تھے، اس لئے یہ اہتمام کیا گیا کہ شیرینی

علانیہ تقسیم نہ کی جائے تا کہ راز فاش نہ ہو جائے بلکہ دشمنانِ سیدنا حضرت امیر معاویہؓ خاموشی کے ساتھ ایک دوسرے کے ہاں جا کر اسی جگہ یہ شیرینی کھالیں جہاں اس کو رکھا گیا ہے اور اس طرح اپنی خوشی و مسرت ایک دوسرے پر ظاہر کریں۔ جب اس کا چرچا ہوا تو اس کو حضرت جعفر صادقؒ کی طرف منسوب کر کے یہ تہمت ان پر لگائی کہ انہوں نے خود اس تاریخ کو اپنی فاتحہ کا حکم دیا ہے، حالانکہ یہ سب منگھڑت ہے۔

مسلمانوں پر لازم ہے کہ ہرگز ایسی رسم نہ کریں بلکہ دوسروں کو بھی اس کی حقیقت سے آگاہ کر کے اس سے بچانے کی کوشش کریں۔ (جامع الفتاوی: ج5: ص73)

نمازوں کے بعد مصافحہ کرنا شیعوں کا شعار ہے، اس سے اجتناب لازم ہے:

سوال: نماز عید سے پہلے یا بعد میں مصافحہ یا معانقہ کی کیا حیثیت ہے؟ درحالیکہ اس کو باعثِ قربت اور مستقطِ گناہ خیال کیا جاتا ہے؟

جواب: عیدین یا دوسری نمازوں کے بعد مصافحہ یا معانقہ کرنا بدعت ہے۔ مصافحہ یا معانقہ کی سنیت صرف ملاقات اور رخصتی کے وقت ہے، اور اسی ملاقات ہی کے مصافحہ کے متعلق آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ: موجب تکفیرِ ذنوب: ہے۔ اور نمازوں کے بعد ہر حال مکروہ ہے۔ نیز یہ روافض کا طریقہ ہے، اس سے اجتناب لازم ہے۔

(جامع الفتاوی: ج5: ص63)

اہل تشیع کی اذان کا جواب دینا:

سوال: شیعہ کی اذان کا جواب دیا جائے یا نہیں؟

جواب: نہیں دیا جائے۔ (جامع الفتاوی: ج5: ص224)

مرثیوں کی کتابوں کا جلانا:

سوال: مرثیہ جو تعزیہ وغیرہ میں شہیدانِ کربلا پڑھتے ہیں، اگر کسی شخص کے پاس ہوں وہ دُور کرنا چاہے تو ان کو جلا دینا مناسب ہے یا فروخت کرنا؟

جواب: ان کو جلا دینا یا زمین میں دفن کرنا ضروری ہے۔ تا کہ یہ مرض کہیں اور نہ جائے۔

(جامع الفتاوی: ج5: ص63)

امام باڑہ کی تعمیر کے لئے سامان بیچنا:

سوال: ایک امام باڑہ بنتا ہے، ایک شخص نے اپنا سامان یعنی کڑی وغیرہ واسطے تیاری امام باڑہ کے ہاتھ فروخت کردی۔ زید کہتا ہے کہ یہ شخص جس نے اپنی کڑی امام باڑہ کے واسطے فروخت کردی بڑا گنہگار ہوا۔ یہ کہنا زید کا صحیح ہے یا غلط؟

جواب: اگر کوئی امام باڑہ کے بنانے کو کڑی خرید کرے تو اس کے ہاتھ کڑی کا بیچ کرنا امام صاحب کے نزدیک درست ہے کہ مکان بنانے سے گناہ نہیں ہوتا بلکہ گناہ دوسرا فعل ہے، مگر بہتر ہے کہ اعانت نہ کرے۔

(جامع الفتاوی: ج6: ص88)

شیعہ آغا خانی کو وقف کا منتظم بنانا:

سوال: ایک مرحوم صاحب خیر کی ملکیت سورت میں ہے مرحوم کا کوئی وارث نہیں ہے، ان کی اس ملکیت میں 16 کرایہ دار رہتے ہیں اور وہ خود بھی اسی میں رہتے تھے، انہوں نے اپنی وفات سے پہلے عمارت کی آمدنی کیلئے ایک ٹرسٹ قائم کیا ہے اور وصیت کی ہے کہ اس کی جو آمدنی ہو پہلے اس سے مکان کی تعمیر و مرمت کی جائے اور پھر جو رقم بچا کرے وہ محلّہ کی چار مسجدوں میں تقسیم کی جایا کرے۔ مذکورہ عمارت کے کل پانچ افراد ٹرسٹی ہیں ان میں ایک شخص شیعہ آغا خانی کھوجا بھی ہے۔ ہم اہل سنت والجماعت حنفی المسلک ایسے آدمی کو ٹرسٹی (منتظم) قائم رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: واقف نے غلطی کی ہے کہ سنی ٹرسٹیوں کے ساتھ آغا خانی کو ٹرسٹی بنایا۔ اب اگر اس کی وجہ سے وقف کو نقصان پہنچتا ہو اور واقف کا مقصد فوت ہو جاتا ہو تو بدلا جا سکتا ہے۔ اگر قانونی طور پر اس کی منظوری ہوگئی ہو تو قانونی چارہ جوئی کے ذریعہ کاروائی کی جائے تاکہ کوئی فتنہ پیدا نہ ہو۔

صورتِ مذکورہ میں سنی ٹرسٹیوں کی اکثریت ہے تو ایک نے اگر مخالفت کی تو وہ کامیاب نہ ہوگا، کیونکہ فیصلہ اکثریت کی رائے سے ہوگا۔ بہر حال: نہ سانپ بچے نہ لاٹھی ٹوٹے: کے اُصول پر کام کیا جائے۔

(جامع الفتاوی: ج7: ص90)

نیاز بنامِ حضرت حسینؓ:

سوال: ایک شخص نے واسطے اللہ تعالیٰ جل شانہ کے اس طرح نذر کی کہ اگر میرا بیٹا ہو تو میں اللہ تعالیٰ جل

شانہ کے واسطے نیاز کروں اور ثواب حضرت حسینؓ کی روح کو پہنچاؤں۔اب میرا بیٹا ہوا اور میں نے ہر سال ایک ہنسلی بنوا کر رکھی، اب وہ پوری ہوگئی ہے، میں چاہتا ہوں کہ واسطے اللہ تعالیٰ جل شانہ، ثواب حضرت حسینؓ کو پہنچا دوں۔یہ صورت جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ایسی نذر جس میں اموات کا تقرب ہو بالاتفاق باطل اور حرام ہے۔پس حضرت حسینؓ کے ایصال ثواب کی نذر کرنا شرعاً صحیح نہیں ہوئی، اور آئندہ ہرگز ایسا نہیں کرنا چاہئے۔جو نذر اللہ تعالیٰ جل شانہ کے واسطے کی جاوے وہ خالص اللہ تعالیٰ جل شانہ کیلئے ہونی چاہئے، اس میں کسی کے ایصال ثواب کا ارادہ اور نیت نہ کرنی چاہئے۔

پس یہ نذر جو سائل نے کی ہے اس میں تقرب لغیر اللہ کا شائبہ معلوم ہوتا ہے، اس سے توبہ کرنی چاہئے اور آئندہ ایسی نذر نہ کرنی چاہئے۔خالص اللہ تعالیٰ جل شانہ کے لئے ہونی چاہئے۔

اگر خالص اللہ تعالیٰ جل شانہ کیلئے نذر مانی جائے تو لازم ہوتی ہے اور مصرف اس کا فقراء و مساکین ہیں۔یہ طریق جو سائل نے نذر کا خیال کیا ہے خلافِ شرع ہے، اور ہنسلی وغیرہ بنوانا اور بچہ کو پہنانا حرام ہے۔یہ جاہلوں کی رسوم ہیں۔(جامع الفتاوی:ج7:ص251)

روافض کا جنازہ پڑھنے اور ذبیحہ کھانے اور اُن کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کا حکم:

سوال: شیعہ مسلمان ہیں یا کافر؟ شیعہ کی نماز جنازہ پڑھنے اور پڑھانے والے کے بارے میں علماء کرام کیا فرماتے ہیں؟ کیا شیعہ کے گھر کی پکی ہوئی چیزیں کھانا جائز ہے؟ کیا شیعہ کا ذبیحہ جائز ہے؟

جواب: اثنا عشری شیعہ تحریف قرآن کے قائل ہیں، تین چار کے سوا باقی تمام صحابہ کرامؓ کو کافر و مرتد سمجھتے ہیں، حضرت علیؓ اور ان کے بعد گیارہ بزرگوں کو معصوم، مفترض الطاعۃ اور انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل سمجھتے ہیں۔اور یہ تمام عقائد اُن کے مذہب کی معتبر اور مستند کتابوں میں موجود ہیں۔اور ظاہر ہیں کہ جو لوگ ایسے عقائد رکھتے ہوں وہ مسلمان نہیں نہ ان کا ذبیحہ حلال ہے، نہ ان کا جنازہ جائز ہے، اور نہ ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز ہے۔

اور اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں ان عقائد کا قائل نہیں تو اس مذہب سے برأت کا اظہار کرنا لازم ہے جس کے یہ عقائد ہیں۔اور ان لوگوں کی تکفیر ضروری ہے جو ایسے عقائد رکھتے ہوں۔جب تک وہ ایسا نہیں کرتا اس کو بھی ان عقائد کا قائل سمجھا جائے گا اور اس کے انکار کو تقیہ پر محمول کیا جائے گا۔(جامع الفتاوی:ج8:ص128)

شیعہ کے ساتھ نکاح کرنے اور اُن کے ذبیحہ کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہمارے شہر میں گوشت کا کام شیعہ مذہب کے لوگ کرتے ہیں، بعض بکری ذبح کرنے والے قصائی شیعہ قسم کے لوگ ہیں۔ لہذا فتوی طے فرماویں کہ سنی لوگ اُسے جائز سمجھ کر کھا سکتے ہیں؟

جواب: حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ اس کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ: شیعہ کے ذبیحہ کی حلت میں علماء اہل سنت کا اختلاف ہے راجح اور صحیح یہ ہے کہ حلال ہے۔ لیکن مجھے اس مسئلہ میں تا حال تشفی نہیں ہوئی۔

کچھ تشفی ہو سکتی ہے وہ یہ کہ کفر کا حکم کیا جا سکتا ہے، اسلام کا حکم اوّل میں تو خود اس کے معاملات کے اعتبار سے احتیاط ہے اور حکم ثانی میں دوسرے مسلمانوں کے معاملات کے اعتبار میں یہ احتیاط ہے۔ پس احکام میں دونوں احتیاطوں کو جمع کیا جائے گا۔ یعنی اس سے نا تو مناکحت کی اجازت دیں گے نہ اس کی اقتدا کریں گے نہ اس کا ذبیحہ کھائیں گے اور نہ اس پر سیاست کافرانہ جاری کریں گے۔ اگر تحقیق کی قدرت ہو اس کے عقائد کی تفتیش کریں گے اور اس تفتیش کے بعد جو ثابت ہو ویسے احکام جاری کریں گے اور اگر تحقیق کی قدرت نہ ہو تو سکوت کریں گے اور اس کا معاملہ اللہ تعالی کے سپرد کریں گے۔ (جامع الفتاوی: ج 8: ص 146)

شیعہ، قادیانی وغیرہ زنادقہ کے ذبیحہ کا حکم:

سوال: شیعہ، آغاخانی اور قادیانی وغیرہ گمراہ فرقوں کے ذبیحہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: شیعہ، قادیانی، آغاخانی، اور اس قسم کے دوسرے فرقے جو کافر ہونے کے باوجود خود کو مسلم کہلاتے ہیں، اسلام میں تحریف کر کے اپنے کفریہ عقائد کو اسلام ظاہر کرتے ہیں اور اس کی اشاعت کرتے ہیں، یہ سب زندیق ہیں، ان کا ذبیحہ حرام ہے۔ (جامع الفتاوی: ج 8: ص 153)

روافض کی شرکت سے کسی کی بھی قربانی نہ ہوگی:

سوال: قربانی میں اہل سنت کے ساتھ شیعہ شریک ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: شیعہ کافر ہیں، اگر کسی جانور میں اس کا حصہ رکھ لیا گیا تو کسی کی قربانی بھی نہیں ہوگی۔

(جامع الفتاوی: ج 8: ص 167)

دس محرم کو مسجد میں مجلس کرنا:

سوال: مسجد اہل سنت کی ہے، دس محرم کو حضرت حسینؓ کی یادگار مجلس اس میں کر سکتے ہیں یا نہیں؟ جس میں شیعہ وسنی دونوں پڑھیں گے؟

جواب: حضرت حسینؓ کو ثواب پہنچانے کے لئے قرآن کریم کی تلاوت کرنا مسجد میں اور خارج مسجد میں درست اور باعث ثواب ہے، لیکن خاص کر محرم کے موقع پر بطور یادگار مجلس کرنا درست نہیں، نہ مسجد میں نہ باہر۔ اس لئے ایسی مجلسیں مسجد میں نہ کی جائیں۔ (جامع الفتاوی: ج9: ص132)

لاوارث شیعہ عورت کا مال کیا کیا جائے:

سوال: ایک شیعہ عورت کا ایک شخص نے کچھ زیور چوری کیا، وہ عورت فوت ہوگئی، یہ زیور اس خیال سے رکھا تھا کہ اس سے امام باڑہ بنوائے یا کسی مذہبی کام میں صرف کرے؟ مرحومہ نے کوئی وارث بھی نہیں چھوڑا، اس کے مرنے کے بعد وہ چور اس مال سے سبکدوش ہونا چاہتا ہے۔ کیا حکم ہے؟

جواب: اگر عورت کا کوئی دُور نزدیک کا کوئی وارث نہ ہو تو وہ روپیہ غربا پر صدقہ کر دیا جائے، نادار طلبہ بھی مستحق ہیں۔ بیواؤں، یتیموں، اپاہجوں کو بھی دیا جا سکتا ہے۔ مسجد مدرسہ اور راستے وغیرہ کی تعمیر میں یا کسی کی تنخواہ میں صرف نہ کیا جائے۔ (جامع الفتاوی: ج9: ص500)

مسجد میں تعزیہ رکھنا:

سوال: مسجد میں تعزیہ رکھنا یا بنانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ناجائز ہے۔ (جامع الفتاوی: ج9: ص172)

شیعہ سنی کے مابین میراث کا حکم:

سوال: کیا کوئی شیعہ کسی سنی کے مال میں شرعاً میراث کا حقدار بن سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: شیعہ کے مختلف گروہ ہیں، جو شیعہ کفریہ عقائد مثلاً الوہیتِ حضرت علیؓ اور قذفِ عائشہ صدیقہؓ کے قائل ہوں تو اختلافِ دین کی وجہ سے شیعہ، سنی کا وارث نہیں ہو سکتا، البتہ جو شیعہ غالی نہ ہو تو صرف بدعت مانعِ ارث نہیں۔ (جامع الفتاوی: ج9: ص501)

متعہ کی صورت میں میراث کا حکم:

سوال: نکاحِ متعہ کی صورت میں زوج و زوجہ ایک دوسرے کے وارث بنیں گے یا نہیں؟ یا اس نکاح سے ہونے والی اولاد اپنے باپ کی وارث ہوگی یا نہیں؟

جواب: کوئی بھی دوسرے کا وارث نہ ہوگا۔(جامع الفتاوی:ج9:ص502)

روافض کے کام کرنا:

جو کام روافض کرتے ہیں، اُن کی مشابہت اہل سنت کو نہیں کرنی چاہئے۔(جامع الفتاوی: ج4:ص124)

حضرت علیؓ کے نام کا تعویذ لٹکانے سے پرہیز کرنا:

ایک اور بات بھی سمجھنے کے قابل ہے کہ شیعہ تو عام طور سے اور بہت سے سنی بھی نادِعلی (یعنی یا علیؓ) کا مضمون چاندی کے تعویذ پر نقش کرا کر بچوں کے گلوں میں ڈالتے ہیں۔یاد رکھو.....!: نادِعلی کا مضمون بھی شرک ہے، اس کو چھوڑنا چاہئے۔اس لئے کہ وہ مضمون یہ ہے:

نادعلیا مظہرالعجائب: تجدہ عونالک فی النوائب
کل ہم وغم سینجلی بنوتک یامحمد: وبولایتک یاعلی یاعلی یاعلی

ترجمہ: علیؓ کو پکارو جو مظہر العجائب ہے، وہ ہر مصیبت میں تمہاری مدد کرے گا، غم والم اے محمد ﷺ تمہاری نبوت سے اور اے علی تمہاری ولایت سے ختم ہو جائے گا۔

بعض سنی لوگ بھی بڑے شوق سے اسے گلے میں ڈالتے ہیں۔لہذا یہ جائز نہیں ہے۔

(جامع الفتاوی:ج4:ص119)

صحابہ کرامؓ کا گستاخ زندیق ہیں:

امام ابوزرعہ عبید اللہ بن عبد الکریم الرازیؒ لکھتے ہیں کہ: جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ میں سے کسی کی تنقیص کرتا ہے تو سمجھ لو کہ وہ زندیق ہے۔اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے نزدیک حق ہیں اور قرآن کریم حق ہے اور قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کے فرمودات ہمیں صحابہ کرامؓ ہی نے پہنچائے ہیں۔یہ لوگ صحابہ کرامؓ پر جرح کر کے ہمارے دین کے گواہوں کو مجروح کرنا چاہتے ہیں، تاکہ کتاب وسنت کو باطل کر دیں، حالانکہ یہ لوگ خود جرح

کے مستحق ہیں کیونکہ وہ خود زندیق ہیں۔(جامع الفتاوی:ج2:ص 171)

روافض کے مجمع میں جانا:

مجمع میلہ کفار وفساق وروافض میں جانا خواہ تجارت کی وجہ سے ہو،خواہ انتظام کے واسطے ہو،خواہ تماشا کی وجہ سے،سب حرام ہے۔کہ تکثیر ورونق اس میلہ کی ہوتی ہے۔(جامع الفتاوی:ج6:ص 138)

قصداً مرتد ہوکر اگر تین طلاقیں دے دیں تو اس کی بیوی بائنہ ہوگی یا نہیں:

سوال: ایک مولوی صاحب نے فتویٰ دیا ہے کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ اولیاء کرام کے وسیلہ سے دعا مانگنا جائز ہے اور نبی کریم ﷺ کو:علم ماکان ومایکون:کا دیا گیا ہے،اور یارسول اللہ پکارنا جائز ہے،اور قبور اولیاء اللہ پر بوسہ دینا جائز ہے،اور نذر ونیاز اولیاء کرام کا ماننا جائز ہے۔اس کا نکاح درست نہیں اور نہ وہ شخص مسلمان ہے بلکہ مشرک ہے۔

لہذا اگر وہ اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے تو اس پر طلاق واقع نہ ہوگی،کیونکہ وہ مذکورہ عقیدوں کی بناء پر مسلمان نہ تھا،اور مندرجہ بالا عقیدہ سے توبہ کرا کر حلالہ وغیرہ صرف تجدید نکاح کر دیتا ہے،کئی تین طلاق والی آ آ کر تجدید نکاح کرا رہی ہیں۔حکم شرع کیا ہے؟

جواب: یہ شخص گمراہ ہے اور گمراہ کرنے والا ہے،اس سے فتویٰ دریافت کرنا جائز ہے۔اگر کوئی مرتد ہو جائے تو اس کا نکاح فسخ ہو کر بیوی بائنہ ہو جاتی ہے۔عورتوں کا یہ طریقہ اختیار کرنا مطلقاً غلط ہے اور ان کو دوسری جگہ نکاح کرنا جائز نہیں۔اگر شوہر نے تین طلاقیں دی ہوں تو بغیر حلالہ کے تجدید نکاح کافی نہیں۔

(جامع الفتاوی:ج10:ص 57)

جو مسلمان عیسائی ہو جائے اس کا نکاح،اور مرتدین سے موالات کا حکم:

سوال: جو لوگ مسلمان کہلاتے ہیں اور مرتدین عیسائیوں سے رشتہ مناکحت قائم کرتے ہیں،اُن کا کیا حکم ہے؟ کیا یہ مرتد لوگ بھی اہل کتاب کے حکم میں ہیں؟ اور اُن مرتدین سے تعلقات رکھنا مسلمانوں کو جائز ہے یا نہیں؟ جو امام مسجد ایسے لوگوں کے ساتھ موالات رکھے،اُن کا کھانا کھائے،اس کا کیا حکم ہے؟ جو شخص مسلمان تھا پھر مرتد ہو گیا تو کیا اُن کی لڑکیوں کا رشتہ لینا جائز ہے؟

جواب: جوشخص مسلمان تھا پھر عیسائی مذہب اختیار کرلیا، تو یہ شخص مرتد ہے۔ ایسے شخص کا نکاح کسی مسلم، کافرہ، مرتدہ سے جائز نہیں، اور جو عورت ارتداد اختیار کرے اس کا بھی نکاح کسی سے درست نہیں، مرتد عیسائی کی لڑکی بھی اگر عیسائی ہو تو اس سے بھی نکاح جائز نہیں۔ مرتد سے موالات حرام ہے مگر یہ کہ نرمی سے اس کے اسلام کی توقع ہو تو حُسنِ تدبیر سے اس کو تبلیغ کی جائے اور محاسنِ اسلام پر متوجہ کیا جائے۔ (جامع الفتاوی: ج10: ص 58)

میاں بیوی میں سے کسی ایک کے مرتد ہوجانے سے نکاح باطل ہوجاتا ہے:

سوال: ایک شخص مسلمان ایک ہندو حجام سے مرید ہوا اور نماز روزہ سب احکامِ شریعت چھوڑ کر ہندوؤں کی طرح پیشانی میں سندور، چندن، دیگر درخت تلسی کو پوجتا ہے۔ اس کی زوجہ اس کے نکاح میں ہے یا نکاح ثانی اس کا جائز ہے؟

جواب: مرتد ہونا احدالزوجین کا سبب فسخِ نکاح کا ہے، اور اُمور مذکورہ جن کا ارتکاب شوہر نے کیا، پرستش وغیرہ یہ سب اُمور موجبِ ارتداد ہیں۔ اس لئے شخص مذکور کی زوجہ کا نکاح فسخ ہوگیا (جامع الفتاوی: ج 10: ص 60)

شوہر کے عیسائی ہوتے ہی عورت نکاح سے خارج ہوگئی، مگر اس پر عدت لازم ہے:

سوال: زید نے عیسائی مذہب اختیار کرلیا، اب اس کا نکاح اس کی مسلمان بیوی کے ساتھ باقی رہا یا نہیں؟ اس کی مسلمان بیوی دوسرا نکاح کرسکتی ہے یا نہیں؟ اور اس پر عدت واجب ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کب سے؟

جواب: درمختار میں ہے کہ میاں بیوی میں سے کسی ایک کا مرتد ہوجانا فوری فسخ ہے۔ اور باقی جو تفصیل ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی بیوی نکاح سے فوراً خارج ہوگئی۔ عدت اس پر لازم ہے، عدت کے بعد وہ دوسرا نکاح کرسکتی ہے، اور عدت شوہر کے مرتد ہونے کے وقت سے شمار ہوگی۔ (جامع الفتاوی: ج10: ص 261)

مرتد کسی مسلمان کی میراث کا حقدار نہیں:

سوال: میرا بھائی امریکہ میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے گیا، وہاں عیسائی بن گیا۔ تو کیا والد صاحب کے بعد اس کو میراث میں حصہ دیا جائے گا یا نہیں؟ جبکہ وہ اپنے حصہ میراث کا مطالبہ کرتا ہے۔

جواب: ارتداد، مانع ارث ہے۔ اسی بناء پر مرتد ہونے کی وجہ سے آپ کا بھائی بھی باپ کے مال وراثت کا

حق دار نہیں رہا۔(جامع الفتاوی:ج9:ص498)

مرتد کے ساتھ کھانے کا حکم:

مرتد کے ساتھ کھانا پینا جائز نہیں۔(جامع الفتاوی:ج2:ص347)

مرتد کا ذبیحہ:

کسی مرتد، دہریئے کا ذبیحہ حلال نہیں ہے۔(جامع الفتاوی:ج8:ص126)

غیر مسلم استاد کو سلام کہنا:

سوال: اگر استاد ہندو ہو تو کیا اُس کو سلام کہنا چاہئے یا نہیں؟

جواب: غیر مسلموں کو سلام نہیں کیا جاسکتا۔(جامع الفتاوی:ج2:ص345)

کفار کے ساتھ کھانے پینے اور اُن کے ناپاک ہونے اور اُن کے ذبیحہ کا حکم:

سوال: مشرکین و کفار سے ربط ضبط رکھنا، کھانا پینا، کیسا ہے؟ جبکہ قرآن میں ان کو ناپاک فرمایا گیا ہے۔نیز یہ پاکی و ناپاکی سے بالکل بے خبر ہیں، نہ طریق غسل سے واقف ہیں نہ پابندی اسلام سے؟

جواب: بلاضرورت.....کفار کے ساتھ ربط وضبط وتعلقات رکھنا منع ہے۔ان کے ساتھ بلاضرورتِ قویہ کھانا پینا مکروہ ہے۔البتہ اگر عمر میں ایک مرتبہ ایسا ابتلا ہو جائے تو چنداں مضائقہ نہیں، بشرطیکہ ناپاکی کا علم نہ ہو۔اگر معلوم ہو جائے کہ یہ کھانا، پانی ناپاک ہے تو پھر اس کا استعمال حرام ہے مگر کافر کا ذبیحہ کسی صورت میں درست نہیں اور آیت :انّما المشر کون نجس: میں مشرکین کو نجس کہہ کر حج وعمرہ سے منع کیا گیا ہے۔

اور نجس کہنے کی وجہ اعتقادی نجاست ہے۔نیز اُن کا پاکی، ناپاکی میں تمیز نہ کرنا اور نجاست میں ملوث رہنا بھی نجس ہونے کا سبب ہے۔(جامع الفتاوی:ج1:ص369)

شرک اور بدعت کرنے والوں سے قطع تعلق کرنا:

سوال: جان بوجھ کر شرک وبدعت کرنے والوں کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب: شرک سب سے بڑا گناہ ہے، اس کی عدمِ مغفرت کی وعید قرآن کریم میں ہے۔اگر اسلامی حکومت

ہو، کوئی مسلمان شرک یا کفر کرے، جس کی وجہ سے مرتد ہو جائے اور توبہ نہ کرے بلکہ اپنے ارتداد پر باوجود فہمائش کے جمار ہے تو حکومتِ اسلامی اس کو قتل کرا دے گی۔ اور بدعت اگر شرک و کفر تک نہ پہنچی ہو تو اس کے مرتکب کو تعزیر کرے گی۔

اب جبکہ اسلامی حکومت نہ ہونے کی وجہ سے اِن احکام کا نفاذ دشوار ہے تو مشرک سے قطع تعلق کر دیا جائے۔ رشتہ داری، سلام کلام، میل جول، سب کچھ اس سے ترک کر دیا جائے۔ اور بدعتی سے بھی قطع تعلق کر لیا جائے تا کہ تنگ آ کر توبہ کرے۔ (جامع الفتاوی: ج2: ص355)

مسلمان کا نام غیر مسلموں جیسا ہونا:

سوال: انڈیا کے مشہور فلم سٹار: دلیپ کمار: مسلمان ہیں، لیکن ان کا نام جو زیادہ مشہور ہے وہ ہندو نام ہے، کیا یہ اسلام کی روشنی میں جائز ہے؟

جواب: جائز نہیں ہے۔ (جامع الفتاوی: ج2: ص357)

کافر سے جھاڑ پھونک کرانا:

سوال: زید کہتا ہے کہ جھاڑ پھونک مریض پر کرانا کافر سے جائز ہے، بکر کہتا ہے کہ جائز نہیں بلکہ شرک ہے؟

جواب: کافر سے جھاڑ پھونک کرانے میں اس کا اعزاز اور اس کے ساتھ عقیدت ہو تو ناجائز ہے، ورنہ جائز ہے، جبکہ وہ جھاڑ پھونک میں شرک کا استعمال نہ کرے۔ لیکن کافر اور مشرک سے یہ بعید ہے کہ وہ اقوالِ شرکیہ کا استعمال نہ کرے۔ (جامع الفتاوی: ج2: ص368)

کافر کے ساتھ کھانے کا حکم:

سوال: کیا غیر مسلم کے ساتھ ایک برتن میں کھانا پینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: غیر مسلموں کے ساتھ ایک برتن میں کھانے پینے کو معمول بنانا درست نہیں، تاہم کبھی کبھار ایسا کر لینا مرخص ہے۔ (جامع الفتاوی: ج3: ص163)

چھوت چھات کرنے والے ہندوؤں کے یہاں کھانا:

سوال: ایسے ہنود کے گھر کا کھانا جائز ہے یا نہیں جو مسلمانوں کو کتے سے بُرا سمجھتے ہیں؟

جواب: گناہ تو نہیں مگر بے غیرتی ہے۔ اس لئے نہیں کھانا چاہئے (جامع الفتاوی: ج3: ص170)

غیر مسلموں کے تہوار میں شرکت اور اس کا کھانا:

سوال: اگر کسی مسلمان کے رشتہ دار ہندو کے گاؤں میں رہتے ہوں اور ہندو کے تہوار ہولی یا دیوالی وغیرہ پکوان پوری، کچوری وغیرہ پکاتے ہیں۔ان کا کھانا ہم لوگوں کے لئے جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ہندو کے تہواروں میں شریک ہونا ہرگز جائز نہیں، اس سے توبہ کرنا لازم ہے، کیونکہ یہ گناہ کبیرہ ہے، حتیٰ کہ بعض فقہائے کرامؒ نے اس کو کفر لکھا ہے۔

اور جو کھانا کچوری وغیرہ ہندو کسی اپنے ملنے والے مسلمان کو دیں، اس کو نہ لینا بہتر ہے، لیکن اگر کسی مصلحت سے لیا تو شرعاً اس کھانے کو حرام نہ کہیں گے۔

اور جو مسلمان ہولی وغیرہ میں ہندوؤں کی موافقت میں پکاتے ہیں اسے ہرگز نہ لینا چاہئے۔

(جامع الفتاوی: ج3: ص170)

غیر مسلم باورچی کے پکائے ہوئے گوشت کا حکم:

سوال: میں جس بورڈنگ: دارالاقامہ: میں رہتا ہوں، پکانے والے باورچی سب ہندو ہیں، گوشت دو طرح کا پکتا ہے جھٹکا اور حلال بھی، زیادہ لوگ جھٹکے کا کھانے والے ہیں۔ایسی حالت میں مسلمان طلبہ کیا گوشت ہندو کا پکایا ہوا کھا سکتے ہیں یا سبزیوں اور دال پر اکتفا کیا جائے؟ جیسا کہ غیر گوشت خور ہندو طلبہ کرتے ہیں یا ان کے کہنے پر ایسا ہی گوشت کھالیا جائے؟ مگر احتمال یہ ہے کہ ہوسکتا ہے بوٹی اِدھر اُدھر ڈال دی جائے یا ایک چمچ سے دونوں میں چلا دیا جائے۔آپ کے جواب کا انتظار ہے، اگر کسی نے مسئلہ پوچھنے سے پہلے دیدہ و دانستہ یہ گوشت ہندو کے ہاتھ کا پکایا ہوا کھایا ہے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جبکہ پکانے والا ایک ہی شخص ہے جو کہ غیر مسلم ہے اور دونوں کا گوشت حرام وحلال پکاتا ہے تو احتیاط دشوار ہے، ایک گوشت میں چمچ چلا کر دوسرے میں چلا دیا اور ایک کی بوٹی یا مصالحہ دوسرے میں آجانا بعید از قیاس نہیں ہے، اور ظاہر ہے کہ اس کے کہنے کے باوجود کہ میں مسلمان کیلئے گوشت علیحدہ پکاتا ہوں، مسلم طلباء کو اس کا پکایا ہوا گوشت نہیں کھانا چاہئے۔اس کا یہ قول شرعاً قابلِ قبول نہیں ہے۔

سبزی وغیرہ پر کفایت کریں جس میں یہ چمچہ مخلوط چلانے کا گمان نہ ہو، یا پھر دوسرا انتظام کریں۔جس نے دیدہ و دانستہ اس کا پکایا ہوا گوشت اس کے قول پر اعتماد کر کے کھالیا اس نے غلطی کی، آئندہ احتیاط کریں اور اپنی غلطی پر استغفار

کریں۔(جامع الفتاوی:ج3:ص172)

مسلمانوں کی پیشانی پر سیندور لگانا:

سوال: سرکاری تقریبوں میں مسلمانوں کی پیشانیوں کو ہندو لوگ سیندور لگاتے ہیں۔کیا حکم ہے؟

جواب: ان کے مذہبی شعار میں شرکت کی اجازت نہیں۔اور سیندور لگوانا کسی طرح جائز نہیں۔

(جامع الفتاوی:ج3:ص308)

غیر مسلموں کی شادی میں جانا:

سوال: ہندوؤں کے شادی برأت میں جانا جائز ہے یا نہیں؟ مسمریزم سے جو حالات پیدا ہوں، ان کو ٹھیک جاننا درست ہے یا نہیں؟

جواب: یہ دونوں امر نادرست اور حرام ہیں، ان کا مرتکب فاسق ہے۔امرِ ثانی میں مقابلتاً فسق زیادہ ہے۔

(جامع الفتاوی:ج3:ص309)

کافر کا مسلم کے جنازہ کے ساتھ جانا اور اس کا عکس:

سوال: کافر، مسلمانوں کے ساتھ قبرستان جاتے ہیں، اسی طرح مسلمان، کافر کے جنازہ کے ساتھ جاتے ہیں۔یہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: پڑوسی کافر بیمار ہو تو اس کی عیادت کرنا اور اس کے ساتھ احسان کرنا تو ثابت ہے، لیکن ارتھی پکڑنا اور اس کو جلانے کے لئے مرگھٹ جانا ثابت نہیں، اس سے بچنا لازم ہے، اسی طرح سے برعکس۔

مسلمان جنازہ کے ساتھ کسی کافر کے جانے کی اجازت نہیں۔مسلمان میت کیلئے ساتھی رحمت کے طالب ہیں، کافر کی شرکت.....نزول رحمت سے مانع ہو سکتی ہے کیونکہ وہ محلِ لعنت ہے۔(جامع الفتاوی:ج3:ص311)

کافر کے ساتھ ایک برتن میں کھانا:

سوال: کسی عیسائی کے ساتھ کھانا کھا سکتے ہیں یا نہیں؟ اگر ایک ہی رکابی میں کھایا جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: کفار سے بے ضرورت اختلاط ممنوع ہے، اور کھانا کھانا: ایک ساتھ یا ایک رکابی میں: بے ضرورت اختلاط ہے۔اس لئے اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔(جامع الفتاوی:ج3:ص312)

کافر کی اطاعت کرنا:

سوال: اگر کوئی کافر اپنے مسلمان ملازم کو عید سے رُوکتا ہے تو ملازم کو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: ملازمت چھوڑ دے، کیونکہ خالق کی معصیت میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں، جیسا کہ غیر اللہ کی عبادت کفر و شرک ہے، اسی طرح غیر اللہ کی بالاستقلال اطاعت کرنا بھی کفر ہے۔ اور اطاعت بالاستقلال سے مراد یہ ہے کہ اس کو مبلغ احکام سمجھ کر تابعداری کا طوق گردن میں ڈالے کہ اس کی تقلید کو لازم اور ضروری سمجھے، باوجود مخالفت احکامِ الٰہی کے اس کے اتباع کو نہ چھوڑے اور یہ بھی اتخاذ انداز کی ایک قسم ہے۔ (جامع الفتاوی: ج3: ص312)

کفار سے احتراز کرنا:

سوال: آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو تم سے احتراز کرے تم اس سے احتراز کرو۔ آیا یہ احتراز صرف اکل و شرب میں ہے یا تمام اُمور موانست و مشاورت وغیرہ میں؟

جواب: تمام اُمور موانست و مشاورت اور محبت میں کفار سے احتراز کرنا اولیٰ و افضل ہے۔

(جامع الفتاوی: ج3: ص312)

اسلامی جلسے کی صدارت غیر مسلم کے حوالہ کرنا:

سوال: نصیر آباد میں چند افراد نے سیرت النبی ﷺ کے جلسہ کی صدارت متواتر تین روزہ کافر اور مشرک کے حوالہ کی۔ آیا اس جماعت کا یہ فعل شریعت اسلام کے موافق ہے یا مخالف؟

جواب: صدر کو بسا اوقات مقررین کی تقریروں پر محاکمہ یا بعض مقررین کے بیانات پر تنقید کرنی ہوتی ہے، اس لئے کسی خاص جلسہ کی صدارت کیلئے مقصدِ جلسہ اور متعلقاتِ مقصد کا ماہر شخص ہی موزوں ہوتا ہے۔ نیز مذہبی اجتماعات میں مذہبی حیثیت سے ممتاز شخصیت کو صدر بنانا مناسب ہے۔ بنابریں ان لوگوں کا انتخاب ناموزوں اور نامناسب واقع ہوا۔ اسلامی جلسہ کی صدارت کسی غیر مسلم کے حوالہ کرنا جائز نہیں (جامع الفتاوی: ج3: ص314)

غیر مسلم کا مسلمان میت کو ایصال ثواب کرنا:

سوال: میرے بھائی کا انتقال ہوگیا ہے، اس کا ایک شاگرد ہندو ہے، اس نے پانچ سو روپے دیئے ہیں کہ اپنے بھائی کو قرآن پڑھوا کر بخشوا دو۔ کیا کرنا چاہئے؟

جواب: وصول ثواب کیلئے اوّل عامل کوثواب ملنا شرط ہے اور ثواب ملنے کیلئے ایمان شرط ہے۔پس غیر مؤمن کے اس عمل (یعنی اعطاء وانفاق) کا ثواب تو پہنچ نہیں سکتا، اگر قرآن خوانی کے ثواب کا پہنچنا محتمل ہوتو طے ہو چکا کہ جو قرآن اُجرت پر پڑھا جاتا ہے اس پر ثواب بھی نہیں ملتا۔

پس صورت مسئولہ میں اگر شاگرد کو زیادہ اصرار ہو تو صرف یہ صورت ہوسکتی ہے کہ یہ 500 روپے کسی مسلمان کی ملک کردے اور وہ روپیہ کسی مستحق کو دے کر اس کا ثواب میت کو پہنچادے، لیکن ملکیت ہوجانے کے بعد اس مسلمان کو یہ بھی اختیار رہے کہ وہ کسی کو نہ دے، خود ہی رکھ لے، حتیٰ کہ مستحق کو بھی نہ دے۔(جامع الفتاوی:ج3:ص317)

بھنگی کے لڑکے کو مسلمان ظاہر کر کے اس کے ساتھ کھانا پینا اور دوستی رکھنا:

سوال: ایک شخص نے بھنگی کے لڑکے کو مسلمان ظاہر کیا اور اس کے ساتھ کھایا پیا۔اب یہ شخص پاک رہا یا ناپاک؟ کیا اس شخص کو اپنے سے الگ کردیں؟

جواب: بھنگی کے لڑکے کو مسلمان ظاہر کر کے اس کے ساتھ کھانے پینے کی وجہ سے وہ مسلمان ناپاک نہیں ہوا، ہرگز اس کو اپنے سے الگ نہ کرے، البتہ غیر مسلم کو مسلم ظاہر کرنا خلاف واقعہ ہے، جھوٹ ہے، اور اس قسم کا میل جول بھی اس کے ساتھ درست نہیں۔اسلام ایسی دوستی کی اجازت نہیں دیتا، اس میں بدنامی بھی ہے۔

(جامع الفتاوی:ج3:ص318)

کفار کو سلام کس طرح کیا جائے:

سوال: غیر مسلم کو سلام کرنے کا کیا حکم ہے؟ اگر ان کے مجمع سے گزر ہو تو اُن کو سلام کیا جائے یا نہیں؟

جواب: جو کلمات ان کے یہاں بطور سلام مستعمل ہوتے ہیں، ان کو نہ ابتداءً کہے، نہ جواباً، مثلاً.....نمستے، رام رام وغیرہ۔بوقتِ ضرورت ان کو:السلام علیٰ من التبع الھدیٰ: سے خطاب کرنا درست اور ثابت ہے۔ اگر وہ :السلام علیکم: کہے تو جواب میں:و علیکم: کہہ دیا جائے۔

اگر وہ اپنے کلمات میں نمستے وغیرہ کہے تو جواب میں: ھداك اللّٰہ:اور سلام کہہ دیا جائے، فقط سلام کہہ دینا بھی درست ہے، جب مجمع مخلوط ہو تو:السلام: کہنا چاہئے، اور نیت اُن کی ہو جو اِس کا اہل ہیں۔اگر خالص ان کا مجمع ہو تو:السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ: کہے۔(جامع الفتاوی:ج3:ص340)

مسلمان کا غیر مسلم کے گھر جا گھر کی تعمیر کے لئے چندہ دینا:

سوال: زید بڑا نمازی پرہیز گار ہے، اس نے اپنے متعلق ایک ہندو کو خوش کرنے کیلئے ان کے مندر کے بنانے میں چندہ دیا، جہاں بت خانہ بھی ہوگا۔ یہ شرکت موجبِ گناہ ہے یا نہیں؟

جواب: اگر زید نے ہندوؤں کے اس کام سے خوش ہوکر پسندیدگی کی راہ سے چندہ دیا ہے تو اس کے اسلام میں شبہ ہوگیا، اس کو احتیاطاً تجدیدِ اسلام واجب ہے۔ لیکن اگر پسندیدگی کی راہ سے شریک نہیں ہوا ہے بلکہ کسی مجبوری کی وجہ سے چندہ دیا ہے تو وہ کافر نہیں ہوا ہے، لیکن شرکت پھر بھی گناہ سے خالی نہیں۔ اب اس سے خلاصی کا راستہ توبہ اور انابت الی اللّٰہ ہے۔ (جامع الفتاوی: ج3: ص319)

غیر مسلم کو سلام کرنا اور اس کے سلام کا جواب دینا:

سوال: آج کل ملا جُلا معاشرہ ہے، جس میں غیر مسلم بھی ہیں، لوگ ان کو بھی سلام کرتے ہیں، غیر مسلم بھی سلام کر دیتے ہیں، جس کا جواب بھی دیا جاتا ہے۔ یہ بتایا جائے کہ غیر مسلم کو سلام کرنا اور سلام کا جواب دینا..... کتاب وسنت کی روشنی میں حدیث کی رُو سے منع ہے یا کہ صرف اخلاقی طور پر منع ہے؟ کیا ایسی کوئی حدیث موجود ہے جس کے تحت منع کیا گیا ہو کہ غیر مسلم کو سلام و جواب نہ کیا جائے؟

جواب: سلام ایک دعا بھی ہے اور اسلام کا شعار بھی۔ اس لئے کسی غیر مسلم کو: السلام علیکم: نہ کہا جائے، اور اگر وہ سلام کہے تو اس کے جواب میں صرف: وعلیکم: کہہ دیا جائے۔ یہ مضمون حدیث میں آیا ہے:

:عن انسؓ قال:قال رسول اللّٰہ ﷺ:اذاسلّم علیکم اھل الکتاب فقولوا:وعلیکم:

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب اہل کتاب تمہیں سلام کہیں تو تم جواب میں: وعلیکم: کہہ دیا کرو۔ (جامع الفتاوی: ج3: ص340)

غیر مسلم کے سلام کا جواب:

سوال: کیا کسی ہندو کو: رام رام: یا: جے رام: کرنے یا لینے سے کفر عائد ہوتا ہے؟

جواب: اسلامی شعار: السلام علیکم: ہے، غیر اسلامی شعار کو اختیار کرنا ہرگز جائز نہیں۔ پھر اگر وہ غیر کا شعار صرف قومی ہے تو اس کو اختیار کرنا معصیت ہے، اگر مذہبی شعار ہو تو کفر تک پہنچ جانے کا خطرہ ہے۔ اس لئے

جواب میں: هداك اللّٰه الاسلام: کہہ دیا جائے۔(جامع الفتاوی:ج3:ص342)

کفار کے میلوں کی کمائی کا حکم:

سوال: ہندوؤں کے میلے میں سوداوغیرہ لے جا کر بیچنا کیسا ہے؟اوراس آمدنی کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر چہ کفار کے میلوں میں خرید وفروخت کیلئے جانا درست نہیں لیکن تجارت میں جو روپیہ پیسہ کمایا جائے گا وہ حلال ہے، کیونکہ فساد.....نفسِ عقد میں نہیں بلکہ خارج میں ہے۔میلہ میں جانا وہاں کی رونق بڑھانا ہے اس لئے منع ہے۔(جامع الفتاوی:ج4:ص42)

دیوالی کارڈ چھاپنا:

سوال: عید کارڈ، کرسمس کارڈ، دیوالی کارڈ بغیر جاندار تصویر والوں کی طباعت جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مذہب باطل اور عقیدۂ باطلہ کی جس کے ذریعے اشاعت ہوتی ہو،اس کی تجارت ناجائز ہے۔

(جامع الفتاوی:ج4:ص52)

کافرہ کو نکاح میں رکھنے والے کے ساتھ میل جول کا حکم:

سوال: زید نے ایک کافرہ عورت کو قریب اٹھارہ سال بلا مسلمان کئے اور بلا نکاح کئے رکھا تھا اور بعد میں اس کو چھوڑ دیا اور اس کے ساتھ دنیاداری بھی کی؟

جواب: زید جب تک خالص توبہ واستغفار نہ کرے اُس وقت تک اس کے ساتھ میل جول رکھنا جائز نہیں۔

(جامع الفتاوی:ج10:ص59)

غیر مسلم کو ثواب پہنچانا:

سوال: غیر مسلم کو قرآن پاک وغیرہ کا ثواب بخشنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ناجائز ہے۔(جامع الفتاوی:ج4:ص282)

نکاح اور بچہ ہونے کے بعد شوہر نے کہا میں تو عیسائی ہوں:

سوال: ایک شخص جو اندرونی عیسائی تھا لیکن ظاہر میں اپنے آپ کو مسلمان بنا کر ایک مسلمان لڑکی سے نکاح

کرلیا، گیارہ بارہ ماہ کے بعد جبکہ اس کا ایک لڑکا پیدا ہوا، اب وہ شخص اپنے آپ کو عیسائی بتاتا ہے، اور مذہب اسلام کو جھوٹا بتاتا ہے۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ (1) عندالشرع وہ نکاح فاسد ہو گیا یا نہیں؟ (2) لڑکا کس کو ملنا چاہئے؟ (3) حق عہدہ لڑکی لے سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: (1) صورت مسئولہ میں نکاح فسخ ہو گیا، عدت گذار کر عورت کو دوسری جگہ نکاح کرنا درست ہے۔ (2) وہ بچہ مسلمان ہے اور والدہ کی پرورش میں رہے گا، والد اس کو والدہ سے جدا کر کے اپنے پاس نہیں رکھ سکتا۔ (3) پورا مہر واجب ہے اور لڑکی کو اس کے لینے کا حق حاصل ہے۔ (جامع الفتاوی: ج 10: ص 60)

جس عورت کو اس کا شوہر نہ رکھتا ہو، اس کو ہندو کے حوالے کرنا:

سوال: ایک عورت کو نکاح کئے چار سال ہو گئے، نہ اس کو شوہر طلاق دیتا ہے، نہ گھر میں رکھتا ہے۔ ایک بچہ اس عورت کا آوارہ گردی میں ہو چکا ہے۔ اس کے بعد وہ عورت تین سال کے بعد ایک شخص کے یہاں چلی گئی، تقریباً آٹھ ماہ اس کے پاس رہی، جس شخص کے گھر میں رہتی تھی وہ شخص قصاص دینے کو تیار ہے، تو ایک جگہ شادی کا سلسلہ تھا، بہت دور دور سے لوگ اکٹھے ہوئے، اس جگہ پر اس شخص کو بلایا گیا جس شخص کے گھر میں عورت موجود تھی جو لوگ پہلے اکٹھے ہوئے تھے ان میں سے ایک شخص پریذیڈنٹ مقرر کیا گیا، پریذیڈنٹ نے اس شخص کیلئے عورت کو بلایا تو عورت ایک ہندو کے سپرد کر دی گئی، اسلام اس کو بہت بُرا محسوس ہوتا ہے، پریذیڈنٹ نے یہ بھی حکم جاری کیا تو اس شخص سے سب رشتہ برادری نے قطع کر دیئے ہیں۔ اب اس عورت کے واسطے شریعت اسلامیہ کیا کہتی ہے کہ عورت اسی طرح رہے گی یا اسلام میں لائی جائے گی؟

جواب: اصل میں جس کی وہ عورت ہے اس پر زور دینا چاہئے کہ وہ اس کو رکھے یا اس کو طلاق دے، عورت کا کسی غیر شخص کے پاس رہنا حرام ہے، عورت کو کسی ہندو کے سپرد کر دینا نہایت سخت ترین اور خطرناک گناہ ہے۔ اگر عورت نے مذہب اسلام ترک کر کے ہندو مذہب اختیار کر لیا ہے تو اس کے ذمہ فرض ہے کہ دوبارہ اسلام قبول کرے۔ ایسا رہنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔

اگر عورت خود ہندو کے یہاں آنے کو تیار نہ ہو تو برادری اور پریذیڈنٹ کے ذمہ واجب ہے کہ وہ کوشش کر کے زبردستی عورت کو وہاں سے نکال کر شوہر کے حوالہ کریں، اور جس نے اس عورت کو ہندو کے حوالہ کیا ہے اس کے ذمہ فرض ہے کہ علی الاعلان توبہ کرے، اور جس شخص کے یہاں وہ رہتی ہے اس کو بھی توبہ کرنا واجب ہے۔

(جامع الفتاوی:ج10:ص63)

مسلمان بچہ کو کافرہ کا دودھ پلوانا:

سوال: ایک مسلمان کی بیوی فوت ہوگئی،اس کی بچی دو ماہ کی ہے،اس شخص نے دائی لڑکی پرورش کیلئے ایک عیسائی عورت کے حوالے کردی ہے۔کیا بچی بڑی ہوکر اگر عقائد واعمال بگاڑ لے تو کیا باپ پر اس کا گناہ نہ ہوگا؟

جواب: شیر خوار بچے کو تربیت ورضاعت کیلئے بلاضرورت کافر عورت کے سپرد کرنا مناسب نہیں ہے،لیکن جائز ہے،اور یہ ضروری ہے کہ جب بچہ کچھ دین ومذہب سمجھنے لگے تو اس سے بچے کو علیحدہ کردیا جائے۔نیز اگر یہ اندیشہ ہو کہ اس عورت کے پاس رہنے سے اس کے مزاج وطبعیت میں کفر کی محبت پیدا ہوجائے گی تو تب بھی اس عورت سے علیحدہ کرنا ضروری ہے۔

جیسا کہ :الدر المختار: وغیرہ میں ہے کہ: جب بچہ دین کو سمجھنے لگے تو اس کو غیر مسلمہ آیا حاضنہ سے اس کو الگ کردیا جائے گا،لیکن اگر ڈر ہو کہ وہ کفر سے محبت کرنے لگے گا تو پہلے ہی ہٹالیا جائے،اگر چہ وہ دین نہ سمجھتا ہو،الخ۔ جو شخص اس کے خلاف کرے گا وہ گنہگار ہوگا،مگر مسلمان رہے گا۔(جامع الفتاوی:ج10:ص126)

غیر مسلم جج کا فسخِ نکاح کا فیصلہ معتبر نہیں:

سوال: شفیق الرحمٰن کا بشریٰ سے نکاح ہوا تو تقریباً سات آٹھ سال دونوں ساتھ رہے،دو بچے بھی ہیں، پھر شفیق الرحمٰن کا بشریٰ اور اس کے والدین سے جھگڑا ہوا،جس کی وجہ سے بشریٰ اپنے ماں باپ کے گھر چلی گئی اور اس نے بنگلہ دیش میں ایک کورٹ میں طلاق یعنی فسخِ نکاح کیلئے درخواست پیش کی،کورٹ نے شوہر اور بیوی دونوں کی گفتگو سنی، ان دونوں کی باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے شوہر کے انکار پر نکاح فسخ نہیں کیا۔اس کے بعد بشریٰ کے والدین امریکہ چلے گئے وہاں غیر مسلم جج کے سامنے کورٹ میں فسخِ نکاح کی درخواست پیش کی،وہاں کورٹ نے شوہر کا بیان یا اس سے تحقیق کئے بغیر فسخِ نکاح کا فیصلہ کردیا۔کیا وہاں کے غیر مسلم جج کے فسخِ نکاح کا فیصلہ کرنے سے نکاح فسخ ہوجائے گا؟

جواب: غیر مسلم جج فسخِ نکاح کا فیصلہ کرے تو وہ شرعاً معتبر نہیں ہوتا اور اس سے نکاح فسخ نہیں ہوگا۔

:الحیلۃ الناجزہ: میں ہے کہ:اگر کسی جگہ فیصلہ کنندگان حاکم غیر مسلم ہو تو اس کا فیصلہ بالکل غیر معتبر ہے، اس کے حکم سے فسخ وغیرہ ہرگز نہیں ہوسکتا:لان الکافر لیس باھل للقضاء علی المسلم کماھو مصرح فی جمیع کتب الفقہ: حتیٰ کہ اگر روادِ مقدمہ غیر مسلم مرتب کرے اور مسلمان حاکم فیصلہ کرے یا بالعکس تب بھی

فیصلہ نافذ نہ ہوگا.... الی قولہ.... اور اگر فیصلہ کسی جماعت کے سپرد کیا جاوے جیسا کہ بعض مرتبہ ججوں کی جبوری کے سپرد ہو جاتا ہے یا بینچ میں پیش ہوتا ہے یا چند اشخاص کی کمیٹی کے سپرد کر دیا جاتا ہے تو اس صورت میں ان سب ارکان کا مسلمان ہونا شرط ہے، کوئی غیر مسلم جج اور مجسٹریٹ اور ممبر بھی اس کا رکن ہو تو شرعاً اس جماعت کا فیصلہ کسی طرح معتبر نہیں، ایسے فیصلہ سے تفریق وغیرہ ہرگز صحیح نہ ہوگی۔

لہٰذا صورت مسئولہ میں عورت کی درخواست پر غیر مسلم جج نے فسخِ نکاح کا جو فیصلہ کیا ہے وہ معتبر نہیں، اس فیصلہ سے نکاح شرعاً فسخ نہ ہوگا۔(جامع الفتاوی:ج 10:ص 251)

سیلاب میں عورت بہہ کر آئی ہو تو کفن دفن اور نماز جنازہ کا حکم:

سوال: سیلاب میں کوئی عورت بہہ کر آ گئی ہو، اور بدن پر کپڑے نہ ہوں اور کوئی ایسی علامت نہ ہو جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ یہ مسلمان ہے یا غیر مسلم؟ تو اس کے کفن کا کیا حکم ہے؟ نماز جنازہ پڑھی جائے یا نہیں؟

جواب: صورت مذکورہ میں جب مسلمان ہونے کی کوئی علامت نہ ہو تو مسنون طریقہ کی رعایت کئے بغیر اس کو نہلا کر کسی جگہ دفن کر دیا جائے۔ اور اگر کسی قرینہ سے دل گواہی دیتا ہو کہ مسلمان ہوگی تو نماز پڑھی جائے اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دیا جائے۔(جامع الفتاوی:ج 5:ص 277)

غیر مسلم شخص کے کنویں میں اُترنے سے کنواں ناپاک ہے:

سوال: اگر کوئی کافر نجس کپڑوں سمیت کنویں میں اُتر جائے تو اس پانی کا کیا حکم ہے؟

جواب: اُس کنویں کا پانی نکال دینا چاہئے، پانی نکالنے کے بعد کنواں پاک ہوگا، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کا فتوی ہے۔(جامع الفتاوی:ج 5:ص 179)

زکوۃ کے ڈر سے اپنے آپ کو غیر مسلم لکھوانا:

سوال: ایک صاحب نے ایک بیوہ عورت کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اگر اپنے آپ کو غیر مسلم لکھوا دیں تو زکوۃ نہیں کٹے گی۔ کیا ایسا کرنے سے ایمان پر اثر نہیں ہوگا؟

جواب: کسی شخص کا اپنے آپ کو غیر مسلم لکھوانا کفر ہے۔ اور زکوۃ سے بچنے کیلئے ایسا کرنا ڈبل کفر ہے اور کسی کو کفر کا مشورہ دینا بھی کفر ہے۔

پس جس شخص نے بیوہ کو غیر مسلم لکھوانے کا مشورہ دیا، اُس کو اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کرنی چاہئے، اور اگر بیوہ نے اس کے کفریہ مشورہ پر عمل کرلیا ہو تو اس کو بھی از سرِ نو ایمان کی تجدید کرنی چاہئے۔ (جامع الفتاوی: ج5: ص289)

کافر سے گھاس کی بیع وشراء کرنا:

سوال: (1) خودرو گھاس کو کفار یا سرکار سے خریدنا کیسا ہے؟ (2) اور کفار کے ہاتھ بیچنا کیسا ہے؟

جواب: (1) درست نہیں۔ (2) بعض کے نزدیک درست ہے۔ (جامع الفتاوی: ج6: ص130)

کفار کے میلوں میں بغرض سوداگری جانا:

سوال: ہندوؤں کے میلہ میں تجارت کے واسطے جانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر کوئی چیز سوائے اس میلہ کے کہیں نہ بکتی ہو، اس کے خرید وفروخت کے واسطے جانا بضرورت جائز ہے، اور بلاضرورت جانا بہتر نہیں، کیونکہ ایسے مجمعوں میں جانا شان مغضوبیت کی ہوتی ہے، ان میں شریک ہونا غضبِ الٰہی سے حصہ لینا ہے، اگرچہ اس مجمع والوں کے برابر گناہ نہ ہو مگر خالی نہ رہے گا۔ تو جب باوجود کراہت کے عذاب میں شریک ہو گئے تو جو خوشی سے جائیں گے وہ کیونکر بچ جائیں گے.....؟ (جامع الفتاوی: ج6: ص 137)

بینک کا سود غیر مسلم کو دینا:

سوال: بینک سے جو سود ملتا ہے وہ کس کو دیا جائے؟ ایک غیر مسلم ضرورت مند ہے، اس کو دے سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: یہ رقم.....غریب، محتاج، مسکین کو دی جاسکتی ہے، اور وہ اپنے کام میں لے سکتا ہے۔ غریب مسلمان کو فائدہ پہنچنا چاہئے، وہ بہ نسبت غیر مسلم کے زیادہ حق دار ہے۔ (جامع الفتاوی: ج6: ص 312)

کفار کی ملازمت کرنا:

سوال: کفار کی ملازمت کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: کفار کی ملازمت کی تین صورتیں ہیں:

1..... جائز ہے بلا کراہت۔ مثلاً حقوق کے ثابت کرنے، شر وفساد کو دفع کرنے، چور اور ڈاکوؤں سے حفاظت کرنے، پُل اور مہمان سرائے اور دیگر مفید عمارتوں کے بنانے کے لئے ملازمت کی جائے۔

2.....جائز ہے،مگر کراہت کے ساتھ۔مثلاً ایسی نوکری کرنا جس میں کفار کے سامنے کھڑے رہنااور تعظیم کرنا لازمی وضروری ہو کہ جس سے مسلمان کی بے عزتی اور ہتکِ شان متصور ہوتی ہے جیسے سرِ رشتہ داری وغیرہ۔

3.....حرام ہے۔مثلاً معاصی،منہیات وممنوعاتِ شرعیہ پر ملازمت کرنا،جیسا کہ مسلمانوں کے مقابلے میں جانے والی فوج اور پولیس میں ملازمت کرنا۔(جامع الفتاوی:ج6:ص476)

شرک وبدعت کرنے والوں کی سزا اور اُن کے ساتھ برتاؤ کا حکم:

سوال: جان بوجھ کر شرک وبدعت کرنے والوں کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب: شرک سب سے بڑا گناہ ہے،اس کی عدمِ مغفرت کی وعید قرآن کریم میں ہے۔اگر اسلامی حکومت ہو،کوئی مسلمان شرک یا کفر کرے،جس کی وجہ سے مرتد ہوجائے اور توبہ نہ کرے بلکہ اپنے ارتداد پر باوجود فہمائش کے جما رہے تو حکومتِ اسلامی اس کو قتل کرادے گی۔اور بدعت اگر شرک وکفر تک نہ پہنچی ہو تو اس کے مرتکب کو تعزیر کرے گی۔

اب جبکہ اسلامی حکومت نہ ہونے کی وجہ سے اِن احکام کا نفاذ دشوار ہے تو مشرک سے قطع تعلق کردیا جائے۔رشتہ داری،سلام کلام،میل جول،سب کچھ اس سے ترک کردیا جائے۔اور بدعتی سے بھی قطع تعلق کرلیا جائے تاکہ تنگ آکر توبہ کرے۔(جامع الفتاوی:ج7:ص307)

غیر مسلم ممالک سے درآمد شدہ گوشت حلال نہیں ہے:

سوال: یہاں پر گوشت یا مرغی کے گوشت کے پیکٹ ملتے ہیں جو کہ یورپ یا دیگر غیر ممالک (جو کہ مسلم ممالک نہیں ہے) سے آتے ہیں،معلوم نہیں کہ انہوں نے کس طرح ذبح کیا ہوگا،ذبح پر تکبیر پڑھنا تو درکنار۔کیا ایسا گوشت وغیرہ ہم مسلمان استعمال کرسکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: جس گوشت کے بارے میں اطمینان نہ ہو کہ وہ حلال طریقہ سے ذبح کیا ہوگا،اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔یورپ اور غیر مسلم ممالک سے درآمد شدہ گوشت حلال نہیں ہے۔(جامع الفتاوی:ج8:ص223)

غیر مسلم کے جنازہ جلانے کے لئے لکڑی اُجرت پر لے جانے کا حکم:

سوال: ہندو کے جنازہ جلانے کی لکڑی وغیرہ مزدوری پر مسلمان کو لے جانا کیسا ہے؟

جواب: یہ مزدوری مسلمان کیلئے جائز تو ہے،لیکن احتراز اولیٰ ہے۔(جامع الفتاوی:ج6:ص362)

مسلمان کے خلاف کفار کی گواہی:

سوال: اگر: مدعیٰ علیہ: مسلمان ہو اور گواہ کافر ہو تو ان کی گواہی مقبول ہوگی یا نہیں؟

جواب: مقبول نہیں ہوگی۔ (جامع الفتاوی: ج 7: ص 394)

اگر مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق گوشت مہیا نہ ہو تو کھانا جائز نہیں:

سوال: جہاز پر گائے کا گوشت غیر مسلموں کے ہاتھوں سے کٹا ہوا ہوتا ہے۔ کیا اس کا کھانا جائز ہے؟ مسلمانوں کے علاوہ کسی اور شخص کے ہاتھ کا ذبیحہ جائز ہے؟ اس کی کیا شرائط ہیں؟

جواب: کسی صحیح مسلمان یا صحیح اور واقعی اہل کتاب کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا گوشت کھانا جائز ہے۔ بشرطیکہ وہ صحیح طریقہ سے: بسم اللّٰہ: پڑھ کر ذبح کیا گیا ہو۔ دیگر غیر مسلموں کے ہاتھ کا کٹا ہوا گوشت حلال نہیں۔ غیر مسلم کمپنیوں کے جہازوں میں اگر مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق گوشت فراہم نہیں کیا جاتا تو اس کا کھانا جائز نہیں۔

(جامع الفتاوی: ج 8: ص 223)

کیا مسلمان، غیر مسلم مملکت میں حرام گوشت استعمال کر سکتے ہیں:

سوال: میں امریکہ میں زیر تعلیم ہوں، یہاں پر اکثر ممالک کے طلبہ ہیں، جب انہیں کوشش کے باوجود حلال گوشت میسر نہیں ہوتا تو سٹور سے ایسا گوشت خریدتے ہیں جو اسلامی طریقہ پر ذبح شدہ نہیں ہوتا۔ بتائیں ہم کیا کریں؟

جواب: صورت مسئولہ میں سب سے پہلے چند اصول سمجھ لیں، اس کے بعد ان شاء اللّٰہ مذکورہ بالا مسئلہ سمجھنے میں کوئی دشواری نہیں ہوگی۔

1.....اکل حلال ضروری اور فرض ہے، حلال کو ترک کرنا اور حرام کو اختیار کرنا بغیر ضرورت شرعی ناجائز و حرام ہے۔

2.....حلال چیزیں جب تک مل جائیں حرام کا استعمال جائز نہیں۔

3.....گوشت پسندیدہ اور مرغوب چیز ہے، اگر حلال مل جائے تو بہتر ہے، لیکن اگر حلال نہ مل سکے تو حرام کا استعمال درست نہیں۔

4.....کسی کے نزدیک پسندیدہ ہونے کی وجہ سے حرام کا استعمال حلال نہیں ہوتا۔

5.....حرام اشیاء کا استعمال اُس وقت جائز ہے جبکہ حلال بالکل نہ ملے، جان بچانے کیلئے کوئی حلال چیز موجود نہ ہو، اسی کو اضطرارِ شرعی کہا جاتا ہے۔(جامع الفتاوی:ج8:ص224)

دارالاسلام میں کافروں کا تبلیغی اجتماع:

سوال: اسلامی ریاست میں کفروشرک کی تبلیغ کی اجازت دی جاسکتی ہے یا نہیں؟ کیا بطورِ حُسنِ سلوک یا رواداری اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کو اُن کے باطل دین کی تبلیغ کی اجازت دی جاسکتی ہے؟

جواب: دارالاسلام میں غیر مسلمین اپنے گھروں یا عبادت گاہوں میں مذہبی تبلیغ کرسکتے ہیں، کھلے مقامات پر انہیں تبلیغی اجتماع کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔حتّٰی کہ وہ اپنی مذہبی کتاب بھی بلند آواز سے نہیں پڑھ سکتے۔

(جامع الفتاوی:ج8:ص330)

دارالاسلام میں عیسائیت کی تبلیغ کا حکم:

سوال: آج کل مملکت خداداد پاکستان میں عیسائی کھلے عام بازاروں میں عیسائیت کی تبلیغ کرتے ہیں۔کیا اسلام اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ غیر مسلم دارالاسلام میں اپنے مذہب کی آزادی سے تبلیغ کرے؟

جواب: اسلام اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دیتا کہ کوئی غیر مسلم آزادی سے مسلمانوں میں اپنے مذہب کی تبلیغ کرے، بلکہ مسلمان حاکمِ وقت پر یہ لازم ہے کہ وہ انہیں اس عمل سے باز رکھے۔

جہاں تک دارالاسلام میں غیر مسلموں کی آزادی کا تعلق ہے تو وہ صرف ان کے ہم مذہبوں تک محدود ہے، یہاں تک کہ وہ بلند آواز سے اپنی مذہبی کتاب کی تلاوت بھی نہیں کرسکتے۔(جامع الفتاوی:ج8:ص331)

دارالاسلام میں غیر مسلمین کی نئی عبادت گاہ:

سوال: کیا اسلامی ریاست میں غیر مسلم اپنی عبادت گاہیں تعمیر کرسکتے ہیں؟ واضح رہے کہ نئی عبادت کی تعمیر مقصود ہے۔

جواب: غیر مسلمین کو دارالاسلام میں نئی عبادت گاہیں تعمیر کرنے کی اجازت نہیں۔پرانی عبادت گاہیں باقی رکھ سکتے ہیں، اُن کی مرمت بھی کرسکتے ہیں، مگر قدیم عمارت پر اضافہ نہیں کرسکتے۔اسی طرح ان کا کوئی شہر فتح ہونے کے

وقت اس میں اگر کوئی عبادت گاہ ویران تھی تو اسے ازسرِنو آباد کرنے کی اجازت نہیں۔(جامع الفتاوی:ج8:ص331)

نومسلمہ کو ہندو والدین کے سپرد کرنا:

سوال: ایک مسلمان نے ہندو لڑکی کو اغوا کیا، پھر اس کو مسلمان کر کے اس سے نکاح کر لیا۔اب بعض مسلمان چاہتے ہیں کہ اس لڑکی کو اس کے ہندو والدین کے پاس بھیج دیں۔کیا حکم ہے؟

جواب: جس نے کافرہ لڑکی کو اغوا کیا اُس نے بُرا کیا،مگر اس کے قبولِ اسلام کے بعد جب اس سے نکاح کیا تو نکاح درست ہوگیا۔اب اس لڑکی کو کفار کے حوالہ کرنا قطعاً جائز نہیں۔بلکہ یہ نومسلمہ ازخود کفار کے پاس جانا چاہے تب بھی اسے نہ جانے دیا جائے۔ہاں! وقتی طور پر والدین یا محرم رشتہ داروں سے ملنے میں مضائقہ نہیں۔

(جامع الفتاوی:ج8:ص353)

مسلمانوں کے خلاف کفار کی مدد کرنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام کہ ایک اسلامی ملک کسی دوسرے اسلامی ملک کے خلاف کسی کافر ملک کی امداد و تعاون کر سکتا ہے یا نہیں؟ جبکہ وہ ملک خالص اسلامی ہے،اس میں کلی طور پر اسلامی قوانین رائج ہیں۔اور کافر ملک صرف اسلامی قوانین جاری کرنے کی وجہ سے اس کا مخالف بن گیا ہے اور اس پر ظلم و زیادتی کرنے کیلئے بے بنیاد اور من گھڑت الزامات لگا رہے ہے،جس کا اس کے پاس کوئی ثبوت بھی نہیں ہے۔مہربانی فرما کر اس بارے میں شرعی نقطہ نظر سے مطلع فرمائیں؟

جواب: کسی مسلمان ملک کے خلاف کسی بھی کافر ملک سے محض دنیاوی مفادات کی خاطر تعاون کرنا یا اس کا آلۂ کار بننا شرعی نقطۂ نظر سے حرام و ناجائز ہے۔کسی بھی مسلمان ملک کا سربراہ اگر ایسا کرتا ہے تو اس کے خلاف بغاوت کرنا اور ایسی لادین قیادت کو ختم کر کے صالح اور دیندار شخص کو حاکم مقرر کرنا مسلمان رعایا پر لازم اور ضروری ہے۔اس لئے کہ مسلمان،مسلمان کا بھائی ہے،وہ نہ تو خود اس پر ظلم کرے گا اور نہ بے بنیاد الزامات کی بنا پر اسے کسی کافر کے حوالے کرنے کا شرعاً مجاز ہے۔(جامع الفتاوی:ج8:ص357)

غیر مسلموں کے برتنوں میں کھانا پینا:

سوال: ایک مسلمان کے لئے کفار و مشرکین کے برتنوں میں کھانا پینا جائز ہے یا نہیں؟

جـــواب: کفار کے برتنوں کو استعمال کرنے سے پہلے اچھی طرح دھولیا جائے۔دھونے سے پہلے ایسے برتنوں میں کھانا پینا مکروہ ہے،تاہم اگر دھوئے بغیر اُن میں کھاپی لیا جائے تو جائز مع الکراہۃ ہے،اور ایسا کرنے والا حرام کھانے پینے والوں میں شمار نہ ہوگا بشرطیکہ اُن برتنوں کی ناپاکی کا علم نہ ہو،اور اگر علم ہو تو دھونے سے پہلے اُن برتنوں میں کھانا پینا جائز نہیں۔(جامع الفتاوی:ج8:ص 367)

چرم قربانی کے دام غیر مسلم کو دینا:

سوال: چرم قربانی کے دام اگر غیر مسلم غریب کو دیئے جائیں تو ادا ہو جائیں گے یا نہیں؟

جواب: مختلف فیہ ہے۔اس لئے احوط یہی ہے کہ غیر مسلم کو چرم قربانی کے دام نہ دیئے جائیں۔

(جامع الفتاوی:ج8:ص260)

مسجد کے حجرے میں غیر مسلم کا رہنا:

سوال: کسی حجرے میں (جبکہ حدودِ مسجد سے خارج ہے) غیر مسلم کاشت کار کا جو درختوں وغیرہ کا محافظ ہے،رہنا جائز ہے یا نہیں؟

جـــواب: مسجد کے حجرے میں کسی غیر مسلم کا رکھنا اگر چہ وقف درختوں کی حفاظت کی غرض سے ہو مناسب نہیں،البتہ احاطہ مسجد جس میں کاشت وغیرہ ہوتی ہے اس میں کوئی حجرہ بنا کر اس میں کسی غیر مسلم کو رکھا جا سکتا ہے،کیونکہ یہ حجرے فنائے مسجد میں داخل ہیں اور عادتاً فنائے مسجد کے حجرے خاص مصالحِ مسجد کیلئے بنائے جاتے ہیں،جیسے امام، مؤذن یا طالب علم وغیرہ.....لوگوں کی رہائش کیلئے،اور مسجد کی جائیداد کی حفاظت کرنے والا ملازم جبکہ وہ غیر مسلم ہے،ان مصالح کے اندر داخل نہیں،اگر چہ جائیداد مسجد کے متعلقہ مصالح میں داخل ہے لیکن یہ دونوں چیزیں (یعنی مصالح مسجد اور مستغلات مسجد) جدا جدا ہیں،ایک کا استعمال دوسرے میں جائز نہیں۔(جامع الفتاوی:ج9:ص 89)

کافر کے مسجد میں داخل ہونے کا حکم:

سوال: قنوج کی شاہی مسجد کو ہندو دیکھنے آتے ہیں،مؤذن وغیرہ لالچ کی وجہ سے ان کو اجازت دے دیتے ہیں،وہ لوگ ننگے پیر اور رزانو کھلے ہوئے ہوتے ہیں،اور عورتیں لنگا پہنے ہوئے ہوتی ہیں۔ایسی حالت میں ان کو مسجد میں داخل ہونے کی اجازت ہو سکتی ہے یا نہیں؟مشرک لوگ ناپاک ہیں،اس وجہ سے ہم ان کو مسجد میں داخل ہونے سے منع

کرتے ہیں۔لوگ کہتے ہیں کہ ظاہر میں نجاست نہ ہوتو داخل ہونا جائز ہے۔کیا حکم ہے؟

جواب: مشرکوں کے بدنِ باطن کے پاک وناپاک ہونے کی بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں، جب مسلمان بچوں کا جبکہ غالب احوال میں ان کا بدن ناپاک ہوتا ہے، مسجد میں داخل کرنا حرام ہے تو بالغان کفار جہاں علاوہ نجاست غالبہ کے دوسرے موانع بھی ادخالِ مسجد کے جمع ہیں ان کو مسجد میں داخل ہونے کی کیسے اجازت دی جائے گی؟ اور نجاست کا اُن پر غالب ہونا ظاہر ہے، خصوصاً پاخانے کے بعد نجاست زائل کرنے کا اہتمام نہ ہونا اُن کا یقینی ہے، اور دوسرے موانع میں سے بڑا مانع یہ ہے کہ وہ مندروں میں مسلمانوں کو نہیں جانے دیتے تو غیرتِ اسلامی ضرور مانع ہونا چاہئے۔(جامع الفتاوی:ج9:ص216)

مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوسکتا اور اس کے متعلق مزید دو سوالات:

سوال: 1.....کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید ایک ہندو مشرک باپ کا بیٹا مسلمان ہوا ہے۔اس کا باپ ہندو ایک کثیر جائیداد کا مالک ہے۔کیا زید اپنے باپ کے بعد اس کی جائیداد کا وارث شرعاً ہوسکتا ہے یا نہیں؟ بحالیکہ زید از روئے قانون گورنمنٹ بناء پر جائیداد جدی ہونے کے (یعنی زید کے دادا ہندو کی جائیداد ہونے کے باعث) وارث ہوسکتا ہے۔اور اگر زید از روئے راجح مذہب شریعت محمدی ﷺ جس کی بناء اس امر پر ہے کہ اختلاف دینین موانع ارث ہے وارث نہ ہوسکے تو بنابر مرجوح مذہب جو کہ حدیث:الاسلام یعلو و لا یعلی: سے بعض صحابہؓ مثل حضرت معاذ بن جبلؓ و معاویہؓ بن ابی سفیانؓ محمد بن الحنفیہؒ محمد بن علی بن الحسینؒ و مسروق ؒ وغیرہ کہتے ہیں کہ مسلم اپنے باپ کافر کا وارث ہوسکتا ہے کافر اپنے باپ مسلم کا وارث نہیں ہوسکتا۔اگر اپنا ورثہ لے تو کیا اس کا یہ ورثہ لینا جائز ہے یا نہ؟ اور اس کا یہ حاصل کردہ مال حلال ہوگا یا حرام یا مشتبہ؟

2.....چونکہ ضلع ہذا میں بعض تو مسلموں نے اپنے ہندو باپ کی جائیداد سے از روئے قانون سرکاری ورثہ حاصل کرلیا۔لہذا زید مذکور اپنے باپ ہندو (جو کہ اس وقت زندہ ہے اور اپنے ہندو بیٹے کو اپنی جائیداد تملیک کرنا چاہتا ہے) پھر یہ دباؤ ڈال کر کہ میں آپ کی وفات کے بعد از روئے قانون سرکاری ضرور ہی وارث ہوجاؤں گا۔تو آپ مجھے پورا حصہ نہ دیں، ادھورا حصہ دیں، مثلاً بجائے نصف حصہ کے ثلث دیں۔تو کیا یہ مصلحت جائز ہے؟ اس لئے کہ اس میں ایک گونہ دباؤ ہے؟ اور کیا ایسا دباؤ جائز ہے؟ چونکہ کافر کسی مسلم کو کچھ مال تملیک کردے تو شرعاً مسلم کو اس مال کا حاصل کرنا جائز ہے۔

لہذا صورت مذکورہ بالا میں جو کہ ایک گونہ دباؤ کی صورت ہے بطورِ مصالحت مال حاصل کرنا جائز ہے یا نہ؟ یہ دوسری صورت یعنی بطورِ مصالحت کے زید مال حاصل کرے اس لئے اختیار کرتا ہے کہ اگر بنا ءبر مذہب راجح بطور ورثہ مال حاصل کرتے ہیں حلت مال میں کچھ شبہ ہو تو بطورِ مصالحت مذکورہ مال حاصل کرے۔

3.....عمر وایک نومسلم شخص از ہندو مذہب ہے اس نے ایک کثیر جائیداد جدی بموجب قانون گورنمنٹ اپنے ہندو باپ کے ورثہ سے حاصل کی ہے۔اب اس کی اولاد جو قبل از اسلام تھی یعنی ہندو اولاد بھی از روئے قانون سرکاری عمر کے مرنے کے بعد ضروری ہے وارث ہوگی، چونکہ عمر کی ہندو اولاد آریہ ہے جو کہ سخت ترین دشمنانِ اسلام سے ہے۔

لہذا کیا عمرو کو اس امر کی کوشش کرنا کہ کسی طرح اس کی ہندو اولاد اس کے مرنے کے بعد وارث نہ ہو واجب نہیں ہے۔جبکہ شرعاً کافر مسلم کا کسی صورت میں وارث نہیں ہوسکتا۔اور اس عدم کوشش سے کیا عمرو گنہگار نہیں ہے؟ واضح رہے کہ عمرو کی اس وقت دو مسلمان بیویاں، دو مسلم بیٹے اور دو مسلم لڑکیاں صاحبِ اولاد ہیں۔عمرو کی ہندو اولاد نے عمرو کے ساتھ مقدمہ کیا حتی کہ نوبت چیف کورٹ تک پہنچی۔قانوناً سرکاری یہ ہے کہ مورث کی جدی جائیداد یعنی وارث کے دادا کی جائیداد سے مسلم کافر کا اور کافر مسلم کا وارث ہوسکتا ہے اگرچہ مورث اپنے حین حیات میں اسے محروم کرنے کی وصیت بھی کر جائے، یعنی اختلاف دینین موانع ارث نہیں۔

جواب: 1.....مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوسکتا: كما هو مصرّح في كتب الفقه و الفرائض: اور جب بدونِ استحقاق کافر کے ورثہ لیا تو حلال کیسے ہوگا۔

2.....کافر اگر اپنی خوشی سے کسی کو دے دیں تو حلال ہوجاتا ہے لیکن جب اس پر دباؤ ڈالا تو رضامندی کہاں رہی؟ پس یہ مصالحت معتبر نہیں ہے۔پس صورتِ جواز یہ ہے کہ ہندو باپ سے صاف صاف کہہ دیں کہ گو قانوناً میں آپ کا وارث ہوسکتا ہوں مگر میرا مذہب اس کی اجازت نہیں دیتا کہ میں آپ کا وارث بنوں۔اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ خوشی سے جو کچھ دینا چاہیں اپنی زندگی میں دے دیں۔اور مجھے وارث نہ بنائیں، بلکہ یہ کہدو کہ میں نے اپنے نومسلم بیٹے کو اپنی زندگی میں حصہ دے دیا ہے۔لہذا میرے بعد وارث نہ ہوگا اور ساتھ ہی یہ بھی کہے کہ یہ دینا اپنی خوشی پر ہے۔اگر آپ نہ دیں تو نہ میں قانونی چارہ کوئی کروں گا اور نہ ناخوش ہوں گا۔

3.....نمبر 1 سے معلوم ہوا کہ خود عمرو ہی کو اس جائیداد میں سے میراث نہیں ملتی تو اس میں وہ تصرف کیسے کرے گا۔(جامع الفتاوی: ج9: ص449)

غیر مسلموں کے ساتھ دوستی کی ممانعت اور اُن سے امداد لینے کا حکم:

ارشاد باری تعالیٰ ہے: یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْالَاتَتَّخِذُوْاالْیَھُوْدَوَالنَّصٰرٰی اَوْلِیَآءَ،بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ،وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّہٗ مِنْھُمْ،اِنَّ اللّٰہَ لَایَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ:

ترجمہ: اے ایمان والو! مت بناؤ یہود و نصاریٰ کو دوست، وہ آپس میں دوست ہیں ایک دوسرے کے، اور جو کوئی تم میں سے دوستی کرے ان سے تو وہ انہی میں سے ہے، اللہ ہدایت نہیں کرتا ظالم لوگوں کو۔

وقال اللّٰہ تعالیٰ:فَتَرَی الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ یُّسَارِعُوْنَ فِیْھِمْ یَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓی اَنْ تُصِیْبَنَادَآئِرَۃٌ،فَعَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّاْتِیَ بِالْفَتْحِ اَوْاَمْرٍمِّنْ عِنْدِہٖ فَیُصْبِحُوْاعَلٰی مَااَسَرُّوْافِیْٓ اَنْفُسِھِمْ نٰدِمِیْنَ:

ترجمہ: اب تو دیکھے گا اُن کو جن کے دل میں بیماری ہے دوڑ کر ملتے ہیں اُن میں، کہتے ہیں کہ ہم کو ڈر ہے کہ نہ آجائے ہم پر گردش زمانہ کی، سو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد ظاہر فرمادے فتح یا کوئی حکم اپنی پاس سے، تو لگیں اپنے جی کی چھپی بات پر پچھتانے۔

امام ابوبکر جصاص رازیؒ اس آیت کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ: ان آیات میں اللہ تعالیٰ جل شانہ نے کفار کی دوستی اور اُن کے ازلال سے منع فرمایا، اور اُن کی ازلال اور اہانت کا حکم فرمایا، اور اُن سے مسلمانوں کے (اجتماعی) کاموں میں امداد لینے سے منع فرمایا ہے، کیونکہ اس میں اُن کی عزت اور برتری ہے۔

اسی طرح دیگر بھی کئی آیتیں ہیں جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کیلئے اپنی عزت و وقار کو مجروح کر کے کفار سے استعانت لینا صحیح نہیں، جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْالَاتَتَّخِذُوْابِطَانَۃً مِّنْ دُوْنِکُمْ لَایَاْلُوْنَکُمْ خَبَالًا: اے ایمان والو! نہ بناؤ بھیدی کسی کو اپنوں کے سوا، وہ کمی نہیں کرتے تمہاری خرابی میں۔

علامہ ابوبکر جصاص رازیؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ: اس آیت میں اس بات کی دلیل ہے کہ مسلمانوں کے (اجتماعی) کاموں اور ملازمتوں میں کفار اہل ذمہ سے امداد لینا جائز نہیں۔

اسی طرح آیت کریمہ: یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْالَاتَتَّخِذُوْاالْیَھُوْدَوَالنَّصٰرٰی اَوْلِیَآءَ،بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ،وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّہٗ مِنْھُمْ: میں بھی اس چیز کی وضاحت کر دی گئی ہے۔

اس آیت کے ذیل میں علامہ ابوبکر جصاص رازیؒ فرماتے ہیں کہ: ان آیات میں حق تعالیٰ جل شانہ نے کفار

کی دوستی اوران کے اعزاز سے منع فرمایا ہے،اوران کی اہانت وازلال کا حکم دیا ہے،اوران سے مسلمانوں کے(اجتماعی) کاموں میں امداد لینے سے منع فرمایا ہے،کیونکہ اسی میں ان کی عزت اوربرتری ہے۔

ارشادباری تعالیٰ ہے:اَلَّذِیْنَ یَتَّخِذُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ،اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَھُمُ الْعِزَّۃَفَاِنَّ الْعِزَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا:

ترجمہ: وہ جوبناتے ہیں کافروں کواپنارفیق مسلمانوں کوچھوڑکر،کیاڈھونڈتے ہیں ان کے پاس عزت، سوعزت تواللہ تعالیٰ ہی کےواسطے ہےساری۔(جامع الفتاوی:ج8:ص373)

غیرمسلم کوسلام کرنا:

غیرمسلم کوسلام میں پہل تونہیں کرنی چاہئے،البتہ اگروہ پہل کرےتوصرف:وعلیکم:کہہ دیناچاہئے۔

(جامع الفتاوی:ج2:ص346)

کافرسےدوستانہ تعلقات رکھنا:

کفارسے دوستانہ تعلق اوردلی محبت حرام ہے،البتہ دنیوی معاملات میں لین دین وغیرہ بضرورت درست ہے۔(جامع الفتاوی:ج2:ص347)

غیرمسلم کےساتھ دوستی کرنا:

اسلام چھوت چھات کا قائل نہیں،غیرمسلموں سے دوستی رکھنا،ان کی شکل وضع اختیارکرنا اوران کے اطوار وعادات کواپناناحرام ہے۔(جامع الفتاوی:ج2:ص348)

کافروں کےشعارکواختیارکرنا:

غیرمسلم قوم کےشعارِقومی کواختیارکرنا گناہ کبیرہ ہے،اورشعارِمذہبی کواختیارکرنابلاضرورتِ معتبرہ کفرہے۔

(جامع الفتاوی:ج2:ص348)

بدعتیوں کی کتابوں کی تجارت:

سوال: کتب غیرمذہب ومبتدعین کی تجارت وطبع واشاعت کرنا کہ اس میں ابطال مذہب حق اورتائید

مذہب باطلہ ہوتی ہے، منع و ناجائز ہے یا نہیں؟

جواب: ایسی کتب کی تجارت حرام ہے کہ وہ خود معصیت کی اشاعت اور اسلام کی توہین ہے۔

(جامع الفتاوی: ج6: ص49)

بدعتی مشرک کی شرکت سے کسی کی بھی قربانی نہ ہوگی:

سوال: ایک بریلوی کا عقیدہ یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ غیب جانتے ہیں اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہے، حضور اکرم ﷺ اور اولیائے کرام مختار کل ہیں، نفع و نقصان پہنچا سکتے ہیں، بیماری اور صحت، عزت و ذلت اور اولاد اُن کے اختیار میں ہے۔ ایسا انسان اُضحیہ میں شریک ہو جائے تو دوسرے شرکاء کی قربانی ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب: ایسا شخص مشرک ہے، اس کے ساتھ اُضحیہ میں شرکت جائز نہیں۔ جو لوگ اس کے ساتھ شریک ہوں گے اُن میں سے کسی کی بھی قربانی نہ ہوگی۔ (جامع الفتاوی: ج8: ص167)

بدعتیوں اور مشرکوں کے ساتھ تعلقات رکھنا:

سوال: بدعتی یا مشرکوں کا کوئی کام یا حاجت پوری کرنے سے یا اخلاق سے باتیں کرنے سے کچھ ثواب ہے یا عذاب؟ بلکہ اخلاق و رسم سے تو فائدہ نصیحت وغیرہ کا معلوم ہوتا ہے اور ترش رُوئی سے تو یہ متصور نہیں اور کلام کا نہ ہونا بالکل محروم نصیحت سے رکھنا ہے، اور شرکت جنازہ سے تجہیز و تکفین مراد ہے یا جنازہ کے ساتھ جانا ہے، اگر بدعتی کے جنازہ کی شرکت نہ کرے تو ثواب ہے؟

جواب: جو شخص بوجہ گناہ ترک کرے گا اس کو زیادہ ثواب ہے اور جو بوجہ طعنہ یا کفالت وغیرہ ترک کرے گا تو اگر خدمت کا ثواب اس کو نہ ہو مگر گناہ سے وہ بچ گیا۔ (جامع الفتاوی: ج3: ص318)

مدرسہ چلانے کے لئے مجلس میلاد میں شرکت:

سوال: زید نے ایک مدرسہ ایسی جگہ قائم کیا جہاں اہل بدعت ہیں مگر خود بدعات سے گریز کرتا ہے، مگر اس مصلحت کے پیش نظر کہ اگر بدعت میں شرکت نہ کی تو یہ لوگ مدرسہ میں بچے نہیں بھیجیں گے، ان کی بدعات میں شرکت کر لے تو کیسا ہے؟ بالفرض تبلیغ کی نیت سے ان کے میلاد میں شرکت کرے۔ زید کا یہ فعل کیسا ہے؟ اور ایسی صورت میں زید کیا کرے؟

جواب: زید کیلئے مصالح مدرسہ کی خاطر ان مجالس بدعت میں شرکت کرنا جائز نہیں۔یہ ایسا ہوگیا جیسا کہ باجے بجا کر لوگوں کو جمع کیا جائے اور پھر انہیں نماز کی طرف دعوت دی جائے،اس کی اجازت نہیں۔

(جامع الفتاوی:ج4:ص312)

مجالس بدعت میں شریک ہونا:

سوال: آیت:وقدنزّل علیکم فی الکتاب ان اذاسمعتم اٰیات اللّٰہ یکفر بھا ویستزأبھافلاتقعدوا معھم حتّٰی یخوضوافی حدیث غیرہ،انّکم اذامّثلھم: سے تمام مجالس ممنوعہ غیر مشروعہ وبدعات ضلالہ ثابت ہوتی ہے یا نہیں؟زید کہتا ہے کہ ہرگز نہیں،بلکہ مجالسِ کفرواستہزاء کو فرمایا ہے،دیگر اُمور کو اِس کے تحت میں داخل کرنا تحریف کلام اللہ شریف ہے۔لہذا مقولہ زید صحیح ہے یا نہیں؟اور تفسیر معالم میں تحت آیت جو قول حضرت ضحاکؒ سے منقول ہے:قال الضّحاك عن ابن عباسؓ دخل فی ھذہ الآیۃ کل محدث فی الدین وکل مبتدع الی یوم القیامۃ:یہ زید کے مقولہ کا منافی ہے یا نہیں؟

جواب: اس آیت سے عدمِ شرکت مجالسِ غیر مشروعہ ثابت ہوتی ہے۔اس طرح کہ استہزاء بکتاب اللہ حرام ہے:علیٰ ھذا:بدعات خلاف حکم شرع حرام ہیں،جیسا کہ ان کی شرکت کی حرمت ثابت ہوتی ہے،ایسے ہی دیگر معاصی کی بھی۔اور معنی تفسیر ضحاک کے یہ ہے کہ کل مبتدع کے ساتھ بیٹھنا اور ہر بدعت کا شریک ہونا حرام ہے۔آپ کا فہم درست ہے۔(جامع الفتاوی:ج5:ص85)

بدعتی پیر سے عقیدت مذموم ہے:

ایک بی بی نے حضرت حکیم الامتؒ سے رجوع کیا،پہلے وہ کسی بدعتی پیر سے بیعت تھیں۔حضرتؒ نے ان کو لکھا کہ:پہلے پیر سے اب عقیدت ہے یا نہیں؟انہوں نے لکھا کہ محبت تو ہے مگر عقیدت نہیں۔حضرتؒ نے اس پر فرمایا:اگر محبت ہو عقیدت نہ ہو تو کیا حرج ہے،تیتر یا بٹیر پال لیتے ہیں،ان سے محبت ہوتی ہے،عقیدت تو نہیں ہوتی،اگر بدعتی پیر سے ایسا ہو تو کیا حرج ہے۔بیچاری نے سچی بات لکھ دی ہے کہ محبت تو ہے لیکن عقیدت نہیں۔

(جامع الفتاوی:ج3:ص135)

حضرت مولانا سعید احمد جلالپوری شہیدؒ کا فتوی

قادیانی اور شیعہ کے ساتھ مناکحت ومجالست اور اُن کے ذبیحہ کا حکم:

سوال: 1.....ایک مولوی صاحب نے بروز جمعہ یہ فتوی بیان فرمایا کہ شرعاً جملہ افراد اہل شیعہ واحمدی کافر ہیں اور جو شخص ان کے ساتھ خوردونوش کرے گا یا ان کے ساتھ کسی تقریب میں شامل ہوگا کافر متصور ہوگا اور پھر اس کے ساتھ برتاؤ کرنے والا بھی کافر ہوگا: علی ھذاالقیاس..... سلسلہ کفر جاری رہے گا۔اور جملہ عورات کا نکاح ناجائز اور فسخ شدہ ہیں جو لڑکیاں اہل سنت والجماعت کی کسی شیعہ یا احمدی کے ساتھ بیاہی ہوئی ہیں ان کی اولاد ولدالحرام ہیں اور وہ زنا کرا رہی ہیں، کیا جملہ افراد اہل شیعہ کافر ہیں؟

2.....کیا جملہ افراد احمدی جماعت کے کافر ہیں؟ ہم حنفی ہیں اور جس فرقۂ احمدیہ کا ہم سے تعلق ہیں وہ کسی مسلمان کو کافر نہیں کہتے؟

3.....کیا جملہ عورات کے نکاح ناجائز اور فسخ شدہ ہیں جو اہل سنت والجماعت کی لڑکیاں ہیں اور کسی شیعہ یا احمدی سے بیاہی ہوئی ہیں اور اس طرح وہ زنا کر رہی ہیں؟

4.....کیا کسی معزز شیعہ یا احمدی اہل برادری کی تعظیم کرنا کفر ہے اور پھر جو اس کے ساتھ برتاؤ کرے گا یا اس کی کسی تقریب میں شریک ہوگا وہ بھی کافر ہوگا یا گنہگار؟

جواب: مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین سب باتفاق علمائے اہل حق کافر ومرتد ہیں۔ان سے کسی قسم کا اتحاد وارتباط رکھنا اور بیاہ شادی کرنا سب حرام ہے۔اور روافض میں یہ تفصیل ہے کہ جو فرقہ ان کا قطعیات کا منکر ہے اور سبِّ شیخینؓ کرتا ہے اور حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتا ہے، یعنی افک کا معتقد ہے اور صحابہ کرامؓ کی تکفیر کرتا ہے

وہ بھی کافر ومرتد ہے۔ان سے مناکحت ومجالست حرام ہے۔اور واضح ہو کہ روافض تبرا کو ہی ہوتے ہیں اگر چہ بوجہ تقیہ کے جو اِن کے نزدیک دینی فعل ہے اپنے آپ کو چھپاتے ہیں اور اپنے عقائدِ باطلہ مخفی رکھتے ہیں۔لہذا ان کے قول وفعل کا اعتبار نہ کیا جاوے بلکہ ان کے اصولِ مذہب کو دیکھا جاوے۔پس بعد اس تمہید کے آپ خود اپنے سوالات کا جواب سمجھ سکتے ہیں۔

1.....اکثر افراد شیعہ ایسے ہیں کہ ان کے کفر پر فتوی ہیں اور اصول مذہب کے اعتبار سے ان کے کفر میں کچھ تردد نہیں۔لہذا ان کے ذبیحہ میں اور ان سے رشتۂ مناکحت قائم کرنے میں احتیاط کی جاوے اور احتراز کیا جاوے۔

2.....قطعاً کافر ومرتد ہیں اور یہ غلط ہیں کہ وہ مسلمان کو کافر نہیں کہتے۔ان کے کتبِ مذہب کو دیکھو کہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ جو کوئی مرزا کو نبی نہ مانے وہ کافر ہے اور جو اس کو کافر نہ سمجھے وہ بھی کافر ہے۔

3.....یہ صحیح ہے کہ وہ نکاح نہ ہوا اور اس حالت میں صحبت و جماع کرنا زنا ہے۔

4.....یہ حکم عام نہیں ہے مگر معصیت اور فسق ہونے میں اس کے کلام نہیں ہے،اور حدیث شریف میں ہے :من وقّر صاحب بدعة فقد اعان على هدم الاسلام: پس جبکہ مبتدع کی تعظیم وتوقیر کرنا گویا اسلام منہدم کرنا ہے تو ایسے گمراہ کافر ومرتد فرقوں کی تعظیم وتوقیر کس درجہ معصیت ہوگی۔

(فتاوی ختم نبوت:ج1:ص100)

رافضی کافر ہیں اور مسلمان کے میراث سے محروم ہوں گے،اور اُن کے ساتھ نکاح کرنے اور میل ملاپ رکھنے اور اُن کی امامت کا حکم:

سوال: رافضیہ بلاتفضیلیہ کافر ہیں یا نہیں؟ نماز میں ان کی اقتدا اور ان سے سلام مصافحہ کرنا روا ہے یا نہیں؟ ان کی ورثہ مسلم کو یا مسلم کی وراثت ان کو پہنچتی ہے یا نہیں؟ اور مسلم عورت کو ان کے ساتھ نکاح جائز ہے یا نہیں؟ اگر مسلمان عورت کا خاوند ان فرقوں میں داخل ہو جائے مذہب اہل سنت والجماعت بدل لیوے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ بلاطلاق وہ دوسری جگہ نکاح لے سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: رافضیہ میں سے غالی قطعاً کافر ہیں، جو حضرت ابوبکرؓ وغیرہم کو مرتد کہتے ہیں۔اور زیدیہ کافر نہیں، جن کا عقیدہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کی امامت خطا نہیں ہے مگر حضرت علیؓ افضل ہے۔اور حضرت عثمانؓ کے بارہ میں ساکت ہیں، نہ اچھا کہتے ہو، نہ بُرا۔رہا ان لوگوں سے میل ملاپ تو یہ بالکل ناجائز ہے۔

ابن کثیر جلددوم صفحہ 210 میں مسند احمد وغیرہ سے یہ حدیث ذکر کی ہے کہ جب تم متشابہ آیتوں کے پیچھے جانے والوں کو دیکھو تو ان سے بچو۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ان لوگوں سے ناطہ رشتہ وغیرہ کرنا یا ویسے میل ملاپ رکھنا یا نماز میں امام بنانا اس قسم کا تعلق کوئی بھی جائز نہیں، بلکہ جو ان میں سے کافر ہیں اگر اتفاقی طور پر ان کے پیچھے نماز پڑھ لی جائے یا غلطی سے ان کے ساتھ نکاح کا تعلق ہو گیا تو نماز بھی صحیح نہیں اور نکاح بھی صحیح نہیں، نماز کا اعادہ کرنا چاہئے، بلکہ اگر نکاح پڑھا ہوا ہو اور بعد میں ایسی بدعت کے مرتکب ہوئے جو حدِ کفر کو پہنچ گئی تو بھی نکاح خود بخود فسخ ہو جاتا ہے، طلاق کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں: و لا تنکحوا المشرکین حتی یؤمنوا: یعنی مشرک مردوں کو نکاح نہ دو۔ اور دوسری جگہ ہے: و لا تمسکوا بعصم الکوافر: کافر عورتوں کے ساتھ نکاح مت رکھو، اگر اسی حالت میں مر جائیں مسلمان ان کے وارث نہیں اور یہ مسلمانوں کے وارث نہیں۔ (فتاوی ختم نبوت: ج 1: ص 105)

مرزائیوں اور شیعوں کیلئے امام بننے اور اُن کے شادی غمی میں شرکت کرنے اور اُن کے ذبیحہ کا حکم:

سوال: ایک گاؤں میں تین مذاہب کے لوگ آباد ہیں۔ شیعہ، مرزائی، اہل سنت والجماعت، مگر امام حنفی عقیدہ رکھتا ہے، یعنی اہل سنت والجماعت ہے۔ کیا وہ امام ہر سہ مذہب کے لوگوں کی امامت کر سکتا ہے؟ اور اُن کی شادی غمی و دیگر مواقع پر شریک ہو سکتا ہے یا نہیں؟ مرزائی و شیعہ کا ذبحہ کیا ہوا جانور کھانے میں استعمال کرنا امام کیلئے جائز ہے یا نہیں؟

جواب: علمائے اہل سنت والجماعت کے فتویٰ کے مطابق مرزائی عقیدے والے کافر ہیں۔ ان کی شادی غمی میں شرکت، ان کی میت پر نماز جنازہ، ان کے امام کا اقتداء کرنا وغیرہ تمام اُمور ناجائز و ممنوع ہیں، ان کا ذبیحہ بھی ناجائز ہے۔

شیعہ کا جو فرقہ نصوصِ قطعیہ کا منکر ہے اُس کا بھی یہی حکم ہے۔ اور جو فرقہ نصوصِ قطعیہ کا منکر نہیں وہ کافر نہیں، اس کا ذبیحہ درست ہے، لیکن..... حتی الوسع اختلاط اُس سے بھی نہیں چاہئے کہ فسادِ عقائد کا قوی اندیشہ ہے۔

فتاویٰ شامی میں ہیں: نعم لاشک فی تکفیر من قذف السیدۃ عائشۃؓ او انکر صحبۃ الصدیقؓ او اعتقد الالوھیۃ فی علیؓ او ان جبریل علیہ السلام غلط فی الوحی او نحو

ذٰلک من الکفرالصریح المخالف للقرآن:

فتاویٰ ہندیہ میں ہے:و منھاای من شرائط الذکاۃ ان یکون ممسلماً او کتابیاً، فلاتؤکل ذبیحۃ اھل الشرک والمرتد:(فتاوی ختم نبوت:ج1:ص485)

مرازئیوں اور شیعوں کی نماز جنازہ پڑھانے والوں اور پڑھنے والوں کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علماءدین اس مسئلہ میں کہ مسلمانوں کے بعض چکوں میں ایک ایک یا دو دو گھر مرزائیوں اور بددین شیعوں کے ہیں جب ان میں سے کوئی مرتا ہے تو امامِ مسجد ان کے چھوٹوں اور بڑوں کی نماز جنازہ پڑھاتا ہے،اور چک والے مسلمان امام کے پیچھے کھڑے ہوکر نماز جنازہ پڑھتے ہیں۔امام کا نظریہ اپنا فصلا نہ ہوا کرتا ہے۔اگر جنازہ نہ پڑھاویں تو مرزائیوں اور شیعوں کا فصلا نہ بند۔سوال یہ ہے کہ امام اور مسلمانوں کو یہ فعل درست ہے یا کہ اس فعل سے اجتناب اور توبہ کریں؟

جواب: مرزائی جو ختم نبوت کے قطعی مسئلہ سے جو ضروریاتِ دین میں سے ہے انکار کرتے ہیں۔نیز وہ شیعہ جو نصوصِ قرآنیہ کے منکر ہیں۔مثلا عائشہ صدیقہؓ کے افک کے قائل ہیں وہ اسلام سے خارج ہیں اور ان کا جنازہ پڑھنا اور پڑھانا ناجائز ہے۔بالخصوص جب طمع دنیوی اور حرص کی وجہ سے اس فعلِ شنیع کا ارتکاب کررہے ہوں۔ایسے پیش امام اور مقتدیوں کو جو جنازہ میں شریک ہوتے ہیں سب کو توبہ کرنا لازم ہے۔اگر پیش امام توبہ نہ کرے تو اسے امامت سے معزول کرنا واجب ہے۔(فتاوی ختم نبوت:ج1:ص506)

شاتم رسول ﷺ اور شاتم عائشہ صدیقہؓ اور صحابہ کرامؓ کے گستاخ کی سزا،اور شاتم رسول ﷺ کو پناہ دینے والے یا اس کی پشت پناہی کرنے والے ملک سے تعلق اور دوستی رکھنا:

سوال: جو شخص بلحاظ اسم مسلمان ہو اور اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے برگزیدہ پیغمبروں علیہم السلام اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہنسی اُڑاتا ہو،ان کے بارے میں استہزائیہ انداز اختیار کرتا ہو۔جو ازواج مطہراتؓ کی شان میں گستاخی اور صحابہ کرامؓ کے بارے میں نازیبا لفاظ کا استعمال کرتا ہو،اور قرآن کریم کے بارے میں یہ کہتا ہو کہ یہ کوئی تاریخ نہیں فقط ناول ہے،اور اک دیوانے شخص کا خواب ہے،جسے کہانی کا رنگ دیا گیا ہے(معاذاللہ)۔تو ایسے

ملعون شخص کے لئے علمائے کرام کا کیا فتویٰ ہے؟

عام مسلمانوں کیلئے،حکامِ وقت اور حکومتِ وقت کیلئے۔ازراہِ کرم بتائیں ایسے مسلمانوں کیلئے کیا حکم ہے جو ایسے گستاخ کو قتل کرنا چاہتے ہوں، جبکہ وہ ایک غیر اسلامی ملک (برطانیہ یا امریکا) میں موجود ہو۔کیا اُس ملک کے ساتھ کسی قسم کے تعلقات قائم رکھے جاسکتے ہیں؟ جبکہ وہ ملک اُس ملعون کی کتاب کی اشاعت کی پشت پناہی بھی کر رہا ہو؟اور ایسے ملعون شخص کو اپنے ہاں پناہ بھی دے رکھی ہو۔

جواب: صورتِ مسئولہ میں جو آدمی (کافر ہو یا مسلم) حضرت محمد ﷺ پر ہنسی اُڑاتا ہے یا ان کی سیرت و زندگی کے کسی گوشے کے بارے میں استہزائیہ انداز اختیار کرتا ہے یا ان کی توہین وتنقیص کرتا ہے یا ان کی شان میں گستاخی کرتا ہے یا ان کو گالی دیتا ہے یا ان کی طرف بُری باتوں کو منسوب کرتا ہے یا آپ ﷺ کی ازواج مطہراتؓ اور امہات المؤمنینؓ کو بازاری عورت اور طوائفوں کے ساتھ تشبیہ دیتا ہے اور صحابہ کرامؓ کے بارے میں نازیبا الفاظ استعمال کرتا ہے اور قرآن مجید کو ایک دیوانہ اور مجنون آدمی کا خواب بتاتا ہے یا ایک ناول اور کہانی سے تعبیر کرتا ہے۔تو وہ آدمی سراسر کافر،مرتد اور زندیق اور ملحد ہے۔

اگر ایسا آدمی کسی مسلمان ملک میں یہ حرکت کرتا ہے تو اس کو قتل کرنا مسلمانوں کی حکومت پر واجب ہے اور مشہور قول کے مطابق اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔اور جو شخص اس کے کفر میں شک کرتا ہے وہ بھی کافر ہے۔اور یہ ائمہ اربعہؒ کا مذہب ہے اور اِس پر اُمت کا اجماع ہے۔جیسا کہ امام تقی الدین ابوالعباس احمد بن عبدالعلیم بن عبدالسلام الحرانی الدمشقی المعروف بابن تیمیہؒ نے اپنی مشہور کتاب: الصارم المسلول علیٰ شاتم الرسول: میں نقل فرمایا ہے کہ:

عام اہل علم کا مذہب ہے کہ جو آدمی خواہ مسلمان ہو یا کافر، نبی کریم ﷺ کو گالی دیتا ہے، اُس کو قتل کرنا واجب ہے۔ابن منذرؒ نے فرمایا کہ عام اہل علم کا اجماع ہے کہ جو آدمی نبی کریم ﷺ کو گالی دیتا ہے، اس کی حد قتل کرنا ہے اور اسی بات کو امام مالکؒ، امام لیثؒ، امام احمدؒ، امام اسحٰق صاحبؒ نے بھی اختیار فرمایا ہے اور امام شافعیؒ کا بھی یہی مذہب ہے۔اور ابوبکر فارسیؒ نے اصحابِ امام شافعیؒ سے مسلمانوں کا اجماع نقل کیا ہے کہ شاتم رسول ﷺ کی حد قتل ہے۔

محمد بن سحنونؒ نے فرمایا کہ علماء کا اجماع ہے کہ شاتم رسول ﷺ اور آپ ﷺ کی توہین وتنقیص شان کرنے والا کافر ہے اور حدیث میں اس کیلئے سخت سزا کی وعید آئی ہے اور اُمت مسلمہ کے نزدیک اس کا شرعی حکم قتل ہے۔اور جو آدمی اس شخص کے کفر وعذاب کے بارے میں شک وشبہ کرے گا وہ بھی کافر ہوگا۔

مندرجہ بالا عبارات سے یہ بات آفتاب نیم روز کی طرح واضح ہوگئی کہ باجماع اُمت نبی کریم ﷺ کو گالی

دینے والا یا ان کی توہین وتنقیص کرنے والا کھلا کافر ہے اور اس کو قتل کرنا واجب ہے۔اور آخرت میں اس کیلئے دردناک عذاب ہے۔اور جو آدمی اس کے کافر ہونے اور مستحقِ عذاب ہونے میں شک کرے گا وہ بھی کافر ہو جائے گا۔کیونکہ اس نے ایک کافر کے کفر میں شبہ کیا ہے۔

پھر یہ شخص جب مسلسل اس جرم کے ارتکاب میں قائم ہے اور اس پر مصر ہے تو اس کے واجب القتل ہونے اور اس کی توبہ قبول نہ کرنے کے بارے میں کوئی شک ہی نہیں۔

چنانچہ کتب فقہ میں لکھا ہے کہ جو آدمی ارتداد کی حالت پر بدستور برقرار رہتا ہے یا بار بار مرتد ہوتا رہتا ہے اُس کو فوراً قتل کر دیا جائے گا اور اس کی توبہ قبول نہیں جائے گی۔جیسا کہ فتاویٰ شامی میں ہے کہ:حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ متعدد بار مرتد ہونے والے کی توبہ قبول نہیں کی جاتی اور یہ امام مالکؒ،امام احمدؒ،امام لیثؒ کا مذہب ہے۔امام ابو یوسفؒ سے مروی ہے کہ اگر کوئی آدمی مرتد ہونے کا جرم بار بار کرے تو اسے حیلہ سے بے خبری میں قتل کر دیا جائے۔

اسی طرح امہات المؤمنینؓ کی شان میں گستاخی کرنے سے آنحضرت ﷺ کو تکلیف پہنچتی ہے اور گستاخی کرنے والے پر دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کی لعنت ہوتی ہے۔

اسی لئے حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ امہات المؤمنینؓ کی شان میں گستاخی کرنے والے کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی اور وہ: مباح الدم: ہے۔

چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کو گناہ کی تہمت لگانے والوں کے جرم کا ثبوت اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کی پاک دامنی کا ثبوت تو قرآن مجید میں مذکور ہے۔فقہائے کرامؒ نے بھی اس کی رُو سے ایسے شخص کو مباح الدم کہا ہے جو حضرت عائشہ صدیقہؓ پر گناہ کی تہمت لگاتا ہے۔جیسا کہ فتاویٰ شامی میں ہے:نعم لاشک فی تکفیر من قذف السیدۃ عائشۃؓ:سیدہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کو تہمت لگانے والا شخص بلاشبہ کافر ہے۔

دنیا کے تمام مسلمانوں کا عقیدہ اور ایمان ہے کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے بندے اور رسول ہیں، تبلیغ دین اور اشاعت حق میں بالکل امین اور حق گو ہیں،اور اس منصب کو بالکل صحیح صحیح طریقہ سے انجام دینے والے ہیں، اور دین اسلام کی تکمیل فرما دی گئی ہے اس میں کسی قسم کی کوتاہی اور خامی نہیں ہوئی ہے،اسی طرح قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ جل شانہ کا کلام پاک سمجھتے ہیں۔قرآن مجید کو غیر اللہ کا کلام کہنا سراسر کفر ہے۔

اسی لئے تمام اسلامی حکومتوں کیلئے ضروری ہے کہ اگر کافر،مرتد،زندیق ان کی حکومت کے ماتحت ہے تو فوری

طور پر قتل کر کے اسے جہنم رسید کریں، اگر ان کی حکومت میں نہیں لیکن سفارتی تعلقات کے ذریعہ اس پر دباؤ ڈالنا کسی بھی طریقہ سے ممکن ہے تو اس پر دباؤ ڈال کر اس کو قتل کر دینا ضروری ہے، ورنہ ایک بد بخت ازلی اور شاتم رسول ﷺ کو پناہ دینے والے یا اس کی پشت پناہی کرنے والے ملک سے تعلق اور دوستی رکھنا جائز نہیں ہوگا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

:لاتجدقومایؤمنون باللّٰہ والیوم الآخر یوادّون من حآداللّٰہ ورسولہ ولو کانوا اٰبائھم او ابناء ھم او اخوانھم او عشیرتھم: جولوگ اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں آپ اُن کو نہ دیکھیں گے کہ وہ ایسے شخصوں سے دوستی رکھیں جو اللہ اور اس کے رسول کے برخلاف ہیں وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا اپنے گھرانے کے ہوں۔

یاٰیھاالّذین اٰمنوالاتتّخذواعدوّی وعدوّکم اولیآء تلقون الیھم بالمودۃ:اے ایمان والو! تم میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ کہ ان سے دوستی کا اظہار کرنے لگو۔

اور اگر حکومت اس امر عظیم کو انجام دینے کیلئے تیار نہیں ہے تو ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ طاقت بشری کے مطابق کوشش کر کے اللہ تعالیٰ جل شانہ کی زمین کو شاتم رسول ﷺ سے پاک وصاف کردے۔ کیونکہ یہ اظہار دین خداوندی کی تکمیل اور اعلائے کلمۃ اللہ کا ذریعہ ہے۔ جب تک زمین سے شاتم رسول ﷺ کو ختم نہیں کیا جائے گا اُس وقت تک مکمل دین، اللہ تعالیٰ جل شانہ کے لئے نہیں ہوتا جو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے دیا ہے۔

فتاویٰ شامی میں ہے کہ: ایسے تمام مرتکبین کبیرہ جن کے گناہوں کا ضرر دوسروں کی طرف متعدی ہوتا ہے ان کو قتل کرنا جائز ہے اور قاتل ثواب کا مستحق ہے۔ (فتاوی ختم نبوت:ج3:ص325)

حضور اکرم ﷺ کی شان میں فحش کلمات کہنے والا مرتد ہے، اس سے قطع تعلق کریں:

سوال: ایک شخص آنحضرت ﷺ کی شانِ مبارک میں نہایت فحش کلمات کہتا ہے، اور یہ بھی کہتا ہے کہ (نعوذ باللہ) سور کا گوشت جناب کے دشمنوں نے کھایا ہے، وغیرہ وغیرہ۔ ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: وہ شخص مرتد ہوگیا۔ اور وہ تجدیدِ اسلام اور توبہ نہ کرے تو اس سے مسلمان بالکل قطع تعلق اور متارکت کردیں۔ اگر اسلامی حکومت ہوتی تو اُس کو سخت سزا دی جاتی، مگر اب سوائے قطع تعلق کے مسلمان کیا کر سکتے ہیں۔ کیونکہ حدود وتعزیراتِ اسلامی حاکمِ اسلام ہی جاری کرسکتا ہے۔ (فتاوی ختم نبوت:ج1:ص362)

مرتدین کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام ہے:

شرح تنویر میں ہے کہ: کسی کافر اور مرتد کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں ہے۔ بلکہ کفار اور مشرکین کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا، مگر کافر کی تدفین مسلمان کی تدفین سے متغائر ہے۔ کافر کو مراعاتِ سنت لحد کی زمین میں دفنایا جائے گا، اور مرتد کا تو کفار کے قبرستان میں بھی، کفار کو دفن کرنے کیلئے ممنوع ہے، بلکہ بغیر غسل و کفن کے کتے کی طرح کسی گڑھے میں گاڑا جائے گا۔

فتاویٰ ہندیہ میں ہے کہ: مسلمانوں کیلئے جائز نہیں کہ وہ مسلمانوں کی کسی چیز، بالخصوص کسی موقوف چیز پر کسی کافر کا غاصبانہ قبضہ بشرطِ قدرت توڑ نہ ڈالے۔ (فتاوی ختم نبوت: ج3: ص333)

مرتد سے نکاح کا حکم:

مرتد کا نکاح مسلمان عورت سے اور اسی طرح مرتدہ کا نکاح مسلمان مرد سے صحیح نہیں۔

(فتاوی ختم نبوت: ج1: ص559)

مرتد سے نکاح کا حکم:

مرتد کو کسی مرتدہ، مسلمہ یا اصلی کافرہ عورت سے نکاح جائز نہیں۔ ایسے ہی مرتدہ کو کسی مرد سے نکاح جائز نہیں۔

جیسا کہ مبسوط میں ہے کہ:

بعض وہ چیزیں ہیں جو بالاتفاق باطل ہیں، جیسے نکاح تو اس کیلئے کسی مسلمہ مرتدہ اور اصلی کافرہ اور ذمی عورت، حربیہ اور لونڈی سے نکاح باطل ہے۔

جس مسلمان عورت کا غلطی خواہ جہالت سے کسی ایسے کے ساتھ نکاح باندھا گیا، اُس پر فرض ہے کہ فوراً اُس سے جدا ہو جائے کہ زنا سے بچے اور طلاق کی کچھ حاجت نہیں، بلکہ طلاق کا کوئی محل ہی نہیں، طلاق تو جب ہو کہ نکاح ہوا ہو، نکاح ہی سرے سے نہ ہوا، نہ اصلاً عدّت کی ضرورت کہ زنا کیلئے عدت نہیں، بغیر طلاق و بغیر عدت جس مسلمان سے چاہے نکاح کر سکتی ہے۔

درمختار میں ہے کہ: کافر نے مسلمان عورت سے نکاح کیا، جس سے اولاد ہوئی، تو اُس سے نسب ثابت نہ ہوگا، عورت پر عدت واجب نہ ہوگی، کیونکہ یہ نکاح باطل ہے۔ اور ردالمحتار میں ہے کہ: اس میں وطی، زنا ہے، جس سے نسب

ثابت نہیں ہوتا۔(فتاوی ختم نبوت:ج1:ص564)

مرتد سے نکاح کرنے اور اُن کے ذبیحہ کا حکم:

ہدایہ میں ہے: جاننا چاہئے کہ مرتد کے تصرفات کی چند قسمیں ہیں۔ایک قسم بالاتفاق نافذ ہے، جیسے استیلاء اور طلاق۔دوسری قسم بالاتفاق باطل ہے، جیسے نکاح اور ذبیحہ۔کیونکہ نکاح اور ذبیحہ موقوف ہے ملت پر، اور مرتد کی کوئی ملت نہیں۔

درمختار میں ہے کہ: مرتد یا مرتدہ کا نکاح کسی انسان سے مطلقاً صحیح نہیں، یعنی نہ مسلمان سے، نہ کافر سے اور نہ مرتد سے۔

فتاویٰ عالمگیری میں مرتد کے نکاح کو باطل قرار دیتے ہوئے لکھا ہے: پس مرتد کو اجازت نہیں کہ وہ نکاح کرے کسی مسلمان عورت سے، نہ کسی مرتدہ سے، نہ ذمی عورت سے، نہ آزاد سے اور نہ باندی سے۔

شرح مہذب میں ہے کہ: مرتد اور مرتدہ کا نکاح صحیح نہیں، کیونکہ نکاح سے مقصود نکاح کے فوائد کا حصول ہے، چونکہ اُن کا خون مباح ہے اور اُن کا قتل واجب ہے، اس لئے میاں بیوی کا اِستمتاع متحقق نہیں ہوسکتا، اور اس لئے بھی کہ تقاضائے رحمت یہ ہے کہ اس نکاح کو رخصتی سے پہلے ہی باطل قرار دیا جائے، اس بنا پر نکاح منعقد ہی نہیں ہوگا۔

المغنی مع الشرح الکبیر میں ہے کہ: مرتد عورت سے نکاح حرام ہے، خواہ اس نے کوئی سا دین اختیار کیا ہو۔کیونکہ جس دین کی طرف وہ منتقل ہوئی ہے، اس کیلئے اس دین کے لوگوں کا حکم ثابت نہیں ہوا، جس کی وجہ سے وہ اس دین پر برقرار رکھی جائے، تو اس سے نکاح کے حلال ہونے کا حکم بدرجۂ اولیٰ ثابت نہیں ہوگا۔

(فتاوی ختم نبوت:ج1:ص571)

دارالاسلام میں غیر مسلمین کو تبلیغی اجتماع کی اجازت نہیں:

سوال: اسلامی ریاست میں کفر وشرک کی تبلیغ کی اجازت دی جاسکتی ہے یا نہیں؟ کیا بطورِ حُسنِ سلوک یا رواداری اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کو اُن کے باطل دین کی تبلیغ کی اجازت دی جاسکتی ہے؟

جواب: دارالاسلام میں غیر مسلمین اپنے گھروں یا عبادت گاہوں میں مذہبی تبلیغ کر سکتے ہیں، کھلے مقامات پر انہیں تبلیغی اجتماع کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔حتّٰی کہ وہ اپنی مذہبی کتاب بھی بلند آواز سے نہیں پڑھ سکتے۔

(فتاوی ختم نبوت:ج1:ص108)

کفارِ محاربین سے دوستانہ تعلقات ناجائز اور حرام ہیں، جو شخص ان سے ایسے روابط رکھے وہ گمراہ اور ظالم اور مستحقِ عذابِ الیم ہے، جو کافر، مسلمانوں کے دین کا مذاق اُڑاتے ہیں ان کے ساتھ معاشرتی تعلقات، نشست و برخاست وغیرہ بھی حرام ہے، مفسدوں سے اقتصادی و معاشرتی مقاطعہ کرنا ظلم نہیں بلکہ شریعتِ اسلامیہ کا اہم ترین حکم اور اسوۂ رسول اکرم ﷺ ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین حسبِ ذیل مسئلہ میں کہ کوئی شخص یا جماعت کسی داعی نبوت کاذبہ پر ایمان لانے کی وجہ سے باتفاق اُمت دائرہ اسلام سے خارج ہو، اور اُن کا کفر یقینی اور شک وشبہ سے بالاتر ہو، اس کے علاوہ اُن میں حسبِ ذیل وجوہ بھی موجود ہوں:

1.....وہ اسلام کا لبادہ اُوڑھ کر مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہوں اور تمام عالم اسلام اور ملت اسلامیہ کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہوں۔

2.....مسلمانوں کو جانی و مالی ہر طرح کی ایذاء پہنچانے میں تامقدور کوتاہی نہ کرتے ہوں۔

3.....اُن کی مادی قوت اور مالی وسائل میں روز افزوں ترقی کا تمام تر انحصار مسلمانوں کے استحصال پر ہوں، اُن کے کارخانے اور انڈسٹریاں مسلمانوں کے ذریعہ چلتی ہوں اور وہ اسلامی ملک کے تمام کلیدی مناصب پر فائز اور معاشی وسائل پر قابض ہونے کی کوششیں کر رہے ہوں۔

4.....دشمن اسلام بیرونی طاقتوں، یہودی اور مسیحی حکومتوں اور ہندوستان کی اسلام دشمن حکومت سے اُن کے روابط ہوں۔ الغرض مسلمانوں کیلئے دینی، معاشی، اقتصادی اور معاشرتی اعتبار سے اُن کا طرزِ عمل سنگین خطرات کا باعث ہو، بلکہ ان کی وجہ سے ایک اسلامی مملکت کو بغاوت و انقلاب کے خطرات تک لاحق ہوں۔

5.....حکومت یا حکومت کی سطح پر یہ توقع نہ ہو کہ اس فتنہ سے ملک و ملت کو بچانے کی کوئی تدبیر کی جائے گی، اور

یہ اُمید نہ ہو کہ جس شرعی سزا کے وہ مستحق ہیں وہ اُن پر جاری ہو سکے گی۔ اندریں حالات بے بس مسلمانوں کو اس فتنہ کی رُوک تھام کیلئے کیا کرنا چاہئے؟ اور اس سلسلہ میں شرعی طور پر اُن پر کیا فریضہ عائد ہوتا ہے؟ کیا ان حالات میں اس جماعت یا فرد کی بڑھتی ہوئی جارحیت پر قدغن لگانے کیلئے حسبِ ذیل اُمور کے جواز یا وجوب کی شرعاً کوئی صورت ہے کہ:

الف..... امت اسلامیہ اِس فرد یا جماعت کے ساتھ برادرانہ تعلقات منقطع کرے۔

ب..... اُن سے سلام و کلام، میل جول، نشست و برخاست، شادی و غمی میں شرکت نہ کی جائے بلکہ معاشرتی سطح پر اُن سے مکمل طور پر قطعِ تعلق کر لیا جائے۔

ج..... اُن سے تجارت، لین دین اور خرید و فروخت کی جائے یا نہیں؟

د..... اُن کے کارخانوں اور فیکٹریوں سے مال خریدا جائے یا اُن کا مکمل اقتصادی مقاطعہ کیا جائے؟

ھ..... اُن کی تعلیم گاہوں، ہوٹلوں، ریسٹورانوں میں جانا جائز ہے یا نہیں؟

و..... اُن سے رو داری برتی جائے یا نہیں؟

ز..... اُن کے کارخانوں اور فیکٹریوں کی مصنوعات استعمال کی جائیں یا نہیں؟ غرض اُن سے مکمل سوشل بائیکاٹ یا مقاطعہ کرنے کی اجازت ہے یا نہیں؟ کیا تمام مسلمانوں کو بھی شرعاً یہ حق حاصل ہے کہ اُنہیں راہِ راست پر لانے کے لئے اُن کا بائیکاٹ کریں۔ جبکہ اُس کے سوا اور کوئی چارۂ اصلاح موجود نہ ہو۔

جواب: بلاشبہ قرآن کریم کی وحی قطعی، جناب رسول اللہ ﷺ کی احادیثِ متواترہ قطعیہ اور اُمت محمدیہ کے قطعی اجماع سے ثابت ہے کہ حضرت محمد ﷺ آخری پیغمبر ہیں، آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ اس لئے آنحضرت ﷺ کے بعد ہر نبوت کا مدعی کافر اور دائرہ اسلام سے قطعاً خارج ہے۔ اور جو شخص اس مدعی نبوت کی تصدیق کرے، اور اُسے مقتدا و پیشوا مانے وہ بھی کافر و مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

اس کفر و ارتداد کے ساتھ اگر اُس میں وجوہ مذکورہ فی السوال میں سے ایک وجہ بھی موجود ہو تو قرآن کریم اور احادیثِ نبویہ ﷺ اور فقہ اسلامی کے مطابق وہ اسلامی اخوت اور اسلامی ہمدردی کا ہرگز مستحق نہیں۔ مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس کے ساتھ سلام و کلام، نشست و برخاست اور لین دین وغیرہ تمام تعلقات ختم کر دیں۔ کوئی ایسا تعلق یا رابطہ اُس سے قائم کرنا جس سے اُس کی عزت و احترام کا پہلو نکلتا ہو یا اُس کو قوت و آسائش حاصل ہوتی ہو جائز نہیں۔ کفارِ محاربین اور اَعدائے اسلام سے ترکِ موالات کے بارے میں قرآن کریم کی بے شمار آیات موجود ہیں اسی طرح احادیثِ نبویہ ﷺ اور فقہ میں اس کی تفصیلات موجود ہیں۔

یہ واضح رہے کہ کفارِ محاربین جو مسلمانوں سے برسرِ پیکار ہوں انہیں ایذا پہنچاتے ہوں، اسلامی اصطلاحات کو مسخ کر کے اسلام کا مذاق اُڑاتے ہوں، اور مارِ آستین بن کر مسلمانوں کی اجتماعی قوت کو منتشر کرنے کے درپے ہوں، اسلام ان کے ساتھ سخت سے سخت معاملہ کرنے کا حکم دیتا ہے۔ رواداری کی اُن کافروں سے اجازت دی گئی ہے جو محارب اور موذی نہ ہوں، ورنہ کفارِ محاربین سے سخت معاملہ کرنے کا حکم ہے۔

علاوہ ازیں بسا اوقات اگر مسلمانوں سے کوئی قابلِ نفرت گناہ سرزد ہو جائے تو بطورِ تعزیر و تادیب ان کے ساتھ ترکِ تعلق اور سلام و کلام و نشست و برخاست ترک کرنے کا حکم شریعتِ مطہرہ اور سنتِ نبوی ﷺ میں موجود ہے چہ جائیکہ کفارِ محاربین کے ساتھ۔

اس سلسلے میں سب سے پہلے تو اسلامی حکومت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ان فتنہ پرداز مرتدین پر: من بدّل دینہ فاقتلوہ: کی شرعی تعزیر نافذ کر کے اس فتنے کا قلع قمع کرے اور اسلام اور ملت اسلامیہ کو اس فتنے کی یورش سے بچائے۔

چنانچہ رسول اکرم ﷺ اور خلفائے راشدینؓ نے فتنہ پرداز موذیوں اور مرتدوں سے جو سلوک کیا، وہ کسی سے مخفی نہیں، اور بعد کے خلفاء اور سلاطینِ اسلام نے بھی کبھی اس فریضے سے غفلت اور تساہل پسندی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ لیکن اگر مسلمان حکومت اس قسم کے لوگوں کو سزا دینے میں کوتاہی کرے یا اس سے توقع نہ ہو تو خود مسلمانوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے تاکہ وہ بحیثیت جماعت اس قسم کی سزا کا فیصلہ کریں جو اُس کے دائرۂ اختیار میں ہوں۔

الغرض ارتداد، محاربت، بغاوت، شرارت، نفاق، ایذا مسلمانوں کے ساتھ سازش، یہود و نصاریٰ و ہنود کے ساتھ سازباز ان سب وجوہ کے جمع ہو جانے سے بلاشبہ مذکور فی السوال فرد یا جماعت کے ساتھ مقاطعہ یا بائیکاٹ نہ صرف جائز بلکہ واجب ہے۔ اگر مسلمانوں کی جماعت بہیئتِ اجتماعی اس فتنے کی سرکوبی کے لئے مقاطعہ یا بائیکاٹ جیسے ہلکے سے اقدام سے بھی کوتاہی کرے گی تو وہ عنداللہ مسئول ہوگی۔

یہ مقاطعہ یا بائیکاٹ ظلم نہیں، بلکہ اسلامی عدل و انصاف کے عین مطابق ہے، کیونکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو ان کی محاربت اور ایذا رسانی سے محفوظ کیا جائے، اور ان کی اجتماعیت کو ارتداد و نفاق کی دست بُرد سے بچایا جائے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ خود ان محاربین کیلئے بھی اس میں یہ حکمت مضمر ہے کہ وہ اس سزا یا تادیب سے متاثر ہو کر اصلاح پذیر ہوں اور کفر و نفاق کو چھوڑ کر ایمان و اسلام قبول کریں، اس طرح آخرت کے عذاب اور ابدی جہنم سے ان کو نجات مل جائے۔ ورنہ اگر مسلمانوں کی ہیئت اجتماعیہ ان کے خلاف کوئی تادیبی اقدام نہ کرے تو وہ اپنی موجودہ حالت کو

مستحسن سمجھ کر اس پر مُصر رہیں گے، اور اس طرح اَبدی عذاب کے مستحق ہوں گے۔

رسول اکرم ﷺ نے مدینہ پہنچ کر ابتداءً یہی طریقہ اختیار فرمایا تھا کہ کفارِ مکہ کے قافلوں پر حملہ کر کے ان کے اموال پر قبضہ کیا جائے، تا کہ مال اور ثروت سے ان کو جو طاقت اور شوکت حاصل ہے، وہ ختم ہو جائے، جس کے بل بوتے پر وہ مسلمانوں کو ایذاء پہنچاتے ہیں اور مقابلہ کرتے ہیں اور مختلف سازشیں کرتے ہیں۔ قتلِ نفس اور جہاد بالسیف سے پہلے مقاطعہ اور دشمنوں کو اقتصادی طور پر مفلوج کرنے کی یہ تدابیر اس لئے اختیار کی گئی تھی تا کہ اس سے ان کی جنگی صلاحیت ختم ہو جائے اور وہ اسلام کے مقابلے میں آ کر کفر کی موت نہ مرے۔ گویا اس اقدام کا مقصد یہ تھا کہ ان کے اموال پر قبضہ کر کے ان کی جانوں کو بچایا جائے، کیونکہ اموال پر قبضہ ان کی جان لینے سے زیادہ بہتر تھا۔

علاوہ ازیں اس تدبیر میں یہ حکمت و مصلحت بھی تھی کہ کفارِ مکہ کیلئے غور و فکر کا ایک اور موقع فراہم کیا جائے تا کہ وہ ایمان کی نعمت سے سرفراز ہو کر اَبدی نعمتوں کے مستحق بن سکیں اور عذابِ اُخروی سے نجات پا سکیں۔ لیکن جب اس تدبیر سے کفار و مشرکین کے عناد کی اصلاح نہ ہوئی تو ان کے شر و فساد سے زمین کو پاک کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ جل شانہ کی جانب سے جہاد بالسیف کا حکم بھیج دیا گیا اور اللہ تعالیٰ جل شانہ نے قریش کے تجارتی قافلے کے بجائے ان کی عسکری تنظیم سے مسلمانوں کا مقابلہ کرا دیا۔

رسول اللہ ﷺ کی ابتدائی تدبیر سے اُمت مسلمہ کو یہ ہدایت ضرور ملتی ہے کہ خاص قسم کے حالات میں جہاد بالسیف پر عمل نہ ہو سکے تو اس سے اَقل (کم) درجے کا اقدام یہ ہے کہ کفارِ محاربین سے نہ صرف اقتصادی بائیکاٹ کیا جائے بلکہ ان کے اموال پر قبضہ تک کیا جا سکتا ہے۔ مگر ظاہر ہے کہ عام مسلمان نہ تو جہاد بالسیف پر قادر ہیں، نہ انہیں اموال پر قبضہ کی اجازت ہے، اندریں صورت ان کے اختیار میں جو چیز ہے، وہ یہ ہے کہ ان موذی کافروں سے ہر قسم کے تعلقات ختم کر کے ان کو معاشرے سے جدا کر دیا جائے۔

بدنِ انسانی کا جو حصہ اس درجہ سڑ گل جائے کہ اس کی وجہ سے تمام بدن کو نقصان کا خطرہ لاحق ہو اور جان خطرے میں ہو تو اس ناسور کو جسم سے پیوستہ رکھنا دانشمندی نہیں، بلکہ اسے کاٹ دینا ہی عینِ مصلحت و حکمت ہے۔ تمام حکماء اور عقلاء و اطباء کا اسی پر عمل و اتفاق ہے اور پھر جب یہ موذی کفار، مسلمانوں کا خون چوس چوس کر پَل رہے ہوں اور طاقتور بن کر مسلمانوں ہی کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کی کوشش کر رہے ہوں تو ان سے خرید و فروخت اور لین دین میں مکمل مقاطعہ یا اقتصادی ناکہ بندی کو ایک اہم دفاعی مورچہ سمجھا جاتا ہے اور اس کو سیاسی حربے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، مگر مسلمانوں کیلئے یہ کوئی سیاسی حربہ نہیں بلکہ اُسوۂ نبی، سنتِ رسول ﷺ اور ایک مقدس مذہبی فریضہ ہے۔ اسلام کی

غیرت ایک لمحے کیلئے یہ برداشت نہیں کرتی کہ اسلام اور ملت اسلامیہ کے دشمنوں سے کسی نوعیت کا کوئی تعلق اور رابطہ رکھا جائے۔

اب ہم آیاتِ قرآنیہ، احادیث نبویہ ﷺ اور فقہائے اُمت اسلامیہ کے وہ اقوال پیش کرتے ہیں، جن سے اس مقاطعہ کا حکم واضح ہوتا ہے۔

1..... اذاسمعتم اٰیٰت اللّٰه یکفربها ویستهزابها فلا تقعد وامعهم: جب سنو تم کہ اللہ کی آیتوں کا انکار کیا جارہا ہے اور ان کا مذاق اُڑایا جارہا ہے تو ان کے ساتھ نشست و برخاست ترک کردو۔

2..... واذارایت الّذین یخوضون فی اٰیٰتنا فاعرض عنهم: اور جب تم دیکھو اُن لوگوں کو جو مذاق اُڑاتے ہیں ہماری آیتوں کا تو ان سے کنارہ کشی اختیار کرلو۔

اس آیت کے ذیل میں حافظ الحدیث امام ابوبکر الجصاص الرازیؒ لکھتے ہیں کہ: یہ آیت اس اَمر پر دلالت کرتی ہے کہ ہم (مسلمانوں) پر ضروری ہے کہ ملاحدہ اور سارے کافروں سے ان کے کفر و شرک اور اللہ تعالیٰ جل شانہ پر ناجائز باتیں کہنے کی رُوک نہ کرسکیں تو ان کے ساتھ نشست و برخاست ترک کردیں۔

3..... یٰاَیّهاالّذین اٰمنوا لاتتّخذواالیهود والنصٰرٰی اولیاء: اے ایمان والو! تم یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست مت بناؤ۔

اس آیت کے ذیل میں حافظ الحدیث امام ابوبکر الجصاص الرازیؒ لکھتے ہیں کہ: اس آیت میں اس امر پر دلالت ہے کہ کافر مسلمانوں کا ولی (دوست) نہیں ہوسکتا نہ تو معاملات میں اور نہ امداد و تعاون میں۔ اور اس سے یہ امر بھی واضح ہوجاتا ہے کہ کافروں سے برأت اختیار کرنا اور ان سے عداوت رکھنا واجب ہے۔ کیونکہ ولایت، عداوت کی ضد ہے اور جب ہم کو یہود و نصاریٰ سے ان کے کفر کی وجہ سے عداوت رکھنے کا حکم ہے، دُوسرے کافر بھی انہی کے حکم میں ہیں، سارے کافر ایک ہی ملت ہے۔

4..... سورۃ الممتحنہ: کا موضوع ہی کفار سے قطع تعلق کی تاکید ہے۔ اس سورۃ میں بہت سختی کے ساتھ کفار کی دوستی اور تعلق سے ممانعت کی گئی ہے، اگرچہ رشتہ دار قرابتدار ہوں۔ اور فرمایا کہ قیامت کے دن تمہارے یہ رشتے کام نہیں آئیں گے، اور یہ کہ جو لوگ آئندہ کفار سے دوستی اور تعلق رکھیں گے، وہ راہِ حق سے بھٹکے ہوئے اور ظالم شمار ہوں گے۔

5..... لاتجدقومایؤمنون باللّٰه والیوم الاخریوآدون من حآداللّٰه ورسوله ولو

کانوا اٰباء ھم او ابناء ھم او اخوانھم او عشیرتھم: تم نہ پاؤ گے کسی قوم کو جو یقین رکھتے ہوں اللہ پر اور آخرت پر کہ دوستی کریں ایسوں سے جو مخالف ہیں اللہ اور اس کے رسول کے، خواہ اِن کے باپ ہوں، بیٹے ہوں، بھائی ہوں یا خاندان والے ہوں۔

آگے چل کر اس آیت کریمہ میں مسلمانوں کو جو باوجود قرابت داری کے، محارب کافروں سے دوستانہ تعلقات ختم کر دیتے ہیں، سچا مؤمن کہا گیا ہے، انہیں جنت اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کی رضا کی بشارت سنادی گئی ہے اور ان کو حزب اللّٰہ: کے لقب سے سرفراز فرمایا گیا ہے۔ جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اور رسول ﷺ کے دشمن، موذی کافروں سے تعلقات رکھنا، ان سے گھل مل کر رہنا اور انہیں کسی قسم کی تقویت پہنچانا مؤمن کا کام نہیں ہو سکتا۔

میرے محترم قارئین کرام!

بطور مثال ان چند آیات کا تذکرہ کیا گیا ہے، ورنہ بے شمار آیاتِ کریمہ اس مضمون کی موجود ہیں۔

اب چند احادیثِ نبویہ ﷺ ملاحظہ فرمائیں:

1.....جامع ترمذی جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 194 پر ایک حدیث میں حضرت سمرۃ بن جندبؓ سے مروی ہے کہ حکم دیا گیا ہے کہ مشرکوں اور کافروں کے ساتھ ایک جگہ سکونت بھی اختیار نہ کریں، ورنہ مسلمان بھی کافروں جیسے ہوں گے۔

2.....ترمذی جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 193 پر ایک حدیث میں جو جریر بن عبداللہ البجلیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یعنی آپ ﷺ نے اظہارِ برأت فرمایا ہر اُس مسلمان سے جو محارب کافروں میں سکونت پذیر ہوں۔

3.....صحیح بخاری کی ایک حدیث میں قبیلہ عکل اور عرنیہ کے آٹھ نو اشخاص کا ذکر ہے جو مرتد ہو گئے تھے، ان کے گرفتار ہونے کے بعد آنحضرت ﷺ نے حکم دیا کہ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور ان کی آنکھوں میں گرم کر کے لوہے کی کیلیں پھیر دی جائیں اور اِن کو مدینہ طیبہ کے کالے کالے پتھروں پر ڈال دیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا، یہ لوگ پانی مانگتے تھے، لیکن پانی نہیں دیا جاتا تھا، اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ: وہ پیاس کے مارے زمین چاٹتے تھے، مگر انہیں پانی دینے کی اجازت نہ تھی۔

امام نووی صاحبؒ اس حدیث کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ: اس سے معلوم ہوا کہ محارب مرتد کا پانی وغیرہ پلانے میں کوئی احترام نہیں۔ چنانچہ جس شخص کے پاس صرف وضو کیلئے پانی ہو تو اس کو اجازت نہیں ہے کہ پانی مرتد کو پلا کر تیمم

کرے، بلکہ اس کیلئے حکم ہے کہ پانی مرتد کو نہ پلائے، اگر چہ وہ پیاس سے مر جائے، بلکہ وضو کر کے نماز پڑھے۔

(فتح الباری جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 241)

4.....غزوۂ تبوک میں تین بڑے صحابہؓ حضرت کعب بن مالکؓ، حضرت ہلال بن اُمیہؓ، حضرت واقفی بدریؓ اور حضرت مرارہؓ بن ربیع، حضرت بدری عمریؓ کو غزوہ میں شریک نہ ہونے کی وجہ سے سخت سزا دی گئی۔ آسمانی فیصلہ ہوا کہ ان تینوں سے تعلقات ختم کر لئے جائیں ان سے مکمل مقاطعہ کیا جائے، کوئی شخص ان سے سلام وکلام نہ کرے، حتیٰ کہ ان کی بیویوں کو بھی حکم دیا گیا کہ وہ بھی ان سے علیحدہ ہو جائیں اور ان کے لئے کھانا بھی نہ پکائیں۔ یہ حضراتؓ رُوتے رُوتے نڈھال ہو گئے اور حق تعالیٰ جل شانہ کی وسیع زمین ان پر تنگ ہوگئی۔ پورے پچاس دن تک یہ سلسلہ جاری رہا، آخر کار اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ان کی یہ توبہ قبول فرمائی اور معافی ہوگئی۔

قاضی ابوبکر ابن العربی صاحبؒ لکھتے ہیں کہ: اس قصہ میں اس امر کی دلیل ہے کہ امام کو حق حاصل ہے کہ کسی گنہگار کی تادیب کیلئے لوگوں کو اس سے بول چال کی ممانعت کر دے، اور اس کی بیوی کو بھی اس کیلئے ممنوع ٹھہرا دے۔

(احکام القرآن لابن العربی: ج 2: ص 1026)

حافظ ابن حجر صاحبؒ فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ: اس سے ثابت ہوا کہ گنہگار کو سلام نہ کیا جائے اور یہ کہ اس سے قطع تعلق تین روز سے زیادہ بھی جائز ہے۔

بہر حال حضرت کعب بن مالکؓ اور اُن کے رفقاء کا یہ واقعہ قرآن کریم کے سورۂ توبہ میں واقع ہے اور اس کی تفصیل صحیح بخاری، صحیح مسلم اور تمام صحاحِ ستہ میں موجود ہے۔

امام ابوداؤدؒ نے اپنی کتاب: سنن ابی داؤد: میں کتاب السنہ کے عنوان کے تحت متعدد ابواب قائم کئے ہیں۔

الف..... اہل اہواء باطل پرستوں سے کنارہ کشی کرنے اور بُغض رکھنے کا بیان۔ (ج 2: ص 276)

ب..... اہل اہواء سے ترکِ سلام وکلام کا بیان۔ (ج 2: ص 276)

سنن ابی داؤد میں حدیث ہے کہ حضرت عمار بن یاسرؓ نے: خلوق: (زعفران) لگایا تھا، آپ ﷺ نے ان کو سلام کا جواب نہیں دیا۔

غور فرمائیے! کہ معمولی خلافِ سنت بات پر جب یہ سزا دی گئی تو ایک مرتد موذی اور کافر محارب سے بات چیت، سلام وکلام اور لین دین کی اجازت کب ہو سکتی ہے؟؟؟

امام خطابی صاحبؒ: معالم السنن: ج 4: ص 296: میں حدیثِ کعبؓ کے سلسلے میں تصریح فرماتے ہیں کہ:

مسلمانوں کے ساتھ بھی ترکِ تعلق اگر دین کی وجہ سے ہو تو بلا قیدِ ایام کیا جا سکتا ہے، جب تک توبہ نہ کریں۔

5.....مسند احمد و سنن ابی داؤد میں حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تقدیر کا انکار کرنے والے اس اُمت کے مجوسی ہیں، اگر بیمار ہوں تو عیادت نہ کرو اور اگر مر جائیں تو جنازہ نہ پڑھاؤ۔

(سنن ابی داؤد: ج2: ص288)

6.....ایک اور حدیث میں ہے کہ: منکرینِ تقدیر کے ساتھ نہ نشست و برخاست رکھو اور نہ ان سے گفتگو کرو۔

7.....سنن کبریٰ بیہقی میں ہے، حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جنگ بدر میں رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ بدر کے کنوؤں کا پانی خشک کر دوں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ سوائے ایک کنویں کے جو بوقت جنگ ہمارے کام آئے گا باقی سب کنویں خشک کر دیئے جائیں۔

صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت علیؓ کے پاس چند بد دین زندیق لائے گئے تو آپؓ نے انہیں آگ میں جلا دیا۔ حضرت ابن عباسؓ کو اس کی اطلاع پہنچی تو فرمایا: اگر میں ہوتا تو انہیں جلاتا نہیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے: کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے عذاب کی سزا مت دو بلکہ میں انہیں قتل کرتا۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: من بدّل دینہ فاقتلوہ: جو شخص مرتد ہو جائے اسے قتل کر دو۔

صحیح بخاری میں حضرت صعب بن جثامہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ رات کی تاریکی میں مشرکین پر حملہ ہوتا ہے تو عورتیں اور بچے بھی زد میں آجاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ بھی انہیں میں شامل ہیں۔

بہر حال یہ تو نبی کریم ﷺ کے ارشادات مبارکہ ہیں۔ عہدِ نبوت ﷺ کے بعد عہدِ خلافت راشدہؓ میں بھی اسی طرزِ عمل کا ثبوت ملتا ہے۔ مانعینِ زکوٰۃ کے ساتھ سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کا اعلانِ جہاد کرنا بخاری و مسلم میں موجود ہے۔ مسیلمہ کذّاب، اسود عنسی، طلیحہ اسدی اور اُن کے پیروؤں کے ساتھ جو سلوک کیا گیا، اس سے حدیث و سیَر کا معمولی طالبِ علم بھی واقف ہے۔

عہدِ فاروقیؓ میں ایک شخص: صبیغ عراقی: قرآن کریم کی آیات کے ایسے معانی بیان کرنے لگا جن میں ہوائے نفس کو دخل تھا، اور ان سے مسلمانوں کے عقائد میں تشکیک کا راستہ کھلتا تھا۔ یہ شخص فوج میں تھا، جب عراق سے مصر گیا اور حضرت عمرو بن عاصؓ کو رزمِ مصر کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے حضرت فاروق اعظمؓ کے پاس مدینہ بھیجا اور صورتِ حال لکھی۔ سیدنا فاروق اعظمؓ نے نہ اس کا موقف سنا نہ دلائل، اس سے بحث و مباحثہ میں وقت ضائع کئے بغیر اس کا: علاج بالجرید: ضروری سمجھا، فوراً کھجور کی تازہ ترین شاخیں منگوائیں اور اپنے ہاتھ سے اس کے سر پر بے تحاشا مارنے لگے، اتنا

مارا کہ خون بہنے لگا۔وہ چیخ اُٹھا کہ:امیر المؤمنین! آپ مجھے قتل ہی کرنا چاہتے ہیں تو مہربانی کیجئے، تلوار لے کر میرا قصہ پاک کر دیجئے،اور اگر صرف میرے دماغ کا خناس نکالنا مقصود ہے تو آپ کو اطمینان دِلاتا ہوں کہ اب وہ بھوت نکل چکا ہے۔اس پر سیدنا فاروق اعظمؓ نے اسے چھوڑ دیا،اور چند دن مدینہ رکھ کر واپس عراق بھیج دیا اور حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کو لکھا کہ: کوئی مسلمان اس کے پاس نہ بیٹھے۔

اس مقاطعہ سے اس شخص پر عرصۂ حیات تنگ ہوگیا تو حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے سیدنا فاروق اعظمؓ کو لکھا کہ اس کی حالت ٹھیک ہوگئی ہے،تب سیدنا فاروق اعظمؓ نے لوگوں کو اس کے پاس بیٹھنے کی اجازت دی۔

اب فقہ کی چند تصریحات ملاحظہ فرمائیں:

1.....علامہ دردیر مالکی صاحبؒ:شرح کبیر:جلد نمبر 4:صفحہ نمبر 299 پر باغیوں کے احکام میں لکھتے ہیں کہ:ان کا کھانا،پانی بند کر دیا جائے،الّا یہ کہ ان میں عورتیں اور بچے ہوں۔

2.....کوئی قاتل اگر حرم مکہ میں پناہ گزین ہو جائے،اس سلسلے میں ابوبکر الجصاصؒ:احکام القرآن:جلد نمبر 2:صفحہ نمبر 21 پر لکھتے ہیں کہ:امام ابوحنیفہؒ،امام ابو یوسفؒ،امام محمدؒ،امام زفرؒ اور حسن بن زیادؒ کا قول ہے کہ جب کوئی حرم سے باہر قتل کر کے حرم میں داخل ہو تو جب تک حرم میں ہے،اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا،مگر نہ اس کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کی جائے،نہ اس کو کھانا دیا جائے،یہاں تک کہ وہ حرم سے نکلنے پر مجبور ہو جائے۔

3.....درمختار:جلد نمبر:4 صفحہ نمبر 64 پر ہے:ناصحی نے فتوی دیا ہے کہ ہر موذی کا قتل واجب ہے،اور شرح وہبانیہ میں ہے کہ تعزیر،یوں بھی ہو سکتی ہے کہ شہر بدر بھی کر دیا جائے اور ان کے مکان کا گھیراؤ کیا جائے،انہیں مکان سے نکال باہر کیا جائے اور مکان ڈھا دیا جائے۔

4.....ابن عابدین الشامی:ردالمختار:جلد نمبر 4:صفحہ نمبر 65 پر لکھتے ہیں کہ:احکام السیاسۃ میں:الممذنقی:سے نقل کیا ہے کہ:جب کسی کے گھر سے گانے بجانے کی آواز سنائی دے تو اس میں داخل ہو جاؤ،کیونکہ جب اس نے یہ آواز سنائی تو اپنے گھر کی حرمت کو خود ساقط کر دیا ہے۔اور:بزازیہ:کی کتاب الحدود،و:نہایہ:کے باب الغضب اور:درایہ:کے کتاب الجنایات میں لکھا ہے کہ:صدر الشہید نے ہمارے اصحاب سے نقل کیا ہے کہ جو شخص فسق و بدکاری اور مختلف قسم کے فساد کا عادی ہو،ایسے شخص پر اس کا مکان گرا دیا جائے،حتیٰ کہ مفسدوں کے گھر میں گھس جانے میں بھی مضائقہ نہیں۔

سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ ایک نوحہ گر عورت کے گھر میں گھس آئے اور اس کو ایسا دُرّہ مارا کہ اس کے سر سے چادر اُتر گئی، اور اپنے طرزِ عمل کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ: حرام میں مشغول ہونے کے بعد اس کی کوئی حرمت نہیں رہی، اور یہ لونڈیوں کے صف میں شامل ہوگئی۔ حضرت عمرؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپؓ نے ایک شرابی کے مکان کو آگ لگادی تھی۔ صفار زاہدی کہتے ہیں کہ فاسق کا مکان گرادینے کا حکم ہے۔

5.....ملا علی قاریؒ: مرقاۃ شرح مشکوۃ: جلد نمبر 5: صفحہ نمبر 107 پر باب التعزیر میں لکھتے ہیں: اور یہ کہ اس اَمر کی تصریح ہے کہ مارنا ایسی تعزیر ہے جس کا انسان اختیار رکھتا ہے، خواہ محتسب نہ ہو، المنتقیٰ میں اس کی تصریح کی گئی ہے۔

یاد رہے کہ اس قسم کے مقاطعہ کا تعلق درحقیقت: بُغض فی اللّٰہ: سے ہے جس کو حضرت محمد ﷺ نے :احبّ الاعمال الحبّ فی اللّٰہ: فرمایا ہے۔ (سنن ابی داؤد: ج 2: ص 276)

بُغض فی اللّٰہ: کے ذیل میں امام غزالیؒ: احیاء العلوم: جلد نمبر 2: صفحہ نمبر 168: 169 پر بطور کلیہ لکھتے ہیں:

اوّل..... کافر، پس کافر اگر حربی ہو تو اس بات کا مستحق ہے کہ قتل کیا جائے یا غلام بنالیا جائے اور یہ ذلت واہانت کی آخری حد ہے۔

دوم..... صاحبِ بدعت، جو اپنی بدعت کی دعوت دیتا ہے، پس اگر بدعت حدِ کفر تک پہنچی ہوئی ہو تو اس کی حالت کافر ذمی سے بھی سخت تر ہے، کیونکہ نہ اس سے جزیہ لیا جاسکتا ہے اور نہ اس کو ذمی کی حیثیت دی جاسکتی ہے۔ اور اگر بدعت ایسی نہیں جس کی وجہ سے اس کو کافر قرار دیا جائے تو عنداللہ تو اس کا معاملہ کافر سے لامحالہ اَخف (ہلکا) ہے، مگر کافر کی بنسبت اس پر نکیر زیادہ کی جائے گی۔ کیونکہ کافر کا شر متعدی نہیں، اس لئے کہ مسلمان، کافر کو ٹھیٹ کافر سمجھتے ہیں، لہٰذا اس کے قول کو لائقِ التفات ہی نہیں سمجھیں گے... الخ۔

ردالمختار: جلد نمبر 4: صفحہ نمبر 244 پر قرامطہ کے بارے میں لکھا ہے کہ: مذاہبِ اربعہ سے منقول ہے کہ انہیں اسلامی ممالک میں ٹھہرانا جائز نہیں، نہ جزیہ لے کر، نہ بغیر جزیہ کے، نہ ان سے شادی بیاہ جائز ہے، نہ ہی ان کا ذبیحہ حلال ہے۔ حاصل یہ ہے کہ ان پر زندیق منافق اور ملحد کا مفہوم پوری طرح صادق آتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اس خبیث عقیدے کے باوجود ان کا کلمہ پڑھنا انہیں مرتد کا حکم نہیں دیتا، کیونکہ وہ تصدیق نہیں رکھتے، اور ان کا ظاہری اسلام غیر معتبر ہے، جب تک کہ اُن تمام اُمور سے جو دینِ اسلام کے خلاف ہیں، برأت کا اظہار نہ کریں، کیونکہ وہ اسلام

کا دعویٰ اور شہادتین کا اقرار تو پہلے سے کرتے ہیں (مگر اس کے باوجود پکے بے ایمان اور کافر ہیں) اور ایسے لوگ گرفت میں آجائیں تو ان کی توبہ اصلاً قابلِ قبول نہیں۔

فقہ حنفی کی معتبر کتاب: معین الاحکام: جلد نمبر 3: صفحہ نمبر 75 پر بسلسلۂ تعزیر ایک مستقل فصل میں لکھا ہے: اور تعزیر کسی معین فعل یا معین قول کے ساتھ مختص نہیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اُن تین حضرات (جو غزوۂ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے اور) جن کا واقعہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے قرآن عظیم میں ذکر فرمایا ہے، مقاطعہ کی سزا دی تھی۔ چنانچہ پچاس دن تک ان سے مقاطعہ رہا، کوئی شخص ان سے بات تک نہیں کرسکتا تھا، ان کا مشہور قصہ صحاحِ ستہ میں موجود ہے نیز رسول اللہ ﷺ نے جلاوطنی کی سزا بھی دی، چنانچہ مخنثوں کو مدینے سے نکالنے کا حکم دیا اور انہیں شہر بدر کردیا۔ اسی طرح آپ ﷺ کے بعد صحابہ کرامؓ نے بھی مختلف تعزیرات جاری کیں، ہم ان میں سے بعض کو جو احادیث کی کتابوں میں وارد ہیں، یہاں ذکر کرتے ہیں ان میں سے بعض کے ہمارے اصحاب قائل ہیں، اور بعض پر دیگر ائمہ نے عمل کیا:

سیدنا فاروق اعظمؓ نے: صبیغ نامی: ایک شخص کو مقاطعہ کی سزا دی۔ یہ شخص: الذاریات: وغیرہ کی تفسیر پوچھا کرتا تھا اور لوگوں کو فہمائش کیا کرتا تھا کہ وہ مشکلاتِ قرآن میں تفقہ پیدا کریں۔ سیدنا فاروق اعظمؓ نے اس کی سخت پٹائی کی اور اسے بصرہ یا کوفہ جلاوطن کردیا اور اس سے مقاطعہ کا حکم فرمایا۔ چنانچہ کوئی شخص اس سے بات تک نہیں کرتا تھا، یہاں تک کہ وہ تائب ہوا اور وہاں کے گورنر نے سیدنا فاروق اعظمؓ کو اس کے تائب ہونے کی خبر لکھ بھیجی، تب سیدنا فاروق اعظمؓ نے لوگوں کو اجازت دی کہ اس سے بات چیت کرسکتے ہیں۔ سیدنا فاروق اعظمؓ نے جب ایک سائل ایسا دیکھا جس کے پاس قدرِ کفایت سے زائد غلہ موجود تھا، اور وہ بھی سوال کرتا تھا تو سیدنا فاروق اعظمؓ نے اس سے زائد غلہ چھین کر صدقے کے اُنٹوں کو کھلا دیا۔ سیدنا فاروق اعظمؓ نے اُس مکان کو جلا دینے کا حکم فرمایا جس میں شراب کی خرید و فروخت ہوتی تھی۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے جب رعیت سے الگ تھلگ اپنے گھر ہی میں فیصلہ کرنا شروع کیا تو سیدنا فاروق اعظمؓ نے ان کا مکان جلا ڈالا۔ سیدنا فاروق اعظمؓ نے اپنے عُمّال کے مال کا ایک حصہ ضبط کرکے مسلمانوں میں تقسیم کردیا۔ سیدنا فاروق اعظمؓ نے نصیر بن حجاج کا سر منڈوا کر اسے مدینہ سے نکال دیا تھا، جبکہ عورتوں نے اشعار میں اس کی تشبیب شروع کردی تھی اور فتنے کا اندیشہ لاحق ہوگیا تھا۔

ایک شخص نے سیدنا فاروق اعظمؓ کی مہر پر جعلی مہر بنوالی تھی اور بیت المال سے کوئی چیز لے لی تھی، سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ نے اس کو سو دُرّے لگائے، دوسرے دن پھر سو دُرّے لگائے، اور تیسرے دن بھی سو دُرّے لگائے۔ امام مالکؒ نے اسی کو لیا ہے، چنانچہ اس کا مسلک ہے کہ تعزیر مقدارِ حد سے زائد بھی ہوسکتی ہے۔

آنحضرت ﷺ نے قبیلہ عرنیہ کے افراد کو جو سزا دی (اس کا قصہ صحاح میں موجود ہے)۔سیدنا صدیق اکبرؓ نے ایک ایسے شخص کے بارے میں جو بدفعلی کراتا تھا، صحابہ کرامؓ سے مشورہ کیا، صحابہ کرامؓ نے مشورہ دیا کہ اسے آگ میں جلا دیا جائے۔سیدنا صدیق اکبرؓ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو یہ حکم لکھ بھیجا، بعد ازاں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ اور ہشام بن عبدالملکؒ نے بھی اپنے اپنے دورِ خلافت میں اس قماش کے لوگوں کو آگ میں ڈالا۔سیدنا صدیق اکبرؓ نے مرتدین کی ایک جماعت کو آگ میں جلایا۔آنحضرت ﷺ نے شراب کے مٹکے توڑنے کا اور اس کے مشکیزے پھاڑ دینے کا حکم فرمایا۔آنحضرت ﷺ نے خیبر کے دن اُن ہانڈیوں کو توڑنے کا حکم فرمایا جن میں گدھوں کا گوشت پکایا گیا تھا پھر صحابہ کرامؓ نے آپ ﷺ سے اجازت چاہی کہ انہیں دھو کر استعمال کر لیا جائے؟ تو آپ ﷺ نے اجازت دے دی۔یہ واقعہ دونوں باتوں کے جواز پر دلالت کرتا ہے، کیونکہ ہانڈیوں کو توڑ ڈالنے کی سزا واجب نہیں تھی۔اس کے علاوہ اس نوعیت کے اور بھی بہت سے واقعات ہیں اور صحیح اور معروف فیصلے ہیں۔

اور:شرح سیر کبیر:جلد نمبر 3:صفحہ نمبر 75 پر ہیں:اور کوئی مضائقہ نہیں کہ مسلمان، کافروں کے ہاتھ غلہ اور کپڑہ وغیرہ فروخت کریں، مگر جنگی سامان اور گھوڑے اور قیدی فروخت کرنے کی اجازت نہیں، خواہ وہ امن لے کر ان کے پاس آئے ہوں یا بغیر امان کے، کیونکہ ان چیزوں کے ذریعے مسلمانوں کے مقابلے میں ان کو جنگی قوت حاصل ہوگی، اور مسلمانوں کیلئے ایسی کوئی چیز حلال نہیں جو مسلمانوں کے مقابلے میں کافروں کو تقویت پہنچانے کا سبب بنے اور یہ علت دیگر سامان میں نہیں پائی جاتی۔پھر یہ حکم جب ہے جبکہ مسلمانوں نے ان کے کسی قلعہ کا محاصرہ نہ کیا ہوا ہو، لیکن جب انہوں نے ان کے کسی قلعے کا محاصرہ کیا ہوا ہو تو ان کیلئے مناسب نہیں کہ اہلِ قلعہ کے ہاتھ غلہ یا پانی یا کوئی ایسی چیز فروخت کریں جو ان کے قلعہ بند رہنے میں مدد و معاون ثابت ہو۔کیونکہ مسلمانوں نے ان کا محاصرہ اسی لئے تو کیا ہے کہ ان کا رَسد و پانی ختم ہو جائے، اور وہ اپنے کو مسلمانوں کے سُپرد کر دیں اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کے حکم پر باہر نکل آئیں۔پس ان کے ہاتھ غلہ وغیرہ بیچنا، ان کے قلعہ بند رہنے میں تقویت کا موجب ہوگا۔بخلاف گزشتہ بالا صورت کے، کیونکہ اہلِ حرب اپنے ملک میں ایسی چیزیں حاصل کر سکتے ہیں جن کے ذریعے وہاں قیام پذیر رہ سکیں، انہیں مسلمانوں سے خریدنے کی ضرورت نہیں، لیکن جو کافر کہ قلعہ بند ہوں، اور مسلمانوں نے ان کا محاصرہ کر رکھا ہو، وہ مسلمانوں کے کسی فرد سے ضروریاتِ زندگی نہیں خرید سکتے۔لہذا کسی بھی مسلمان کو حلال نہیں کہ ان کے ہاتھ کسی قسم کی کوئی چیز فروخت کرے، جو شخص ایسی حرکت کرے اور امام کو اس کا علم ہو جائے تو امام اسے تادیب اور سرزنش کرے، کیونکہ اس نے غیر حلال فعل کا ارتکاب کیا ہے۔

مذکورہ بالا نصوص اور فقہائے اسلام کی تصریحات سے حسبِ ذیل اُصول ونتائج واضح ہو کر سامنے آجاتے ہیں:

1.....کفارِ محاربین سے دوستانہ تعلقات ناجائز اور حرام ہیں۔ جو شخص ان سے ایسے روابط رکھے، وہ گمراہ اور ظالم اور مستحقِ عذابِ الیم ہے۔

2.....جو کافر، مسلمانوں کے دین کا مذاق اُڑاتے ہیں، ان کے ساتھ معاشرتی تعلقات، نشست وبرخاست وغیرہ بھی حرام ہے۔

3.....جو کافر، مسلمانوں سے برسرِ پیکار ہوں، ان کے محلے میں ان کے ساتھ رہنا بھی ناجائز ہے۔

4.....مرتد کو سخت سے سخت سزا دینا ضروری ہے، اس کی کوئی انسانی حُرمت نہیں یہاں تک کہ اگر پیاس سے جان بلب ہو کر تڑپ رہا ہو، تب بھی اسے پانی نہ پلایا جائے۔

5.....جو کافر، مرتد اور باغی، مسلمانوں کے خلاف ریشہ دانیوں میں مصروف ہوں، ان سے خرید وفروخت اور لین دین ناجائز ہے، جبکہ اس سے ان کو تقویت حاصل ہوتی ہو، بلکہ ان کی اقتصادی ناکہ بندی کر کے ان کی جارحانہ قوت کو مفلوج کر دینا واجب ہے۔

6.....مفسدوں سے اقتصادی مقاطعہ کرنا ظلم نہیں، بلکہ شریعتِ اسلامیہ کا اہم ترین حکم اور اسوۂ رسول اکرم ﷺ ہے۔

7.....اقتصادی اور معاشرتی مقاطعہ کے علاوہ مرتدوں، موذیوں اور مفسدوں کو یہ سزائیں بھی دی جاسکتی ہے۔ قتل کرنا، شہر بدر کرنا، ان کے گھروں کو ویران کرنا، ان پر ہجوم کرنا وغیرہ۔

8.....اگر محارب کافروں اور مفسدوں کے خلاف کاروائی کرتے ہوئے ان کی عورتیں اور بچے بھی تبعاً اس کی زد میں آجائیں تو اس کی پرواہ نہیں کی جائے گی۔

9.....ان لوگوں کے خلاف مذکورہ بالا اقدامات کرنا دراصل اسلامی حکومت کا فرض ہے، لیکن اگر حکومت اس میں کوتاہی کریں تو خود مسلمان بھی ایسے اقدامات کر سکتے ہیں جو ان کے دائرۂ اختیار کے اندر ہوں، مگر انہیں کسی ایسے اقدام کی اجازت نہیں جس سے ملکی امن میں خلل وفساد کا اندیشہ ہو۔

10.....مکمل مقاطعہ صرف کافروں اور مفسدوں سے ہی جائز نہیں بلکہ کسی سنگین نوعیت کے معاملے میں ایک

مسلمان کو بھی یہ سزا دی جا سکتی ہے۔

11.....زندیق اور ملحد جو بظاہر اسلام کا کلمہ پڑھتا ہو، مگر اندرونی طور پر خبیث عقائد رکھتا ہو، اور غلط تأویلات کے ذریعہ اسلامی نصوص کو اپنے عقائدِ خبیثہ پر چسپاں کرتا ہو، اس کی حالت کافر اور مرتد سے بھی بدتر ہے کہ کافر اور مرتد کی توبہ بالاتفاق قابلِ قبول ہے، مگر بقول شامی، زندیق کا نہ اسلام معتبر ہے نہ کلمہ، نہ اس کی توبہ قابلِ التفات ہے، اِلّا یہ کہ وہ اپنے تمام عقائدِ خبیثہ سے براءت کا اعلان کرے۔

میرے محترم قارئین کرام!

ان اُصول کی روشنی میں زیرِ بحث فرد یا جماعت کی حیثیت اور اُن سے اقتصادی و معاشی، اور معاشرتی و سیاسی مقاطعہ یا مکمل سوشل بائیکاٹ کا شرعی حکم بالکل واضح ہو جاتا ہے۔(فتاویٰ ختم نبوت:ج2:ص459)

منکرِ توحید و رسالت کی نجات کا عقیدہ رکھنے والے شخص کی امامت کا حکم:

سوال: زید توحید و رسالت اور تمام ضروریاتِ دین کو تسلیم کرتے ہوئے اور عمل کرتے ہوئے، یہ عقیدہ بھی رکھتا ہے کہ جو شخص صرف توحید کا قائل ہو اور رسالت اور قرآن کو نہ مانتا ہو، وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا، بلکہ آخر میں اس کی بھی مغفرت ہو جائے گی۔ زید کو امام بنانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جو شخص آنحضرت ﷺ کی رسالت و نبوت کو نہ مانے اور قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ جل شانہ کی کتاب تسلیم نہ کرے، وہ جماہیر اُمت محمد ﷺ کے نزدیک ناجی نہیں ہوگا۔ ایسا شخص جو اس کی نجات کا عقیدہ رکھتا ہو، اس کو امام بنانا جائز نہیں ہے۔(فتاوی ختم نبوت:ج1:ص476)

اسلام اور ملت اسلامیہ کے دشمنوں کا نماز جنازہ پڑھنے، اُن کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے اور اُن سے تعلقات رکھنے کا حکم:

اسلام کی غیرت ایک لمحہ کیلئے یہ برداشت نہیں کرتی کہ اسلام اور ملت اسلامیہ کے دشمنوں سے کسی نوعیت کا تعلق اور رابطہ رکھا جائے۔ قرآن کریم میں ایسے لوگوں کے ساتھ کلیتاً قطع تعلق کا حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

:یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْالَاتَتَّخِذُوْاالْیَھُوْدَوَالنَّصٰرٰی اَوْلِیَآءَ،بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ،وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّہٗ مِنْھُمْ،اِنَّ اللّٰہَ لَایَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ:

ترجمہ: اے ایمان والو! مت بناؤ یہود و نصاریٰ کو معتمد دوست، وہ آپس میں ایک دوسرے کے مخلص دوست ہیں، اور جو کوئی تم میں سے اُن کے ساتھ موالات کرے گا (یا درکھو) انہیں میں سے ہے، بیشک اللہ بے انصاف قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

اس آیت کے ذیل میں حافظ الحدیث امام ابوبکر الجصاص الرازیؒ لکھتے ہیں کہ: اس آیت میں اس امر پر دلالت ہے کہ کافر مسلمانوں کا ولی (دوست) نہیں ہوسکتا نہ تو معاملات میں اور نہ امداد و تعاون میں۔ اور اس سے یہ امر بھی واضح ہوجاتا ہے کہ کافروں سے برأت اختیار کرنا اور ان سے عداوت رکھنا واجب ہے۔ کیونکہ ولایت، عداوت کی ضد ہے اور جب ہم کو یہود و نصاریٰ سے ان کے کفر کی وجہ سے عداوت رکھنے کا حکم ہے تو دُوسرے کافر بھی انہی کے حکم میں ہیں، سارے کافر ایک ہی ملت ہے۔ (احکام القرآن: ج2: ص444)

نیز دوسری جگہ حق تعالیٰ جل شانہ کا ارشاد ہے: واذا رایت الّذین یخوضون فی اٰیٰتنا فاعرض عنھم حتّٰی یخوضوا فی حدیث غیرہ، وامّا ینسینّک الشّیطٰن فلاتقعد بعدالذّکریٰ مع القوم الظّٰلمین:

ترجمہ: اور جب تم دیکھو اُن لوگوں کو کہ جھگڑتے ہیں ہماری آیتوں میں تو اُن سے کنارہ کشی اختیار کرلو، یہاں تک کہ مشغول ہوجاویں کسی اُور بات میں، اور اگر بھلا دے تجھ کو شیطان تو مت بیٹھ یاد آجانے کے بعد ظالموں کے ساتھ۔

اس آیت کے ذیل میں حافظ الحدیث امام ابوبکر الجصاص الرازیؒ لکھتے ہیں کہ: یہ آیت اس اَمر پر دلالت کرتی ہے کہ ہم (مسلمانوں) پر ضروری ہے کہ ملاحدہ اور سارے کافروں سے ان کے کفر و شرک اور اللہ تعالیٰ جل شانہ پر ناجائز باتیں کہنے کی رُوک نہ کرسکیں تو ان کے ساتھ نشست و برخاست ترک کردیں۔

فقہائے کرامؒ نے لکھا ہے کہ مرتد کو مسنون طریقے سے غسل و کفن دینا ممنوع اور گناہ ہے۔ چنانچہ فتاویٰ خیریہ میں ہے کہ: اگر کسی شخص نے کسی غیر مسلم کی تجہیز و تکفین و تدفین میں علماء کے ذکر کردہ اُن اُمورِ مسنونہ کی رعایت کی جو مسلمانوں کے لئے ہیں تو وہ گناہ کا مرتکب ہوا۔ کیونکہ بلاشبہ اُن تمام اُمور کی رعایت کفار کے حق میں ممنوع ہے۔

اسی طرح کسی کافر کی نماز جنازہ پڑھنا بھی جائز نہیں۔ جیسا کہ سورۃ التوبہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ولا تصلّ علیٰ احدٍ منھم مّات ابدا وّلاتقم علیٰ قبرہ، انّھم کفروا باللّٰہ ورسولہ وماتوا وھم فٰسقون: اور نماز نہ پڑھ اُن میں سے کسی پر جو مرجائے کبھی، اور نہ کھڑا ہو اُس کی قبر پر، وہ منکر ہوئے اللہ سے اور اس

کے رسول سے اور وہ مر گئے نافرمان۔

اس آیت کے ذیل میں حافظ الحدیث امام ابوبکر الجصاص الرازیؒ لکھتے ہیں کہ: اس میں کفار کے موتی پر جنازہ پڑھنے کی ممانعت ہے۔

مسنون طریقے سے کافر کو دفن کرنا بھی جائز نہیں، بلکہ ایسے شخص کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا ہی جائز نہیں۔ چنانچہ: درمختار ھامش ردالمختار: میں ہے کہ: مرتد کی میت کو کتے کی طرح ایک گڑھے میں پھینک دیا جائے۔

علامہ ابن عابدینؒ: شامی: میں مزید لکھتے ہیں کہ: کسی کافر کا اپنے قریبی رشتہ دار مسلمان کی قبر میں (دفن کرنے کی غرض سے) اُترنا بھی ممنوع ہے۔

کفایہ شرح ہدایہ میں ہے کہ: چونکہ کافر کی قبر پر اللہ تعالیٰ جل شانہ کی ناراضگی اور لعنت برستی ہے اور مسلمانوں کو ہر لمحہ رحمتِ الٰہی کے نزول کی ضرورت ہے۔ اس لئے مسلمانوں کے قبرستان کو ان (کافروں کے دفن) سے پاک رکھا جائے۔

فتح القدیر میں بھی ہے کہ اگر کوئی مسلمان مر جائے اور اس کا قریبی رشتہ دار کافر ہو، پھر وہ کافر اپنے مسلمان رشتہ دار کی میت کو لے کر قبر میں نہ اُترے بلکہ عام مسلمان یہ کام انجام دیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں: اور وہ (کافر) اس کے دفن کا متولی نہیں بن سکتا، بلکہ اس کے بجائے عام مسلمان ہی اس کو دفن کریں۔

اسی لئے فقہائے کرامؒ نے تصریح کی ہے کہ کافروں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہی نہیں کیا جائے گا بلکہ اس کو علیحدہ دفن کیا جائے گا۔ چنانچہ فتاویٰ خیریہ میں ہے: عقبہ بن عامر اور واثلہ بن اسقع کہتے ہیں کہ ان کے دفن کی جگہ علیحدہ ہونی چاہئے۔ اور اس طرح کا مضمون: مبسوط: میں جلد نمبر 1: صفحہ نمبر 55 میں بھی ہے۔

ان عبارات سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ کافر اور مسلمان کا ایک ساتھ دفن کرنا قطعاً جائز نہیں ہے۔

امام بخاریؒ لکھتے ہیں کہ: مشرکین کی قبریں اُکھاڑ دی جائیں اس لئے کہ (اسلام میں) ان کا کوئی احترام نہیں، بخلاف انبیاء کرام علیہم السلام اور ان کے متبعین کے، کہ اس میں ان کی توہین ہے۔

دوسری جگہ ارقام فرماتے ہیں کہ: البتہ کفار کی قبریں اُکھاڑنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ ان کی توہین کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔

مزید آگے لکھتے ہیں کہ: اگر مشرکین کی قبریں ہوں تو اُن کو اُکھاڑ دینا چاہئے، کیونکہ وہ محلِ عذاب ہیں۔

فقہ کی مشہور کتاب: مراقی الفلاح: میں ہے کہ: اگر ضرورت ہو تو حربی کفار کی قبریں اُکھاڑ دی جائیں۔

مندرجہ بالا تمام عبارات کی روشنی میں یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ مرتد کی نعش کا مسلمانوں کے قبرستان سے نکالنا ضروری ہے۔(فتاوی ختم نبوت:ج3:ص 21)

توہین رسالت ﷺ کرنے والے اور اس کو مسلمان سمجھنے والوں کے نکاح کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ عبدالقادر نے حضور اکرم ﷺ کی توہین کی ہے، اور اس پر علماء کا فتویٰ کفر آچکا ہے، اور وہ توبہ سے انکار کرتا ہے۔اس کا نکاح ٹوٹ گیا ہے یا نہیں؟ اور اس کے بھائی بھتیجے اس کو مسلمان سمجھتے ہیں اور اس کے معاون ہیں، اُن کا نکاح بھی عندالشرع ٹوٹ گیا ہے یا نہیں؟ اور اگر ٹوٹ گیا ہے تو اُن کی مطلقہ بیویوں کا نکاح دُوسرے مسلمانوں سے جائز ہے یا نہیں؟ اور وہ مطلقہ بیویاں مہر کی لین دار ہیں یا نہیں؟

جواب: جو شخص حضور اقدس ﷺ کی توہین کرے، یقیناً کافر ہے۔اس کی عورت اس کے نکاح سے نکل گئی، اور جو اس کی توہین پر مطلع ہو کر اسے مسلمان جانے وہ بھی کافر ہے۔ایسے جتنے لوگ ہوں خواہ توہین کرنے والوں کے عزیز قریب ہوں یا غیر، اُن سب کی عورتیں اُن کے نکاح سے نکل گئیں۔اور فی الحال وہ اپنے مہر کا مطالبہ کرسکتی ہیں۔اُن عورتوں کو اختیار ہے کہ عدت کے بعد جس مسلمان سے چاہیں نکاح کرلیں۔(فتاوی ختم نبوت:ج 1:ص 581)

غیر مسلموں کو اسلامی شعائر و اِصطلاحات کے استعمال کا حق نہیں:

جب ابو عامر منافق کے کہنے پر مدینہ منورہ کے منافقین نے مسجد ضرار تعمیر کرڈالی، جس کی بنیاد محض ضد، کفر ونفاق، عداوتِ اسلام اور مخالفتِ خدا اور رسول پر رکھی گئی، جو بظاہر مسجد تھی مگر درحقیقت مسجد کی شکل میں اسلام دشمن کارستانیوں اور سازشوں کا مرکز تھا، تو اللہ تعالیٰ جل شانہ کے حکم سے حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور اُن منافقین کے ناپاک عزائم اور اسلام دشمن اغراض پر مطلع کر کے مسجد ضرار کا پول کھول دیا۔فرمایا:

:والّذین اتّخذوا مسجدا ضرارا،الخ....واللّٰہ یشھدانّھم لکٰذبون:اور جنہوں نے دُکھ دینے کو اور اللہ تعالیٰ سے کفر کرنے کو اور مسلمانوں میں تفریق ڈالنے کو اور اُس شخص (ابو عامر نصرانی منافق) کو پناہ دینے کی نیت سے جو خدا یعنی اس کے رسول سے پہلے کئی دفعہ لڑ چکا ہے (اُن ظالموں نے ایک) مسجد بنائی، حلف اُٹھا جائیں گے کہ ہمیں بھلائی کا خیال ہے، اور اللہ تعالیٰ خود گواہی دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں، تُو اُس مسجد میں کبھی کھڑا نہ ہو۔

اس آیت شریفہ میں اُس مسجد کو مسجد ضرار قرار دینے کے اللہ تعالیٰ جل شانہ نے چار ناپاک مقاصد بیان فرمائے ہیں:

اوّل: ضرار یعنی قباء کے مخلص مسلمانوں کو نقصان پہنچائیں، کیونکہ مسجد قباء کی وجہ سے انہیں ایک خاص عزت حاصل ہوگئی تھی، جیسے فرمایا: فیه رجال یحبّون ان یتطهّروا۔ واللّٰه یحبّ المطّهّرین:

دوم: دوسرا ناپاک مقصد یہ کہ کفر ونفاق کی اشاعت اور اسلام کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کیلئے اڈا قائم کرنا۔ اُس مسجد کو مسجد ضرار قرار دینے سے یہ بھی ثابت ہوا کہ نیک کاموں کا نیک ہونا مقصد ونیت پر موقوف ہے، ورنہ مسجد بنانے جیسا نیک کام بھی کفر کی اشاعت اور اسلام کو نیچا دکھانے کے لئے ہوسکتا ہے۔

سوم: تیسرا ناپاک مقصد یہ کہ: وتفریقاً بین المؤمنین: مسلمانوں میں تفرقہ ڈالا جائے۔ کیونکہ قباء کی تمام آبادی ایک ہی مسجد میں نماز پڑھتی تھی۔

چہارم: چوتھے یہ کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ ورسول ﷺ کے باغی اور منافق ابو عامر نصرانی راہب کیلئے پناہ گاہ مہیا کرنا، تاکہ وہ یہاں بیٹھ کر مدینہ کے منافقوں کو اسلام اور اہل اسلام کے خلاف پالیسی اور تراکیب سمجھائے، وغیرہ۔

اِن چاروں ناپاک مقاصد پر سرسری نظر ڈالنے سے یہ ثابت ہوجاتا ہے کہ یہ سب کچھ اسلام کے خلاف بغاوت اور عداوت ہی ہے۔ لہٰذا غیر مسلموں کو یہ حق قطعاً حاصل نہیں کہ وہ اپنی عبادت گاہ کا نام مسجد رکھیں، اور نہ اُن کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی عبادت گاہ کا نقشہ اور طرزِ تعمیر ہماری مسجد کے مطابق تیار کریں، کہ اس سے ہماری مساجد کی توہین اور مسلمانوں کو دھوکہ دینا مقصود ہے۔ کیونکہ مسجد: من جملہ شعائرِ اسلام میں سے ایک شعار ہے۔ لہٰذا غیر مسلموں کو اس کی اجازت دینا اس شعار کی واضح توہین اور استخفاف ہے، جسے برداشت نہیں کیا جاسکتا۔

ارشاد خداوندی ہیں: قاتلوا الّذین لایؤمنون باللّٰه ولا بالیوم الآخر ولا یحرّمون ما حرّم اللّٰه ورسوله ولا یدینون دین الحق من الّذین اُوتوا الکتٰب حتّٰی یعطوا الجزیة عن یّدٍ وّهم صٰغرون:

ترجمہ: جو لوگ اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دِن یعنی دوسری زندگی پر ایمان نہیں رکھتے اور نہ اللہ تعالیٰ اور رسول (ﷺ) کی محرمات کو حرام جانتے ہیں اور نہ دینِ حق کو تسلیم کرتے ہیں، یعنی اہل کتاب، اُن سب سے لڑو، جب تک کہ وہ ماتحت ہوکر جزیہ دینا منظور نہ کریں (یعنی جب محکوم رعیت بن جائیں تو اُن سے جہاد کرنا ترک کردو)۔

اس آیت کریمہ سے روزِ روشن کی طرح واضح ہوا کہ عیسائیوں، یہودیوں، مرزائیوں لاہوریوں اور دوسرے

کافروں کو اسلامی ریاست میں اپنے باطل مذہب کی کھلے بندوں پرچار کرنے کی اجازت نہیں، تاوقتیکہ وہ اسلام کی برتری تسلیم کر کے اس کی ماتحتی قبول کرتے ہوئے اپنی ماتحتی کا پورا پورا اعتراف کرتے ہوئے اور جزیہ دیتے ہوئے ذمی بن کر رہنا قبول نہ کرلیں، اُن سے جہاد کیا جائے۔ ایسے میں قادیانیوں (اور شیعوں) کو اسلامی طرزِ تعمیر کے مطابق مسجد بنانے کی اجازت کیونکر دی جاسکتی ہے؟ اور وہ اپنے عبادت خانے کو: مسجد: کا نام کیونکر دے سکتے ہیں....؟؟؟

امام ابن کثیرؒ فرماتے ہیں: حتّٰی یعطوا الجزیۃ عن یّدٍ وّھم صٰغرون: کا مطلب یہ ہے کہ اُن لوگوں (غیر مسلموں) کو خوب ذلیل و رُسوا اور حقیر جانو، اُن کو معزز جاننا شرعاً جائز نہیں، اور نہ اُن کو مسلمانوں پر ترجیح دینا جائز ہے، کیونکہ یہ کمینے، حقیر اور بدنصیب لوگ ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ کی صحیح حدیث کے مطابق اُن کو سلام کرنے میں پہل کرنا بھی جائز نہیں، بلکہ اُن کو تنگ راستے سے گزرنے پر مجبور کرنا چاہئے۔

وھم صٰغرون: ایسا فصیح و بلیغ اور جامع جملہ ہے، گویا کوزے میں سمندر بند کرنے کا مصداق ہے۔ یہ جملہ کیا ہے، گویا ذمی لوگوں یعنی غیر مسلم رعیت اور اقلیتوں کیلئے ایک ایسی جامع دستاویز ہے جس میں اُن کی عبادت اور پوجا پاٹ کی حُدود اور اس کا طریقۂ کار، مذہبی آزادی اور اُن کی تبلیغ کا دائرۂ کار، عبادت خانوں کے نام، اُن کی تعمیر و تجدید کے احکام، مذہبی تہوار، قربانی، لباس، خوشی اور غمی کے اظہار کی تمام حُدود متعین کردی گئی ہیں۔ اس دستاویز کی پوری پوری تفصیل آج بھی اُن معاہدات میں موجود ہے جو خلفائے راشدینؓ کے مثالی اَدوار میں اُن کے عُمّال اور سپہ سالاروں کے تحت اُس دور کی غیر مسلم اقلیتوں، یہود و نصاریٰ اور مجوسیوں اور کفار سے طے پائے تھے۔ اُن معاہدوں کی روشنی میں ہمارے قابلِ فخر فقہاءؒ، محدّثینؒ، مفسرینؒ، ائمہ مجتہدینؒ اور اسلامی قوانین کے غوّاص علمائے اسلام نے درج ذیل قوانین مستنبط فرمائے ہیں:

ذمی رعیت، نیا عبادت خانہ تعمیر نہیں کرسکتے:

قاضی ابو یوسفؒ تصریح فرماتے ہیں کہ: عیسائیوں کو نیا صومعہ اور گرجا گھر تعمیر کرنے کی اجازت نہیں ہوگی، البتہ جو معاہدے کے وقت گرجا گھر ہوگا، اُس کو گرایا نہ جائے گا، نیا بیعہ اور کنیسہ گرادیا جائے گا۔

امام ابوالحسن علی بن محمد الماوردیؒ لکھتے ہیں: اہل ذمہ کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ دارالاسلام میں نیا بیعہ یا کنیسہ تعمیر کریں، اِس کی اُن کو شرعاً اجازت نہیں۔ اگر وہ کوئی نیا بیعہ یا کنیسہ تعمیر کریں گے تو اُس کو گرادیا جائے گا۔

امام ابوزکریا محی الدین بن شرف النووی شافعیؒ لکھتے ہیں کہ: مسلمانوں کے شہروں میں ذمیوں کو کنائس، بیعے اور صومعے بنانے کی اجازت نہیں، کیونکہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ جس شہر کو نئے سرے سے مسلمان آباد

کریں اُس میں غیر مسلم اقلیتوں کوگرجا وغیرہ بنانے کا حق نہیں۔

امام محمد بن قدامہ حنبلیؒ لکھتے ہیں کہ: جزیرہ کے ذمیوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن غنمؓ سے جومعاہدہ کیا تھا، اُس میں یہ شرط بھی تھی کہ آج کے بعد ہم اپنے شہر میں نہ تو کوئی کنیسہ تعمیر کریں گے اور نہ دیرا اور نہ قلایہ اور نہ کسی راہب کیلئے نیا صومعہ بنائیں گے، اوران میں سے جوگر جائے گا، اُس کودوبارہ تعمیر نہیں کریں گے، اوراس طرح جوگرجا وغیرہ مسلم آبادی میں ہوگا، اُس کوبھی دوبارہ نہیں بنائیں گے۔ہم اپنے گرجاؤں کومسلمانوں کیلئے دن رات کھلے رکھیں گے اوراسی طرح گزرنے والوں اورمسافروں کیلئے ان کے دروازے وسیع رکھیں گے، تاکہ وہ ان میں آرام کرسکیں، نہ ہم ان گرجاؤں اوراپنے گھروں میں کسی جاسوس کوٹھہرائیں گے۔

ان ائمہ کرام اور ماہرینِ قوانینِ اسلام کی ان تصریحات سے ثابت ہوا کہ عیسائیوں اور یہودیوں کو.....جبکہ وہ اہل کتاب بھی ہیں.....کسی مسلم ملک میں نئے گرجے اور عبادت خانے تعمیر کرنے کی اسلام اجازت نہیں دیتا، اور جوگر جائے اُس کی تجدید بھی جائز نہیں، جیسا کہ سیدنا فاروق اعظمؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دارالاسلام میں گرجا وغیرہ بنانا جائز نہیں، اوراسی طرح اگر پہلے کا بنا ہوا گرجا وغیرہ گر جائے تو اُس کی تجدید بھی جائز نہیں۔

جب اہل کتاب عیسائیوں اور یہودیوں کیلئے رسول اللہ ﷺ نے دارالاسلام میں گرجے اور صومعے تعمیر کرنے کی اجازت نہیں دی، حالانکہ وہ اہل کتاب ہیں، تو پھر مرتدوں اور کافروں کو دارالاسلام اور مسلمانوں کے ملک میں: مسجد: کے نام سے عبادت خانے بنانے کی اجازت کیونکر دی جاسکتی ہے...؟؟؟ اور وہ اپنے مذہبی مرکز کو: مسجد: کے نام سے کیونکر پکار سکتے ہیں.....؟؟؟

مسلمانوں کی طرح عیداورقربانی کی اجازت نہیں:

حنابلہ کا مذہب یہ ہے کہ ذمیوں کو منکر (خلافِ اسلام کوئی کام) اور عید منانے اور صلیب پہن کر بازار میں نکلنے سے روک دینا ہوگا۔

شوافع کا مذہب یہ ہے کہ غیر مسلم اقلیتوں کو کھلم کھلا شراب پینے، بازار میں خنزیر لے کر نکلنے، صلیب پہن کر بازار میں آنے اور عیدوں کے برملا منانے اور اپنے مُردوں پر ماتم کرنے سے رُوک دیا جائے۔

امام ابن قیمؒ لکھتے ہیں کہ: اُس معاہدہ میں یہ بھی تھا کہ ہم ذمی لوگ بعوث (اُن کی عید کا نام ہے) کے لئے کھلے میدان میں نہیں نکلیں گے، جیسے مسلمان عیدالفطر پڑھنے کیلئے کھلے میدان میں آتے ہیں، جس سے شوکتِ اسلام کا اظہار مقصود ہے۔

امام نوویؒ لکھتے ہیں کہ جزیرہ کے عیسائی ذمیوں نے یہ شرط بھی تسلیم کی تھی کہ ہم اپنی دونوں عیدوں شعانین اور ربعوث کو نہیں نکلیں گے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ، قرآن کریم، دینِ اسلام اور آنحضرت ﷺ کی گستاخی نہیں کریں گے:

جزیرہ کے نصاریٰ نے اپنے عہد ذمہ میں یہ پابندی بھی قبول کی تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ جل شانہ، قرآن مجید، دینِ اسلام اور آنحضرت ﷺ کے حق میں کوئی گستاخی یا توہین آمیز کلمہ اور استخفاف پر مبنی کوئی بات نہیں کریں گے، ورنہ ہمارے حقوق از خود ختم متصوّر رہوں گے اور ہم سزا کے مستوجب ہوں گے۔

امام ابوالحسن الماوردیؒ لکھتے ہیں کہ: وہ چھ شرطیں جن کی پابندی ہر ایک ذمی شخص خواہ وہ کوئی بھی غیر مسلم ہو، پر واجب ہے۔ اُن میں پہلی شرط یہ ہے کہ وہ قرآن مجید پر طعن نہیں کرے گا، نہ اس میں تحریف کا دعویٰ۔ دوسری شرط یہ ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کی تکذیب نہیں کرے گا اور نہ آپ ﷺ کے حق میں توہین آمیز کلمات کہے گا۔ تیسری شرط یہ ہے کہ وہ دینِ اسلام کی مذمت نہیں کرے گا، اور نہ اس میں مَن میکھ نکالے گا۔

کیا غیر مسلم اقلیتوں کو اپنے مذاہبِ باطلہ کی تبلیغ کی اجازت ہے؟

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اسلامی ملک میں کسی بھی غیر مسلم ذمی رعیت اور اقلیت کو اپنے مذہب اور عقیدے کی پابندی کرنے کی تو اسلام اجازت دیتا ہے، مگر اس کی تبلیغ اور اشاعت کی اجازت ہرگز نہیں دیتا۔

امام ابوالحسن الماوردیؒ لکھتے ہیں کہ: ذمیوں پر تیسری شرط جس کی پابندی اُن پر لازم ہے، یہ ہے کہ وہ اپنے ناقوس کی آوازیں مسلمانوں کو نہیں سنائیں گے، اور نہ بلند آواز سے اپنی کسی کتاب کی تلاوت کریں گے، اور نہ حضرت عزیر علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اپنے عقیدے کا برملا اظہار کریں گے۔ اور چوتھی شرط لازم یہ ہے کہ وہ اعلانیہ طور پر نہ شراب پئیں گے اور نہ بازاروں میں صلیب لٹکا کر نکلیں گے اور نہ بازاروں میں خنزیروں کو لے کر آئیں گے۔ اور پانچویں لازمی شرط یہ بھی ہے کہ وہ اپنے مُردوں کو چپکے سے دفن کریں گے اور اُن پر نہ تو آواز کے ساتھ واویلا کریں گے اور نہ نوحہ۔

امام محی الدین یحییٰ بن شرف النوویؒ لکھتے ہیں کہ: ذمیوں کو بازاروں میں شراب اور خنزیر کی خرید و فروخت کا حق

نہ ہوگا، ناقوس بجانے توراۃ اور انجیل کی اعلانیہ تلاوت کرنے اور صلیب پہن کر بازاروں میں چلنے کا حق نہ ہوگا، نہ وہ اپنی عیدیں پڑھنے کیلئے کھلے میدان یا کسی گراؤنڈ میں جاسکیں گے اور نہ اپنے مُردوں پر بلند آواز سے نوحہ کرسکیں گے۔

امام ابن کثیرؒ تصریح فرماتے ہیں کہ: ہم اپنے گرجاؤں کے فلک بوس میناروں پر صلیب بلند نہیں کریں گے، ہم اپنی صلیبیوں اور کتابوں کو مسلمانوں کے راستوں اور منڈیوں میں نہیں لائے گے، یعنی اِن کے سرِ عام اسٹال نہیں لگائیں گے، ہم اپنے گرجوں کے اندر بھی اُونچی آواز سے ناقوس نہ بجائیں گے، ہم اپنے گرجوں کے اندر بھی اُونچی آواز سے اپنی قراءت نہ کریں گے، اپنی عیدیں (شعاعین اور بعوث) پڑھنے کیلئے کسی کھلے گھراؤنڈ میں نہ نکلیں گے، ہم اپنے مُردوں پر بلند آواز سے نہیں روئیں گے اور نہ اپنے مُردوں کے ساتھ آگ لے کر چلیں گے، اپنے مُردوں کو مسلمانوں کے قبرستان کے قریب دفن نہیں کریں گے۔ اگر ہم ان تمام شرطوں کو جن کو ہم نے اَز خود اپنے لئے تجویز کیا ہے، ان میں سے کسی ایک شرط کی خلاف ورزی کریں گے تو عہدِ ذمہ ختم ہوگا، اور مسلمانوں کو ہمارے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا حق حاصل ہوگا، جس طرح ان باغی کافروں کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

امام ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ: ذمیوں نے حسبِ ذیل شرطیں قبول کرتے ہوئے ان پر دستخط کئے کہ: ہم اپنے گرجاؤں میں بلند آواز سے ناقوس نہیں بجائیں گے، ان کے اُوپر اُونچی کر کے صلیب کھڑی نہیں کریں گے، ہم اپنے گرجاؤں کے اندر بھی بلند آواز کے ساتھ دُعا نہ مانگیں گے، نہ ان کے اندر اُونچی آواز کے ساتھ اپنی کتاب پڑھیں گے، مسلمانوں کے بازاروں میں صلیب نہیں نکالیں گے، عید کیلئے کھلے میدان میں نہیں جائیں گے، جیسے مسلمان اپنی عیدالاضحی اور عیدالفطر کیلئے کھلے میدان میں جاتے ہیں، کھلے عام شرک نہیں کریں گے، ہم اپنے دِین کی کسی کو ترغیب نہیں دیں گے، اور نہ کسی کو اپنے دِین کی دعوت دیں گے۔

ان تصریحات کا خلاصہ یہ ہے کہ اَز رُوئے اسلام مسلم ممالک کے ذمیوں اور اقلیتوں کو اپنے باطل مذاہب کی تبلیغ و اِشاعت کی ہرگز اجازت نہیں، نہ تقریر میں، نہ تحریر میں، اور نہ مناظروں کے ذریعہ سے اور نہ مناقشوں کے ساتھ، غرض یہ کہ وہ اپنے مذہب کی کسی طرح اور کسی بھی انداز میں تبلیغ نہیں کرسکتے۔ اگر کوئی مسلمان حکمران کسی وجہ سے اس کی اجازت دیتا ہے تو یہ اجازت کالعدم اور حکمران شرعاً مجرم ہوگا۔ کیونکہ اس میں اسلام کی حقانیت کو ٹھیس لگتا ہے، اللہ تعالیٰ جل شانہ، رسول اللہ ﷺ اور کتاب اللہ قرآن مجید کی تکذیب لازم آتی ہے، اسلام کی توہین اور سبکی ہوتی ہے۔

جب یہود و نصاریٰ کو مسلم ملک میں اپنے مذہب کی تبلیغ و اشاعت، اپنے لٹریچر کو سرِ عام بازار میں لانے، صلیب لٹکا کر چلنے، گرجا کے منارے پر صلیب گاڑنے اور گرجا کے اندر بلند آواز سے دعا کرنے اور انجیل پڑھنے کی اجازت اور

ازسرِ نوگر جا تعمیر کرنے یا گرے ہوئے گرجا کی مرمت کرنے کی اجازت نہیں، اور اُن کو اپنے تہوار کھلے گراؤنڈ میں منانے کی اجازت نہیں، حالانکہ وہ اہل کتاب ہیں، یعنی کسی وقت وہ سچے دین ومذہب پر رہ چکے ہیں تو پھر سلطنتِ خداداد پاکستان میں شیعوں کو جو مرتدین ہیں شرعاً خارج از اسلام اور کافر ہیں۔ان کو اپنے عبادت خانے تعمیر کرنے اور مساجد کے نام سے موسوم کرنے اور مساجد کے طرز پر اپنے ایمان بگاڑوں کو بنانے، اور سرِ عام اپنے ماتمی جلوسوں کو نکالنے کی اجازت کیونکر دے سکتی ہے....؟ان کو پاکستان میں ایک کذاب اور مرتد خمینی ملعون کے باطل نظریات کی کھلے عام نشر واشاعت اور تبلیغ ودعوت کی اجازت.... اسلام سے بغاوت اور رسول اللہ ﷺ کی سراسر توہین ہے۔نہ جانے پاکستان کے حکمرانوں اور مسلمانوں کی غیرت کہاں سوچکی ہے....؟؟؟

ذمی لوگوں کو مسلمانوں کے ناموں جیسے نام رکھنے اور مسلمانوں جیسے لباس استعمال کرنے کی اجازت نہیں:

ذمی لوگوں کو مسلم ممالک میں نہ صرف اپنے دین اور مذہب کی تبلیغ وترویج کی اجازت نہیں، بلکہ اُن کو مسلمانوں کے ناموں پر اپنے نام رکھنے حتیٰ کہ مسلمان کی طرح لباس پہننے کی بھی اجازت نہیں، تاکہ اسلامی تشخص کجلا نہ جائے، جیسا کہ اسلامی دفاتر میں اس کی وضاحت وصراحت موجود ہے۔

امام ابن کثیرؒ تصریح فرماتے ہیں کہ: شام کے نصاریٰ نے یہ چھ شرطیں بھی قبول کی تھی کہ ہم اپنے بچوں کو قرآن نہیں پڑھائیں گے، ہم اپنے شرکیہ کام کھلم کھلا نہیں کریں گے، نہ اپنے شرک کی دعوت دیں گے، ہم اپنے کسی قرابت دار کو اسلام قبول کرنے سے منع نہیں کریں گے، ہم مسلمانوں جیسا لباس بھی نہیں پہنیں گے، نہ مسلمانوں کی ٹوپی جیسی ٹوپی، نہ عمامہ جیسا عمامہ اور نہ جوتے جیسا جوتا پہنیں گے، نہ ہم سر کے بالوں میں سیدھی مانگ نکالیں گے، نہ ان کی زبان بولیں گے، نہ ان کی کنیتوں جیسی کنیت رکھیں گے، نہ اپنی سواریوں پر زین سجائیں گے، نہ تلوار لٹکائیں گے (یاد رہے کہ تلوار اُس زمانے میں مسلمانوں کا علامتی ہتھیار اور شعار.....شناختی علامت.....سمجھا جاتا تھا)۔نہ ہم اپنے گھروں میں اسلحہ رکھیں گے، نہ کسی قسم کا اسلحہ اُٹھا کر چلیں گے، نہ اپنی انگوٹھیوں پر عربی زبان میں کچھ نقش کریں گے۔اور آخر میں یہ بھی لکھا کہ.....اگر ہم اِن تمام شرائط میں سے کسی ایک شرط کی خلاف ورزی کریں گے تو مستوجب سزا ہوں گے۔

امام ماوردیؒ یہ بھی لکھتے ہیں کہ: پانچویں شرط لازمی یہ بھی ہے کہ ذمی لوگ اور کوئی اقلیت کسی مسلمان کو اِس کے دِین کے معاملے میں کسی آزمائش اور فتنے میں مبتلا کرنے کی ہرگز مجاز نہ ہوگی، نہ دھونس کی صورت میں، نہ مال کے تحریص

کے ساتھ، نہ رشتے کی ترغیب کے ساتھ اور نہ کسی قسم کے لالچ کے ساتھ۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو قانون حرکت میں آ کر اُس کو کیفرِ کردار تک پہنچا کر رہے گا۔

خلاصۃ المرام! یہ کہ کسی غیر مسلم عیسائی، یہودی، مجوسی، صابی، ہندو، سکھ، پارسی، بہائی، بابی، قادیانی، ربوی، لاہوری، مرزائی (اور شیعہ) کو شعائرِ اسلامی یعنی کلمہ توحید، رسول، قبلہ، صلوۃ، دُرود، مسجد، قربانی، اور عید وغیرہ مقدس اصطلاحوں کو استعمال کرنے کی ازرُوئے شرع اسلام قطعاً اجازت نہیں، اور نہ اِن مذکورہ باطل گروہوں کو اور خارج از اسلام فرقوں کو اپنے باطل عقائد و افکار اور اعمال اور رُسومات کا برملا پرچار کرنے کی اجازت ہے، اور نہ اِن کو اپنے اِن باطل اور خلافِ اسلام عقائد و افکار اور اعمال و رُسومات کی نشر و ترویج اور دعوت اور تبلیغ کی اجازت ہے۔ اور مسلمان حکمران اور مسلم اکثریت پر شرعاً واجب ہے کہ وہ اپنے ملک میں بسنے والی غیر مسلم اقلیتوں کو اِن شرائط کا پابند بنائے کہ یہ مسلمانوں کا شرعی فریضہ ہے۔ (فتاوی ختم نبوت: ج3: ص 94)

ایک اسلامی ملک میں غیر مسلم اقلیت کو کیا کیا مذہبی حقوق حاصل ہو سکتے ہیں؟ اور انہیں کس حد تک آزادی دی جا سکتی ہے؟

اسلامی مملکت میں غیر مسلم اقلیتوں کو اِس حد تک آزادی دی جا سکتی ہے کہ اِس سے مسلمانوں کے اپنے دینی اور مذہبی حقوق میں کسی طرح مداخلت نہ ہوتی ہو، اور ان کی داخلی خودمختاری کسی طرح مجروح نہ ہو، لیکن اگر کسی اقلیت کی مذہبی آزادی سے خود مسلمانوں کے مذہبی حقوق تلف ہوتے ہوں، تو مسلمان سربراہ کا فرض ہے کہ مسلمانوں کے دینی حقوق کی پوری حفاظت کرے۔ اسلامی مملکت میں غیر مسلم اقلیتوں کے رُسوم و اعمال اسی حد تک چلنے دیئے جا سکتے ہیں کہ اسلام کی اپنی عظمت و شوکت کسی طرح پامال نہ ہونے پائے۔ سربراہِ مملکت اُن پر کچھ اس طرح کی پابندیاں لگائے کہ وہاں کی مسلم آبادی اپنے دین پر عمل کرتے ہوئے ان اقلیتوں کی مداخلت سے پوری طرح محفوظ رہ سکے۔

غیر مسلم اقوام کی مذہبی آزادی:

اسلام اپنی سلطنت میں بسنے والی غیر مسلم اقوام کو پوری مذہبی آزادی دیتا ہے، لیکن اس میں یہ بات اُصولی ہے کہ اُن کی یہ آزادی سطلنتِ اسلامی کا مروّت و احسان ہے، جو اسلام کا انسانی چارٹر ہے۔ ان انسانی حقوق پر ان کی مذہبی آزادی مرتب کی گئی ہے۔ سو اگر کوئی غیر مسلم قوم، مذہبی آزادی میں اپنی انسانی قدروں کو کھو دے تو پھر اُن کی مذہبی آزادی پابندیوں کی جکڑ میں آ جاتی ہے۔

مسلمان دارالحرب میں ہوں تو انہیں جو مذہبی مراعات حاصل ہوں گی، وہ اس غیر اسلامی حکومت کا احسان اور اُن کا ایک اخلاقی ضابطۂ کار ہوگا۔ اسی طرح جو غیر مسلم اقوام اسلامی سلطنت میں رہتی ہیں، انہیں جو رعایتیں دی جائیں اور اُن سے جو عہد و پیمان باندھے جائیں، وہ دارالاسلام کے مسلمانوں کا مروّت و احسان ہوگا، اسے اُن کا کوئی آئینی حق نہ کہیں گے۔

اسی طرح انہیں کسی ایسے کلیدی عہدے پر لے آنا کہ خود مسلمان اُن کے دست نگر ہو جائیں، دُرست نہیں ہوگا۔ اس کے لئے قرآن کریم کی اس آیت سے رہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے: ولن یّجعل اللّٰہ للکٰفرین علی المؤمنین سبیلا: اور ہرگز نہ دے گا اللہ، کافروں کو مسلمانوں پر غلبے کی راہ: وقال تعالیٰ: وللّٰہ العزّۃ ولرسولہ وللمؤمنین: اور غلبہ تو اللہ تعالیٰ، اس کے رسول (ﷺ) اور مؤمنوں کے لئے ہے۔

کافروں میں سب سے زیادہ مسلمانوں کے قریب اہلِ کتاب ہیں، ان کے بارے میں بھی فرمایا کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ صلح سے رہیں تو ماتحت ہو کر رہیں، برابر کی حیثیت سے نہیں۔ ارشاد خداوندی ہیں:

:قاتلوا الّذین لایؤمنون باللّٰہ ولا بالیوم الآخر ولا یحرّمون ماحرّم اللّٰہ ورسولہ ولا یدینون دین الحق من الّذین اُوتوا الکتٰب حتّٰی یعطوا الجزیۃ عن یّدٍ وّھم صٰغرون:

ترجمہ: جو لوگ اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دِن یعنی دوسری زندگی پر ایمان نہیں رکھتے اور نہ اللہ تعالیٰ اور رسول کی محرمات کو حرام جانتے ہیں اور نہ دینِ حق کو تسلیم کرتے ہیں، یعنی اہل کتاب، اُن سب سے لڑو، جب تک کہ وہ ماتحت ہو کر جزیہ دینا منظور نہ کریں (یعنی جب محکوم رعیت بن جائیں تو اُن سے جہاد کرنا ترک کر دو)۔

حدیث شریف میں ہے: الاسلام یعلو ولا یعلیٰ علیہ: اسلام اُوپر رہتا ہے، اسے نیچے نہیں رکھا جاسکتا۔ امام نوویؒ اس کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ: اس سے مراد اسلام کا دوسرے مذاہب سے بڑھ کر رہنا ہے۔

اس اُصول کی روشنی میں مسلمانوں کے مذہبی حقوق کا تحفظ اَز بس ضروری ہے، انہیں ان چار عنوان سے بیان کیا جاسکتا ہے:

(1) وحدتِ اُمت کا تحفظ..... اُمت کی سالمیت اور اس کا استقلال ہر صورت میں قائم رکھنا ضروری ہے۔

(2) شعائرِ اُمت کا تحفظ..... اُمت کی عملی زندگی اور اس زندگی کے محرکات ہر صورت میں قائم رہنے چاہئیں۔

(3) افرادِ اُمت کا تحفظ..... اُمت کے ایک ایک فرد کی ہر دینی اور دُنیوی فتنے سے حفاظت کی جانی چاہئے۔

(4) حوزہ اُمت کا تحفظ..... اُمت کی جغرافیائی اور نظریاتی سرحدوں کی پوری حفاظت کی جائے۔

1.....وحدتِ اُمت کاتحفظ:

اُمت وحدت پیغمبرﷺ کے گرد قائم ہوتی ہے،وحدتِ اُمت کاسنگِ بنیاد اورمرکز ومحور پیغمبر کی شخصیت ہوتی ہے،اوراُمت کے افراد جب تک پیغمبرﷺ کی شخصیت اور پیغمبرﷺ کے لائے ہوئے دِین کی بنیادی عقائد میں جنہیں :ضروریاتِ دین: کہاجاتا ہے،متحد رہیں تووحدتِ اُمت قائم رہتی ہے۔پیغمبرﷺ جس طرح لوگوں تک اللہ تعالیٰ جل جلالہ کاپیغام پہنچاتے ہیں،اسی طرح اپنے ماننے والوں کی ایک اُمت بھی قائم کرتے ہیں،جب تک اس اُمت کی وحدت قائم رہے،اس پیغمبرﷺ کی رسالت کااثر باقی رہتا ہے،اورجب وحدتِ اُمت قائم نہ رہے تو رسالت کااثر جاتا رہتا ہے۔

حضوراقدسﷺ نے بھی ایک اُمت بنائی اوران کے دل اپنے فیضِ محبت سے پاک کئے اور یہ سلسلۂ اُمت اب تک قائم اورباقی ہے،اوراسی کواُمتِ مسلمہ کہاجاتا ہے۔ضروریاتِ دین میں سب مسلمان متحداوراُمت واحدہ ہیں۔حضوراکرمﷺ کے بعد نبی کوئی نہیں،اوراس اُمت کے بعد کوئی اُمت نہیں۔

اب اگراس اُمت میں حضوراقدسﷺ کوآخری نبی ماننے والےاور نہ ماننے والے دونوں برابر کے شریک ہوں،وہ ایک دوسرے کو:علی الاعلان: اسلام کےبنیادی عقائد سےمنحرف بھی قراردیں،اورپھرایک اُمت کہلائیں تو ظاہر ہے کہ اس التباس سے اُمت کاتشخص ختم ہوجائے گا۔اُمت اپنے مخصوص معتقدات سے ہی پہچانی جاتی ہے،جب انہیں میں التباس ہوگیاتو اُمت کہاں رہی؟ سواَفرادِاُمت کوحق پہنچتا ہے کہ جولوگ ان سے بنیادی عقائد میں منحرف ہوجائیں،انہیں اس اُمت میں شامل نہ رہنے دیں،نکال باہرکریں،ورنہ وحدتِ اُمت کاتحفظ نہ ہوسکے گا۔

اب ان باہر نکلنے والوں کاہنوزاس اُمت میں شامل رہنے کادعویٰ مسلمانوں کے حقِ وحدت میں مداخلت ہوگی،وہ اگرمسلمان کہلانے پراصرارکریں تویقیناً مسلمانوں کی مذہبی آزادی میں مخل اوردخل انداز ہوں گے۔

اسلام جب تمام اقلیتوں کواُن کی حدود میں مذہبی آزادی دیتا ہےتو یہ کیسے جائز کرسکتا ہے کہ خوداپنی آزادی میں دوسروں کی مداخلت برداشت کرلے.....؟

سوقادیانیوں (اورشیعوں) کااسلام کانام استعمال کرنے پراصرار.....مسلمانوں کی وحدتِ اُمت کےحق میں ایک مداخلتِ بے جا ہے۔مسلمانوں کااُن سے یہ مطالبہ کہ وہ مسلمان نہ کہلائیں،اُن کے اُوپربوجھ ڈالنانہیں،خوداپنی ذات کی حفاظت کرنا ہے۔کوئی اُمت دوسروں کی خاطراپنی سالمیت کومجروح نہیں کرتی،قوموں کی سالمیت جن چیزوں سے باقی رہتی ہے،انہیں ہی ان کےشعائر کہتے ہیں۔

2....شعائرِ اُمت کا تحفظ:

مسلم سوسائٹی جن جگہوں، جن کاموں اور ناموں سے پہچانی جاتی ہے، انہیں شعائرِ اسلام کہا جاتا ہے۔ یہ اسلام کے وہ نشان ہیں جن سے مسلم آبادیاں اور مسلمان لوگ پہچانے جاتے ہیں۔ جب تک کسی اُمت کے شعائر محفوظ رہیں اور لوگ اپنے شعائر کا پوری غیرت سے پہرہ دیتے رہیں، تو اُمت کا تشخص باقی رہ سکتا ہے، ورنہ نہیں۔

پس ان شعائر میں کسی ایسے طبقے کی مداخلت جو کچھ بنیادی عقائد میں مسلمانوں سے منحرف ہو چکے ہوں اور مسلم معاشرے سے وہ باہر بھی کئے گئے ہوں، مسلمانوں کی مذہبی آزادی میں مداخلت ہوگی کہ جو لوگ ان میں سے نہیں ہیں، خواہ مخواہ ان میں گھس رہے ہیں۔ یہ شعائر مکانی بھی ہیں اور عملی بھی۔ پھر کچھ شعائر مرتبی بھی ہیں، اور اُمت کی پہچان اور تشخص میں ان سب کا دخل ہے، انہی سے اُمت قائم رہتا ہے اور مسلمان دوسری قوموں میں انہی نشانات سے پہچانے جاتے ہیں۔

پس اگر کوئی غیر مسلم اقلیت اپنی عبادت کے بلاوے کو: اذان: کہنے لگے اور اس کے الفاظ بھی وہی مسلمانوں جیسے ہوں، اور وہ اپنی عبادت گاہ کو: مسجد: کہے، تو اسے اس غیر مسلم اقلیت کی مذہبی آزادی نہ کہا جائے گا، بلکہ مسلمانوں کی مذہبی آزادی کی بربادی سمجھا جائے گا، کہ جن شعائر سے اس اُمت کا تشخص قائم تھا، اب اس میں التباس ڈال دیا گیا ہے اور اُمتِ مسلمہ کے اس تشخص کو ضائع کر دیا گیا ہے کہ ان امتیازات میں وہ لوگ بھی شریک ہونے لگیں ہیں جو یقیناً ان میں سے نہیں ہیں۔

مسجد اور اذان:

مسجد مسلمانوں کی عبادت گاہ کا نام ہے، اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ہاں پسندیدہ دِین ہمیشہ سے اسلام ہی رہا ہے، اور سب انبیاء کرام علیہم السلام اپنے اپنے وقت میں مسلم ہی تھے، سب کا دِین ایک رہا، اور سب اپنے اپنے وقت میں مسلمان تھے، پیغمبروں میں شریعتیں تو بدلتی رہی ہیں، لیکن دِین سب کا ہمیشہ ایک رہا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ: سب انبیاء آپس میں اُن بھائیوں کی طرح ہیں جو مختلف ماؤں سے ہوں اور باپ ایک ہوں، دِین سب انبیاء کرام علیہم السلام کا ایک رہا ہے۔

اس دِین کا نام اسلام ہے، اور ہر پیغمبر نے اسی کی طرف دعوت دی ہے۔ اور قرآن کریم میں پہلے صحیح العقیدہ انسانوں کے لئے لفظ: مسلم: عام ملتا ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنائی ہوئی مسجد: المسجد الحرام: اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی بنائی ہوئی مسجد

:المسجد الاقصیٰ: کہلائی ۔معلوم ہوا کہ مسجد ابتدا ہی سے مسلمانوں کی بنائی ہوئی: عبادت گاہ: کا نام رہا ہے۔

مشرکین نے اپنے دورِ اقتدار میں خانۂ کعبہ میں بت رکھ دیئے،مگر یہ مسجد چونکہ مسلمانوں کی بنائی ہوئی تھی،اس لئے اُن بتوں کے باوجود اس سے مسجد کا نام جدا نہ ہوسکا۔ایسا کرنا حدیث شریف:الاسلام یعلو و لایعلیٰ علیہ: کے خلاف تھا،سو نام مسجد کا ہی غالب رہا۔اسے مشرکین کی عبادت گاہ کا نام نہ دیا جاسکا۔مسجد ابتدائی طور پر مسجد ہو تو مسجدیت کا حکم اس سے قیامت تک نہیں چھین سکتا۔اسلام کی نسبت اور کفر کی نسبت کا آپس میں ٹکراؤ ہو تو اسلام کی نسبت ہی غالب رہے گی۔

غیر مسلم کی بنائی ہوئی عبادت گاہ کا نام کبھی: مسجد: نہیں ہوا۔یہ شعائر اسلام میں سے ہے اور یہ مسلمانوں کی عبادت گاہ کا نام ہی ہوسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے قرآن کریم میں اصحاب کہف کا واقعہ بیان فرمایا ہے کہ.....کچھ نوجوان تھے،جنہوں نے مشرک حکومت سے بچ کر ایک غار میں پناہ لی تھی،اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اُن پر ایک طویل نیند وارد کردی،جب یہ اُٹھے تو نظامِ حکومت بدل چکا تھا،اب حکومت عیسائیوں کی آچکی تھی،یہ اُس وقت کے مسلمان تھے،مشرکین ماتحت تھے اور اُن کا زُور ٹوٹا ہوا تھا۔اصحاب کہف کی خبر پھیلی تو لوگوں نے چاہا کہ اس جگہ ان کی کوئی یادگار قائم کریں۔قرآن کریم میں ہیں :اذیتنازعون بینھم امرھم فقالوا ابنوا علیھم بنیانا،ربّھم اعلم بھم،قال الّذین غلبوا علیٰ امرھم لنتّخذنّ علیھم مّسجد: جب وہ اُن کے معاملے میں آپس میں جھگڑ رہے تھے وہ کہنے لگے: بناؤ اُن پر ایک عمارت،ان کا رب ہی ان کو بہتر جانتا ہے،وہ لوگ جو غالب آچکے تھے،ان کو کہنے لگے: ہم تو ان پر مسجد بنائیں گے۔

مشرکین کا یہ کہنا کہ چونکہ وہ ہماری قوم میں سے تھے،اس لئے ہم ان پر اپنے طریقے سے کوئی عمارت بنائیں گے،اُصولاً دُرست نہ تھا،کیونکہ یہ موحد تھے،اور عیسائیوں کا (جو اُس وقت کے مسلمان تھے) کہنا کہ ہم ان پر مسجد بنائیں گے،کیونکہ وہ اعتقاداً توحید پرست تھے،بے شک دُرست تھا۔

اس سے معلوم ہوا کہ مسجد ہمیشہ سے مسلمانوں کی ہی عبادت گاہ کا نام رہا ہے،اور اُس وقت کے مسلمان جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُمت تھے،وہاں مسجد ہی بنانا چاہتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں کہ:مسلمانوں نے کہا: ہم ان پر مسجد بنائیں گے، جہاں لوگ نماز پڑھیں گے،کیونکہ یہ لوگ ہمارے دین پر تھے (موحد تھے)،اور مشرکین نے کہا: ہم ان پر یادگار بنائیں گے،یہ ہماری قوم سے تھے۔

تفسیر: فتح المنان: میں ہے کہ: ہم ان پر مسجد بنائیں گے، جن میں مسلمان نماز پڑھیں گے، اور ان کے حالات سے سبق لیں گے، اور مسجد بنانے کا ذکر پتہ دیتا ہے کہ یہ لوگ جو اَب ان پر غالب آ چکے تھے وہ مسلمان تھے۔

اسلام اپنی کامل ترین شکل میں حضور اکرم ﷺ کے عہد میں جلوہ گر ہوا، اب: مسجد: انہی کی عبادت گاہ کا نام ٹھہرا، پچھلی اُمتیں جو کوا پنے اپنے وقت میں اہلِ مساجد میں سے تھیں، اس آخری رسالت پر اگر ایمان نہ لائیں تو اَب اہلِ صومعہ یا اہلِ بیعہ بن گئیں، اب ان کی عبادت گاہوں کا نام: مساجد: نہ ہوگا۔ مساجد صرف مسلمانوں کی عبادت گاہوں کو ہی کہا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے قرآن کریم میں یہ فرق قائم فرما دیا، اب جائز نہ رہا کہ اس کے بعد کسی اور قوم کی عبادت گاہ کو مسجد کہا جائے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا:

:ولو دفع اللّٰه النّاس بعضهم ببعض لهدّمت صوامع و بيع وّصلوٰت وّمسٰجد يذكر فيها اسم اللّٰه: اور اگر نہ رُوکتا اللہ تعالیٰ جل شانہ بعض لوگوں کو بعض سے، تو ڈھا دیئے جاتے تکئے اور گرجے اور عبادت خانے اور مسجدیں۔

اب مسجدیں مسلمانوں کا شعار بن گئیں، جہاں مسجد نظر آئے یا اذان ہو، مسلمانوں کو حکم ہوا کہ وہاں کسی کو قتل نہیں کرنا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ مسجدیں ہیں ہی مسلمانوں کی، کسی اور قوم کی عبادت گاہ نہیں بن سکتیں۔ اگر ایسا ہو سکتا تو حضور اقدس ﷺ مسجد دیکھنے سے ہی چڑھائی کو رُوک دینے کا حکم نہ فرماتے: اذا رایتم مسجدا او سمعتم اذاناً فلا تقتلوا احداً:

اس حدیث شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ مسجد اور اذان مسلمانوں کے شعائر ہیں، کوئی غیر مسلم قوم ان کو اپنا نہیں کہہ سکتی۔

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ اس حدیث پر لکھتے ہیں کہ: مسجد شعائرِ اسلام میں سے ہے، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی مسجد کو دیکھو، یا کسی مؤذن کو اذان کہتے سنو تو کسی کو قتل نہ کرو۔

آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ: کسی شخص کو مسجد میں عام آتے جاتے دیکھو تو اُس کے مسلمان ہونے کی شہادت دو۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جب تم کسی شخص کو مسجد میں عام آتا جاتا دیکھو تو اس کے ایمان کی شہادت دو، کیونکہ اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں: انّما یعمر مسٰجد اللّٰه من اٰمن باللّٰه والیوم الآخر: اللہ کی مسجدوں کو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ مساجد اسلام کے امتیازی نشان اور مسلمانوں کے شعائر ہیں، کسی غیر مسلم کی عبادت گاہ: مسجد: کہلائے تو مسلمان کس طرح وہاں آنے جانے والوں کو مسلمان کہہ سکے گا؟ قادیانیوں (اور شیعوں) کو بھی اگر مسجد بنانے کی اجازت ہو تو اس صورت میں اس طرح کی احادیث کیا معطل ہو کر نہ رہ جائیں گی.....؟

یہ بات صحیح ہے کہ مسجدیں ملتِ اسلامیہ کا امتیازی نشان ہیں، جب تک کسی کا مسلمان ہونا ثابت نہ ہو، اُس کو مسجد میں کوئی حق ثابت نہیں ہوتا۔

مسلمانوں کے مساجد میں کفار کے آنے جانے کی ممانعت:

کفار کا مسلمانوں کے مسجدوں میں آنا جانا، تو یہ اس کے بھی مجاز نہیں۔ ان کا یہ تعاہد ان کے مسلمان ہونے کا گمان پیدا کرتا ہے۔ مسلمان مامور ہیں کہ مسجد میں عام آنے جانے والے کو مسلمان سمجھیں، جس طرح یہ (کفار) مسجد بنانے کے اہل نہیں، انہیں مسجدوں میں عام داخلے کی بھی اجازت نہیں۔

حافظ ابو بکر جصاصؒ لکھتے ہیں کہ: مسجد کو آباد کرنا دو طرح سے ہیں۔ اس میں آنا جانا اور اس میں رہنا، اور دوسرا اسے بنانا اور اس کی مرمت وغیرہ کرنا۔ یہ آیت تقاضا کرتی ہے کہ کافروں کو مسجدوں میں داخل ہونے، بنانے، ان کے اُمور میں متولی ہونے اور وہاں ٹھہرنے سے رُوکا جائے، کیونکہ آباد کرنا (عمارت کا) لفظ دونوں باتوں کو شامل ہے۔

تمام مساجد کا قبلہ مسجدِ حرام ہے، وہاں مشرکوں کو داخلے کی اجازت نہیں، یہ حکم گو خاص ہے، لیکن اس سے بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ فروع اپنی اصل سے کلیۃً خالی بھی نہیں ہوتیں۔

علامہ ابو بکر محمد بن عبداللہ المعروف بابن العربیؒ لکھتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ جل شانہ نے مشرکین کو مسجدِ حرام میں داخل ہونے سے نصاً رُوکا ہے، اور دوسری تمام مساجد میں داخل ہونے سے اس طرح رُوکا ہے کہ روکنے کی علت بیان کر دی، اور وہ انہیں نجاست سے بچانا ہے کہ مسجد ہر ناپاکی سے بچانا واجب ہے، اور یہ سب بات ظاہر ہے، اس میں کوئی خفا نہیں۔

اسلامی ملک میں آباد اہلِ ذمہ مسجد میں داخل ہونا چاہیں تو امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک انہیں مسلمانوں کی اجازت کے بغیر اس میں داخل ہونے کی اجازت نہیں۔ اگر کوئی غیر مسلم مسلمانوں سے پوچھے بغیر مسجد میں داخل ہو جائے تو حاکم شرع اسے تعزیر (سزا) دے سکتا ہے۔

علامہ محمد بن عبداللہ الزرکشیؒ لکھتے ہیں کہ: اگر کوئی غیر مسلم بغیر اجازت کے مسجد میں داخل ہو جائے تو اسے تعزیر

دی جاسکتی ہے،مگر یہ کہ وہ اس سے بےخبر ہو کہ مسجد میں داخل ہونا مسلمانوں کی اجازت پر موقوف تھا،اس صورت میں اسے معذور سمجھا جاسکتا ہے۔

کافر اپنی عبادت گاہ کو: مسجد: کا نام دیں،اس سے مسلمانوں کا تشخص مجروح ہوتا ہے:

یمن میں مشرکین کا ایک عبادت خانہ تھا،جسے وہ: کعبہ یمانیہ: کہتے تھے،کعبہ مسلمانوں کی عبادت گاہ تھی اور مشرکین اسی نام سے اپنی عبادت گاہ چلانا چاہتے تھے۔حضرت جریرؓ حضور اکرم ﷺ کے حکم سے ڈیڑھ سو آدمی ساتھ لے کر حملہ آور ہوئے اور اس کعبہ سے موسوم ہونے والی نئی عبادت گاہ کو خارش زدہ اونٹ کی طرح کر دیا۔حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں واپس ہوئے اور صورتِ حال کی اطلاع دی،آپ ﷺ اس پر بہت خوش ہوئے اور انہیں دُعا دی۔

امام ابو یوسفؒ لکھتے ہیں کہ انہوں نے اپنے اس کارکردگی کی اطلاع حضور اکرم ﷺ کو ان الفاظ میں دی:

والذی بعثک بالحق ماتیتک حتّٰی ترکناھا مثل الجمل الاجرب قال فبرك النبی ﷺ:

منافقوں کی بنائی ہوئی مسجد ضرار پر صحابہ کرامؓ نے جو عمل کیا،اس کی تشریح اگر حدیث کی روشنی میں کی جائے تو بات نکھر کر سامنے آئے گی کہ کافر کو وہ منافق کے درجے میں ہوں،اپنی عبادت گاہ مسجد کے نام سے نہیں بنا سکتے،اگر بنائیں تو وہ ان کے ایک محاذِ جنگ کے طور پر استعمال ہوگی،جس کا مقصد مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے سوا اور کچھ نہیں ہوگا۔

اذان کے بارے میں چند گزارشات یہ ہیں:

قرآن کریم کی تین آیات میں نماز کے لئے بلاوے کا ذکر ہے:

1....یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتَتَّخِذُوْا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَکُمْ ھُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَالْکُفَّارَ اَوْلِیَآءَ،وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنْ کُنْتُمْ مُؤْمِنِیْنَ،وَاِذَا نَادَیْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ اتَّخَذُوْھَا ھُزُوًا وَّلَعِبًا:

2....یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ:

3....وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ:

ان تینوں آیتوں میں اذان کے بارے میں ایمان والوں کو مخاطب کیا گیا ہے،پہلی اور تیسری آیات میں ابتدا

میں:یاایّھاالّذین اٰمنوا: کاذکر ہے،دوسری آیت کے آخر میں اذان دینے والے کے مسلمان ہونے کاذکر:انّنی من المسلمین: کے الفاظ مذکور ہے۔

قرآن کریم کی آیات سے معلوم ہوا کہ نماز کیلئے اذان دینا مسلمانوں کے ساتھ خاص ہے،قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں کہیں ایک ایسا واقعہ نہیں ملتا،جس میں نماز کیلئے اذان کسی غیر مسلم نے دی ہو،پس اس میں کوئی شک نہیں کہ اذان شعائرِ اسلام میں سے ہے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ:آنحضرت ﷺ جب کسی قوم پر چڑھائی کرتے تو،رات کے پچھلے حصے میں اذان کی طرف توجہ رکھتے،اگر اذان سن لیتے تو اُن پر حملہ نہ کرتے،ورنہ غزا جاری رکھتے۔صحیح بخاری شریف میں ہے :فان سمع اذاناً کف عنھم:وان لم یسمع اذاناً اغار علیھم:

اس سے پتہ چلا کہ اذان وہاں کے لوگوں کا امتیازی نشان ہے،جہاں اذان سنی جائے گی،وہیں کے لوگوں کو مسلمان سمجھا جائے گا۔اب اگر غیر مسلم کو بھی اذان دینے کی اجازت ہو تو اذان سنتے ہی جنگ سے رُک جانا اور ہتھیار پیچھے کرلینا اس پر عمل کیسے ہو سکے گا.....؟ قادیانیوں(اور شیعوں)کو اذان کی اجازت دینے سے اس قسم کی احادیث عملاً معطل ہو کر رہ جائیں گی۔

اذان،علاماتِ اسلام میں سے ہے:

علامہ ابن ہمام الحنفیؒ لکھتے ہیں کہ:اذان دینِ اسلام کی علامات میں سے ہے۔علامہ ابن نجیمؒ بھی لکھتے ہے:الاذان من اعلام الدین:فقہ حنفی کی تعلیم بھی یہی ہے کہ کافر اذان نہ دے۔

علامہ شامیؒ لکھتے ہیں کہ:فاسق کی اذان معتبر ہے،اگر اس سے صحیح اطلاع نہ ہو پائے،یعنی نماز کا وقت ہو جانے میں اس کے قول پر اعتماد نہ ٹھہرے،لیکن کافر کی اذان اور غیر عاقل کی اذان بالکل ہو نہیں پاتی (یعنی وہ اذان نہیں ہے)۔

فقہ شافعی میں بھی مسئلہ اسی طرح ہے کہ:مسلم عاقل کے سوا کسی کی اذان معتبر نہیں،کافر اور پاگل کی اذان معتبر نہیں،کیونکہ یہ دونوں عبادت کے اہل ہی نہیں۔

سورۃ الجمعہ کی آیت:یاایّھاالّذین اٰمنواذانودی للصّلٰوۃ من یّوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللّٰہ:میں لفظ:نُوْدِیَ:مجہول کا صیغہ ہے،جس کا فاعل مذکور نہیں۔آیت کا حاصل یہ ہے کہ:اے ایمان والو! جمعہ کے دن جب بھی نماز کے لئے تمہیں آواز دی جائے تو تم نماز کے لئے دوڑ کر آؤ۔

پس اگر غیر مسلموں کی بھی اذانیں ہوں اور اُن کی بھی مسجدیں ہوں، اور مسلمانوں پر اذان سنتے ہی ادھر آنا ضروری ٹھہرے، کیونکہ یہاں: نُوْدِیَ: کا فاعل مذکور نہیں، اور اس طرح مسلمانوں کی نمازیں ضائع ہونے کے مواقع عام ہوں، تو کیا اس کی وجہ یہ نہیں کہ غیر مسلموں کو اذان دینے کا اُصولاً حق نہ تھا، اور اگر مسلمان اُن کی نداؤں پر حاضر نہ ہوں تو اس طرح کیا یہ آیت اپنے عموم میں عملاً معطل ہو کر نہ رہ جائے گی.....؟

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اذان مسلمانوں کا شعار ہے، اور اس میں کسی مذہب کو شریک ہونے کی اجازت نہیں دی جا سکتی، ورنہ یہ شعارِ اسلام نہ رہے گا۔

فتاویٰ قاضی خان میں ہے کہ: اذان فرض نماز با جماعت پڑھنے کیلئے سنت ہے، یہ سنت اور اجماعِ اُمت سے ثابت ہے، اور یہ بے شک شعارِ اسلام میں سے ہے۔ اگر کسی شہر یا قصبے یا محلے کے لوگ اذان کہنا چھوڑ دیں تو امام انہیں مجبور کر کے اذان جاری کرائے گا، پھر بھی نہ کریں تو اُن سے جہاد کرے گا۔

فقہاءؒ نے تو اس بات کی بھی اجازت نہیں دی کہ جہاں اذان ہوتی ہو، وہاں ذمی لوگ برسرِ عام ناقوس بجائیں اور مسلمانوں سے ایک طرح کا ٹکراؤ ہو، بلکہ انہیں ان کی عبادت گاہوں کے اندر محدود کیا گیا ہے۔ تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ مسلمانوں کی اذانوں کے مقابلے میں غیر مسلم اپنی اذانیں دیں اور مسلمانوں کیلئے التباس پیدا کریں.....؟

امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد امام محمدؒ لکھتے ہیں کہ: اہلِ ذمہ کو اگر وہ ناقوس اپنے پُرانے عبادت خانوں کے اندر ہی بجائیں اس سے روکا نہ جائے گا، اگر وہ باہر ناقوس بجانا چاہیں تو انہیں ایسا کرنے نہ دیا جائے گا، کیونکہ اس میں ظاہراً اُن کا اذان سے معارضہ ہوگا۔

اب اس سے زیادہ مسلمانوں کی مظلومی کیا ہوگی کہ خود، دارالاسلام (پاکستان) میں شعارِ اسلام خالصاً مسلمانوں کا نشان نہ رہیں، اور غیر مسلم گروہ مسلمانوں کے ان شعائر میں شریک رہے۔ غیر مسلم قادیانی (اور شیعہ) مسلمانوں کو کافر بھی کہیں اور ان کے شعائر میں التباس پیدا کریں، اور خود انہی شعائر کو اپنائیں، اس سے بڑھ کر اِن شعائرِ اسلام کی اور کیا بے حرمتی ہوگی؟ پس لازم ہے کہ اسلامی سلطنت میں مسلمان سربراہ شعائرِ اسلام کی پوری حفاظت کرے۔

شعائرِ اسلام کی حفاظت امام کے ذمہ ہے:

امام جس طرح ملک کی جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کرے گا، دین کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت بھی اس کے ذمہ ہوگی۔ خلیفہ اوّل سیدنا صدیق اکبرؓ نے اسلام کی ان نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کیلئے مسیلمہ کذّاب پر چڑھائی

کی تھی، حالانکہ وہ رسول اکرم ﷺ کی رسالت کا قائل تھا، اور اس کی اذانوں میں حضور اقدس ﷺ کی رسالت کا اقرار پایا جاتا تھا۔

امام کے ذمہ حوزۂ اسلام کی حفاظت اس طرح ہے کہ شعائرِ اسلام کے ساتھ تمام افرادِ اسلام کے دینی تحفظ کی بھی اس میں پوری ذمہ داری ہو۔ ان کے دینی تقاضوں اور دیگر اہلِ ذمہ کے مذہبی اُمور میں اگر کہیں تصادم ہو تو اہلِ ذمہ پر پابندی لازم آئے گی کہ وہ کھلے بندوں اپنے شعائر کا اظہار نہ کریں۔

اهل ذمہ کے مذهبی شعائرپرپابندی:

اسلامی سلطنت میں ذمی لوگوں کو اپنے مذہبی شعائر اپنی عبادت گاہوں تک محدود رکھنے کا حکم ہے، کھلے بندوں وہ ان کا اظہار نہیں کر سکتے۔ یہ وہ اُمور ہیں جن میں مسلمانوں کیلئے کوئی وجہ التباس نہیں۔ لیکن جو غیر مسلم مسلمانوں کی طرح اذانیں دیں اور اس میں ہر لمحہ مسلمانوں کیلئے اشتباہ کا سامان ہو، انہیں اس درجے میں بھی اذان دینے کی اجازت دینا مسلمانوں کی عبادت اور ان کے شعائر کو خطرے میں ڈالنا ہوگا۔

بغداد یونیورسٹی کے استاذ ڈاکٹر عبدالکریم زیدان لکھتے ہیں کہ: ذمیوں کو اپنی عبادت گاہوں کے اندر اندر اپنے مذہبی شعائر قائم کرنے کا حق ہے، باہر مسلمانوں کے علاقوں میں انہیں ان کے اظہار کی اجازت نہیں۔ مسلمانوں کے علاقے دینِ اسلام کے نشانوں کی جگہیں ہیں، اور جمعہ وعیدین اور اقامتِ حدود وغیرہ شعائر اسلام کے اظہار کے مواضع ہیں۔ سو اسلامی سلطنت میں ایسے شعائر کا کھلا اظہار درست نہیں جو اسلامی شعائر کے خلاف ہو، کیونکہ مسلمانوں کا استخفاف اور ان سے ان کے شعائر میں ٹکراؤ ہوگا۔

شعائرمرتبی کاتحفظ:

جس طرح شعائر مکانی (جیسے کعبہ اور مسجدیں)۔ شعائر زمانی (جیسے رمضان اور جمعہ)۔ شعائر عملی (جیسے نماز کے لئے اذان دینا) کی تعظیم وتوقیر مسلمانوں پر واجب ہے، اسی طرح مسلمانوں کے شعائر مرتبی کا تحفظ واکرام بھی مسلمانوں پر واجب ہے۔

مسلمانوں کے نام جو اُن کے دین کا پتہ دیں اور اُن کے اعتقادی اور انتظامی مدارج ومراتب (جیسے صحابہ کرامؓ اور ام المؤمنینؓ اور اہل بیتؓ جیسے القاب، اور امیر المؤمنین جیسے مراتب) جو اُن کی تاریخ اور اقتدار کے امتیازی نشان ہوں، اُن سب کا اکرام واحترام مسلمانوں کے ذمہ ہے، اور مسلم سربراہ کے ذمہ ہے کہ وہ ان شعائر مرتبی کو غیر مسلم اقوام میں بے آبرو نہ ہونے دے۔ سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ نے ماتحت غیر مسلم لوگوں سے جو عہد لیا اُس میں یہ الفاظ بھی ملتے

ہیں:ولا یتکنوا بکنا ھم:مسلمانوں کی کنیتیں اختیار نہ کریں گے۔

:کنیت: کالفظ کنایہ سے ہے،اوراس سے نسبتوں کا اظہار ہوتا ہے،اس اُصولی شرط کواگر کچھ وسعتِ نظری سے دیکھیں تو اس سے مسلمانوں کے تمام شعائرِ مرتبی کا تحفظ لازم آتا ہے اوراسلامی سربراہ کے ذمہ ہے کہ ان کے تحفظ کیلئے آرڈی نینس جاری کرے۔اسی طرح جو نام مختص بالمسلمین ہیں،غیر مسلموں کو وہ نام رکھنے کی اجازت نہیں۔

اسی طرح:امیر المؤمنین:یا:امام المسلمین:ایسے انتظامی مراتب ہیں کہ سوائے مسلمان کے انہیں کوئی نہیں پاسکتا،کسی غیر مسلم سربراہ پر ان مراتب کا اطلاق قرآنی آیت:ولن یجعل اللّٰہ للکٰفرین علی المؤمنین سبیلا: کے خلاف ہے۔

فقہائے کرامؒ نے اُن ناموں کی بھی نشاندہی کردی ہے جو مسلمانوں کے شعائر ہیں۔علامہ طحاویؒ درمختار کی شرح میں لکھتے ہیں کہ:اہلِ ذمہ مسلمانوں کے سے نام رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟اس کی تفصیل وہی ہے جو ابن قیمؒ نے ذِکر کی ہے۔کچھ وہ نام ہیں جو مسلمانوں کے ساتھ ہی خاص ہیں،جیسے.....محمد،احمد،ابوبکر،عمر،عثمان،علی،طلحہ اور زبیر۔یہ نام رکھنے کی انہیں (غیر مسلموں کو) اجازت نہ دی جاسکے گی۔

3.....افرادِ اُمت کا تحفظ:

شعائرِ اسلام کی حفاظت اوران کا ہر آمیزش سے تحفظ یہ عظمتِ شعائر کے پیشِ نظر تھا،لیکن اسلام میں جملہ افرادِ اُمت کی ہر دُنیوی اور دِینی فتنے سے حفاظت یہ بھی حکومتِ اسلامی کے ذمہ ہے،کسی غیر مسلم اقلیت کی مذہبی آزادی اگر افرادِ اُمت محمد ﷺ کیلئے کسی فتنے کا دروازہ کھولتی ہو تو مسلم سربراہ پر فرض عائد ہو جاتا ہے کہ وہ ایسا آرڈیننس نافذ کرے جس سے اسباب کی حد تک جملہ افرادِ اُمت کا پورا تحفظ ہو جائے۔

4.....حوزۂ اُمت کا تحفظ:

اُمتِ محمدیہ کی سالمیت کا تقاضا ہے کہ اس کے لئے جس طرح مملکتِ اسلامی کی جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت لازمی سمجھی جاتی ہے،اسی طرح اس اُمت کی نظریاتی سرحدوں پر بھی پوری فکری کاوِش سے پہرہ دیا جائے۔قادیانی (اور شیعہ) لٹریچر کی اشاعت اگر عام رہے اوران کے مبلغین کھلے بندوں مسلمانوں میں اپنے نظریات کی تبلیغ کرتے رہیں تو اس حوزۂ اُمت کا کسی طرح تحفظ نہ رہ سکے گا،اورحکومت کیلئے نت نئے مسائل اُٹھتے رہیں گے۔سو ضروری ہے کہ قادیانیوں (اورشیعوں) کی تبلیغ ان کے اپنے محدود حلقوں میں محدود کی جائے،اورانہیں کھلے طور پر اپنے خیالات پھیلانے کی اجازت نہ ہو۔ان کے لٹریچر کی کھلی اشاعت خلافِ قانون قرار دی جائے،تاکہ اُمت کی نظریاتی سرحدیں

پوری طرح محفوظ رہ سکیں۔(فتاوی ختم نبوت:ج3:ص200)

کفار کے ساتھ سوشل بائیکاٹ کرنا قرآن وحدیث کے عین مطابق ہے،اور اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ کے دوستوں کے ساتھ دوستی اور ان کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی افضل الاعمال ہیں:

حدود وقصاص کا قائم کرنا حکومت کا کام ہے، رعایا کا کام نہیں، لیکن اگر معاشرے میں بگاڑ پیدا ہو جائے، کچھ افراد جرائم ومعاصی کا ارتکاب کرنے لگ جائیں تو اُن کو درست اور سیدھا کرنے کے لئے معاشرے کو بُرائیوں سے پاک وصاف رکھنے کیلئے جرائم پیشہ افراد سے قطع تعلقی (بائیکاٹ) کرنا، اُن کے ساتھ میل جول، لین دَین ترک کر دینا، اُن سے رشتہ ناطہ نہ کرنا، اُن کی تقریباتِ شادی غمی میں شریک نہ ہونا، اُن کو اپنی تقریبات میں شامل نہ کرنا، نہایت ہی پُرامن، بے ضرر اور مؤثر ذریعہ ہے۔

آج سے تقریباً نصف صدی پہلے تک ہر زمانے کے مسلمان اسی بائیکاٹ کے ذریعے اصلاحِ معاشرہ کرتے چلے آئے ہیں۔چنانچہ:شرح مشکوۃ:ج10:صفحہ290پر ہے:

صحابہ کرامؓ اور اُن کے بعد والے ہر زمانے کے ایمان والوں کی یہ عادت رہی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ کے مخالف دشمنوں کے ساتھ بائیکاٹ کرتے رہے۔حالانکہ اُن ایمانداروں کو دُنیوی طور پر ان مخالفوں کی احتیاج بھی ہوتی تھی، لیکن وہ مسلمان اللہ تعالیٰ جل شانہ کی رضا کو ترجیح دیتے ہوئے بائیکاٹ کرتے تھے۔

یہ بائیکاٹ قرآن وحدیث کے عین مطابق ہے بلکہ آنحضرت ﷺ نے عملی طور پر بھی اس کو نافذ فرمایا۔جب غزوۂ خیبر میں یہودیوں کا محاصرہ کیا اور یہودی قلعے میں محصور ہو گئے اور کئی دن گزر گئے تو ایک یہودی آیا اور اس نے کہا اے ابوالقاسم! اگر آپ مہینہ بھر ان کا محاصرہ رکھیں تو ان کو پروا نہیں، کیونکہ ان کے قلعے کے نیچے پانی ہے، وہ رات کے وقت قلعے سے اُترتے ہیں اور پانی پی کر واپس آتے ہیں، اگر آپ ان کا پانی بند کر دیں تو جلدی کامیابی ہوگی اس پر آنحضرت ﷺ نے ان کا پانی بند کر دیا، تو وہ مجبور ہو کر قلعے سے اُتر آئے۔فسار رسول اللّٰہ ﷺ الیٰ مانھم فقطعہ علیھم فلما قطع علیھم خرجو:(زادالمعاد ابن قیم:ج3:ص234:علیٰ ھامش مواھب للزرقانی:ج4:ص205)

اور ایک مرتبہ جبکہ سیدنا حضرت کعب بن مالکؓ اور ان کے ساتھ دو اور صحابیؓ غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ گئے، واپسی پر آنحضرت ﷺ نے جواب طلبی فرمائی اور تمام مسلمانوں کو حکم دیا کہ ان تینوں کے ساتھ بات چیت ترک کر دی جائے۔ حضرت کعبؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے میرے ساتھ اور میرے دو ساتھیوں کے ساتھ بات چیت کرنے سے منع فرما دیا۔ ہمارے ساتھ کوئی بھی بات نہ کرتا تھا۔ (صحیح بخاری: ج2: ص675)

اور اس بائیکاٹ کا اثر یہ ہوا کہ زمین باوجود وسیع ہونے کے ان پر تنگ ہونے لگی، بلکہ وہ اپنی جانوں سے بھی تنگ آ گئے۔ ارشاد باری تعالیٰ جل شانہ ہیں: حتّٰی اذا ضاقت علیھم الارض بما رحبت وضاقت علیھم انفسھم وظنّوا ان لّا ملجا من اللّٰہ الّا الیہ:

یہ بائیکاٹ جب چالیس دن تک پہنچا تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ اب ان کی بیویاں بھی ان سے الگ ہو جائیں۔ پھر جب پورے پچاس دن ہو گئے تو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور اس کا حکم بذریعہ وحی نازل فرمایا۔

تنبیہ: یہ حضرات صحابہ کرامؓ تھے، ان سے لغزش ہوئی تو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنے حبیب ﷺ کی برکت سے ان کی لغزش کو معاف فرمایا، ان کی معافی کی سند قرآن مجید میں نازل فرمائی، ان کے درجات بلند کئے۔ لہٰذا اب کسی ظالم اور منافق کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ ان حضرات صحابہ کرامؓ کے متعلق کوئی ادب سے گری ہوئی بات کہے، یا دل میں بدگمانی کرے، کیونکہ صحابہ کرامؓ کے ساتھ ایسا کرنا سراسر ہلاکت ہے اور دین کی بربادی ہے۔

قطع تعلق (بائیکاٹ) کے متعلق قرآن پاک میں ہے: ولا ترکنوا الی الّذین ظلموا فتمسّکم النّار: یعنی ظالموں کی طرف میلان نہ کرو، ورنہ تمہیں نارِ جہنم پہنچے گی۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا: فلا تقعدوا بعد الذّکریٰ مع القوم الظّٰلمین: یعنی یاد آنے کے بعد ظالموں کے پاس نہ بیٹھو۔

حدیث پاک میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو اُن کو اُن کے علماء نے منع کیا، مگر وہ باز نہ آئے۔ پھر اُن علماء نے اُن کے ساتھ اُن کی مجلسوں میں بیٹھنا شروع کر دیا اور اُن کے ساتھ کھاتے پیتے رہے (بائیکاٹ نہ کیا) تو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ان کے ایک دوسرے کے دِلوں پر مار دیا اور حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی اُن پر لعنت بھیجی، کیونکہ وہ نافرمانی کرتے حد سے بڑھ گئے تھے۔

حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ تکیہ لگائے تشریف فرما تھے، آنحضرت ﷺ اُٹھ کر بیٹھ گئے اور

فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، جرائم پیشہ لوگوں کو روک لو۔

(ترمذی شریف: ج2: ص130)

مذکورہ بالا بائیکاٹ کا حکم ایسے لوگوں کے متعلق ہے جو عملی طور پر جرائم کا ارتکاب کرتے ہیں، لیکن جو لوگ دین کے ساتھ دشمنی کریں اور اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ اور صحابہ کرامؓ اور ازواجِ مطہراتؓ کی شان وعظمت پر حملے کریں، ایسے بدمذہبوں کیلئے سخت حکم ہے۔ ان کے ساتھ بائیکاٹ کرنا، میل ملاپ، دوستی اور محبت کرنا سخت حرام ہے۔ اگر چہ وہ ماں باپ ہوں، یا بیٹے بیٹیاں ہوں، بہن بھائی ہوں یا کنبہ اور برادری ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یٰایّھاالّذین اٰمنوا لاتتّخذوااٰباء کم واخوانکم اولیاء ان استحبّوالکفر علی الایمان، ومن یّتولھم منکم فاولئک ھم الظّٰلمون: یعنی اے ایمان والو! اگر تمہارے باپ دادا اور تمہارے بہن بھائی ایمان پر کفر کو پسند کریں تو ان سے دوستی ومحبت نہ کرو، اور جو تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کرے گا، وہ ظالموں میں سے ہوگا۔

نیز قرآن پاک میں ہے: لاتجدقوماًیؤمنون باللّٰہ والیوم الاخریوآدّون من حاداللّٰہ و رسولہ ولوکانوااٰباء ھم اوابناء ھم اواخوانھم اوعشیرتھم، اولئک کتب فی قلوبھم الایمان وایّدھم بروح مّنہ، الخ: یعنی تم نہ پاؤ گے کسی ایسی قوم کو جو اللہ تعالیٰ جل شانہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتے ہوں کہ وہ دوستی کریں ایسے لوگوں سے جو دشمنی اور مخالفت کریں اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ سے، اگر چہ وہ دشمنی کرنے والے ان کے باپ ہوں یا بیٹے ہوں، بھائی ہوں یا کنبہ برادری ہو۔ ایسے ایمان والوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ایمان نقش فرما دیا ہے اور ان کی روح سے مدد فرماتا ہے اور انہیں بہشتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں ہیں، ان بہشتوں میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ تعالیٰ جل شانہ ان سے راضی وہ اللہ تعالیٰ جل شانہ سے راضی، یہ لوگ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی جماعت ہیں اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کی جماعت ہی دونوں جہان میں کامیاب ہے۔

آیتِ مذکورہ کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ پر ایمان اور اس کے رسول ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ دوستی یہ دونوں چیزیں اکٹھی ہو ہی نہیں سکتیں۔ چنانچہ: تفسیر رُوح المعانی: میں ہے کہ:

آیتِ مبارکہ میں تصوّر دلایا گیا ہے کہ کوئی قوم..... مؤمن بھی ہو اور کفار ومشرکین کے ساتھ اس کی دوستی ومحبت بھی ہو، یہ محال وممتنع ہے۔ (روح المعانی: ج28: ص35)

نیز اسی تفسیر میں ہے کہ: آیت مذکورہ میں اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ محبت

ودوستی کرنے سے مبالغے کے ساتھ منع فرمایا اور ایسا کرنے والوں کیلئے زجر وتوبیخ ہے، اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دشمنوں سے الگ رہنے کی پختگی بیان کی گئی ہے۔(روح المعانی:ج28:ص 35)

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنے حبیب ﷺ کے صحابہ کرامؓ کے دلوں میں ایسا ایمان نقش کر دیا تھا کہ ان کی نظروں میں آنحضرت ﷺ کے مقابلے میں کسی کی کوئی وقعت ہی نہ تھی، خواہ وہ باپ ہو کہ بیٹا، بھائی ہو کہ بہن۔ چنانچہ سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ نے اپنے باپ کی زبان سے آنحضرت ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی سنی تو اُس کو ایسا مکا رسید کیا کہ وہ گر گیا، جب حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا اور حضور اکرم ﷺ نے پوچھا: اے ابوبکر! آپ نے ایسا کیا ہے؟ سیدنا صدیق اکبرؓ نے کہاں: ہاں، یارسول اللہ ﷺ! اے اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ! اللہ تعالیٰ جل شانہ کی قسم! اگر میرے قریب تلوار ہوتی تو میں اس کو مار دیتا۔ اس پر آیتِ مذکورہ نازل ہوئی۔(روح المعانی:ج28:ص 37)

سیدنا حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ نے اپنے باپ کے منہ سے اپنے محبوب آقا ﷺ کی شان میں کوئی ناپسندیدہ بات سنی تو اسے منع کیا، وہ باز نہ آیا تو سیدنا حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ نے اپنے باپ کو قتل کر دیا۔

(روح المعانی:ج28:ص 37)

سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام کو بدر کے دن اپنے ہاتھ سے قتل کر دیا، اور سیدنا علی المرتضیٰؓ اور حضرت حمزہؓ اور حضرت عبیدہ بن حارثؓ نے عتبہ شیبہ کو قتل کر دیا، اور حضرت مصعب بن عمیرؓ نے اپنے بھائی عبید بن عمیر کو اپنے ہاتھ سے قتل کر دیا۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ اُن پاک رُوحوں پر لاکھوں، کروڑوں، اربوں، کھربوں رحمتیں نازل فرمائے جنہوں نے اُمت کو عشقِ مصطفیٰ ﷺ کا درس دیا اور یہ ثابت کر دیا کہ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کے سامنے سب کچھ ہیچ ہیں۔ آنحضرت ﷺ کی عزت وعظمت کے سامنے نہ کسی استاد کی عزت ہے، نہ کسی پیر کا تقدس رہ جاتا ہے، نہ ماں باپ کا وقار، نہ بیوی بچوں کی محبت آڑے آتی ہے، نہ مال و دولت ہی رکاوٹ بن سکتی ہے۔

صحابہ کرامؓ کے عشق ومحبت ہی کی بنا پر اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ان کے جذبات کی تعریف فرمائی ہے: اشـــــداء علی الکفار رحماء بینھم: یعنی وہ کافروں، دشمنوں پر بڑے سخت ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں۔ بلکہ اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اور رسول ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی اور شدت کی مقدار پر ہی عشق و محبت کا نکھار ہوتا ہے۔ جو شخص محبت کا دعویٰ تو کرے لیکن محبوب کے دشمنوں کے ساتھ بغض وعداوت نہ رکھے، وہ محبت میں سچا نہیں ہے بلکہ وہ بربریت ہے، دھوکہ ہے، فریب ہے۔

الحاصل..... اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ کے دوستوں کے ساتھ دوستی اور ان کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی افضل الاعمال ہیں۔حدیث پاک میں ہے:

:افضل الاعمال الحبّ فی اللّٰہ وابغض فی اللّٰہ: یعنی عملوں میں سے افضل ترین عمل اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دوستوں سے محبت کرنا اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دشمنوں سے دشمنی کرنا ہے، (ابو داؤد: ج2:ص 164)

آنحضرت ﷺ دربارِ الٰہی میں یوں دعا کرتے ہیں:یا اللہ! ہم کو ہدایت دہندہ ہدایت یافتہ کر۔یا اللہ! ہم کو گمراہ اور گمراہ کرنے والا نہ کر۔یا اللہ! ہم کو اپنے دوستوں کے ساتھ دوستی ومحبت کرنے والا، اور اپنے دشمنوں کے ساتھ دشمنی وعداوت رکھنے والا بنا۔یا اللہ! ہم تیری محبت کی وجہ سے تیرے دوستوں سے محبت کرتے ہیں اور تیرے دشمنوں کے ساتھ ان کی عداوت کی وجہ سے ہم ان سے عداوت رکھتے ہیں۔یا اللہ! یہ ہماری دعا ہے اسے قبول فرما۔

(ترمذی شریف:ج2:ص 178)

ان ارشاداتِ عالیہ کو وہ مصلح کلی (اَمن پسندی اور بھائی چارگی کی صدا لگانے والے) حضرات آنکھیں کھول کر دیکھیں۔جو لوگ بے سوچے سمجھے جھٹ کر کہہ دیتے ہیں کہ:حضور ﷺ تو کافروں کو بھی گلے لگاتے تھے۔

ان حضرات سے سوال ہے کہ آنحضرت ﷺ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ارشادِ مبارک:یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الکفّار والمنٰفقین واغلظ علیھم: کے مطابق حکمِ الٰہی کی تعمیل کرتے تھے یا نہیں؟ ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ احکامِ خداوندی کی تکمیل آنحضرت ﷺ سے بڑھ کر کوئی نہیں کرسکتا، اور نہ کسی نے کی ہے۔بنابریں رسول اکرم ﷺ نے مسجدِ نبوی شریف سے منافقوں کا نام لے کر مسجد سے نکال دیا۔حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ:

رسول اکرم ﷺ جمعہ کے دن جب خطبے کیلئے کھڑے ہوئے تو فرمایا:اے فلاں! تُو منافق ہے، لہٰذا مسجد سے نکل جا۔تُو بھی منافق ہے، مسجد سے نکل جا۔آنحضرت ﷺ نے کئی منافقوں کے نام لے کر نکالا اور اُن کو سب کے سامنے رُسوا کیا۔اُس جمعہ کو سیدنا حضرت فاروق اعظمؓ ابھی مسجد میں حاضر نہیں ہوئے تھے، کسی کام کی وجہ سے دیر ہوگئی تھی، جب وہ منافق مسجد سے نکل کر رُسوا ہو کر جا رہے تھے تو سیدنا فاروق اعظمؓ شرم سے چھپ رہے تھے کہ مجھے تو دیر ہوگئی ہے، شاید جمعہ ہوگیا۔لیکن منافق، سیدنا فاروق اعظمؓ سے اپنی رسوائی کی وجہ سے چھپ رہے تھے۔پھر جب سیدنا فاروق اعظمؓ مسجد میں داخل ہوئے تو ابھی جمعہ نہیں ہوا تھا۔بعد میں ایک صحابیؓ نے کہا:اے عمر! تجھے خوشخبری ہو کہ آج اللہ تعالیٰ جل شانہ نے منافقوں کو رسوا کر دیا ہے۔(تفسیر روح المعانی:ج 11:ص 11)

اور:سیرت ابنِ ھشام:جلد 1:صفحہ528:529میں عنوان قائم کیا ہے:اور اس کے تحت فرمایا ہے

کہ منافق لوگ مسجد میں آتے اور مسلمانوں کی باتیں سن کر ٹھٹھے کرتے، دین کا مذاق اُڑاتے تھے۔ایک دن کچھ منافق مسجد نبوی ﷺ میں اکٹھے بیٹھے تھے اور آہستہ آہستہ آپس میں باتیں کر رہے تھے، ایک دوسرے کے ساتھ قریب قریب بیٹھے تھے، آنحضرت ﷺ نے دیکھ کر حکم دیا کہ ان منافقوں کو سختی سے نکال دیا جائے۔اس ارشاد پر حضرت ابوایوبؓ، حضرت خالد بن زیدؓ اُٹھ کھڑے ہوئے اور عمر بن قیس کو ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹتے گھسیٹتے مسجد سے باہر پھینک دیا۔پھر حضرت ابو ایوبؓ نے رافع بن ودیعہ کو پکڑا، اس کے گلے میں چادر ڈال کر خوب کھینچا اور اس کے منہ پر طمانچے مارا اور اس کو مسجد سے نکال دیا، اور ساتھ ساتھ حضرت ابوایوبؓ فرماتے جاتے: ارے خبیث منافق تجھ پر افسوس ہے: اے منافق! رسول اللہ ﷺ کی مسجد سے نکل جا۔اور ادھر حضرت عمارہ بن حزمؓ نے زید بن عمرو کو داڑھی سے پکڑا، زور سے کھینچا اور کھینچتے کھینچتے مسجد سے نکال دیا، اور پھر اس کے سینے پر دونوں ہاتھوں سے تھپڑ مارا کہ وہ گر گیا۔اس منافق نے کہا: اے عمارا! تو نے مجھے بہت عذاب دیا ہے۔حضرت عمارہؓ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جل شانہ تجھے دفع کرے، جو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے تیرے لئے عذاب تیار کیا ہے وہ اس سے بھی سخت تر ہے، آئندہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد کے قریب نہ آنا۔

اور بنو نجار قبیلے کے دو صحابی ابو محمدؓ جو کہ بدری صحابی تھے اور ابو محمد مسعودؓ نے قیس بن عمرو کو جو کہ منافقین میں سے نوجوان تھے گدی پر مارنا شروع کیا حتیٰ کہ مسجد سے باہر نکال دیا۔اور حضرت عبداللہ بن حارثؓ نے جب سنا کہ حضور اکرم ﷺ نے منافقوں کے نکال دینے کا حکم دیا ہے، حارث بن عمرو کو سر کے بالوں سے پکڑ کر زمین پر گھسیٹتے گھسیٹتے مسجد سے باہر نکال دیا، وہ منافق کہتا تھا: اے ابن حارث! تو نے مجھ پر بہت سختی کی ہے۔حضرت ابن حارثؓ نے جواب میں فرمایا: اے خدا تعالیٰ کے دشمن! تو اسی لائق ہے، تو نجس ہے، پلید ہے، آئندہ مسجد کے قریب نہ آنا۔ادھر ایک صحابیؓ نے اپنے بھائی زری بن حارث کو سختی سے نکال کر فرمایا: افسوس کہ تجھ پر شیطان کا تسلط ہے۔

نیز خدا تعالیٰ جل شانہ نے مسلمانوں کو ارشاد فرمایا کہ تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیروی میں اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے حبیب ﷺ کے دشمنوں سے ہمیشہ نفرت اور بیزاری رکھو۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

:قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراھیم والّذین معہ، اذقالوا لقومھم انّا برآء منکم ومممّاتعبدون من دون اللّٰہ، کفرنا بکم و بدا بیننا و بینکم العداوۃ والبغضاء ابدا حتّٰی تؤمنوا باللّٰہ وحدہ:

ترجمہ: اے ایمان والو! تمہارے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے ماننے والوں میں اچھی پیروی ہے، جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ ہم تم سے اور تمہارے بتوں سے بیزار ہیں، ہم انکاری ہیں اور ہمارے

تمہارے درمیان جب تک تم خدا واحد لا شریک لہ پر ایمان نہ لاؤ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دشمنی ٹھن گئی ہے۔

اور تفسیر روح المعانی میں حدیث قدسی منقول ہے: اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں کہ: مجھے میری عزت کی قسم! جو شخص میرے دوستوں کے ساتھ دوستی نہیں کرتا، اور میرے دشمنوں کے ساتھ دشمنی نہیں کرتا، وہ میری رحمت حاصل نہیں کرسکتا۔ (جز 28: ص 35)

درۃ الناصحین میں علامہ خوبویؒ نے ایک حدیثِ پاک ذِکر کی ہے: رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی، اے موسیٰ! تُو نے میرے لئے بھی کوئی عمل کیا ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: یا اللہ! میں نے تیرے لئے نماز پڑھی۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا: نماز تو تیرے لئے ہی بُرہان بنے گی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: یا اللہ! میں نے تیرے لئے روزے رکھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا: اے موسیٰ! روزہ تو تیرے ہی لئے ڈھال بنے گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: میں نے تیرے لئے صدقہ دیا۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا: صدقہ تو تیرے لئے ہی سایہ بنے گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: میں نے تیرے لئے ذِکر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا: اے موسیٰ! ذِکر تو تیرے ہی لئے نور ہوگا۔ اے موسیٰ! بتا تُو نے میرے لئے کون سا عمل کیا ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: میرے پروردگار! تُو ہی بتادے کہ وہ کون سا عمل ہے جو تیرے لئے ہو؟ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا: اے پیارے موسیٰ! کیا تُو نے میرے دوستوں کے ساتھ دوستی و محبت کی ہے؟ اور کیا تُو نے میرے دشمنوں کے ساتھ دشمنی کی ہے؟ (درۃ الناصحین: ص 210)

میرے محترم قارئین کرام!

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دربار میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دوستوں کے ساتھ محبت کرنا جتنا مقبول و محبوب عمل ہے، اتنا ہی اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی و عداوت رکھنا مقبول و محبوب عمل ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ جل شانہ اور آنحضرت ﷺ کی محبت اور ان کے دشمنوں، گستاخوں کی محبت آپس میں ضد ہیں، یہ دونوں بیک وقت ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتیں۔

مخدوم الاولیاء، امام ربانی، خواجہ مجدد الف ثانی سرہندیؒ فرماتے ہیں کہ:

1..... دو محبتیں جو ایک دوسرے سے ضد ہوں، ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتیں، کیونکہ اجتماعِ ضدین محال ہے، اگر اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ کی دل میں محبت ہوگی تو اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ کے دشمنوں کی محبت دل میں نہیں آسکتی۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ کے دشمنوں کی جتنی دوستی و محبت دل میں آئے گی تو

اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت اتنی ہی کم ہو جائے گی۔ (مکتوبات امام ربانی: مکتوب نمبر 165: ج 1)

2.....تا جدارِ مدینہ ﷺ کے ساتھ کمالِ محبت کی یہ علامت ہے کہ آپ ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ کمالِ بغض وعداوت ہو۔ (مکتوب: ج 1: ص 165)

3.....کافروں کے ساتھ جو کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ کے دشمن ہیں، دشمنی رکھنی چاہئے، اور ان کو ذلیل وخوار کرنے میں کوشش کرنی چاہئے، اور کسی طرح ان کی عزت نہیں کرنی چاہئے، اور ان بدبختوں کو اپنی مجلس میں نہیں آنے دینا چاہئے۔ (مکتوب: ج 1: ص 165)

4.....اسلام کی عزت اسی میں ہے کہ کفر و کفار کو خوار و ذلیل کیا جائے۔ جو شخص کفر والوں کی عزت کرتا ہے وہ حقیقت میں مسلمانوں کو ذلیل کرتا ہے۔ (مکتوب: ج 1: ص 163)

5.....رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ تک لے جانے والا یہی ایک راستہ ہے (کہ ان کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی رکھی جائے) اگر اس راستے کو چھوڑ دیا جائے تو اس دربار تک رسائی مشکل ہے۔ اور یہ بھی مسلّم کہ آنحضرت ﷺ تک رسائی ہی دین ہے۔ (مکتوب: ج 1: ص 165)

بدمذہبوں (شیعوں) کے ساتھ بائیکاٹ کے متعلق چند احادیثِ مبارکہ بیان کی جاتی ہے:

پہلی حدیث:

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: آخری زمانے میں کچھ لوگ کذّاب دجال بہت جھوٹے دھوکے باز آئیں گے، وہ تم سے ایسی باتیں کریں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے باپ دادا نے سنی ہوگی۔ لہٰذا اے میری اُمت! تم ان کو اپنے سے بچاؤ اور اپنے آپ کو ان سے بچاؤ، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں، کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ (مسلم شریف: ج 1: ص 10)

سبحان اللہ! کیا شان ہے آنحضرت ﷺ کی، آپ ﷺ نے نورِ نبوت سے پہلے ہی دیکھ لیا کہ دین کے ڈاکو آئیں گے، بھولے بھالے مسلمانوں کو اَن سُنی اور بناوٹی باتیں سنا کر اپنے دجل وفریب سے ان کا ایمان لوٹیں گے۔ لہٰذا اُس شفیقِ اُمت ﷺ نے پہلے سے ہی اُمت کو بچنے کی تدبیر بتائی کہ اے میری اُمت! بے دینوں کے قریب مت پھٹکنا اور نہ ان کو اپنے قریب آنے دینا، ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔ لیکن اُمت کے کچھ بے لگام افراد ہیں جو کہتے پھرتے ہیں

کہ.....جی صاحب !ہر کسی کی بات سننی چاہئے ،دیکھیں بھلا کیا کہتے ہیں؟

اسی بناپر بدمذہبوں (شیعوں) کے جلسوں پر جانے والے،ان کا لٹریچر پڑھنے والے،ان کی تقریریں سننے والے،اوران کی پروگرامات اورجلوسیں دیکھنےوالے ہزاروں لوگ گمراہ بددِین ہو گئے،جہنم کا ایندھن بن گئے ۔

اپیل:

اے میرے مسلمان بھائیو!ہوشیار!خبردار!شیعوں کے جلسےجلوسوں میں مت جاؤ!ان کی تقریریں مت سنو! ان کے رسائل واخبارات مت پڑھو!ٹی وی پران کے پروگرامات مت دیکھو!ان کےخوشی وغمی میں ان کے ساتھ شریک مت ہو جاؤ،ورنہ یہ ظالم قوم آپ کے ایمان پر ڈاکہ ڈال کرآپ کے دنیاوآخرت کو برباد کردیں گے۔

حضرت محمد بن سیرینؒ کے متعلق منقول ہے کہ حضرت بیٹھے تھے کہ دوبدمذہب (اہل بدعت) آئے،اورانہوں نے عرض کیا:حضرت !اجازت ہوتو ہم آپ کوایک حدیث پاک سنائیں؟ آپؒ نے فرمایا:نہیں ۔پھرانہوں نے عرض کیا کہ:اجازت ہوتو ہم قرآن پاک کی ایک آیت پڑھ کرسنائیں؟ آپؒ نے فرمایا:ہرگزنہیں۔یاتوتم یہاں سے اُٹھ کر چلے جاؤ،یا میں اُٹھ کر چلا جاتا ہوں ۔اِس پر وہ دونوں خائب وخاسر ہوکر چلے گئے۔توکسی نے عرض کیا:حضرت !اس میں کیا حرج تھا کہ وہ دوآدمی قرآن پاک کی کوئی آیت پاک سنائے ؟اس پرحضرتؒ نے فرمایا کہ یہ دونوں بدمذہب تھے،اگر یہ آیت پاک بیان کرتے وقت اپنی طرف سے اس میں پیچ لگادیتے تو مجھے ڈرتھا کہ کہیں وہ تحریف میرے دل میں بیٹھ جاتی (اورمیں بھی بدمذہب ہو جاتا)۔

سبحان اللہ !وہ امام ابن سیرینؒ جلیل القدرمحدّث قوم کے پیشوا،وقت کےعلامہ،علم کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر،وہ تو بدمذہبوں سے اتنا پرہیز کریں کہ قرآن پاک کی آیت ان سے سننے کے روادارنہیں ۔اورآج کے اَن پڑھ، دِین سے بےخبر،اتنی بےباکی اورجرأت سے کہہ دیتے ہیں کہ:جی صاحب!ہرکسی کی بات سننی چاہئے ۔

اسی طرح حضرت سعید بن جبیرؒ سے کسی نے کوئی بات پوچھی تو آپؒ نے اس کو جواب نہ دیا،کسی نے عرض کیا کہ حضرت! آپ نے اس کو جواب کیوں نہ دیا؟تو آپؒ نے فرمایا:یہ بدمذہبوں میں تھا۔

دوسری حدیث:

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:قضاوقدر کوجھٹلانے والے اس اُمت کے مجوسی ہیں (حالانکہ وہ نمازیں بھی پڑھتے ہیں،روزے بھی رکھتے ہیں)فرمایا:اگروہ بیمارپڑےتو اُن کو پوچھنے مت جاؤ،اوراگروہ مرجائیں تو اُن کے مرنے پران کے جنازہ وغیرہ میں مت شریک ہو،اگرتم سےملیں تو اُن کوسلام مت کرو۔(ابن ماجه شریف:ص 10)

بزرگانِ دین کے ارشادات:

1.....حضرت سہل تستریؒ فرماتے ہیں کہ: جس نے اپنا ایمان درست کیا اور اپنی توحید کو خالص کیا، وہ کسی بدمذہب (بدعتی) سے اُنس ومحبت نہ کرے گا، نہ اس کے پاس بیٹھے گا، نہ اس کے ساتھ کھائے گا، نہ اس کے ساتھ پیئے گا، نہ اس کے ساتھ آئے گا، بلکہ اپنی طرف سے اس کیلئے دشمنی اور بغض ظاہر کرے گا۔(روح المعانی:ج28:ص35)

☆جو شخص کسی بدمذہب (بدعتی) کے ساتھ خوش طبعی کرے، اللہ تعالیٰ جل شانہ اس کے دل سے نورِ ایمان نکال لے گا۔جس بندے کو اس بات کا اعتبار نہ آئے، وہ تجربہ کر کے دیکھ لے۔(روح المعانی:ج28:ص35)

☆وفات کے بعد کوئی شخص سیدنا ابن مبارکؒ کی زیارت سے مشرف ہوا اور عرض کیا: حضرت! اللہ تعالیٰ جل شانہ نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ تو فرمایا: مجھے عتاب فرمایا اور مجھے تیس سال، ایک روایت میں ہے تین سال کھڑے کیا۔ اور اس عتاب کا سبب یہ کہ میں نے ایک دن ایک بدمذہب (بدعتی) کی طرف شفقت سے دیکھا تھا۔اللہ تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا: اے ابن مبارک! تُو نے میرے ایک دشمن کے ساتھ دشمنی کیوں نہیں کی؟

یہ واقعہ لکھنے کے بعد صاحبِ تفسیر روح البیانؒ فرماتے ہیں کہ: پس کیا حال ہوگا اُس شخص کا جو دیدہ دانستہ دین کے ظالموں کے پاس بیٹھتا ہے۔(روح البیان:ج4:ص419:420)

2.....عارف باللہ حضرت علامہ حقی صاحبؒ کا ارشاد ہے کہ: بُرا ہم نشین انسان کو دوزخ کی طرف کھینچ کر لے جاتا ہے، اور اسے ہلاکت کے گڑھے میں ڈال دیتا ہے۔لہٰذا مخلص اور سنی مؤمن کو چاہئے کہ وہ کافروں، منافقوں اور بدمذہبوں (بدعتیوں) کی صحبت سے بچے، تاکہ اس کی طبیعت میں ان کا بدعقیدہ اور بُرا عمل سرایت نہ کر جائے۔

(روح البیان:ج4:ص419)

☆حدیث پاک میں ہے کہ جو شخص کسی قوم سے محبت کرے گا، ان کے کسی عمل کو پسند کرے گا، وہ اسی کے ساتھ اُٹھایا جائے گا، اور اس قوم کے ساتھ حساب میں شریک ہوگا، اگرچہ اس کے ساتھ اعمال میں شریک نہیں تھا۔

(روح البیان:ج4:ص494)

☆اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دشمنوں پر سختی کرنا یہ بھی حُسنِ خلق میں داخل ہے، اس لئے کہ جب سب مہربانوں سے مہربان آقا ﷺ کو اعدائے دین پر سختی کرنے کا حکم ہے تو دوسرے کا کیا شمار؟ لہٰذا دشمنانِ دین پر سختی کرنا یہ دوستوں پر مہربانی کے منافی نہیں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ صحابہ کرامؓ کی مدح کرتے ہوئے فرماتے ہے: اشداء علی الکفار رحماء بینھم: وہ دشمنوں پر بڑے سخت ہیں اور اپنوں پر بڑے مہربان۔(روح البیان:ج10:ص67)

3.....حضرت فضیل بن عیاضؒ کاارشاد ہے کہ: جس کسی نے بدمذہب (بدعتی) سے محبت کی، اللہ تعالیٰ جل شانہ اس کا عمل برباد کردے گا اور اس کے دل سے نورِ ایمان نکال دے گا۔ (غنیۃ الطالبین: ج 1: ص 80)

☆ اللہ تعالیٰ جل شانہ جب دیکھتا ہے کہ فلاں بندہ بدمذہبوں (بدعتیوں) سے بغض رکھتا ہے، مجھے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اس کے گناہ بخش دے گا۔ اگر چہ اس کی نیکیاں تھوڑی ہوں۔ (غنیۃ الطالبین: ج 1: ص 80)

4.....حضرت سفیان بن عیینہؒ کاارشاد ہے کہ: جو شخص کسی بدمذہب (بدعتی) کے جنازے میں گیا، وہ لوٹنے تک اللہ تعالیٰ جل شانہ کی ناراضی میں رہے گا۔ (غنیۃ الطالبین: ج 1: ص 80)

5.....محبوب سبحانی، قطب ربانی، شیخ عبدالقادر جیلانی صاحبؒ کاارشاد ہے کہ: بدمذہبوں (بدعتیوں) کے جلسوں وغیرہ میں شرکت کر کے ان کی رونق نہ بڑھائے اور ان کے قریب نہ آئے اور ان پر سلام نہ کرے۔ (غنیۃ الطالبین: ج 1: ص 80)

☆ بدمذہبوں کے ساتھ نہ بیٹھے اور ان کے قریب نہ جائے اور نہ ہی انہیں عید وغیرہ شادی کے موقع پر مبارک دے، اور جب وہ مر جائیں تو ان کا جنازہ نہ پڑھے، اور جب ان کا ذکر ہو تو: رحمۃ اللہ علیہ: نہ کہے، بلکہ ان سے الگ رہے، اور ان سے اللہ تعالیٰ جل شانہ کی رضا کیلئے عداوت رکھے، یہ اعتقاد کرتے ہوئے کہ ان کا مذہب باطل ہے، اور ایسا کرنے میں ثوابِ کثیر اور اجرِ عظیم کی اُمید رکھے۔ (غنیۃ الطالبین: ج 1: ص 80)

☆ امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظمؓ نمازِ مغرب پڑھ کر مسجد سے تشریف لائے تھے کہ ایک شخص نے آواز دی، کون ہے جو مسافر کو کھانا کھلائے؟ سیدنا فاروق اعظمؓ نے خادم سے فرمایا: اس کو ساتھ لے آؤ، وہ لے آیا۔ سیدنا فاروق اعظمؓ نے اسے کھانا منگوا کر دیا، اس نے کھانا شروع کیا، اس کے زبان سے ایک بات نکلی جس سے بدمذہبی کی بُو آتی تھی، سیدنا فاروق اعظمؓ نے فوراً اس کے سامنے سے کھانا اُٹھوالیا، اور اس کو نکال دیا۔

پھر یہ کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے نافرمانوں اور مخالفوں کے ساتھ بائیکاٹ کرنا یہ کوئی نئی بات نہیں بلکہ یہ بائیکاٹ پہلی اُمتوں سے چلا آتا ہے۔ ارشاد ربانی ہیں:

:وسئلهم عن القرية الّتى كانت حاضرة البحر ،اذيعدون فى السّبت اذتأتيهم حيتانهم يوم سبتهم شرّعاوّيوم لايسبتون لاتاتيهم : یعنی: اصحاب سبت: جن کی بستی دریا کے کنارے واقع تھی، انہوں نے ہفتے کے دن مچھلیاں پکڑ کر اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے نبی علیہ السلام کی نافرمانی کی تو اُس قوم کے تین گروہ ہو گئے۔ ایک گروہ نافرمانی کرنے والا، دوسرا گروہ بُرائی سے روکنے والا، تیسرا گروہ خاموش رہنے والا۔ آخر

فرمانبردار گروہ نے نافرمانوں سے ایسا بائیکاٹ کیا کہ درمیان میں دیوار کھڑی کردی۔ نہ یہ اُدھر جاتے، نہ وہ اِدھر آتے۔ جب نافرمانوں کی نافرمانی حد سے بڑھ گئی تو وہ بندر بنا کر ہلاک کردیئے گئے۔(تفسیر مظہری:ج3:ص474)

پھر طرفہ یہ کہ ہر نمازی نمازِ وتر کی دعائے قنوت میں روزانہ یہ دعا پڑھتا ہے:وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ:یا اللہ! ہم ہر اُس شخص سے قطع تعلق کریں گے اور علیحدہ ہو جائیں گے جو تیرا نافرمان ہے۔عجب معاملہ ہے کہ مسلمان مسجد میں دربارِ الٰہی میں کھڑا ہو کر مؤدبانہ ہاتھ باندھ کر عہد کرتا ہے کہ یا اللہ! ہم تیرے نافرمانوں اور تیرے مخالفوں کے ساتھ بائیکاٹ کریں گے،لیکن مسجد سے باہر آ کر ساری باتیں بھول جاتا ہے۔

مسلمان بھائیوں سے اپیل:

میرے مسلمان بھائیو! ہوشیار! خبردار! اپنے ایمان کو بچاؤ، اپنے بیگانے کو پہچانو، اور اگر شیطان دھوکہ دینے کی کوشش کرے تو مندرجہ بالا ارشادات کو بار بار پڑھو۔

تتمہ نمبر 1.....یہ تھا دنیا میں مسلمانوں کا اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے حبیب ﷺ اور اسلام کے دشمنوں کے ساتھ بائیکاٹ،لیکن قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف سے بائیکاٹ ہوگا۔چنانچہ قرآن پاک میں ہے:یوم یقول المنٰفقون والمنٰفقات للّذین اٰمنوا انظرونا نقتبس من نورکم،قیل ارجعوا وراءکم فالتمسوا نورا،فضرب بینھم بسورله باب،باطنه فیه الرّحمة وظاھره من قبله العذاب: یعنی قیامت کے دن (جب پُل صراط سے گزر ہوگا اور اللہ تعالیٰ جل شانہ ایمان والوں کو نُور عطا فرمائے گا) اس نور کو دیکھ کر منافق مرد اور عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے کہ ہمیں ایک نگاہ دیکھو کہ ہم تمہارے نور سے کچھ حصہ لیں گے۔اس پر فرمایا جائے گا:اپنے پیچھے لوٹو، وہاں نور ڈھونڈو۔پھر جب لوٹیں گے تو ان کے درمیان دیوار کھڑی کردی جائے گی،جس کا ایک دروازہ ہوگا،اس کے اندر کی طرف رحمت ہوگی،اور باہر کی طرف عذاب ہوگا۔یعنی دیوار کے ذریعے ایسا مکمل بائیکاٹ کردیا جائے گا کہ منافق لوگ ایمان والوں کے نور کی روشنی بھی نہ لے سکیں گے۔

تتمہ نمبر 2.....جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف سے اعلان ہوگا:وامتازوا الیوم ایّھاالمجرمون:یعنی اے نافرمانو! کافرو! آج میرے بندوں سے الگ ہو جاؤ۔

(فتاوی ختم نبوت:ج3:ص276)

کفار سے دوستی کرنے کی ممانعت:

ارشادِخداوندی ہے:ولاترکنوااالی الّذین ظلموافتمسّکم النّار،ومالکم مّن دون اللّٰہ من اولیآء ثمّ لاتنصرون:یعنی اے مسلمانو!مت جھکوطرف اُن لوگوں کی کہ ظلم کرتے ہیں،پس لگے گی تم کوآگ، اور نہیں واسطےتمہارے سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی دوست،پھر مدد نہیں دیئے جاؤ گے۔

حضرات مفسرین کرامؒ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ:ولاترکنوا:میں خطاب رسول اللہ ﷺ اور تمام مسلمانوں سے کیا گیا،اور رکون:کے معنی قدرے جھکنا ہے،تو معنی:ولاترکنوا:کے یہ ہوئے کہ اے رسول!اور تمام مسلمانو!نہ جھکو ذرا سا بھی:الی الّذین ظلموا:اُن لوگوں کی طرف جن سے ظلم فی الجملہ(کم ازکم)صادر ہو۔

پس جب ظالم کے قدرے ظلم کی طرف میلان کی وجہ سے بھی جہنم کی آگ اُن لوگوں کو لگے گی،تو پھر اُس شخص کے متعلق آگ میں جلنے کی سزا ظاہر ہے،جو سرتاسر ظالم کی طرف مشغول ہو اور جو ظالم کی طرف بالکل مائل ہو۔

اور ظالموں کی طرف میلان میں وہ تمام لوگ شامل ہیں جو ظالموں کی خوشامد کریں،اور اُن کے اقوال واعمال سے خوش ہوں،اور اُن کی دوستی میں محبت رکھیں،اور اُن کی تہذیب کو پسند کریں،اور اُن کی فانی آرائش وزیب وزینت کو چشمِ رغبت سے دیکھیں،اور اُن کی طویل عمر کیلئے دُعا کریں،اور اُن کا ذکر عزت کے ساتھ کریں،اور جو اُن کی دوات وقلم کی اصلاح کریں،اور جو قلم یا کاغذ اُن کے ہاتھوں میں دیں،اور جو تعظیم کی غرض سے اُن کے پیچھے چلیں،اور جو اُن کی شکل وشباہت اختیار کریں،اور اُن کے کپڑے سئیں اور اُن کے سر کے بال مونڈیں۔(فتاوی ختم نبوت:ج3:ص377)

غیر مسلم کا نمازِ جنازہ پڑھنے،اُن کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کا حکم،اور اگر کافر چپکے سے اپنا مُردہ مسلمانوں کے قبرستان میں گاڑ دیں تو اس کا اُکھاڑ دینا واجب ہے:

کسی غیر مسلم کی نمازہ جنازہ جائز نہیں۔چنانچہ قرآن کریم میں ہیں:ولاتصلّ علیٰ احدمّنھم مّات ابداوّلاتقم علیٰ قبرہ:انّھم کفروابااللّٰہ ورسولہ وماتواوھم فٰسقون:اورنماز نہ پڑھ اُن میں سے کسی پر جو مرجائے کبھی،اور نہ کھڑا ہو اُس کی قبر پر،وہ منکر ہوئے اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے،اور وہ مرگئے نافرمان۔

اسی طرح کسی غیر مسلم کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں۔جیسا کہ آیتِ کریمہ کے الفاظ:ولا

تقم علیٰ قبرہ: سے معلوم ہوتا ہے۔

چنانچہ اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں اور غیر مسلموں کے قبرستان ہمیشہ الگ الگ رہے۔پس کسی مسلمان کے اسلامی حقوق میں سے ایک حق یہ ہے کہ اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔

علامہ سعدالدین مسعود بن عمر بن عبداللہ تفتازانیؒ: شرح مقاصد: میں ایمان کی تعریف میں مختلف اقوال نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

اگر ایمان دل وزبان سے تصدیق کرنے کا نام ہوتو اقرار، رُکنِ ایمان ہوگا، اور ایمان تصدیق مع الاقرار کو کہا جائے گا۔لیکن اگر ایمان صرف تصدیق قلبی کا نام ہوتو اس اقرار کی صورت میں، اُس شخص پر دنیا میں اسلام کے احکام جاری کرنے کیلئے شرط ہوگا، یعنی اس کی نماز جنازہ، اس کے پیچھے نماز پڑھنا، اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا، اس سے زکوۃ وعشر کا مطالبہ کیا جانا، اور اس طرح کے دیگر اُمور۔

اس سے معلوم ہوا کہ کسی شخص کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا بھی اُن اسلامی حقوق میں سے ایک ہے جو صرف مسلمان کے ساتھ خاص ہیں۔اور یہ کہ جس طرح کسی غیر مسلم کی اقتداء میں نماز جائز نہیں، اس کی نماز جنازہ جائز نہیں، اور اس سے زکوۃ وعشر کا مطالبہ درست نہیں۔ٹھیک اسی طرح کسی غیر مسلم مُردے کو مسلمانوں کے قبرستان میں جگہ دینا بھی جائز نہیں۔اور یہ کہ یہ مسئلہ تمام اُمتِ مسلمہ کا متفق علیہ اور مسلّمہ مسئلہ ہے، جس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں۔ چنانچہ ذیل میں مذاہبِ اَربعہ کی مستند کتابوں سے اس مسئلے کی تصریحات نقل کی جاتی ہیں۔

فقہ حنفی:

شیخ زین الدین ابن نجیم المصریؒ: الاشباہ والنظائر: میں لکھتے ہیں کہ: امام حاکم: الکافی: کی کتاب التحری میں فرماتے ہیں کہ: جب مسلمان اور کافر مُردے خلط ملط ہو جائیں تو جن مردوں پر مسلمانوں کی علامت ہوگی، اُن کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی، اور جن پر کفار کی علامت ہوئی اُن کی نماز جنازہ نہیں ہوگی۔اور اگر اُن پر کوئی شناختی علامت نہ ہو تو اگر مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہوتو سب کو غسل وکفن دے کر اُن کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی، اور نیت یہ کی جائے گی کہ ہم صرف مسلمانوں پر نماز پڑھتے ہیں اور اُن کیلئے دعا کرتے ہیں، اور اُن سب کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔اور اگر دونوں فریق برابر ہوں یا کافروں کی اکثریت ہو، تو اُن کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی، اُن کو غسل وکفن دے کر غیر مسلموں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔

مندرجہ بالا مسئلے سے معلوم ہوا کہ اگر مسلمان اور کافر مُردے مخلط ہو جائیں اور مسلمانوں کی شناخت نہ ہو سکے،

تو اگر دونوں فریق برابر ہوں یا کافر مُردوں کی اکثریت ہو تو اس صورت میں مسلمان مُردوں کو بھی اشتباہ کی بنا پر مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہ ہوگا۔

نیز: الاشباہ باب الردۃ: کے ذیل میں ہیں کہ: جب کوئی مرتد ہو جائے یا ارتداد کی حالت میں قتل کر دیا جائے تو اُس کو نہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے اور نہ کسی ملت کے قبرستان میں، بلکہ اسے کتے کی طرح گڑھے میں ڈال دیا جائے۔ در مختار میں ہے کہ: مرتد کو کتے کی طرح گڑھے میں ڈال دیا جائے۔

علامہ محمد امین ابن عابدین شامیؒ اس کے ذیل میں لکھتے ہیں: یعنی نہ اسے غسل دیا جائے، نہ کفن دیا جائے، نہ اسے اُن لوگوں کے سپرد کیا جائے جن کا مذہب اس مرتد نے اختیار کیا۔

فقہ مالکی:

قاضی ابو بکر محمد بن عبداللہ مالکی اشبیلی المعروف بابن العربیؒ: سورۃ الاعراف: کی آیت نمبر 172 کے تحت متأولین کے کفر پر گفتگو کرتے ہوئے: قدریہ: کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

علمائے مالکیہ کے ان کی تکفیر میں دو قول ہیں، چنانچہ امام مالکؒ کے اقوال سے صاف طور پر ثابت ہے کہ وہ کافر ہے۔ آگے دوسرے قول: عدم تکفیر: کی تضعیف کرنے کے بعد امام مالکؒ کے قول پر تفریع کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

پس نہ ان سے رشتہ ناتا کیا جائے، نہ ان کی نمازِ جنازہ پڑھی جائیں، اور اگر اُن کا کوئی والی وارث نہ ہو، اور اُن کی لاش ضائع ہونے کا اندیشہ ہو تو کتے کی طرح کسی گڑھے میں ڈال دیا جائے۔

اگر یہ سوال ہو کہ انہیں کہاں دفن کیا جائے؟ تو ہمارا جواب یہ ہے کہ کسی مسلمان کو اُن کی ہمسائیگی سے ایذاء نہ دی جائے، یعنی مسلمانوں کے قبرستان میں انہیں دفن نہ کیا جائے۔

فقہ شافعی:

شیخ امام جمال الدین ابو اسحاق ابراہیم بن علی بن یوسف الشیرازی الشافعیؒ اور امام محی الدین یحیٰ بن شرف النوویؒ لکھتے ہیں کہ: مصنفؒ فرماتے ہیں کہ نہ دفن کیا جائے کسی کافر کو مسلمانوں کے قبرستان میں اور نہ کسی مسلمان کو کافروں کے قبرستان میں۔

شرح اس مسئلے میں ہمارے اصحاب.....شافعیہ.....کا اتفاق ہے کہ کوئی ذمی عورت مر جائے جو اپنے مسلمان شوہر سے حاملہ تھی اور اس کے پیٹ کا بچہ بھی مر جائے تو اس میں چند وجہیں ہیں۔ صحیح یہ ہے کہ اس کو مسلمانوں اور کافروں کے قبرستان کے درمیان الگ دفن کیا جائے گا اور اس کی پشت قبلے کی طرف کی جائے گی، کیونکہ پیٹ کے بچے کا منہ اس

کی ماں کی پشت کی طرف ہوتا ہے۔ابن الصباغ، شاشی صاحب البیان اور دیگر حضرات نے اسی قول کو جزماً اختیار کیا ہے، اور یہی ہمارے مذہب کا مشہور قول ہے۔

فقہ حنبلی:

شیخ امام موفق الدین ابومحمد عبداللہ بن احمد بن محمد بن قدامۃ المقدسی الحنبلیؒ: المغنی: میں، اور امام شمس الدین ابوالفرج عبدالرحمٰن بن محمد بن احمد بن قدامۃ المقدسی الحنبلیؒ: الشرح الکبیر: میں لکھتے ہیں کہ: اگر نصرانی عورت، جو اپنے مسلمان شوہر سے حاملہ تھی مر جائے تو اسے (نہ تو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے اور نہ نصاریٰ کے قبرستان میں، بلکہ) مسلمانوں کے قبرستان اور نصاریٰ کے قبرستان کے درمیان الگ دفن کیا جائے۔امام احمدؒ نے اس کو اِس لئے اختیار کیا ہے کہ وہ عورت تو کافر ہے، اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کیا جائے گا کہ اس کے عذاب سے مسلمان مُردوں کو ایذا نہ ہو، اور نہ اسے کافروں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا، کیونکہ اس کے پیٹ کا بچہ مسلمان ہے، اسے کافروں کے عذاب سے ایذا ہوگی، اس لئے اس کو الگ دفن کیا جائے گا۔اسی کے ساتھ یہ بھی حضرت واثلہ بن الاسقعؓ سے اسی قول کے مثل مروی ہے، اور حضرت عمرؓ سے جو مروی ہے کہ ایسی عورت کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا، ابن المنذرؒ کہتے ہیں کہ یہ روایت حضرت عمرؓ سے ثابت نہیں۔ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ اس نصرانی عورت کو بائیں کروٹ پر لٹا کر اس کی پشت قبلے کی طرف کی جائے تا کہ بچے کا منہ قبلے کی طرف رہے، کیونکہ پیٹ میں بچے کا چہرہ عورت کی پشت کی طرف ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا تصریحات سے معلوم ہوا کہ یہ شریعتِ اسلامی کا متفق علیہ اور مسلّم مسئلہ ہے کہ کسی غیر مسلم کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کیا جا سکتا۔

اگر کافر چپکے سے اپنا مُردہ مسلمانوں کے قبرستان میں گاڑ دیں تو اس کا اُکھاڑنا واجب ہے۔اس کی چند وجہیں ہیں:

اوّل: یہ ہے کہ مسلمانوں کا قبرستان مسلمانوں کی تدفین کیلئے وقف ہے، کسی غیر مسلم کا اس میں دفن کیا جانا غصب: ہے، اور جس مُردے کو غصب کی زمین میں دفن کیا جائے اس کا نبش (اُکھاڑنا) لازم ہے۔کیونکہ کافر و مرتد کی لاش، جبکہ غیر محل میں دفن کی گئی ہو، لائقِ احترام نہیں۔چنانچہ امام بخاریؒ لکھتے ہیں کہ: مسجد نبوی کیلئے جو جگہ خریدی گئی اُس میں کافروں کی قبریں تھیں: فامر النبی ﷺ بقبور المشرکین فنبشت: پس آنحضرت ﷺ نے مشرکین کی قبروں کو اُکھاڑنے کا حکم فرمایا، چنانچہ وہ اُکھاڑ دی گئیں۔

حافظ ابن حجرؒ، امام بخاریؒ کے اس باب کی شرح میں لکھتے ہیں کہ: مشرکین کی قبروں کو اُکھاڑا جائے گا، انبیاء کرام علیہم السلام اور اُن کے متبعین کی قبروں کو نہیں، کیونکہ اس میں اُن کی اہانت ہے، بخلاف مشرکین کے، کہ ان کی کوئی حرمت نہیں۔

حافظ بدرالدین عینیؒ اس حدیث کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ: اگر کہا جائے کہ مشرک و کافر مُردوں کو اُن کی قبروں سے نکالنا کیسے جائز ہوسکتا ہے؟ جبکہ قبر.....مدفون کے ساتھ خاص ہوتی ہے، اس لئے نہ اس کی جگہ کو بیچنا جائز ہے اور نہ مُردے کو وہاں سے منتقل کرنا جائز ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ قبریں جن کے اُکھاڑنے کا نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا: غالباً دفن ہونے والوں کی مِلک نہیں تھیں، بلکہ وہ جگہ غصب کی گئی تھی، اس لئے مالکوں نے اس کو فروخت کرایا۔ اور اگر یہ فرض کرلیا جائے کہ یہ جگہ اُن مُردوں کیلئے مخصوص کردی گئی تھی، تب بھی یہ لازم نہیں، کیونکہ مسلمانوں کا قبروں میں رکھنا لازم ہے، کافروں کا نہیں۔ اسی بناء پر فقہائے کرامؒ نے کہا ہے کہ جب مسلمان کو غصب کی زمین میں دفن کردیا گیا ہو تو اُس کو نکالنا جائز ہے، چہ جائیکہ کافر و مشرک کا نکالنا۔

پس جو قبرستان کہ مسلمانوں کیلئے وقف ہے، اس میں کسی کافر کو دفن کرنا اس جگہ کا غصب ہے، کیونکہ وقف کرنے والے نے اس کو مسلمانوں کیلئے وقف کیا ہے، کسی کافر و مرتد کو اس وقف کی جگہ میں دفن کرنا غاصبانہ تصرف ہے، اور وقف میں ناجائز تصرف کی اجازت دینے کا کوئی شخص بھی اختیار نہیں رکھتا، بلکہ اس ناجائز تصرف کو ہر حال میں ختم کرنا ضروری ہے۔ اس لئے جو غیر مسلم مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا گیا ہو، اُس کو اُکھاڑ کر اُس غصب کا اِزالہ کرنا ضروری ہے۔ اور اگر مسلمان اس تصرفِ بے جا اور غاصبانہ حرکت پر خاموش رہیں گے اور اس غصب کے اِزالے کی کوشش نہیں کریں گے تو سب گنہگار ہوں گے۔ اور اس کی مثال بالکل ایسی ہی ہوگی کہ ایک جگہ مسجد کیلئے وقف ہو، اس میں گرجا اور مندر بنانے کی اجازت دے دی جائے، یا اگر اس جگہ پر غیر مسلم قبضہ کرکے اپنی عبادت گاہیں تعمیر کرلیں تو اِس ناجائز تصرف اور غاصبانہ قبضے کا اِزالہ مسلمانوں پر فرض ہوگا۔ اسی طرح مسلمانوں کے قبرستان میں، جو کہ مسلمانوں کے لئے وقف ہے، اگر غیر مسلم ناجائز تصرف اور غاصبانہ قبضہ کرلیں تو اس کا اِزالہ بھی واجب ہوگا۔

دوم: یہ کہ کسی کافر کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا مسلمان مُردوں کیلئے ایذاء کا سبب ہے۔ کیونکہ کافر اپنی قبر میں معذّب ہے اور اس کی قبر محلِ لعنت و غضب ہے۔ اس کے عذاب سے مسلمان مُردوں کو ایذا ہوگی۔ اس لئے کسی کافر کو مسلمانوں کے درمیان دفن کرنا جائز نہیں۔ اور اگر دفن کردیا گیا ہو تو مسلمانوں کو ایذا سے بچانے کیلئے اس کو وہاں سے نکالنا ضروری ہے۔ اس کی لاش کی حرمت نہیں، بلکہ مسلمان مُردوں کی حرمت کا لحاظ کرنا ضروری ہے۔ امام

ابو داؤدؒ نے آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے:

:انا بری ء من کل مسلم یقیم بین اظھر المشرکین قالوا:یارسول اللّٰہ لم؟ قال:
لاتراءیانارھما: میں بَری ہوں ہر اُس مسلمان سے جو کافروں کے درمیان ہو۔صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! یہ کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دونوں کی آگ ایک دوسرے کو نظر نہیں آنی چاہئے۔

نیز امام ابوداؤدؒ نے ایک اور حدیث نقل کی ہے:من جامع المشرك وسكن معه فانه مثله: جس شخص نے مشرک کے ساتھ سکونت اختیار کی، وہ اسی کی مثل ہوگا۔

پس جبکہ دنیا کی عارضی زندگی میں کافر و مسلمان کی اِکٹھی سکونت کو گوارا نہیں فرمایا گیا تو قبر کی طویل ترین زندگی میں اس اجتماع کو کیسے گوارا کیا جاسکتا ہے.....؟؟؟

سوم: یہ کہ مسلمانوں کے قبرستان کی زیارت اور ان کیلئے دعا و استغفار کا حکم ہے، جبکہ کسی کافر کیلئے دعا و استغفار اور ایصالِ ثواب جائز نہیں۔

اس لئے لازم ہوا کہ کسی کافر کی قبر مسلمانوں کے قبرستان میں نہ رہنے دی جائے۔جس سے زائرین (دیکھنے والوں) کو دھوکا لگے اور وہ کافر مُردوں کی قبر پر کھڑے ہو کر دعا و استغفار کرنے لگیں۔

حضرات فقہائے کرامؒ نے مسلم و کافر کے امتیاز کی یہاں تک رعایت کی ہے کہ اگر کسی غیر مسلم کا مکان مسلمانوں کے محلے میں ہو تو اُس پر علامت کا ہونا ضروری ہے کہ یہ غیر مسلم کا مکان ہے، تاکہ کوئی مسلمان وہاں کھڑا ہو کر دعا و سلام نہ کرے۔

خلاصہ یہ کہ کسی غیر مسلم کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں، اور اگر دفن کر دیا گیا ہو تو اس کا اُکھاڑنا اور مسلمانوں کے قبرستان کو اُس مردار سے پاک کرنا ضروری ہے۔(فتاوی ختم نبوت:ج1:ص516تا525)

اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ کے دشمن سے محبت رکھنے کی ممانعت:

اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ کے دشمن سے قلبی محبت رکھنا حرام ہے:لقولہ تعالیٰ: :یاایّھا الّذین اٰمنوا لاتتّخذوا عدوّی و عدوّکم اولیآء تلقون الیھم بالمودۃ:
(فتاوی ختم نبوت:ج1:ص406)

کافر کا جنازہ پڑھنے اور اس کے لئے دعائے مغفرت کرنے کا حکم:

کافر کی صرف تعزیت جائز ہے، اس کا جنازہ پڑھنا یا اس کیلئے دعائے مغفرت کرنا ناجائز ہے۔ ایسے ہی اس کی قبر پر جانا بھی جائز نہیں۔ چنانچہ بیان القرآن میں ہے کہ: کافر کے جنازے پر نماز اور اس کیلئے استغفار جائز نہیں۔

(فتاوی ختم نبوت: ج1: ص501)

کافر کا نمازِ جنازہ پڑھنے کا حکم:

ارشاد خداوندی ہیں: ولا تصلّ علیٰ احدمّنهم مّات ابداوّ لاتقم علیٰ قبره: اگر کافروں سے کوئی مر جائے تو اس کا جنازہ نہ پڑھئے۔

فتاویٰ شامیہ میں ہے کہ: میت کا مسلمان ہونا نمازِ جنازہ کے لئے شرط ہے۔ (فتاوی ختم نبوت: ج 1: ص 508)

مسلمانوں اور کفار کے قبرستان الگ الگ ہونے چاہئے:

آنحضرت ﷺ کے دور سے لے کر آج تک تعاملِ مسلمین یہی ہے کہ مسلمانوں اور کفار کے قبرستان علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں، اور تعاملِ اُمت، حجتِ قطعیہ ہے۔

قبرستان میں داخلے کے وقت سلام سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ کفار کا دفن مسلمانوں کے قبرستان میں جائز نہیں۔ وہ الفاظ یہ ہیں: السلام علیکم دارقوم مؤمنین: اضافت دار مؤمنین کی طرف علامت تخصیص ہے۔ اور یہ الفاظ حدیث شریف میں وارد ہے۔

اگر اتفاقاً چند مسلمان اور کافر مُردے باہم مل جائے اور کوئی امتیازی علامت موجود نہ ہو تو فقہائے کرامؒ نے لکھا ہے کہ اُن کو بھی علیحدہ دفن کیا جائے، ہر چند اُن میں مسلمان بھی ہیں، لیکن مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے سے لامحالہ کافر بھی وہیں دفن ہوں گے (اور یہ جائز نہیں ہے)۔

اگر کوئی ذمیہ عورت مسلمانوں سے حاملہ ہوں اور بحالتِ حمل اُس کا انتقال ہو گیا، تو فقہائے کرامؒ فرماتے ہیں کہ اُس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے۔ یہ صراحت ہے اس بات کی کہ غیر مسلم کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا کسی حالت میں بھی جائز نہیں ہے۔ (فتاوی ختم نبوت: ج 1: ص 526)

کافر کو دوست بنانا:

کافر، اللہ تعالیٰ جل شانہ اور مسلمانوں کے دشمن ہیں، اسے دوست بنانا حرام ہے۔ مسلمان کو صرف مسلمان ہی سے دوستی کرنا چاہئے۔ ارشاد خداوندی ہیں: یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ: دوسری جگہ ارشاد فرمایا: لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ:

کافر اُس کو کہتے ہیں جو ضروریاتِ دین میں سے کسی ضروری دینی کا منکر ہو، صرف کلمہ گوئی سے مؤمن نہیں ہوسکتا، جبکہ کسی ضروری دینی کا باوجود ادّعائے ایمان منکر ہو۔ (فتاوی ختم نبوت: ج 1: ص 674)

کفار کو دوست بنانا:

کفار، اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دشمن ہیں۔ مؤمن، اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دوست ہیں، اللہ تعالیٰ جل شانہ کا دوست اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دشمنوں سے دوستی کیونکر کرسکتا ہے؟ کفار سے دوستی کی ممانعت کی آیات کئی ہیں۔ اُن میں ایک یہ ہے: یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ لَا تَتَّخِذُوا الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ: اے ایمان والو! مؤمنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بناؤ۔ (فتاوی ختم نبوت: ج 1: ص 680)

غیر مسلموں کو زکوۃ دینا:

زکوۃ کا مصرف صرف مسلمان ہیں، کسی غیر مسلم کو زکوۃ دینا جائز نہیں۔ (فتاوی ختم نبوت: ج 1: ص 704)

اسلام کے دشمنوں کے ساتھ بیٹھنے کی سزا:

حدیث شریف کا فتویٰ ہے کہ جو کسی قوم سے مل کر کھائے اور مل بیٹھے، اُس کا دل ویسا ہی ہو جاتا ہے، اور وہ ملعون ہو جاتا ہے۔

حدیث شریف یہ ہے کہ: جب بنی اسرائیل گناہوں میں پڑے تو اُن کے علماء نے اُن کو منع کیا، وہ باز نہ آئے، (پھر) وہی علماء اُن کے ساتھ مل بیٹھے اور مل کے کھایا پیا تو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے سب کے دل یکساں سیاہ کر دیئے اور حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان پر اُن کو ملعون بنایا (فتاوی ختم نبوت: ج 2: ص 326)

کافر کا نمازِ جنازہ پڑھنے والوں کا حکم:

صحتِ نمازِ جنازہ کی شرائط میں سے ایک شرط اسلامِ میّت ہے: کمصاصرح بہ الفقہاء الکرامؒ: اگر کوئی شخص قطعاً اسلام سے خارج ہو جائے، وہ جس گروہ کا ہو، دیدہ و دانستہ اس کے جنازے کی نماز پڑھنا ناجائز ہے، اور ایسی ناجائز نماز پڑھنے والا گنہگار ہوگا، ورنہ نہیں۔ (فتاوی ختم نبوت: ج2: ص 327)

جامعہ تعلیمات اسلامیہ

کا فتوی

شیعہ سے تعلق رکھنا:

میرے نزدیک قرآن وسنت کی روشنی میں شیعہ، قادیانیوں کی طرح زندیق اور حربی کفار کے حکم میں ہیں بلکہ قادیانیوں سے زیادہ بدتر ہیں۔ کوئی بھی معاملہ یا تعلق کسی بھی مصلحت کے عنوان سے چاہے سیاسی تعلق کیوں نہ ہوں ازروئے شرع..... قطعی حرام ہے۔ غیرت مند مسلمان ہرگز ایسا نہیں کرسکتا۔

(فتویٰ امام اہل سنت مع تائید علماء اہل سنت: ص 115)

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کا فتوی

سنی لڑکی کا نکاح شیعہ مرد سے:

سوال: کیا سنی لڑکی کا نکاح غیر سنی مرد کے ساتھ ہوسکتا ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟

جواب: جو شخص عقیدۃً کفریہ رکھتا ہو، مثلاً قرآن کریم میں کمی بیشی کا قائل ہو یا حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتا ہو یا حضرت علیؓ کو صفاتِ اُلوہیت سے متصف مانتا ہو یا یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام غلطی سے آنحضرت ﷺ پر وحی لے آئے تھے یا کسی اور ضرورتِ دینیہ کا منکر ہو، ایسا شخص تو مسلمان ہی نہیں۔ اور اس سے کسی سنی عورت کا نکاح درست نہیں۔

وفی ردالمحتار: ان الرافضی ان کان ممن یعتقدالالوھیۃ فی علیؓ اوان جبریل علیہ السلام غلط فی الوحی اوکان ینکر صحبۃ الصدیقؓ او یقذف السیدۃ الصدیقۃؓ

اور جو شخص حضرات شیخینؓ پر سب کرتا ہو، اس کے کفر میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ مگر اس کے فسق و بدعت ہونے میں تو کوئی شک نہیں۔ لہذا ایسا شخص بھی سنی عورت کا کفو نہیں۔ (فتاوی بینات: ج3: ص153)

زکوۃ سے بچنے کیلئے اپنے آپ کو شیعہ لکھوانے والوں سے کیا تعلق رکھیں:

سوال: عرض یہ ہے کہ میرے بڑے سالے نے فکس ڈیپوزٹ میں کچھ رقم جمع کرائی، اس رقم پر نفع حاصل کرنے کیلئے، اور انہوں نے اس رقم کی جو نفع تھی زکوۃ کٹوانے کیلئے اپنے آپ کو شیعہ بنایا اور حلف نامہ جمع کرایا ہے، جس کی وجہ سے اب ان کی زکوۃ نہیں کٹتی۔ انہوں نے اپنے والد اور والدہ کو بھی اس چیز پر مجبور کر کے حلف نامہ جمع کرایا کہ: ہم شیعہ ہیں، ہم زکوۃ نہیں کٹوائیں گے۔

لہذا یہ تمام لوگ اگر حکومت کے سامنے حلف نامے کی رُو سے شیعہ ہو گئے ہیں تو میری بیوی، جو کہ ان کی بیٹی ہے اور وہ اس چیز سے الگ ہے، اور میرے کہنے پر عمل کرتی ہے۔ آپ بتائیں کہ میں ان کے گھر والوں سے اپنا ملنا جلنا کیسا رکھوں؟

جواب: فکس ڈیپازٹ میں جو رقم جمع کرائی جاتی ہے، اس کا منافع سود ہے، اس کے لینے اور استعمال کرنے سے توبہ کرنی چاہئے۔

اور زکوۃ سے بچنے کیلئے اپنے آپ کو شیعہ لکھوانا سخت گناہ ہے، جس سے کفر کا اندیشہ ہے۔ اُن کو اس سے توبہ کرنا لازم ہے، ایسا نہ ہو کہ ایمان جاتا رہے۔

آپ اُن لوگوں کو محبت پیار سے سمجھائیں کہ معمولی فائدے کیلئے اس گناہ کے ارتکاب سے کفر کا خطرہ ہے۔ اگر وہ نہ مانیں تو اُن سے تعلقات نہ رکھیں۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 2: ص 74)

صحابہ کرامؓ کو کھلم کھلا گالی دینے والے والدین سے تعلق رکھنا:

سوال: والدین اگر کھلم کھلا گھر میں صحابہ کرامؓ، خلفائے ثلاثہؓ کو بُرا بھلا اور غلیظ قسم کی گالیاں دیں تو ایسی صورت میں اُن کا منہ بند کرنا چاہئے یا دعا کرنی چاہئے؟ اور کیا ایسے والدین کی بھی فرمان برداری ضروری ہے؟

جواب: اُن سے کہہ دیا جائے کہ وہ یہ حرکت نہ کریں، اس سے ہمیں ایذا (تکلیف) ہوتی ہے۔ اگر باز نہ آئیں تو ان سے الگ تھلگ ہو جائیں۔ اُن کا منہ بند کرنے کے بجائے اُن کو منہ نہ لگائیں۔

(آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 2: ص 64)

شیعہ والدین اور عزیزوں سے تعلقات:

سوال: میری تمام برادری کا تعلق..... کافر طبقے سے ہے، اور میں: الحمدللہ: حضور اقدس ﷺ کے دامنِ رحمت کے نمک خواروں میں سے ہوں۔ حنفی مسلک کی رُو سے مستند حوالہ جات سے فرمائیں کہ میرا اُن لوگوں کے ساتھ ملنا جلنا، رشتہ داری، لین دین ہونا چاہئے یا نہیں؟ عرصہ پانچ سال سے میرا اپنے دل کی آواز سے اُن لوگوں سے خاص طور پر میل ملاپ قطعاً بند ہے۔ شریعت مطہرہ کی رُو سے یہ بھی بتائیں کہ میرا اپنے والد کے ساتھ عمل کیسا ہونا چاہئے کہ جن کا تعلق بھی اسی کافر طبقے سے ہے؟ وہ قطعاً میری تبلیغ کا اثر نہیں لیتے بلکہ پیٹھ پیچھے مجھے بددُعائیں اور گالیاں نکالتے ہیں۔ کیا مذہبی فرق کے ناطے جو گالیاں، بددُعا مجھے پڑتی ہے کیا ان کی بھی کوئی حیثیت ہے کہ نہیں؟

جواب: والدین اگر غیر مسلم ہوں اور خدمت کے محتاج ہوں تو ان کی خدمت ضرور کرنی چاہئے، لیکن ان سے محبت کا تعلق نہیں ہونا چاہئے۔ اسی طرح ایسے عزیز و اقارب سے بھی دوستانہ و برادرانہ تعلق جائز نہیں۔ آپ کے والدین کی بددُعاؤں اور گالیوں کا آپ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا بلکہ وہ اس طرزِ عمل سے خود اپنے جرم میں اضافہ کرتے ہیں۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج2: ص126)

شیعوں اور قادیانیوں کے گھر کا کھانا:

سوال: شیعہ کے گھر کا کھانا کھانا جائز ہے یا غلط؟ قرآن وسنت کی روشنی میں واضح فرمائیں۔ نیز قادیانی کے گھر کا کھانا کھانا صحیح ہے یا غلط ہے؟

جواب: شیعوں کے گھر سے حتی الوسع نہیں کھانا چاہئے، اور قادیانی کا حکم تو مرتد کا ہے، ان کے گھر جانا ہی درست نہیں، نہ کسی قسم کا تعلق۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج2: ص136)

روافض کے ذبیحہ کھانے، اُن کے ساتھ نکاح کرنے اور اُن کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کا حکم:

سوال: شیعہ مسلمان ہیں یا کافر؟ شیعہ کی نماز جنازہ پڑھنے اور پڑھانے والے کے بارے میں علماء کرام کیا فرماتے ہیں؟ کیا شیعہ کے گھر کی پکی ہوئی چیزیں کھانا جائز ہے؟ کیا شیعہ کا ذبیحہ جائز ہے؟

جواب: اثنا عشری شیعہ، تحریف قرآن کے قائل ہیں، تین چار کے سوا باقی تمام صحابہ کرامؓ کو کافر و مرتد سمجھتے ہیں (معاذاللہ)، اور حضرت علیؓ اور ان کے بعد گیارہ بزرگوں کو معصوم، مفترض الطاعۃ اور انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل سمجھتے ہیں اور یہ تمام عقائد ان کے مذہب کی معتبر اور مستند کتابوں میں موجود ہیں، اور ظاہر ہے کہ جو لوگ ایسے عقائد رکھتے ہوں وہ مسلمان نہیں۔ نہ ان کا ذبیحہ حلال ہے، نہ ان کا جنازہ جائز ہے اور نہ ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز ہے۔

اور اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں ان عقائد کا قائل نہیں تو اس مذہب سے براءت کا اظہار کرنا لازم ہے جس کے یہ عقائد ہیں۔ اور ان لوگوں کی تکفیر ضروری ہے جو ایسے عقائد رکھتے ہوں۔ جب تک وہ ایسا نہیں کرتا اس کو بھی ان عقائد کا قائل سمجھا جائے گا اور اس کے انکار کو تقیہ پر محمول کیا جائے گا۔

(آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 4: ص 242: ناشر: مکتبہ لدھیانوی کراچی: اشاعت: ستمبر 1997ء)

سنی لڑکی کا نکاح شیعہ مرد سے نہیں ہوسکتا:

سوال: کیا سنی لڑکی کا نکاح غیر سنی یعنی شیعہ مرد کے ساتھ ہوسکتا ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟

جواب: جو شخص کفریہ عقیدہ رکھتا ہو، مثلاً قرآن کریم میں کمی بیشی کا قائل ہو یا حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتا ہو یا حضرت علیؓ کو صفات الوہیت سے متصف مانتا ہو یا یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ جبرائیل علیہ السلام غلطی سے حضور اکرم ﷺ پر وحی لے آئے تھے یا کسی اور ضروریاتِ دین کا منکر ہو، ایسا شخص تو مسلمان ہی نہیں، اور اس سے سنی عورت کا نکاح درست نہیں۔

شیعہ اثنا عشریہ تحریف قرآن کے قائل ہیں، تین چار افراد کے سوا باقی پوری جماعت صحابہؓ کو کافر و منافق و مرتد سمجھتے (معاذاللہ) ہیں، اور اپنے ائمہ کو انبیاء کرام علیہم السلام سے افضل و برتر سمجھتے ہیں اس لئے وہ مسلمان نہیں، اور ان سے مسلمانوں کا رشتہ ناتا جائز نہیں۔

(آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 5: ص 69: ناشر: مکتبہ لدھیانوی کراچی: اشاعت: اپریل 1998ء)

شیعہ امام کی اقتدا میں نماز پڑھنا:

سوال: اگر شیعہ امام ہو اور پیچھے مقتدی سنی ہوں۔ تو کیا سنی کی نماز ہو جائے گی؟

جواب: شیعہ امامیہ کے عقائد..... کفریہ ہیں، اس لئے شیعہ امام کی اقتداء میں نماز جائز نہیں ہے۔

(آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 3: ص 438)

شیعوں کے ساتھ دوستی اور تعلقات رکھنا اور اُن کے ساتھ نکاح کرنا:

سوال: سنی مسلمان اور شیعہ میں مذہبی طور پر مکمل اختلاف ہے، یعنی پیدائش سے مرنے کے بعد تک تمام مسائل میں فرق واضح ہے۔ دونوں کے ایمانیات، اخلاقیات اور ارکان دین اسلام مختلف ہیں تو شیعہ مسلک کے ساتھ دوستی رکھنا کیسا ہے؟ جو دوستی رکھتا ہے اس کے متعلق اسلام کیا کہتا ہے؟ ان کے ساتھ مسلمان کا نکاح ہوسکتا ہے؟ ان کی خوشی غمی میں مسلمان کی شرکت جائز ہے یا نہیں؟ ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا جائز ہے یا نہیں؟ ان کی خیرات چاول روٹی وغیرہ کھانا حلال ہے یا نہیں؟ مسلمان اپنی شادی میں ان کو دعوت دے یا نہیں؟ اگر شیعہ پڑوسی ہوں تو ان کے ساتھ

کیسا برتاؤ کیا جائے؟ کیا ان کی پکی ہوئی چیز استعمال کی جائے یا نہیں؟

جواب: شیعوں کے ساتھ دوستی اور معاشرتی تعلقات جائز نہیں۔ان کی چیزیں کھانے پینے میں کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ اطمینان ہو کہ وہ حرام یا ناپاک نہیں۔(آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج2: ص136)

مقتول شیعہ اثناعشری کو شہید کہنا اور ایسے مولوی کی امامت جو شیعہ کو شہید کہے:

سوال: ہمارے شہر میں شیعہ اثناعشری فرقے سے تعلق رکھنے والے بدر عباس کو نامعلوم لوگوں نے فائرنگ کر کے قتل کر دیا۔مقتول تحریکِ جعفریہ خانیوال کا صدر ضلعی اور رمائی کمیٹی کا سربراہ تھا۔مدینہ مسجد خانیوال کے امام قاری اکرام اللہ نے نماز جمعہ کے بعد مقتول بدر عباس کیلئے اس کا نام لے کر دو مرتبہ دعائے مغفرت کرائی اور اسے شہید کہا۔دعا کے الفاظ یہ ہے..... یا اللہ! سید بدر عباس شہید کی مغفرت فرما۔

کچھ لوگ قاری صاحب کی اس حرکت پر ناراض ہوئے تو قاری صاحب نے بجائے غلطی تسلیم کرنے کے یہ کہا کہ مجھے کسی کی پرواہ نہیں، انتظامیہ میرے ساتھ ہے۔بلکہ دو حفاظِ کرام سے قاری اکرام اللہ نے یہ کہا کہ مقتول کا اپنی زندگی میں میرے پاس آنا جانا تھا تم اس کا کفر ثابت کرو۔

سوال یہ ہے کہ کیا ایسے شخص کو امام بنانا جائز ہے؟ کیا اس کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے؟ جو لوگ نماز پڑھ رہے ہیں ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟ مسجد کی انتظامیہ کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: اہل سنت اور شیعہ کے اختلافات پر میں مستقل کتاب لکھ چکا ہوں، اور علماء کا فتوی بھی سامنے آچکا ہے۔خلاصہ یہ کہ ان عقائد کے رکھنے والے کو مسلمان یا شہید کہنا صحیح نہیں۔اور ایسے شخص کے پیچھے نماز درست نہیں۔اگر کسی ہندو، عیسائی، یہودی یا کسی اُور غیر مسلم کو ناحق قتل کر دیا جائے، جبکہ وہ ہمارے ملک کا شہری ہے تو وہ بھی ناجائز ہوگا، لیکن کسی ایسے غیر مسلم کو جو ظلماً قتل کیا گیا ہو: شہید: کہنا صحیح نہیں۔(آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج7: ص541)

صحابہ کرامؓ کو کھلم کھلا گالی دینے والے والدین سے تعلق رکھنا:

سوال: والدین اگر کھلم کھلا گھر میں صحابہ کرامؓ، خلفائے ثلاثہؓ کو بُرا بھلا اور غلیظ قسم کی گالیاں دیں تو ایسی صورت میں اُن کا منہ بند کرنا چاہئے یا دعا کرنی چاہئے؟ اور کیا ایسے والدین کی بھی فرمان برداری ضروری ہے؟

جواب: اُن سے کہہ دیا جائے کہ وہ یہ حرکت نہ کریں، اس سے ہمیں ایذا (تکلیف) ہوتی ہے۔ اگر باز نہ آئیں تو ان سے الگ تھلگ ہو جائیں۔ اُن کا منہ بند کرنے کے بجائے اُن کو منہ نہ لگائیں۔

(آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 8: ص 570)

نوجوانوں کو شیعوں سے کس طرح بچایا جائے:

سوال: میرا طریقہ یہ ہے کہ میرا کوئی ساتھی شیعہ کے گھیرے میں آتا ہے تو میں فوراً پہنچ جاتا ہوں اور ان سے تقیہ وغیرہ جیسے مسئلے پوچھتا ہوں، جس سے وہ خود پریشان ہو جاتے ہیں۔ کیا یہ میرا فعل درست ہے؟

جواب: مسلمان نوجوانوں کا ایمان بچانے کیلئے آپ جو کچھ کرتے ہیں، وہ بالکل صحیح اور کارِ ثواب ہے۔ اصل ضرورت اس بات کی ہے کہ نوجوانوں کو دین سے جوڑا جائے اور بزرگانِ دین کی خدمت میں لایا جائے جس سے ان میں دین کا صحیح مفہوم پیدا ہو اور فتنوں سے حفاظت ہو۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 8: ص 672)

شیعہ اثنا عشری کے پیچھے نماز پڑھنا:

سوال: ہماری ایک تنظیم ہے جس کے اراکین کئی ممالک سے تعلق رکھتے ہیں، ان اراکین کی کثیر تعداد (بڑی اکثریت) سنی ہے، یہ تنظیم لندن کے امپیریل کالج میں ہے، کالج نے نماز کیلئے ایک کمرہ دیا، طلبہ میں سے ہی کوئی پنج وقتہ نماز پڑھا دیتا ہے، جمعہ کی نماز کیلئے بھی طلبہ میں سے کوئی خطبہ پڑھتا ہے اور پھر نماز جمعہ کی امامت کرتا ہے۔ اب تک امامت اور خطبہ دینے والے طلبہ سنی ہی رہے ہیں، کچھ شیعہ (اثنا عشری) طلبہ کہتے ہیں کہ ہم بھی خطبہ دیں گے اور نماز پڑھائیں گے۔ سوال یہ ہے کہ کیا اثنا عشری شیعہ طلبہ خطبہ دے سکتے ہیں؟ اور کیا یہ نماز کی امامت کر سکتے ہیں؟ کیا ان کے پیچھے ہماری نماز ہو جائے گی؟

جواب: اثنا عشری عقیدہ رکھنے والے لوگوں کے بعض عقائد ایسے ہیں جو اسلام کے منافی ہیں، مثلاً: ان کا عقیدہ ہے کہ تین چار اشخاص کے سوا تمام صحابہ کرامؓ آنحضرت ﷺ کے بعد مرتد ہو گئے تھے، اور یہ کہ حضرات خلفائے ثلاثہؓ کافر و منافق و مرتد تھے، پچیس سال تک تمام امت کی قیادت یہی منافق و کافر اور مرتد کرتے رہے۔ حضرت علیؓ اور دیگر تمام صحابہؓ نے انہی مرتدوں کے پیچھے نمازیں پڑھیں۔ (معاذاللہ)

اثنا عشری علمائے متقدمین و متاخرین کا عقیدہ ہیں کہ قرآن کریم جو حضرت علیؓ نے چھپا لیا تھا اس کو صحابہؓ نے قبول نہیں کیا، اور موجودہ قرآن انہی خلفائے ثلاثہؓ کا جمع کیا ہوا ہے، اور اس میں تحریف کر دی گئی ہے، اصلی قرآن امام

غائب کے ساتھ غار میں محفوظ ہے۔اور اثنا عشری عقیدہ یہ بھی ہے کہ بارہ اماموں کا مرتبہ انبیاء کرام علیہم السلام سے بڑھ کر ہے، یہ عقائد اثنا عشری کتابوں میں موجود ہیں۔

ان عقائد کے بعد کسی شخص کو نہ تو مسلمان کہا جاسکتا ہے، اور نہ اس کے پیچھے نماز ہوسکتی ہے۔اس لئے کسی مسلمان کیلئے اثنا عشری عقیدہ رکھنے والوں کے پیچھے نماز پڑھنا صحیح نہیں، جس طرح کہ کسی غیر مسلم کے پیچھے نماز جائز نہیں۔(آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج10: ص82: ناشر: مکتبہ لدھیانوی کراچی: اشاعت: جولائی 2002ء)

سنیہ کا غیر سنی سے نکاح کرنا:

سوال: کیا سنی لڑکی کا نکاح غیر سنی مرد کے ساتھ ہوسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: جو شخص کفریہ عقائد رکھتا ہو مثلاً قرآن کریم میں کمی بیشی کا قائل ہو یا حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتا ہو یا حضرت علیؓ کو صفاتِ اُلوہیت سے متصف مانتا ہو یا یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام غلطی سے آنحضرت ﷺ پر وحی لے آئے تھے یا کسی اور ضرورت دینیہ کا منکر ہو ایسا شخص تو مسلمان ہی نہیں اور اس سے کسی سنی عورت کا نکاح درست نہیں۔

جو شخص حضرات شیخینؓ پر سبّ کرتا ہو، اس کے کفر میں اہل علم کا اختلاف ہے مگر اس کے فسق و بدعت میں تو کوئی شک نہیں۔لہٰذا ایسا شخص بھی سنی عورت کا کفو نہیں۔(فتاوی بینات: ج3: ص153)

مسلمان کے خلاف شیعہ کی گواہی:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شیعہ اثنا عشری کسی سنی مسلمان کے خلاف دعوی کرتا ہے کہ سنی مسلمان نے شیعہ اثنا عشری کی دوکان جلائی ہے اور دوکان کا مال لوٹا ہے۔سنی مسلمان ان تمام باتوں سے انکاری ہے۔سنی مسلمان کا کہنا ہے مجھے مذکورہ باتوں میں سے کسی ایک بات کی خبر نہیں ہے، اس پر گواہ پیش نہیں کیا جاسکتا بلکہ میرے خلاف جھوٹا الزام ہے۔لیکن شیعہ اثنا عشری معاملہ عدالت میں پیش کرتا ہے اور گواہی کیلئے چار شیعہ اثنا عشریوں کو پیش کرنا چاہتا ہے۔سنی مسلمان کو بلاوجہ پریشان کئے جانے کا قوی اندیشہ ہے۔سنی مسلمان نے ایک وکیل سے مشورہ کیا ہے، وکیل نے کہا کہ علماء، شیعہ اثنا عشری کو مسلمان نہیں سمجھتے اگر یہ فتوی مل جائے کہ شیعہ اثنا عشری مسلمان نہیں ہے پھر ان کی گواہی پر فیصلہ نہیں ہو سکے گا، کیونکہ اسلام میں کافروں کی گواہی مسلمان کے خلاف معتبر نہیں ہوتی، پھر وکیل نے مزید کہا کہ اگر شیعہ اور روافض کی گواہی معتبر نہ ہونے پر تاریخ اسلام کے قاضیوں کا فیصلہ یا مثال مل جائے بہت بہتر

ہوگا۔لہذا بندہ ناچیز جناب عالی سے درخواست کرتا ہے کہ آپ اس بارے میں ہماری شرعی رہنمائی فرمائیں۔

جواب: صورت مسئولہ میں اسلامی قانون کی شہادت کی رُو سے کسی مسلمان کے معاملہ میں اس کے خلاف کسی غیر مسلم کافر کی شہادت قبول نہیں ہوتی۔

شیعہ اثنا عشری اپنے عقائدِ باطلہ و فاسدہ کی بناء پر کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں،اس لئے ان کی شہادت مسلمان کے خلاف معتبر نہ ہوگی۔

ویسےتو شیعوں کے عقائدِ باطلہ کئی ہیں،مثلاً(1)قرآن کے محرف ہونے کاعقیدہ(2)امامت ائمہ اثنا عشریہ کا جزوایمان ہونے کاعقیدہ(3)بارہ اماموں کے من جانب اللہ نامزد ہونے کاعقیدہ(4)بارہ اماموں کا تمام انبیاء سابقین علیہم السلام اور رسولوں سے افضل ہونے کاعقیدہ(5)بارہ اماموں کوحلال کوحرام اورحرام کوحلال قرار دینے کے اختیار کاعقیدہ(6)شیخینؓ سیدنا صدیق اکبرؓ وسیدنا فاروق اعظمؓ کے کافرومرتد اور منافق قرار دینے کاعقیدہ وغیرہ وغیرہ، لیکن یہاں پرصرف تحریف قرآن کےعقیدہ کےثبوت میں چندحوالے پیش کئے جاتے ہیں۔

شیعوں کی مستند تفسیر: صافی: میں امام باقر سے روایت ہے:اگرقرآن میں کمی یا زیادتی نہ کی گئی ہوتی تو کسی عقل رکھنے والے پرہم بارہ اماموں کا حق پوشیدہ نہیں رہتا۔یعنی قرآن کریم میں کمی واقع ہوئی اورزیادتی بھی ہوئی،اس وجہ سے ہمارے اماموں کےحقوق ذکرنہیں ہے۔

دوسری جگہ لکھتے ہیں:اگرقرآن اس طرح پڑھا جاتا جس طرح نازل ہوا تھاتوتم اس میں ہم ائمہ کاتذکرہ نام بنام پاتے۔یعنی چونکہ قرآن کریم میں کمی اورزیادتی کے ساتھ تحریف ہوئی ہےاس لئے ہمارے ائمہ کاتذکرہ موجودہ قرآن میں نہیں ہے۔

شیعوں نے اپنی کتابوں میں تحریفِ قرآن پر بڑی نظائراورمثالیں پیش کی ہیں،ان میں سےبطورنمونہ چند یہاں لکھی جاتی ہیں۔

1.....سورۂ بقرہ کی آیت نمبر 33 کےاندر:وان کنتم فی ریب ممّانزّلنا علٰی عبدنا فأتوا بسورۃ مّن مّثلہ،الخ:کے بارے میں شیعہ کی اصح الکتب:اصول کافی: میں امام باقر کی روایت ہے کہ:

آیت مذکورہ میں:نفسی علیّ: کا اضافہ تھا،جس کوآپ ﷺ کے بعدقرآن جمع کرانے اورمرتب کرنے والوں یعنی ابوبکرؓ،عمرؓ،عثمانؓ نے نکال دیا ہے۔

2.....سورۂ طٰہٰ کی آیت نمبر 110 کےاندر:ولقد عھدنا الٰی آدم من قبل فنسی: کے بارے میں

شیعہ اثنا عشریہ کے چھٹے امام، امام جعفر صادق سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں: اصل آیت اس طرح ہے: ولقد عهدنا الٰی آدم من قبل کلمات فی محمدو علی وفاطمة والحسن والحسین والائمة من ذریتهم فنسی ،هکذا واللّٰه نزلت علی محمدﷺ:

جس کا مطلب یہ ہے کہ اصل آیت اس طرح تھی، لیکن قرآن مرتب کرنے والوں، حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ نے درمیان سے عبارت نکال دیا ہے۔

3.....سورۂ احزاب کے آخری رکوع میں آیت: ومن یطع اللّٰه ورسوله فقدفازفوزا عظیما: ہے، اس کے متعلق: اصول کافی: میں امام جعفر سے روایت نقل کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ اصل آیت اس طرح ہے: ومن یطع اللّٰه ورسوله فی ولایة علی والحسن والحسین والائمة من بعده فقد فاز فوزا عظیما:

جس کا مطلب یہ ہوا کہ قرآن سے: فی ولایة علیؑ: سے لے کر: والائمة من بعده: تک کی عبارت حذف کر دی گئی اسے نکال دیا گیا ہے، اور یہ کام قرآن جمع کرنے والوں نے یعنی حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ نے کیا ہے۔

اس طرح کی بے شمار نظائر ہیں جس سے شیعہ اثنا عشریہ کے ائمہ نے ثابت کیا ہے کہ قرآن میں ہر قسم کی تحریف ہوئی ہے۔ لہٰذا ان کے نزدیک موجودہ قرآن محرف ہے، یہ پورا قرآن نہیں ہے جبکہ عہدِ صحابہؓ سے لے کر تا حال پوری کی پوری اُمتِ مسلمہ کا عقیدہ یہ ہے کہ موجودہ قرآن وہی قرآن ہے جس کو حضرت جبرائیل علیہ السلام آنحضرت ﷺ کے پاس لے کر آئے تھے اور یہ قرآن تا حال بلا تحریف وتبدیل جوں کا توں موجود ہے۔

تحریف کا عقیدہ قرآن کا انکار ہے، اور قرآن کا انکار صریح کفر ہے۔ اس لئے شیعہ اثنا عشریہ تحریفِ قرآن کا عقیدہ رکھنے کی بناء پر کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں جبکہ ان کے اندر دوسرے باطل و فاسد عقائد بہت ہیں۔

کافروں کی شہادت مسلمان کے خلاف قابلِ اعتبار نہیں ہے:

قرآن کریم کے اندر اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ارشاد ہے: واستشهدوا شهیدین من رّجالکم: گواہ بناؤ دو تمہارے مردوں میں سے:

تشریح: آیت میں مؤمنوں سے خطاب کیا گیا ہے، جس کا مطلب یہ ہوا کہ اے ایمان والو! تم اپنے مومنین مردوں میں سے دو گواہ بنالو۔ جس کے مفہوم سے معلوم ہو رہا ہے کہ کافروں کی شہادت معتبر نہیں ہے، نہ ہی ان کو گواہ بنانا جائز ہے۔

امام ابوبکر جصاصؒ: احکام القرآن: کے اندر آیتِ مذکورہ کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ جل شانہ کے قول: من رّجالکم: کی تفسیر یوں ہے: گویا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا: ای من رجال المومنین: جس کا تقاضا یہ ہے کہ مسلمانوں کے خلاف شہادت دینے کے لئے ایمان شرط ہے۔

امام ابن الہمامؒ: فتح القدیر شرح الھدایہ: میں شہادت کی بحث میں رقمطراز ہیں کہ: مسلمانوں کے خلاف کافروں کی شہادت قابلِ قبول نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا: لن یجعل اللّٰہ للکافرین علی المومنین سبیلا: یعنی کافروں کیلئے مسلمانوں کے خلاف کوئی راستہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے نہیں رکھا۔

علامہ ابن عابدین شامیؒ: ردالمختار: میں لکھتے ہیں کہ: مدعی اگر مسلمان ہے تو شاہد اور گواہ کے لئے مسلمان ہونا شرط ہے۔

درمختار میں ہے کہ: کسی مسلمان کے خلاف کسی کافر کی شہادت قبول نہیں کی جائے گی۔

واضح رہے کہ شیعہ روافض کی شہادت مسلمان کے خلاف نا قابلِ اعتبار ہونے پر نظائر تو بے شمار ہیں، یہاں پر صرف دو نظائر پیش کی جاتی ہیں۔

1.....صاحب: اخبار القضاۃ: رقمطراز ہیں: کان ابی لیلی لایجیز شھادۃ الرافضۃ: قاضی عبدالرحمٰن بن ابی لیلی روافض کی شہادت کو ناجائز قرار دیتے تھے۔

2.....وکان شریک لایجیز شھادۃ الرافضۃ: قاضی شریک روافض (شیعہ) کی شہادت کو جائز قرار نہیں دیتے تھے۔

لہٰذا مسلمانوں کے مقدمات میں معتبر اور دین دار مسلمان گواہ کا پیش کرنا ضروری ہے، شیعہ اور روافض کی شہادت قابلِ قبول نہ ہوگی۔

علاوہ اس کے یہ ہے کہ شہادت اس شخص کی قبول نہیں ہوتی کہ جو شخص کسی سے عداوت رکھے۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ایک طویل حدیث میں ہے: ولا ذی غمر لاخیہ: وفی حاشیۃ: کذا وقع والصواب ولا غمر لاخیہ بالیاء وقد ذکرہ الدارقطنی وصاحب الغریبین بلفظ یدل علی صحۃ ھذا:

ظاہر بات ہے کہ اثنا عشری شیعہ، اہل سنت والجماعت سے عداوت رکھتے ہیں، اس لئے ان کی شہادت قابلِ اعتبار نہیں ہے۔

کسی مسلمان کے خلاف شہادت دینے کیلئے یہ شرط ہے کہ گواہ مسلمان ہو، سچا ہو، غیر جانب دار ہو۔ اور شیعہ

میں یہ تینوں شرطیں مفقود ہیں، لہذا مسلمان کے خلاف اس کی شہادت مردود ہے۔(فتاوی بینات: ج3: ص 542)

شیعہ سے دوستی رکھنا:

جو شخص آنحضرت ﷺ کے دشمنوں سے دوستی رکھے، اس کو سوچنا چاہئے کہ حضور اقدس ﷺ کو کیا منہ دکھائے گا۔(آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 2: ص 119)

شیعہ کے لئے ایصال ثواب کرنا:

شیعوں پر فاتحہ پڑھنے کی گنجائش نہیں۔شیعہ اُصول ونظریات پر تو منافقینِ مدینہ ہی کی مثال صادق آتی ہے۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 2: ص 636)

شیعہ کو مساجد میں آنے سے رُوکنا:

جو شخص مرزائیوں کی طرح عقیدہ رکھنے کے باوجود اسلام کا دعوی کرتا ہو، وہ اسلام کی اصطلاح میں منافق ہے، اور منافقین کے بارے میں یہ حکم ہے کہ انہیں مسجدوں سے نکال دیا جائے۔چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ:

آنحضرت ﷺ جمعہ کے دن خطبہ کیلئے کھڑے ہوئے تو فرمایا: اے فلاں! اُٹھ، یہاں سے نکل جا، کیونکہ تُو منافق ہے۔اوفلاں! تُو بھی اُٹھ، نکل جا، تُو منافق ہے۔اس طرح آپ ﷺ نے ایک ایک کا نام لے کر 36 آدمیوں کو مسجد سے نکال دیا۔سیدنا فاروق اعظمؓ کو آنے میں ذرا دیر ہوگئی تھی، چنانچہ وہ اُس وقت آئے جب یہ منافق مسجد سے نکل رہے تھے، تو سیدنا فاروق اعظمؓ نے خیال کیا کہ شاید جمعہ کی نماز ہوچکی ہے اور لوگ نماز سے فارغ ہوکر جارہے ہیں، لیکن جب اندر گئے تو معلوم ہوا کہ ابھی نماز نہیں ہوئی، مسلمان ابھی بیٹھے ہیں۔ایک شخص نے بڑی خوشی سے سیدنا فاروق اعظمؓ سے کہا: اے عمرؓ! مبارک ہو، اللہ تعالیٰ جل شانہ نے آج منافقوں کو ذلیل ورُسوا کردیا، اور آنحضرت ﷺ نے نام لے لے کر بیک بینی ودوگوش انہیں مسجد سے نکال دیا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو غیر مسلم فرقہ، منافقانہ طور پر اسلام کا دعوی کرتا ہو، اس کو مسجدوں سے نکال دینا سنتِ نبوی ﷺ ہے۔(آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 3: ص 229)

شیعہ کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے سے بچنے کا حکم:

سفید یا سیاہ عمامہ پہن سکتے ہیں، البتہ شیعوں کے ساتھ مشابہت ہو تو سیاہ نہ پہنا جائے۔

(آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 8: ص 355)

مسلمان کے خلاف شیعہ کی گواہی:

کسی مسلمان کے خلاف شہادت دینے کیلئے یہ شرط ہے کہ گواہ مسلمان ہو، سچا ہو غیر جانب دار ہو۔ اور شیعہ میں یہ تینوں شرطیں مفقود ہیں۔ لہٰذا مسلمان کے خلاف اس کی گواہی مردود ہے۔ (جواھر الفتاوی: ج 1: ص 389)

صحابہ کرامؓ سے محبت رکھنا ایمان ہے، صحابہ کرامؓ سے بغض رکھنا کفر و نفاق ہے، اور گستاخِ صحابہؓ سے بغض رکھنا ضروری ہے:

اور ہم رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرامؓ سے محبت رکھتے ہیں، ان میں سے کسی کی محبت میں افراط و تفریط نہیں کرتے، اور نہ کسی سے برأت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور ہم ایسے شخص سے بغض رکھتے ہیں جو صحابہ کرامؓ میں سے کسی سے بغض رکھے یا ان کو ناروا الفاظ سے یاد کرے۔ صحابہ کرامؓ سے محبت رکھنا دین و ایمان اور احسان ہے، اور ان سے بغض رکھنا کفر و نفاق اور طغیان ہے۔ (فتاوی بینات: ج 1: ص 143)

گستاخِ صحابہؓ زندیق ہے:

جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرامؓ میں سے کسی کی تنقیص کرتا ہے تو سمجھ لو کہ وہ زندیق ہے۔ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے نزدیک حق ہیں، اور قرآن کریم حق ہے، اور قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کے فرمودات ہمیں صحابہ کرامؓ نے ہی پہنچائے ہیں۔ یہ (شیعہ) لوگ صحابہ کرامؓ پر جرح کر کے ہمارے دین کے گواہوں کو مجروح کرنا چاہتے ہیں تاکہ کتاب و سنت کو باطل کر دیں۔ حالانکہ یہ لوگ خود جرح کے مستحق ہیں۔ کیونکہ وہ خود زندیق ہیں۔ (فتاوی بینات: ج 1: ص 144)

مرتد اور غیر مسلم کی نماز جنازہ پڑھنے والوں کا حکم:

سوال: ایک آدمی باوجود معلوم ہونے کے کسی مرتد کی نماز جنازہ میں شریک ہوتا ہے اور اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کراتا ہے، اس کیلئے دعائے مغفرت کرتا ہے۔ کیا ایسا کرنے والا یا کرنے والے..... مسلمان رہ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: کسی مرتد کی نمازِ جنازہ جائز نہیں، نہ ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا ہی جائز ہے۔قرآن کریم کی صریح نص کے بعد جو شخص کسی مرتد کے جنازے کو جائز سمجھتا ہے، وہ مسلمان نہیں، اس کا ایمان جاتا رہا، اور نکاح بھی ٹوٹ گیا، اس پر ایمان کی تجدید کے بعد دوبارہ نکاح کرنا لازم ہے۔(آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 4: ص 360)

مذہب تبدیل کرنے کی سزا اور ایسے شخص سے والدین اور بہن، بھائیوں کا برتاؤ:

سوال: اگر مذہب تبدیل ہو گیا تو ہمارے مذہب اسلام میں مذہب تبدیل کرنے کی کیا سزا ہے؟

جواب: جو شخص دین اسلام کو چھوڑ کر مرتد ہو جائے، اس کو دوبارہ اسلام قبول کرنے کی دعوت دی جائے، اگر قبول کر لے تو ٹھیک، ورنہ واجب القتل ہے۔

سوال: اگر اب وہ کہے کہ میں نے مذہب تبدیل نہیں کیا تو اس کا کیا کفارہ ہوگا؟

جواب: اس کو ندامت کے ساتھ توبہ کر کے اپنے اسلام کی تجدید کرنی چاہئے۔اگر اس کا نکاح ہو چکا ہے تو نکاح کی بھی دوبارہ تجدید کرے۔

سوال: اور اس کے والدین اور بہن بھائی اور دوستوں کو اس سے کیسا برتاؤ کرنا چاہئے؟

جواب: اس کو سمجھائیں کہ اس نے غلط کیا ہے، اگر اس کو اپنی غلطی کا احساس ہو جائے تو وہ توبہ کر کے دوبارہ مسلمان ہو جائے تو بہت اچھا، ورنہ اس سے قطع تعلق کر لیں۔(آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 2: ص 39)

سنت کی تحقیر کے مرتکب کے ساتھ کیسا سلوک کیا جائے:

سوال: موجودہ زمانے میں اکثر لوگ سنت کی تحقیر کے سبب دائرۂ اسلام سے خارج ہوتے ہیں، یعنی مرتد ہو جاتے ہیں۔ایسی صورت میں ان سے کھانا پینا، میل جول، نمازِ جنازہ سب تعلقات ناجائز ہو جاتے ہیں۔ایسی صورت میں کیا کیا جائے؟

جواب: جس شخص کے بارے میں معلوم ہو جائے کہ اس نے کسی سنت کی تحقیر کی ہے یا اس کا مذاق اُڑایا ہے، اس کا حکم مرتد کا ہے، اس کا نکاح بھی ٹوٹ جاتا ہے۔اگر وہ توبہ نہ کرے تو اس کے ساتھ وہی معاملہ کیا جائے جو کسی مرتد سے کیا جاتا ہے۔لیکن جس کے بارے میں یقینی ذریعے سے معلوم نہ ہو کہ اس نے کسی سنت کا مذاق اُڑایا ہے، محض

احتمال کی بنا پر اس کو مرتد سمجھنا اور اس سے مرتدوں کا سا سلوک کرنا صحیح نہیں (آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 2: ص 69)

غیر مسلم رشتہ داروں سے معاملہ:

سوال: میرے سسر 6 سال سے غیر مسلم ہو گئے ہیں، کیا میرے سسر اور ساس کا نکاح قائم ہے؟ اور میری بیوی نے مجھ سے یہ بات چھپا کر رکھی، مجھے اپنے دوسرے رشتہ داروں سے معلوم ہوا کہ میرے سسر 6 سال ہوئے غیر مسلم ہو گئے ہیں۔ میں اپنی بیوی کو ان کے والدین اور بہن بھائیوں سے ملنے جلنے دوں یا نہیں؟ اگر وہ اس معاملے میں میرا ساتھ دے تو ٹھیک ہے کہ میں اپنے والدین اور بہن بھائیوں سے نہیں ملوں گی۔ اگر میری بیوی کہے کہ میں اپنے والدین اور بہن بھائیوں کو نہیں چھوڑ سکتی ہوں تو پھر مجھے کیا کرنا ہوگا؟ جبکہ میرے اس وقت پانچ بچے ہیں۔

جواب: جو شخص پہلے مسلمان ہو، پھر مرتد ہو جائے، اس کا نکاح مسلمان عورت سے قائم نہیں رہتا۔ اگر آپ کی ساس مسلمان ہے تو اس کو مرتد سے الگ ہو جانا چاہئے، ان کا میاں بیوی کا تعلق نہیں رہا۔ آپ کی اہلیہ کو چاہئے کہ اپنے باپ سے قطع تعلق کرے، کیونکہ ایمان کا رشتہ سب سے بڑا رشتہ ہے۔ مرتد، اللہ تعالیٰ جل شانہ اور رسول ﷺ کے دشمن ہیں، اور جو مسلمان اللہ تعالیٰ جل شانہ اور رسول ﷺ کے دشمنوں سے تعلق رکھے، وہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے قہر اور غضب کے نیچے آئے گا۔ آپ اپنی بیوی کو سمجھائیں۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 2: ص 127)

شرعی اَحکام کے منکر کی نمازِ جنازہ ادا کرنا:

سوال: جو حکام شریعتِ مطہرہ کی توہین کے مرتکب ہوں تو سورۂ مائدہ پارہ 6 آیت: 44:45:47 کی رُو سے ایسے حکام کی نمازِ جنازہ پڑھائی جا سکتی ہے یا بغیر نماز کے دفن کرنا چاہئے؟

جواب: جو شخص کسی شرعی حکم کی توہین کا مرتکب ہو، وہ مرتد ہے۔ اس کی نمازِ جنازہ نہیں، کیونکہ نمازِ جنازہ مسلمان کی ہوتی ہے۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 2: ص 142)

معلوم ہونے کے باوجود مرتد میت کو غسل دینے والے کا شرعی حکم:

سوال: جس مسلمان نے مرتد کی میت کو غسل دیا باوجود معلوم ہونے کے، ان سب کے بارے میں جو شرعی حکم ہے تحریر کریں۔ نیز ان کے نکاح کا کیا حکم ہے جو شادی شدہ ہیں؟ ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟

جواب: مرتد کو غسل دینا بھی جائز نہیں، جو شخص اس کو جائز سمجھتا ہے، اس کا بھی وہی حکم ہے جو اُوپر لکھا گیا۔

(آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 4: ص 360)

مرتد سے لین دین جائز نہیں:

سوال: تجارتی لوگوں کا تمام مذاہب سے واسطہ پڑتا ہے۔ کیا غیر مذاہب کے لوگوں سے دعائیں کروانا، سلام کرنا یا جواب دینا جائز ہے کہ نہیں؟

جواب: کسی مرتد سے لین دین کی تو شرعاً اجازت ہی نہیں۔ باقی غیر مذاہب سے لین دین اور معاملہ جائز ہے، مگر اُن سے دعائیں کروانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، اور نہ کوئی مسلمان اس کا تصور کر سکتا ہے۔ اور سلام اُن کو ابتداءً تو نہ کہا جائے، البتہ ان کے سلام کے جواب میں صرف: وعلیکم: کہہ دیا جائے۔

(آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 6: ص 56: ناشر: مکتبہ لدھیانوی کراچی: اشاعت: ستمبر 1998ء)

مسلمان کا غیر مسلم یا مرتد کے پاس نوکری کرنا:

سوال: کیا مسلمان کسی مرتد کے پاس نوکری کر سکتا ہے جبکہ وہ جائز اور قانونی کاروبار کرتا ہے اور ایمان داری سے کرتا ہے؟

جواب: مرتدین کے پاس نوکری جائز نہیں۔

(آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 8: ص 165: ناشر: مکتبہ لدھیانوی کراچی: اشاعت: اگست 1999ء)

مرتد کا ذبیحہ اور ان کے ساتھ نکاح کرنے کا حکم:

مرتدہ کا نکاح نہ کسی مسلمان سے ہو سکتا ہے نہ کسی کافر سے، اور نہ مرتد سے۔

:ھدایہ: میں ہے: جاننا چاہئے کہ تصرفات کی چند قسمیں ہیں۔ ایک قسم بالاتفاق نافذ ہے، جیسا استیلاء اور طلاق، دوسری قسم بالاتفاق باطل ہے جیسے نکاح اور ذبیحہ۔ کیونکہ یہ موقوف ہے ملت پر، اور مرتد کی کوئی ملت نہیں۔

:در مختار: میں ہے: مرتد یا مرتدہ کا نکاح کسی انسان سے مطلقاً صحیح نہیں۔ یعنی نہ مسلمان سے نہ کافر سے نہ مرتد سے۔

:فتاویٰ عالمگیری: میں ہے: مرتد کو اجازت نہیں کہ وہ نکاح کرے کسی مسلمان عورت سے نہ کسی مرتدہ سے، نہ ذمی عورت سے نہ آزاد سے اور نہ باندی سے۔

:شـــرح مهـذب: میں ہے:مرتداور مرتدہ کا نکاح صحیح نہیں، کیونکہ نکاح سے مقصد نکاح کے فوائد کا حصول ہے، چونکہ اس کا خون مباح ہے اور اس کا قتل واجب ہے۔اس لئے میاں بیوی کا استمتاع متحقق نہیں ہوسکتا۔اور اس لئے بھی کہ تقاضائے رحمت یہ ہے کہ اس نکاح کو رخصتی سے پہلے ہی باطل قرار دیا جائے،اس بنا پر نکاح منعقد ہی نہیں ہوگا۔

:المغنی مع الشرح الکبیر: میں ہے:مرتد عورت سے نکاح حرام ہے،خواہ اس نے کوئی سا دین اختیار کیا ہو۔کیونکہ جس دین کی طرف وہ منتقل ہوئی ہے اس کیلئے اس دین کے لوگوں کا حکم ثابت نہیں ہوا۔جس کی وجہ سے وہ اس دین پر برقرار رکھی جائے۔تو اس سے نکاح کے حلال ہونے کا حکم بدرجۂ اولیٰ ثابت نہیں ہوگا۔

(فتاوی بینات:ج3:ص146)

مرتد سے نکاح:

غلط تاویلات کے ذریعے عقائدِ حقہ سے انحراف کرنے والوں کو:اہل کتاب:نہیں کہا جاتا ہے، بلکہ:اہل بدعت: کہا جاتا ہے۔پھر بدعت کی کی دو قسمیں ہیں۔بعض کفر کی حد تک پہنچتی ہیں،بعض نہیں۔جس شخص کی بدعت حدِ کفر تک پہنچی ہوئی ہو اُس کا حکم زندیق اور مرتد کا ہے،اور اس کے ساتھ کسی مسلمان کا نکاح جائز نہیں،لیکن جس کی بدعت حدِ کفر تک پہنچی ہوئی نہ ہو،اس سے نکاح تو صحیح ہے،مگر منع ہے۔(آپ کے مسائل اور اُن کا حل:ج 1:ص 451)

مرتد سے تعلقات رکھنا:

مرتدوں سے تعلقات رکھنا جائز نہیں۔(آپ کے مسائل اور اُن کا حل:ج2:ص100)

مرتد کے ساتھ کھانا پینا:

مرتد کے ساتھ کھانا پینا جائز نہیں۔(آپ کے مسائل اور اُن کا حل:ج2:ص133)

مرتد کو مسلمانوں کی مساجد میں آنے سے رُوکنا:

جو شخص اسلام سے مرتد ہوگیا ہو،اس کو کسی حال میں مسجد میں داخلے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔اسی طرح جو مرتد اور زندیق اپنے کفر کو اسلام کہتے ہو(جیسا کہ قادیانی،مرزائی)ان کو بھی مسجد میں آنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

(آپ کے مسائل اور اُن کا حل:ج2:ص139)

مرتد کا نماز جنازہ پڑھنا:

غیر مسلم کا جنازہ جائز نہیں، اور مرتد تو شرعاً واجب القتل ہے، اس کا جنازہ کیسے جائز ہوگا؟

(آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 2: ص 142)

مرتد کا ذبیحہ:

کسی مرتد، دہریئے کا ذبیحہ حلال نہیں۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 5: ص 469)

کفار اور باطل فرقوں سے بیزاری اور اہل حق سے وابستگی ضروری ہے:

سوال: ہم پاک سرزمین سے باہر رہنے والے لوگوں کو جب بھی کوئی پاکستانی رسالے، ڈائجسٹ پر نظر پڑے تو ہم ضرور خرید کر پڑھتے ہیں، اور پھر وہ ہاتھوں ہاتھ دیگر دوستوں تک بھی پہنچ جاتا ہے۔ لیکن مقبولیت اُس رسالے کو ملتی ہے جو سیاست کی غلاظت اور مذہبی فرقہ بازی سے پاک ہو۔

آپ سے صرف اتنی بات کہنی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ جل شانہ، رسول ﷺ، کتاب اور کعبہ ایک ہے تو پھر صرف اسلام اور دین کی بات کریں، اس کے آگے یا پیچھے دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث وغیرہ کی اضافت لگا کر بات کو مشکوک نہ کریں۔ جب ہماری زندگی اور موت صرف اللہ تعالیٰ جل شانہ کیلئے ہے تو صرف اللہ تعالیٰ جل شانہ اور رسول اللہ ﷺ کی بات لکھنا کافی ہے۔ فریق بنانا یا بننا پسندیدہ بات نہیں، ہم مسلم ہیں اور ہمارا ایک ہی فریق ہے، ایک ہی گروپ ہے، اور وہ مسلم ہے۔ اس سے آگے تفرقہ اور نفرت ہے۔ جسے نہ اللہ تعالیٰ جل شانہ پسند کرتا ہے نہ رسول اللہ ﷺ اور نہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے بندے۔

اُمید ہے کہ آپ بُرا منانے کے بجائے ایک مسلم اور اچھے مسلم کی حیثیت سے میری بات پڑھیں گے، اللہ تعالیٰ جل شانہ ہمیں اتحاد و اتفاق کی برکات سے نوازے اور فرقہ بازی سے پاک رکھے۔

جواب: ایک مسلمان کیلئے جہاں اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ کے دوسرے احکام پر عمل کرنا ضروری ہے، وہاں گمراہ اور باطل فرقوں سے بیزاری اور اہل حق کے ساتھ وابستگی بھی ضروری ہے، یہ بھی اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ کا ہی حکم ہے۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ: اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 1: ص 393)

کافر اور مشرک کے ساتھ دوستی کرنا اور اُن کے ساتھ کھانا کھانا اور اُن کو سلام کرنا:

سوال: کافر اور مشرک کے ساتھ دوستی کرنا، طعام کھانا اور سلام کا جواب دینا جائز ہے یا نہیں؟ نیز یہ کہ اگر سلام کا جواب دینا جائز ہے تو کس طرح جواب دیا جائے؟

جواب: کافروں کے ساتھ دوستی رکھنا منع ہے، مگر بوقت ضرورت ان کے ساتھ کھانا کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ کافر کو خود تو سلام نہ کیا جائے، اگر وہ سلام کہے تو جواب میں صرف: وعلیکم: کہا جائے۔

(آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 2: ص 32)

غیر مسلم کے ساتھ دوستی رکھنا اور اُن کے گھر کا کھانا کھانا:

سوال: غیر مسلم کے ساتھ دُعا سلام اور ان کو اپنے برتن میں کھلانا پلانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: غیر مسلم کے ساتھ کھانا پینا جائز ہے، مگر ان سے دوستی اور محبت جائز نہیں۔ ہم میں اور اُن میں عقائد و اعمال کا فرق ہے۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 2: ص 129)

غیر مسلم کو کلیدی عہدے دینا:

سوال: کیا اسلامی مملکت میں کفار و مرتدین کو کلیدی عہدے دیئے جاسکتے ہیں؟

جواب: غیر مسلموں کو اسلامی مملکت میں کلیدی عہدوں پر فائز کرنا نصِ قرآن ممنوع ہے۔

(آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 2: ص 140)

غیر مسلم یا باطل مذہب کو سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا:

سوال: غیر مسلم یا کسی باطل مذہب سے تعلق رکھنے والے سے سلام کرنا اور اس کا جواب دینا درست ہے یا نہیں؟

جواب: غیر مسلم کو سلام نہ کیا جائے۔ اگر کرنا ناگزیر ہو تو فرشتوں کی نیت کر لے۔

(آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 2: ص 140)

غیر مسلم کو شہید کہنا:

سوال: عرضِ خدمت ہے کہ ملک بھر میں یکم مئی کے روز مزدوروں کا عالمی دن منایا گیا، جو ہر سال: شگاگو کے شہیدوں: کی یاد میں منایا جاتا ہے۔اس موقع پر ملک بھر میں سرکاری چھٹی تھی۔:شگاگو کے شہیدوں: کی یاد میں جلسے منعقد ہوئے،اخبارات اور ذرائع ابلاغ کے اداروں کی طرف سے: شگاگو کے شہیدوں: کو خراجِ تحسین پیش کیا گیا۔یہ ہر سال ہوتا ہے اور ہو رہا ہے (شاید ہوتا ہی رہے)۔

اس ناچیز کی رائے میں یہ دن:اسلامی جمہوریہ پاکستان:میں منانا سراسر غلط ہے۔ستم تو یہ ہے کہ اس دن امریکہ کے شہر: شگاگو:میں صدی پہلے مارے جانے والے مزدوروں کو(جو غیر مسلم تھے)لفظ :شہید: سے مخاطب کر کے ہم اپنی تاریخ اور اسلامی عظمت کا مذاق اُڑا رہے ہیں،کوئی غیر مسلم :شہید: کہلانے کا حقدار کیسے ہو سکتا ہے؟اس کا جواب تو وہ حضرات دے سکیں گے جو اُن غیر مسلموں کو:شہید: کہتے ہیں۔لیکن افسوس تو تب ہوتا ہے جب یہ حضرات اپنے قومی ہیروؤں کو یکسر نظر انداز کر دیتے ہیں۔ٹیپو سلطانؒ،حیدر علیؒ،سید احمد شہیدؒ اور احمد شاہ ابدالیؒ وغیرہ اسی ماہ میں شہادت نوش کر چکے ہیں،لیکن ہمارے نزدیک ان کی کوئی اہمیت نہیں۔سات سمندر پار کے غیر مسلم اور غیر اہم مرنے والوں کو ہر سال سرکاری سطح پر یاد کرتے ہیں،لیکن ان عظیم ہیروؤں کو یاد کرنے کی بھی زحمت گوارا نہیں کرتے۔اسلامی جمہوریہ پاکستان میں ایسا ہونا تو نہیں چاہئے مگر ایسا ہو رہا ہے،کیوں؟

میں آپ کی معرفت اہلِ دانش وعقل سے یہ پوچھنے کی گستاخی کر رہا ہوں،اُمید ہے کہ آپ اپنے کالم کے ذریعے اس مسئلے کی جانب اربابِ اختیار کی توجہ مبذول کرائیں گے۔

جواب: غیر مسلم کو:شہید: کہنا جائز نہیں۔باقی یہاں کے اہلِ عقل ودانش آپ کے سوال کا کیا جواب دیں گے؟ہمارے:اسلامی جمہوریہ: میں کیا کچھ نہیں ہو رہا ہے؟اور اب تو بُرائی کو بُرائی سمجھنے والے بھی کم ہوتے جا رہے ہیں۔

(آپ کے مسائل اور اُن کا حل:ج 2:ص 142)

غیر مسلم کے مرنے پر:اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ:پڑھنا:

سوال: جس طرح انسان مسلمان کے مرنے پر:اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ:دعائیہ کلمات پڑھتے ہیں، کیا یہ دعائیہ کلمات غیر مسلم کے مرنے پر پڑھ سکتا ہے؟کوئی شخص یہ کہے کہ:

یہ دعا ہر شخص کیلئے پڑھی جا سکتی ہے خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم:کوئی یہ کہے کہ میں اس چیز کو نہیں مانتا کہ یہ دعا

صرف مسلم کے لئے ہی پڑھی جائے:

اس کے ایمان کی کیا حالت ہوگی؟اس کا جواب حدیث کے تحت دیا جائے۔

جواب: میرے علم میں نہیں کہ کسی کافر کی موت پر:اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ: پڑھی گئی ہو۔قرآن کریم میں اس دعا کا پڑھنا مصیبت کے وقت بتایا گیا ہے۔

اگر کوئی شخص کسی غیر مسلم کے مرنے کو بھی اپنے حق میں مصیبت سمجھتا ہے تب تو واقعی اس دعا کو پڑھے،مگر حدیث شریف میں تو یہ ہے کہ فاجر کے مرنے سے اللہ تعالیٰ جل شانہ کی زمین اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کے بندے راحت پاتے ہیں۔(آپ کے مسائل اور اُن کا حل:ج2:ص143)

کفار اور منافقین سے سختی کا مصداق:

سوال: یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ: آنحضرت ﷺ نے اس آیت شریفہ کی شقِ اوّل پر:کما حقہ عمل فرمایا،مگر شقِ ثانی یعنی منافقین کے ساتھ اس کے برعکس نرمی اور شفقت فرمائی۔ بظاہر یہ بات آیت کے خلاف معلوم ہوتی ہے؟

جواب: کفار کے مقابلہ پر:غلظت بسیف وسنان کے ساتھ تھی اور منافقین کے ساتھ بالسان۔ جہاں نرمی کی ضرورت ہوتی نرمی فرماتے ورنہ سختی۔چنانچہ روح المعانی میں ہے کہ ایک جمعہ کے موقع پر آپ ﷺ نے نام لے لے کر منافقوں کو مسجد سے نکلوا دیا۔(آپ کے مسائل اور اُن کا حل:ج2:ص580)

دینی مجلس میں غیر مسلم کو مہمانِ خصوصی بنانا اور ایسی مجلس میں شرکت کرنا جس کا مہمان خصوصی غیر مسلم کو بنایا جائے:

سوال: ہمارے کالج میں ایک تقریب ہورہی ہے جس میں مقابلہ حُسنِ قراءت،مقابلہ نعت وحمد اور مقابلہ تقاریر وغیرہ ہوگا۔اس مقابلے کیلئے مہمانِ خصوصی ایک غیر مسلم کو چنا گیا ہے۔علامہ صاحب!ذرا تشریح فرمائیں کہ یہ کیسا فعل ہے؟اس فعل کی حمایت کرنے والوں کا کیا کردار ہوگا؟

جواب: مقابلہ حُسنِ قراءت اور مقابلہ حمد ونعت اگر دینی کام ہے تو اس اجلاس کی صدارت کیلئے بھی وہی شخصیت موزوں ہوسکتی ہے جو مسلمان ہونے کے علاوہ فنِ قراءت میں ماہر ہو،اور حمد ونعت کا صحیح موازنہ کرسکتا ہو۔محفلِ

قراءت کا مہمان خصوصی ایک غیر مسلم کو بنانا گویا قراءت اور محفلِ قراءت کے ساتھ اچھوتی قسم کا مذاق ہے۔ایسی محفل میں مسلمان طلبہ شرکت نہ کریں اور اس کے خلاف احتجاج کریں۔(آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج2: ص628)

کیا مسلمان، غیر مسلم کے جنازے میں شرکت کر سکتے ہیں:

سوال: غیر مسلم، ہندو یا میگواڑ، بھنگی کے مردے کو مسلمانوں کا کاندھا دینا یا ساتھ جانا کیسا ہے؟

جواب: اگر ان کے مذہب کے لوگ موجود ہوں تو مسلمانوں کو اُن کے جنازے میں شرکت نہیں کرنی چاہئے۔(آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج2: ص144)

غیر مسلم کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا:

سوال: کیا ایک غیر مسلم کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفنایا جا سکتا ہے؟

جواب: غیر مسلم کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں۔

(آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج2: ص145)

مسلمانوں کے قبرستان کے نزدیک کافروں کا قبرستان بنانا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ کسی کافر کا مسلمان کے قبرستان میں دفن کرنا تو جائز نہیں، لیکن مسلمانوں کے قبرستان کے متصل ان کا قبرستان بنانا جائز ہے یا کہ دُور ہونا چاہئے؟

جواب: ظاہر ہے کہ کافروں، مرتدوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام اور ناجائز ہے، اسی طرح کافروں کو مسلمانوں کے قبرستانوں کے قریب بھی دفن کرنے کی ممانعت ہے، تاکہ کسی وقت دونوں قبرستان ایک نہ ہو جائیں۔

کافروں کی قبریں مسلمانوں کی قبروں سے دُور ہونی چاہئے، تاکہ کافروں کے عذاب والی قبر مسلمانوں کی قبر سے دُور رہو، کیونکہ اس سے بھی مسلمانوں کو تکلیف پہنچے گی۔(آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج2: ص145)

غیر مسلموں کا مسجد میں سیر و معائنہ کے لئے داخلہ:

سوال: مسئلہ کچھ یوں ہے کہ آج کل ملک میں ممالکِ غیر سے حکومتی وفود آتے رہتے ہیں، جن میں غیر مسلم بھی شامل ہوتے ہیں۔ان لوگوں کو حکومتی اربابِ حل وعقد وصدر اسلامی جمہوریہ پاکستان کی رضامندی سے مساجد کی سیر

کروائی جاتی ہے، خاص طور پر: فیصل مسجد: اسلام آباد۔ ان وفود میں عورتیں بھی شامل ہوتی ہیں۔ تو ایسی صورت حال میں ان عورتوں اور غیر مسلموں کا مساجد میں داخل ہونا کیا جائز ہے؟

جواب: چند مسائل لائقِ توجہ ہیں:

1.....مساجد عبادت گاہیں ہیں، تفریح گاہیں نہیں، ان کو تفریح کی جگہ بنالینا نہایت بُری بات ہے۔

2.....غیر مسلم کا مسجد میں جانا تو جائز ہے، لیکن یہ آنے والے لوگ اکثر ایسے ہوتے ہیں جنہوں نے غیر ستر کا لباس پہنا ہوا ہوتا ہے، ان کے گھٹنے ننگے ہوتے ہیں، عورتیں بے پردہ ہوتی ہیں، اور ان میں سے بہت ممکن ہے کہ بہت سے لوگوں نے غسلِ جنابت بھی نہ کیا ہو، ایسی حالت میں ان کا مساجد میں آنا حرام اور مسلمانوں کیلئے قابلِ نفرین ہے۔

3.....بہت سی عورتیں ایسی ہیں کہ وہ ناپاک حالت میں ہونے کی وجہ سے مساجد میں آنے کی اہل نہیں ہوتیں۔ حیض ونفاس کی حالت میں ہیں یا زچگی کی حالت میں ہیں یا جنابت کی حالت میں ہیں، اور وہ تو چونکہ جاہل ہیں، ان کو مسئلہ معلوم نہیں، نہ ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کے گھروں کا احترام ہے، اس لئے بے تکلف وہ بھی آجاتی ہیں۔ ایسی عورتوں کا آنا اور ان کو آنے کی اجازت دینا موجبِ لعنت ہے۔

4.....بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ اپنے ساتھ کھیل کود کا سامان لئے پھرتے ہیں، کیمرے ان کے گلے میں لٹکے ہیں، اور کھانے پینے سے ان کو کوئی پرہیز نہیں، چھوٹے بچے کیل کود میں مشغول ہوجاتے ہیں۔ الغرض مسجد کو بہت سی بے حرمتیوں کا نشانہ بنالیا جاتا ہے، اس لئے ان کا آنا صحیح نہیں۔

5.....حکومت اگر غیر مسلموں کو اجازت دیتی ہے تو اس کا مقصد یہ ہے کہ ان کے دلوں میں اسلام کی عظمت قائم ہو، لیکن حکومت کو چاہئے کہ اس داخلے کے لئے خاص شرائط مقرر کرے۔

(آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 3: ص 271)

میت اُٹھانے والی چارپائی غیر مسلم کو دینا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہماری مسجد کی جنازہ اُٹھانے کی ایک چارپائی ہے جو کہ بوقتِ ضرورت اہلِ محلّہ استعمال کرتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ ہمارے علاقے میں غیر مسلم بھی ہیں۔ تو کیا مسلمانوں کی یہ جنازہ اُٹھانے کی چارپائی غیر مسلموں کے استعمال کیلئے دینا جائز ہے یا نہیں؟ ایک مرتبہ غلطی سے امام صاحب نے لاعلمی کی وجہ سے غیر مسلم کے استعمال کے لئے یہ چارپائی دے دی تھی۔ اس سے کوئی فرق تو نہیں پڑا؟

جواب: مسجد کی دیگر اشیاء کی طرح یہ میت چارپائی بھی مسجد کیلئے وقف ہے، اور اس کا مصرف صرف اور صرف مسلمان میت ہی ہے۔ جس طرح مسجد مسلمانوں کی عبادت کیلئے ہے، اسی طرح متعلقہ اشیاء کا مصرف بھی مسلمان ہی ہیں۔ اس کے علاوہ وقف کرنے والے کی نیت بھی یہی ہوتی ہے کہ اسے مسلمان استعمال کریں۔ اس لئے کسی غیر مسلم کے استعمال کیلئے جنازے کی چارپائی دینا ہی جائز نہیں۔ لاعلمی سے جو کچھ ہوا اس پر مواخذہ نہیں، البتہ آئندہ اس پر سختی سے عمل کیا جائے اور کسی غیر مسلم کیلئے میت چارپائی نہ دی جائے۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 4: ص 397)

عید میں غیر مسلم سے عید ملنا کیسا ہے؟

سوال: عید میں اگر غیر مسلم فرقے کے افراد عید ملنے کے لئے ہماری طرف بڑھیں تو کیا ان سے عید مل سکتے ہیں؟

جواب: عید ملنا علامت ہے دوستی کی، اور دوستی اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دشمنوں سے حرام ہے، کیونکہ دشمن کا دوست بھی دشمن ہوتا ہے۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 4: ص 159)

نمازِ جنازہ میں کافروں اور بے ایمانوں کی شرکت:

سوال: نماز جنازہ میں اگر کسی غیر فقہ کے لوگ یا غیر مذہب کے لوگ شامل ہو جائیں جیسے مرزائی، پرویزی وغیرہ تو کوئی فرق تو نہیں پڑے گا؟

جواب: کافروں اور بے ایمانوں کو جنازے میں شریک نہ کیا جائے کہ ان کی شرکت موجبِ رحمت نہیں بلکہ موجبِ لعنت ہے۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 4: ص 361)

زکوۃ کے ڈر سے اپنے آپ کو غیر مسلم لکھوانا:

سوال: ایک صاحب نے ایک بیوہ عورت کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اگر اپنے آپ کو غیر مسلم لکھوا دیں تو زکوۃ نہیں کٹے گی۔ کیا ایسا کرنے سے ایمان پر اثر نہیں ہوگا؟

جواب: کسی شخص کا اپنے آپ کو غیر مسلم لکھوانا کفر ہے۔ اور زکوۃ سے بچنے کیلئے ایسا کرنا ڈبل کفر ہے اور کسی کو کفر کا مشورہ دینا بھی کفر ہے۔

پس جس شخص نے بیوہ کو غیر مسلم لکھوانے کا مشورہ دیا، اُس کو اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کرنی چاہئے، اور اگر

بیوہ نے اس کے کفریہ مشورہ پر عمل کرلیا ہوتو اس کو بھی ازسرِ نو ایمان کی تجدید کرنی چاہئے۔

(آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 5: ص 60)

غیر مسلم کو زکوۃ اور صدقۂ فطر دینا:

سوال: عرصہ دراز سے عیدین کے قریب ترین دنوں میں قافلے کے قافلے غیر مسلم خانہ بدوشوں کے کراچی و دیگر شہروں کی طرف زکوۃ وفطرانہ وصول کرنے پہنچ جاتے ہیں۔ان خانہ بدوشوں میں اکثریت غیر مسلموں کی ہوتی ہے۔کیا غیر مسلموں کو زکوۃ وفطرانہ دیا جاسکتا ہے؟اور کیا یہ مسلمان فقراء کا حق نہیں ہے؟اور اگر یہ مسلمان مسکین وفقراء کا حق ہےتو جولوگ ان غیر مسلموں کو فطرانہ وزکوۃ دیتے ہیں،کیا ان کی زکوۃ وفطرانہ ادا ہو جاتا ہے؟

جواب: زکوۃ وصدقۂ فطر صرف مسلمان فقراء کو دیا جاسکتا ہے۔جن لوگوں نے غیر مسلموں کو دیا ہو،وہ دوبارہ ادا کریں۔(آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 5: ص 167)

غیر مسلم کو زکوۃ دینا:

سوال: کیا غیر مسلم کو خیرات دی جاسکتی ہے؟ کیونکہ آج کل جمعہ اور عیدین میں غیر مسلم بھی مانگنے والے ہوتے ہیں؟

جواب: غیر مسلم کو زکوۃ دینا جائز نہیں،صدقہ خیرات دینا جائز ہے۔

(آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 5: ص 167)

غیر مسلموں کو زکوۃ دینا:

سوال: حکومت بینکوں میں جمع شدہ رقوم سے صرف مسلمانوں کے اکاؤنٹوں سے زکوۃ منہا کرتی ہے،جبکہ اس زکوۃ میں سے کچھ حصہ کالجز کے طلبہ کو بطور اعانت دیا جاتا ہے۔ان طلبہ میں مسلمان طلبہ کے علاوہ قادیانی،ہندو،سبھی شامل ہوتے ہیں۔آپ سے یہ دریافت کرنا ہے کہ آیا زکوۃ کا یہ مصرف،اسلام کے عین مطابق ہے یا اس میں اختلاف ہے؟

جواب: زکوۃ کا مصرف صرف مسلمان ہے،کسی غیر مسلم کو زکوۃ دینا جائز نہیں۔اگر حکومت زکوۃ کی رقم غیر مسلموں کو دیتی ہے اور صحیح مصرف پر خرچ نہیں کرتی تو اہلِ زکوۃ کی زکوۃ ادا نہیں ہوگی۔

(آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 5: ص 168)

کفار سے نکاح کرنا اور ایک شبہ کا جواب:

سوال: حضرت زینبؓ کا نکاح ابوالعاص بن ابوالربیع سے ہوا جو کافر تھا، حضرت ام کلثومؓ کا پہلا نکاح عتیبہ سے ہوا جو ایک کافر تھا، حضرت رقیہؓ کا پہلا نکاح عتبہ بن ابولہب سے ہوا جو کافر تھا، یہ تینوں آنحضرت ﷺ کی بیٹیوں کا نکاح پہلے کافروں سے کیوں ہوئے؟

جواب: اُس وقت تک غیر مسلموں سے نکاح کی ممانعت نہیں آئی تھی، بعد میں اس کی ممانعت ہوگئی۔ عتبہ نے اپنے باپ ابولہب کے کہنے پر حضرت رقیہؓ کو، اور عتیبہ نے حضرت ام کلثومؓ کو طلاق دے دی تھی، چنانچہ بعد میں ان دونوں کا نکاح یکے بعد دیگرے حضرت عثمان غنیؓ سے ہوا اور حضرت ابوالعاصؓ جنگ بدر کے بعد اسلام لے آئے تھے۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 5: ص 78: ناشر: مکتبہ لدھیانوی کراچی: اشاعت: اپریل 1998ء)

مسلم و غیر مسلم مرد و عورت کا باہم مصافحہ کرنا:

سوال: عورت مسلمان ہو اور مرد غیر مسلم، یا مرد مسلمان ہو اور عورت غیر مسلم تو ایسی صورت میں باہم مصافحہ کے لئے اسلام میں گنجائش ہے؟

جواب: نہیں۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 8: ص 154)

غیر مسلم کو سلام کرنا اور اس کے سلام کا جواب دینا:

سوال: آج کل ملا جُلا معاشرہ ہے، جس میں غیر مسلم بھی ہیں، لوگ ان کو بھی سلام کرتے ہیں، غیر مسلم بھی سلام کر دیتے ہیں، جس کا جواب بھی دیا جاتا ہے۔ یہ بتایا جائے کہ غیر مسلم کو سلام کرنا اور سلام کا جواب دینا..... کتاب و سنت کی روشنی میں حدیث کی رُو سے منع ہے یا کہ صرف اخلاقی طور پر منع ہے؟ کیا ایسی کوئی حدیث موجود ہے جس کے تحت منع کیا گیا ہو کہ غیر مسلم کو سلام و جواب نہ کیا جائے؟

جواب: سلام ایک دعا بھی ہے اور اسلام کا شعار بھی۔ اس لئے کسی غیر مسلم کو: السلام علیکم: نہ کہا جائے، اور اگر وہ سلام کہے تو اس کے جواب میں صرف: و علیکم: کہہ دیا جائے۔ یہ مضمون حدیث میں آیا ہے۔

: عن انسؓ قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ: اذا سلّم علیکم اھل الکتاب فقولوا: و علیکم:

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب اہل کتاب تمہیں سلام کہیں تو تم جواب میں: وعلیکم: کہہ دیا کرو۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 8: ص 154)

یہود و نصاریٰ قابل اعتماد دوست و ہمدرد بنانا فاسقانہ عمل ہے:

سوال: سورۂ فاتحہ (اُم القرآن) ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے، جس میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کے حکم کے مطابق مغضوبین وضالین کے خلاف اللہ تعالیٰ جل شانہ سے پناہ مانگی جاتی ہے، (اے اللہ! مجھ کو مغضوبین وضالین کی راہ پر چلنے سے بچا) اور مغضوبین وضالین کے متعلق علمائے حق نے غالباً ترمذی شریف کی احادیث سے یہود و نصاریٰ مراد لئے ہیں، پھر بھی کوئی مسلمان یہود و نصاریٰ کو قابلِ اعتماد دوست اور ہمدرد بناتا ہے تو ایسے مسلمان کیلئے آپ کی کیا رائے ہے؟ ایسا شخص اللہ تعالیٰ جل شانہ کی رحمتوں اور مدد کا مستحق ہوسکتا ہے؟ کیا ایسے شخص کی نماز و دیگر عبادات منافقانہ نہیں ہوں گی؟ اس سلسلے میں سورۂ مائدہ کی آیات نمبر 162 تا 165 کے حوالے کے ساتھ آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔ یہ بھی حقیقت واضح ہے کہ رسول اللہ ﷺ و خلفائے راشدینؓ کو ہمیشہ یہود و نصاریٰ سے: من حیث القوم: تکلیف ہی پہنچی اور متواتر اُن کے خلاف جہاد کیا۔

جواب: منافقانہ عمل تو کہنا صحیح نہیں، البتہ گناہ میں مبتلا ہونے کی وجہ سے ان کا عمل فاسقانہ ہے۔

(آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 8: ص 507)

غیر مسلم جیسی وضع قطع والی عورت کی میت کو کس طرح پہنچائیں:

سوال: گزشتہ جنگ 1971ء جو شرقی پاکستان میں لڑی گئی، میں بھی وہاں موجود تھا۔ سرحدی علاقوں (بھارت و بنگلہ دیش) جہاں ہندو اور مسلمانوں کی ملی جلی آبادی تھی، بڑی سخت لڑائی ہوئی، اس طرح وہاں کے بہت سے شہری بھی اجل کے شکار ہوئے۔ ایک جگہ ہم لوگوں کو ایک عورت کی لاش نظر آئی، ہم لوگ اس لاش کو دیکھ کر بڑے شش و پنج میں مبتلا ہوئے کہ آیا یہ لاش مسلمان عورت کی ہے یا کسی غیر مسلم کی؟ بہر حال اُس وقت، وقت کی نزاکت کے پیشِ نظر ہم نے اسے دریا بُرد کر دیا، مگر آج تک یہ سوال ذہن میں بار بار آتا رہا کہ اگر وہ مسلمان عورت کی لاش تھی تو اس کی باقاعدہ تکفین و تدفین کرنی چاہئے تھی، مگر مشکل امر شناخت میں یہ ہے کہ ان سرحدی علاقوں میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کا لباس، رہن سہن اتنا مماثل ہوتا ہے کہ بغیر کسی ثبوت کے یہ باور کرنا مشکل ہوتا ہے کہ مسلمان ہے یا ہندو؟ آپ سے شرعی حیثیت سے سوال کرتا ہوں کہ مذکورہ بالا حالات میں یا ایسے ہی ملتے جلتے واقعات میں عورت کی لاش کی شناخت کرنا کس

طرح ممکن ہے؟

جواب: جب مسلمان اپنے وجود سے اسلامی علامات کو کھرچ کھرچ کر صاف کر ڈالیں اور شکل وشباہت، لباس وپوشاک تک میں غیر مسلموں سے مشابہت کرلیں تو میں شناخت کا طریقہ کیا بتا سکتا ہوں؟ آنحضرت ﷺ کا ارشاد تو یہ ہے: عن ابن عمرؓ قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ من تشبّہ بقوم فھو منھم: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی قوم سے مشابہت کرے وہ انہیں میں شمار ہوگا۔

(آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 8: ص 374: ناشر: مکتبہ لدھیانوی کراچی: اشاعت: اگست 1999ء)

مسلمان ملک میں غیر مسلم جج بنانا:

سوال: کیا ایک مسلم ملک میں غیر مسلم جج ہوسکتا ہے؟

جواب: شرعاً جائز نہیں ہے۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 8: ص 503)

کفار سے قطع تعلق کا حکم:

ارشاد باری تعالیٰ ہے: جو لوگ اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر (پورا پورا) ایمان رکھتے ہیں، آپ ان کو نہ دیکھیں گے کہ وہ ایسے شخصوں سے دوستی رکھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے برخلاف ہیں، گو وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبہ ہی کیوں نہ ہو، ان لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان ثبت کر دیا ہے، اور ان (قلوب) کو اپنے فیض سے قوت دی ہے (فیض سے مراد نور ہے) اور ان کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی، جن میں ہمیشہ وہ رہیں گے، اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوں گے، یہ لوگ اللہ تعالیٰ کا گروہ (جماعت) ہے، خوب سن لو! کہ اللہ تعالیٰ ہی کا گروہ فلاح (کامیابی) پانے والا ہے۔

اس لئے جو لوگ اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ کے سامنے سرخ رُو ہونا چاہتے ہیں، ان کو لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ کے دشمنوں سے قطع تعلق رکھیں۔

(آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 2: ص 116)

کافروں سے دوستی رکھنا:

کافروں سے دوستی کا تعلق نہیں رکھنا چاہئے۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 2: ص 130)

کفار سے دوستی رکھنا:

کفار کے ساتھ دوستانہ تعلقات جائز نہیں۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 2: ص 34)

کفار سے دوستی رکھنا:

غیر مسلم سے محبت اور دوستی کا تعلق جائز نہیں۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 2: ص 128)

کفار سے دوستی رکھنا:

یہود و نصاریٰ اور دیگر مذاہب کے غیر مسلم کے ساتھ دل سے دوستانہ تعلق جائز نہیں۔
(آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 2: ص 128)

کفار سے دوستی رکھنا:

غیر مسلم سے دوستی جائز نہیں۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 2: ص 131)

کفار سے دوستی رکھنا:

غیر مسلم سے دوستانہ اُلفت و محبت جائز نہیں۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 2: ص 132)

کفار سے دوستی رکھنا:

غیر مسلموں سے دوستی رکھنا، ان کی شکل، وضع اختیار کرنا اور ان کے اطوار و عادات اپنانا حرام ہے۔
(آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 2: ص 133)

غیر مسلم کے ذبیحہ کا حکم:

اہل کتاب کے علاوہ باقی غیر مسلموں کا ذبیحہ حرام ہے۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 2: ص 134)

کفار کے مذہبی تقریبات میں شرکت کرنا:

غیر مسلموں کی مذہبی تقریبات و رُسوم میں شرکت جائز نہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص نے کسی قوم

کے مجمع کو بڑھایا وہ انہی میں شمار ہوگا۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج2: ص 132)

کفار کو مسجد میں داخل ہونے سے رُوکنا اور اُن کو مسجد کا متولی بنانا:

مسلمانوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ انتظامِ مساجد کے متولی خود ہوں اور کفار و مشرکین کو اُن میں داخل ہونے سے رُوک دیں۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 3: ص 224)

کفار سے دوستی رکھنا:

ہمارا دین دِین اسلام..... غیر مسلموں کے ساتھ زیادہ دوستی کرنے اور ان کی عادات واطوار اپنانے سے منع کرتا ہے۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 2: ص 134)

کفار کی مدد کرنا:

جو کافر، مسلمانوں کے درپے آزار ہوں، ان کی اعانت و مدد کی اجازت نہیں۔

(آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 2: ص 138)

کفار کے لئے لفظ: مرحوم: استعمال کرنا:

غیر مسلم کو مرنے کے بعد: مرحوم: نہیں لکھنا چاہئے۔: مرحوم: کے معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی اس پر رحمت ہو۔ اور کافر کے لئے رحمت کی دعا جائز نہیں۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 2: ص 142)

کفار کے لئے دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کرنا:

غیر مسلم کے لئے نہ دعا و استغفار ہے، نہ ایصالِ ثواب کی گنجائش، بلکہ جان بوجھ کر پڑھنے والا گنہگار ہوگا۔

(آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 2: ص 143)

کفار سے نکاح اور اُن کے ذبیحہ کا حکم:

غیر اہل کتاب کا نہ ذبیحہ حلال ہے، نہ ان کی عورتوں سے نکاح حلال ہے۔

(آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 2: ص 146)

کفار کو سلام کرنا:

غیر مسلم کو سلام نہیں کیا جا سکتا۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 2: ص 141)

کفار کو مسجد میں داخل ہونے سے رُوکنا اور اُن کو مسجد کا متولی بنانا:

یہ امر بھی خاص اہمیت رکھتا ہے کہ قرآن کریم نے کفار و مشرکین کو ان کے ناپاک اور گندے عقائد کی بنا پر نجس قرار دیا ہے، اور اس معنوی نجاست کے ساتھ ان کی آلودگی کا تقاضا یہ ہے کہ مساجد کو اُن کے وجود سے پاک رکھا جائے ارشاد خداوندی ہے:

یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْااِنَّمَاالْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ فَلَایَقْرَبُواالْمَسْجِدَالْحَرَامَ بَعْدَعَامِھِمْ ھٰذَا:

اے ایمان والو! مشرک تو نرے ناپاک ہیں، پس وہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب بھی پھٹکنے نہ پائیں۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ کافر اور مشرک کا مسجد میں داخلہ ممنوع ہے۔

امام ابوبکر جصاصؒ لکھتے ہیں کہ: مشرک پر: نجس: کا اطلاق اس بنا پر کیا گیا کہ جس شرک کا وہ اعتقاد رکھتا ہے، اس سے پرہیز کرنا اسی طرح ضروری ہے جیسا کہ نجاستوں اور گندگیوں سے، اسی لئے ان کو نجس کہا۔ اور شرع میں نجاست کی دو قسمیں ہیں: ایک نجاستِ جسم، دوم نجاستِ گناہ۔ اور ارشادِ خداوندی: اِنَّمَاالْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ: بتاتا ہے کہ کفار کو دُخولِ مسجد سے باز رکھا جائے گا، اِلّا یہ کہ کوئی عذر ہو، کیونکہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ مسجدوں کو نجاستوں سے پاک رکھیں۔

امام محی السنہ بغویؒ معالم التنزیل میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ: کفار کے حق میں تمام اسلامی علاقے تین قسم پر ہیں: ایک حرمِ مکہ، پس کافر کو اس میں داخل ہونا کسی حال میں بھی جائز نہیں، خواہ کسی اسلامی مملکت کا شہری ہو یا امن لے کر آیا ہو، کیونکہ ظاہر آیت کا یہی تقاضا ہے۔ اور اہل کوفہ نے ذمی کیلئے حرم میں داخل ہونے کو جائز رکھا ہے۔ اور دوسری قسم حجازِ مقدس ہے۔ پس کافر کیلئے اجازت لے کر حجاز میں داخل ہونا جائز ہے، لیکن تین دن سے زیادہ وہاں ٹھہرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ اور تیسری قسم دیگر اسلامی ممالک ہیں، ان میں کافر کا مقیم ہونا جائز ہے، بشرطیکہ ذمی ہو یا امن لے کر آئے، لیکن وہ مسلمانوں کی مسجدوں میں مسلمان کی اجازت کے بغیر داخل نہیں ہو سکتے۔

اس سلسلے میں دو چیزیں خاص طور سے قابلِ غور ہیں۔ اوّل یہ کہ آیت میں صرف مشرکین کا حکم ذکر کیا گیا ہے، مگر مفسرین نے اس آیت کے تحت عام کفار کا حکم بیان فرمایا ہے، کیونکہ کفر کی نجاست سب کافروں کو شامل ہے۔ دوم یہ کہ کافر کا مسجد میں داخل ہونا جائز ہے یا نہیں؟ اس مسئلے میں تو اختلاف ہے۔ امام مالکؒ کے نزدیک کسی مسجد میں کافر کا داخل

ہونا جائز نہیں۔امام شافعیؒ کے نزدیک مسجد حرام کے علاوہ دیگر مساجد میں کافر کو مسلمان کی اجازت سے داخل ہونا جائز ہے،اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک بوقتِ ضرورت ہر مسجد میں داخل ہوسکتا ہے۔لیکن.....کسی کافر کا مسجد کا متولی،بانی یا خادم ہونا کسی کے نزدیک بھی جائز نہیں ہے۔

امام ابوبکر جصاصؒ لکھتے ہیں کہ:اللہ تعالیٰ جل شانہ نے مشرکوں کو مسجد حرام میں داخل ہونے سے صاف صاف منع کردیا اور دیگر مساجد سے یہ کہہ کر روک دیا کہ وہ ناپاک ہے۔اور چونکہ مسجد کو نجاست سے پاک رکھنا ضروری ہے۔اس لئے کافروں کے ناپاک وجود سے بھی اس کو پاک رکھا جائے گا۔(آپ کے مسائل اور اُن کا حل:ج3:ص 227)

کافر کا نماز جنازہ پڑھنا اور اُن کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا:

نماز جنازہ صرف مسلمانوں کی پڑھی جاتی ہے،کسی غیر مسلم کا جنازہ جائز نہیں۔قرآن کریم میں ہے:وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ،اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ:اوران میں کوئی مرجائے تو اس (کے جنازے) پر کبھی نماز نہ پڑھ اور نہ (دفن کیلئے) اس کی قبر پر کھڑے ہوجئے، کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کے ساتھ کفر کیا ہے اور وہ حالتِ کفر ہی میں مرے ہے۔

اور تمام فقہائے اُمت اس پر متفق ہیں کہ جنازہ کے جائز ہونے کیلئے شرط ہے کہ میت مسلمان ہو،غیر مسلم کا جنازہ بالاجماع جائز نہیں،نہ اس کیلئے دعائے مغفرت کی اجازت ہے،اور نہ اس کو مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن کرنا ہی جائز ہے۔(آپ کے مسائل اور اُن کا حل:ج4:ص366)

کفار سے تعلقات رکھنا:

اللہ تعالیٰ جل شانہ اور آنحضرت ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ تعلقات رکھنا کسی مؤمن کا کام نہیں ہوسکتا۔قرآن مجید میں ہیں:لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ،اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ،وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا،رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ، اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ،اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ.(مجادلہ:آیت:22)

جولوگ اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر (پورا پورا) ایمان رکھتے ہیں آپ اُن کو نہ دیکھیں گے کہ وہ ایسے شخصوں سے دوستی رکھیں جو اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کے برخلاف ہیں گو وہ اُن کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبہ ہی کیوں نہ

ہو،ان لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان ثبت کر دیا ہے اور ان (کے قلوب) کو اپنے فیض سے قوت دی ہے، (فیض سے مراد نور ہے) اور اُن کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوں گے، یہ لوگ اللہ تعالیٰ کا گروہ ہے خوب سُن لو! کہ اللہ تعالیٰ ہی کا گروہ فلاح پانے والا ہے۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج4: ص369)

غیر مسلم کا نماز جنازہ پڑھنا اور اُن کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا:

کسی غیر مسلم کی نمازِ جنازہ جائز نہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں اس کی صاف ممانعت موجود ہے، ارشادِ خداوندی ہے: وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ۚ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ: اور نماز نہ پڑھ ان میں سے کسی پر جو مر جاوے کبھی، اور نہ کھڑا ہو اس کی قبر پر، وہ منکر ہوئے اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول (ﷺ) سے اور وہ مر گئے نافرمان۔

اسی طرح غیر مسلم کو مسلمانوں کی قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں، جیسا کہ آیت کریمہ کے الفاظ: و لا تقم علٰی قبرہ: سے معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں اور غیر مسلموں کے قبرستان ہمیشہ الگ الگ رہے۔ پس کسی مسلمان کے اسلامی حقوق میں سے ایک حق یہ ہے کہ اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔

علامہ سعد الدین مسعود بن عمر بن عبد اللہ تفتازانی صاحبؒ: شرح القاصد: میں ایمان کی تعریف میں مختلف اقوال نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: اگر ایمان دل و زبان سے تصدیق کرنے کا نام ہو تو اقرار کُن ایمان ہوگا، اور ایمان تصدیق مع الاقرار کو کہا جائے گا، لیکن اگر ایمان صرف تصدیقِ قلبی کا نام ہو تو اقرار اس صورت میں، اس شخص پر دنیا میں اسلام کے احکام جاری کرنے کیلئے شرط ہوگا، اس کی نمازِ جنازہ، اس کے پیچھے نماز پڑھنا، اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا، اس سے زکوۃ و عشر کا مطالبہ کیا جانا اور اس طرح کے دیگر اُمور۔

اس سے معلوم ہوا کہ کسی شخص کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا بھی اسلامی حقوق میں سے ہے، جو صرف مسلمان کے ساتھ خاص ہیں، اور یہ کہ جس طرح کسی غیر مسلم کی اقتدا میں نماز جائز نہیں، اس کی نمازِ جنازہ جائز نہیں، اور اس سے عشر و زکوۃ کا مطالبہ درست نہیں، ٹھیک اسی طرح کسی غیر مسلم مردے کو مسلمانوں کے قبرستان میں جگہ دینا بھی جائز نہیں، اور یہ کہ یہ مسئلہ تمام اُمتِ مسلمہ کا متفق علیہ اور مُسلّمہ مسئلہ ہے، جس میں کسی کا اختلاف نہیں، چنانچہ ذیل میں مذاہبِ اربعہ کی مستند کتابوں سے اس مسئلے کی تصریحات نقل کی جاتی ہے۔

امام حاکم: الکافی: کی کتاب التحری میں فرماتے ہیں کہ: جب مسلمان اور کافر مردے خلط ملط ہو جائیں تو جن مُردوں پر مسلمانوں کی علامت ہوگی ان کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی، اور جن پر کفار کی علامت ہوئی ان کی نمازِ جنازہ نہیں ہوگی۔ اور اگر اُن پر کوئی شناختی علامت نہ ہو تو اگر مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہو تو سب کو غسل و کفن دے کر اُن کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی، اور نیت یہ کی جائے گی کہ ہم صرف مسلمانوں پر نماز پڑھتے ہیں اور اُن کیلئے دعا کرتے ہیں، اور اُن سب کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا، اور اگر دونوں فریق برابر ہوں یا کافروں کی اکثریت ہو تو اُن کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی جائے گی، اُن کو غسل و کفن دے کر غیر مسلموں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔

مندرجہ بالا مسئلے سے معلوم ہوا کہ اگر مسلمان اور کافر مُردے مختلط ہو جائیں اور مسلمانوں کی شناخت نہ ہو سکے تو اگر دونوں فریق برابر ہوں یا کافر مُردوں کی اکثریت ہو تو اس صورت میں مسلمان مُردوں کو بھی اشتباہ کی بنا پر مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا بدرجۂ اولیٰ جائز نہیں، اور کسی صورت میں بھی اس کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

نیز: الاشباہ و النظائر: میں لکھتے ہیں کہ: جب مرتد مرجائے یا ارتداد کی حالت میں قتل کر دیا جائے تو اس کو نہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے اور نہ کسی اور ملت کے قبرستان میں، بلکہ اسے کتے کی طرح گڑھے میں ڈال دیا جائے۔

: در مختار: میں ہے کہ: مرتد کو کتے کی طرح گڑھے میں ڈال دیا جائے۔

علامہ محمد امین بن عابدین شامیؒ لکھتے ہیں کہ: نہ اسے غسل دیا جائے، نہ کفن دیا جائے، نہ اسے ان لوگوں کے سپرد کیا جائے جن کا مذہب اس مرتد نے اختیار کیا۔

امام جمال الدین ابو اسحاق ابراہیم بن علی بن یوسف الشیرازی شافعیؒ اور امام محی الدین یحیٰ بن شرف النوویؒ لکھتے ہیں کہ: نہ دفن کیا جائے کسی کافر کو مسلمانوں کے قبرستان میں، اور نہ کسی مسلمان کو کافروں کے قبرستان میں۔

تشریح:

اس مسئلے میں ہمارے اصحاب (شافعیہ) کا اتفاق ہے کہ کسی مسلمان کو کافروں کے قبرستان میں اور کسی کافر کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کیا جائے گا۔ اور اگر کوئی ذمی عورت مرجائے جو اپنے مسلمان شوہر سے حاملہ تھی، اور اس کے پیٹ کا بچہ بھی مرجائے تو اس میں چند وجہیں ہیں۔ صحیح یہ ہے کہ اس کو مسلمانوں اور کافروں کے قبرستان کے درمیان الگ دفن کیا جائے گا، اور اس کی پشت قبلے کی طرف کی جائے گی، کیونکہ پیٹ کے بچے کا منہ اس کی ماں کی پشت کی طرف ہوتا ہے، ابن الصباغ شاشی صاحب البیان اور دیگر حضرات نے اسی قول کو جزماً اختیار کیا ہے، اور یہی ہمارے

مذہب کا مشہور قول ہے۔

شیخ امام موفق الدین ابومحمد عبداللہ بن احمد بن قدامۃ المقدسی الحنبلی: المغنی: میں اور امام شمس الدین ابوالفرج عبدالرحمٰن بن محمد بن احمد بن قدامۃ المقدسی الحنبلی: الشرح الکبیر: میں لکھتے ہیں کہ: اگر نصرانی عورت جو اپنے مسلمان شوہر سے حاملہ تھی، مرجائے تو اسے (نہ تو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے اور نہ نصاری کے قبرستان میں، بلکہ) مسلمانوں کے قبرستان اور نصاری کے قبرستان کے درمیان الگ دفن کیا جائے۔ امام احمدؒ نے اس کو اس لئے اختیار کیا ہے کہ وہ عورت تو کافر ہے، اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کیا جائے گا کہ اس کے عذاب سے مسلمان مُردوں کو ایذا نہ ہو، اور نہ اسے کافروں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا، کیونکہ اس کے پیٹ کا بچہ مسلمان ہے، اسے کافروں کے عذاب سے ایذا ہوگی، اس لئے اس کو الگ دفن کیا جائے گا۔

مندرجہ بالا تصریحات سے معلوم ہوا کہ یہ شریعتِ اسلامی کا متفق علیہ اور مسلّم مسئلہ ہے کہ کسی غیر مسلم کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کیا جاسکتا۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج 4: ص 370تا375)

کفار کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا:

کسی کافر کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا مسلمان مُردوں کیلئے ایذا کا سبب ہے، کیونکہ کافر اپنی قبر میں معذّب ہے، اور اس کی قبر محلِ لعنت وغضب ہے، اس کے عذاب سے مسلمان مُردوں کو ایذا ہوگی۔ اس لئے کسی کافر کو مسلمانوں کے درمیان دفن کرنا جائز نہیں، اور اگر دفن کر دیا گیا ہو تو مسلمانوں کو ایذا سے بچانے کیلئے اس کو وہاں سے نکالنا ضروری ہے، اس کی لاش کی حرمت نہیں، بلکہ مسلمان مُردوں کی حرمت کا لحاظ ضروری ہے۔

امام ابوداؤدؒ نے: کتاب الجهاد: میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں بَری ہوں ہر اُس مسلمان سے جو کافروں کے درمیان مقیم ہو، صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! یہ کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دونوں کی آگ ایک دوسرے کو نظر نہیں آنی چاہئے۔

نیز امام ابوداؤدؒ نے آخر: کتاب الجهاد: میں یہ حدیث نقل کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مشرک کے ساتھ سکونت اختیار کی وہ اسی کی مثل ہوگا۔

غور فرمائیں!

جبکہ دنیا کی عارضی زندگی میں کافر و مسلمان کی اکٹھی سکونت کو گوارا نہیں فرمایا گیا تو قبر کی طویل ترین زندگی

میں اس اجتماع کو کیسے گوارا کیا جاسکتا ہے.....؟؟؟ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج4: ص 377)

کفار کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا:

مسلمانوں کی قبرستان کی زیارت اور اُن کیلئے دعا و استغفار کا حکم ہے، جبکہ کسی کافر کیلئے دعا و استغفار اور ایصالِ ثواب جائز نہیں۔ اس لئے لازم ہوا کہ کسی کافر کی قبر مسلمانوں کے قبرستان میں نہ رہنے دی جائے، جس سے زائرین کو دھوکہ لگے اور وہ کافر مُردوں کی قبر پر کھڑے ہو کر دعا و استغفار کرنے لگیں۔

(آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج4: ص 378)

کفار کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا:

حضرات فقہاء نے مسلم و کافر کے امتیاز کی یہاں تک رعایت کی ہے کہ اگر کسی غیر مسلم کا مکان مسلمانوں کے محلے میں ہو تو اس پر علامت کا ہونا ضروری ہے کہ یہ غیر مسلم کا مکان ہے، تاکہ کوئی مسلمان وہاں کھڑا ہو کر دعا و سلام نہ کرے۔

خلاصہ یہ کہ..... کسی غیر مسلم کو خصوصاً کسی قادیانی مرتد کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز نہیں، اور اگر دفن کر دیا گیا ہو تو اس کا اُکھاڑنا اور مسلمانوں کے قبرستان کو اس مردار سے پاک کرنا ضروری ہے۔

(آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج4: ص 379)

کافر کا اذان دینا:

مؤذّن کے مسلمان ہونے کی شرط بھی ضروری ہے، پس کافر کی اذان صحیح نہیں، خواہ کسی مذہب کا ہو۔

(آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج3: ص 237)

غیر مسلم، مسلمان کا جنازہ نہیں پڑھا سکتا:

غیر مسلم، مسلمان کا جنازہ نہیں پڑھا سکتا۔ اگر کسی غیر مسلم نے مسلمان کا جنازہ پڑھایا ہو تو دوبارہ جنازہ کی نماز پڑھنا فرض ہے۔ اور اگر بغیر جنازے کے دفن کر دیا گیا ہو تو تمام مسلمان گنہگار ہوں گے۔

(آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج4: ص 387)

غیر مسلم کوزکوۃ دینا:

غیر مسلم کوزکوۃ دینا درست نہیں ۔(آپ کے مسائل اور اُن کا حل :ج 5:ص 166)

کفار کی صحبت اور مشابہت اختیار کرنا:

کفار اور لادِین لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے سے گریز کریں ۔اور کفار و فجار کی نقالی سے پرہیز کریں، کیونکہ ملعون اور مغضوب لوگوں کی نقالی بھی آدمی کو انہی کے زُمرے میں شامل کرادیتی ہے ۔حدیث میں ہیں:من تشبہ بقوم فھو منھم :(آپ کے مسائل اور اُن کا حل:ج 8:ص 140)

حضور اقدس ﷺ کے دشمنوں سے دوستی نہیں بلکہ نفرت کرنی چاہئے:

آئینِ وفا کا ایک تقاضا یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے دشمنوں سے بغض اور نفرت رکھو۔ہمارا جذبۂ محبت یہ ہونا چاہئے کہ جو لوگ میرے محبوب ﷺ کے دشمن ہیں وہ میرے دشمن ہیں ۔تمہیں کتے اور خنزیر سے اتنی نفرت نہ ہو جتنی کہ آنحضرت ﷺ کے دشمنوں سے ہو۔تمہیں کسی گندگی اور غلاظت سے اتنی بدبو نہ آئے جتنی کہ آنحضرت ﷺ کے دشمنوں سے بدبو آتی ہو۔یہ قادیانی ٹولہ اور اسی طرح کے دوسرے لوگ.....آنحضرت ﷺ کے دشمن ہیں ،موذی ہیں، گستاخ ہیں ،لیکن تم ان کے ساتھ ہم پیالہ اور ہم نوالہ ہو اور آنحضرت ﷺ سے محبت کا دعویٰ بھی رکھتے ہو؟ غلط..!بالکل غلط..!اگر تمہیں آنحضرت ﷺ سے تعلق ہوتا ،محبت ہوتی تو تمہیں آنحضرت ﷺ کے دشمنوں سے بغض ہوتا ،ان سے نفرت ہوتی ۔

﴿ قادیانی دوست؟ ﴾

بعض لوگ مجھے خط لکھتے ہیں تو یوں لکھتے ہیں کہ: میرا ایک قادیانی دوست ہے ،میرا ایک عیسائی دوست ہے، میرا ایک ہندو دوست ہے۔

مجھے اس لفظ سے بہت تعجب ہوتا ہے کہ کیا تمہاری ہر قادیانی سے ،ہر عیسائی سے ،ہر ہندو سے دوستی ہے؟

اگر تم واقعی مسلمان ہو تو کیا کوئی قادیانی ،کوئی ملحد و زندیق ،کوئی بد دین ، بے ایمان ،کوئی عیسائی اور چوہڑا تمہارا دوست ہوسکتا ہے؟

میں پوچھتا ہوں کہ کیا کسی غیرت مند کی اپنے باپ کے قاتلوں سے بھی دوستی ہوسکتی ہے؟ کیا تم نے اپنے باپ کے قاتل کے بارے میں بھی کبھی کہا کہ....میرا ایک دوست میرے باپ کا قاتل ہے؟تم بلا تکلف لکھ دیتے ہو کہ ”میرا

ایک قادیانی دوست ہے''۔اور یہ سوچتے نہیں کہ کیا ایک قادیانی مرتد بھی کبھی کسی مسلمان کا دوست ہوسکتا ہے؟ کیا تمہیں الفاظ کے استعمال کرنے کی بھی تمیز نہیں؟

جولوگ کہ آنحضرت ﷺ کے تاج ختم نبوت پر ہاتھ ڈالتے ہیں، جولوگ کہ ملعون قادیانی کو''مسیح موعود''اور ''محمد رسول اللہ'' کہتے ہیں، تم ان کو اپنا دوست کہتے ہو؟

اس لئے میں نے کہا کہ آنحضرت ﷺ کی محبت کا ایک تقاضا یہ ہے کہ جس طرح آنحضرت ﷺ کے محبوبوں سے اور آنحضرت ﷺ کے پیاروں سے محبت ہو، اسی طرح ایک تقاضائے محبت یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے دشمنوں سے ایسی نفرت ہو، ان سے ایسا بغض ہو کہ ایسی نفرت اور ایسا بغض پلید سے پلید چیزوں سے بھی نہ ہو۔

(اصلاحی مواعظ:ج 1:ص 83)

ہفتہ اور اتوار کے دن چھٹی کرنا غیروں کی مشابہت کی وجہ سے گناہ ہے:

اتوار کا دن عیسائیوں کا مذہبی دن ہے، اور ہفتہ کا دن یہودیوں کا: یوم السبت: یعنی چھٹی کا دن ہے۔اس لئے ہفتہ اور اتوار کو چھٹی میں یہودیوں اور عیسائیوں کی مشابہت ہے، جس کی وجہ سے پورا مسلمان معاشرہ گنہگار ہوگا۔

(آپ کے مسائل اور اُن کا حل:ج 8:ص 665)

ہفتہ یا اتوار کے دن چھٹی کرنا غیروں کے ساتھ مشابہت ہے، اس سے بچنا چاہئے:

اسلامی نقطۂ نظر سے کسی دن بھی چھٹی کرنا ضروری نہیں، لیکن اگر چھٹی کرنی ہو تو ہفتہ یا اتوار کے بجائے جمعہ کی چھٹی ہونی چاہئے۔کیونکہ جمعہ مسلمانوں کا مقدس دن ہے۔ ہفتہ کا دن یہودیوں کا، اور اتوار کا دن عیسائیوں کا۔لہٰذا ہفتہ کی چھٹی یہودیوں کا شعار ہے اور اتوار کی چھٹی عیسائیوں کا شعار ہے۔مسلمانوں کو یہودیوں اور عیسائیوں کا شعار اپنانے کی اجازت نہیں۔حدیث نبوی ﷺ ہے: من تشبّہ بقوم فھو منھم: یعنی جو شخص کسی قوم کا شعار اپنائے گا وہ انہی میں شمار ہوگا۔

جولوگ اتوار کی چھٹی کا شور مچاتے ہیں، اُن سے قیامت کے دن کہہ دیا جائے گا کہ اتوار کا دن تو عیسائیوں کا مقدس دن تھا، اور اس کو مقدس دن سمجھ کر اس دن کی چھٹی کرنا ان کا شعار تھا، تم نے بھی مسلمانوں کے مقدس دن کے

بجائے عیسائیوں کے مذہبی شعار کو اپنایا، لہذا تمہارا حشر مسلمانوں کے ساتھ نہیں بلکہ عیسائیوں کے ساتھ ہوگا۔ اس دن یہ شور مچانے والے پچھتائیں گے، جب عیسائیوں کا مذہبی شعار اپنانے کی وجہ سے ان کو بھی عیسائیوں میں شمار کیا جائے گا۔ کیونکہ ان کے دل میں اسلام کے شعائر کی عزت وعظمت نہیں تھی، بلکہ دانستہ یا نادانستہ انہوں نے عیسائیت کا شعار دل کے آئینۂ خانہ میں سجا رکھا تھا۔

ایک مسلمان کا فرض ہے کہ کسی مسئلے کو محض دُنیوی مفاد، وقتی فائدہ یا سطحی فوائد کو سامنے رکھ کر نہ دیکھے، بلکہ اس پر غور کرے کہ اس کے نتائج آخرت میں کیا ہوں گے؟ جب اس نقطۂ نظر سے اتوار کی تعطیل کے مسئلے پر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس کے ذریعے عیسائیوں کا مذہبی شعار مسلمانوں پر مسلط کیا جارہا ہے، دوسرے لفظوں میں یہ کہا جائے کہ مسلمانوں کے گلے میں عیسائیت کا بپتسما دیا جارہا ہے، کیونکہ کسی قوم کے کسی ایک شعارِ مذہبی کو اپنالینا گویا اس مذہب کو گلے لگالینا ہے۔ (آپ کے مسائل اور اُن کا حل: ج8: ص663)

غیر مسلم اپنی عبادت گاہ پر مسجد کا نام نہیں رکھ سکتے، غیر مسلم اور تعمیر مسجد، کافر ناپاک ہیں اور مسجد میں اُن کا داخلہ ممنوع ہیں، منافقوں کو مسجدوں سے نکال دیا جائے، غیر مسلم کو مسجد کا متولی یا خادم بنانا، کسی غیر مسلم کا مسجد کے مشابہ عبادت گاہ بنانا:

مسجد مسلمانوں کی عبادت گاہ کا نام ہے:

مسجد کا لفظ چونکہ مسلمانوں کی عبادت گاہ کے ساتھ خاص ہے، اس لئے آنحضرت ﷺ کے دَور سے لے کر آج تک اسلام کے سوا کسی اور مذہب کی عبادت گاہ کیلئے: مسجد: کا لفظ استعمال نہیں کیا گیا۔ قرآن کریم نے جہاں مشہور مذاہب کی عبادت گاہوں کا ذکر کیا ہے وہاں مسلمانوں کی عبادت گاہ کے لئے: مسجد: کا نام تجویز کیا ہے۔

اگر غیر مسلم اپنی عبادت گاہ پر: مسجد: کا نام رکھے تو اُن کو رُوک دیا جائے گا:

قرآن کریم کی آیت: ولولا دفع اللّٰہ النّاس بعضھم ببعض لھدّمت صوامع وبیع وّصلوٰت وّمساجد یذکر فیھا اسم اللّٰہ کثیرا: اور حضرات مفسرین کی تصریحات سے واضح ہے کہ: مسجد:

مسلمانوں کی عبادت گاہ کا اصطلاحی نام ہے، جو دیگر اقوام و مذاہب کی عبادت گاہوں سے ممتاز کرنے کیلئے تجویز کیا گیا ہے۔ گویا قانون کی اصطلاح میں: مسجد: کا لفظ مسلمانوں کی عبادت گاہ کیلئے: رجسٹرڈ: ہے، اور مسلمانوں کو یہ قانونی اور اخلاقی استحقاق حاصل ہے کہ وہ: کسی جدید یا قدیم غیر مسلم فرقہ کو اپنی عبادت گاہ کا نام: مسجد: رکھنے سے رُوک دیں۔

فوج اور پولیس کا مخصوص شعار (نشانی) اگر ہر شخص کو استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی تو یقیناً اسلام کا شعار بھی کسی غیر مسلم کو اپنانے کی اجازت نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ اگر غیر مسلموں کو کسی اسلامی شعار مثلاً: تعمیر مسجد: کی اجازت دی جائے تو اسلام کا شعار مٹ جاتا ہے، اور مسلم و کافر کے درمیان کوئی امتیاز باقی نہیں رہتا۔ اسلام اور کفر کے نشانات کو ممتاز کرنے کے لئے جس طرح یہ بات ضروری ہے کہ مسلمان کفر کے کسی شعار کو نہ اپنائیں اسی طرح یہ بھی لازم ہے کہ غیر مسلموں کو اسلامی شعار اپنانے کی اجازت نہ دی جائے۔

تعمیرِ مسجد عبادت ہے، کافر اس کا اہل نہیں:

نیز مسجد کی تعمیر ایک اعلیٰ ترین اسلامی عبادت ہے، اور کافر کسی عبادت کا اہل نہیں۔ اس لئے کسی کافر کو: تعمیر مسجد: کا حق نہیں، کیونکہ کافر میں تعمیر مسجد کی اہلیت ہی مفقود ہے۔ قرآن کریم نے: سورۃ التوبہ: میں اس اُصول کو صاف صاف بیان فرمایا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

:ماکان للمشرکین ان یعمروا مسٰجداللّٰہ شٰھدین علیٰ انفسھم بالکفر،اولٰئک حبطت اعمالھم وفی النّارھم خٰلدون: مشرکوں کو حق نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کی تعمیر کریں درآنحالیکہ وہ اپنی ذات پر کفر کی گواہی دے رہے ہیں، اُن لوگوں کے عمل اَکارت ہو چکے، اور وہ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے۔

اس آیت میں چند چیزیں قابلِ توجہ ہیں:

اوّل یہ کہ..... یہاں مشرکین کو: تعمیر مسجد: کے حق سے محروم قرار دیا گیا، اور شرک، کفر ہی کا ایک شعبہ ہے، اس لئے یہ حکم تمام غیر مسلموں کو شامل ہیں، چنانچہ :شٰھدین علیٰ انفسھم بالکفر: میں اس کی علت کفر ہی بیان فرمائی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام مفسرینؒ نے اِس حکم کو تمام کفار کے لئے عام رکھا ہے۔

دوم یہ کہ..... شٰھدین علی انفسھم بالکفر: (درآنحالیکہ وہ اپنی ذات پر کفر کی گواہی دے رہے ہیں) میں بتایا گیا ہے کہ: تعمیر مسجد: کی اہلیت اور کفر کے درمیان منافات ہے، یہ دونوں چیزیں بیک وقت جمع نہیں ہوسکتی ہیں۔ پس جب وہ اپنے عقائدِ کفر کا خود اقرار کرتے ہیں تو گویا وہ اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ وہ: تعمیر مساجد: کے

اہل نہیں، نہ انہیں اس کا حق حاصل ہے۔

سوم یہ کہ..... اپنی ذات پر کفر کی گواہی دینے کا مطلب یہ نہیں کہ اُن کو اپنا کافر ہونا تسلیم ہے اور خود اپنے آپ کو: کافر: کہتے ہیں، کیونکہ دنیا میں کوئی کافر بھی اپنے آپ کو: کافر: کہنے کیلئے تیار نہیں۔ بلکہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایسے عقائد کا برملا اعتراف کرتے ہیں جنہیں اسلام، عقائدِ کفر قرار دیتا ہے، یعنی اُن کا کفریہ عقائد کا اظہار اپنے آپ کو کافر تسلیم کرنے کے قائم مقام ہے۔

چہارم یہ کہ..... قرآن کریم کے اس دعوے پر کہ: کسی کافر کو اپنے کفریہ عقائد پر رہتے ہوئے تعمیر مسجد کا حق حاصل نہیں: یہ سوال ہوسکتا تھا کہ کافر: تعمیر مسجد کی اہلیت سے کیوں محروم ہیں؟ اگلے جملہ میں اس سوال کا جواب دیا گیا ہے: اولئک حبطت اعمالھم: کہ اُن لوگوں کے عمل اَکارت ہیں۔

چونکہ کفر کے ہوتے ہوئے انسان کے تمام اعمال اکارت اور ضائع ہو جاتے ہیں۔ اس لئے کافر نہ صرف تعمیر مسجد: کا بلکہ کسی بھی عبادت کا اہل نہیں، یہ کفر کی دنیوی خاصیت تھی۔ اور آگے اس کی اُخروی خاصیت بیان کی گئی ہے: وفی النّار ھم خٰلدون: کہ کافر اپنے کفر کی بناء پر ہمیشہ جہنم کے مستحق ہیں۔ اس لئے اُن کی اطاعت وعبادت کا اللہ تعالیٰ جل شانہ کے نزدیک کوئی قیمت نہیں۔

پس یہ آیت اس مسئلہ میں نص قطعی ہے کہ غیر مسلم کافر تعمیر مساجد: کے اہل نہیں، اس لئے انہیں تعمیر مسجد: کا حق حاصل نہیں۔ اس سلسلہ میں مفسرین کرامؒ کی چند تصریحات ملاحظہ فرمائیں:

امام ابوجعفر محمد بن جریر طبریؒ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتے ہیں کہ مسجدیں تو اس لئے تعمیر کی جاتی ہیں کہ ان میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کی عبادت کی جائے، کفر کیلئے تو تعمیر نہیں کی جاتی۔ پس جو شخص کافر ہو، اُس کا یہ کام نہیں کہ وہ مسجدوں کی تعمیر کرے۔

امام ابوبکر احمد بن علی الجصاص الرازی الحنفیؒ لکھتے ہیں کہ مسجد کی آبادی کی دو صورتیں ہیں۔ ایک مسجد کی زیارت کرنا اور اس میں رہنا اور بیٹھنا، دوسرا اس کو تعمیر کرنا اور شکست وریخت کی اصلاح کرنا۔ پس یہ آیت اس امر کو مقتضی ہے کہ مسجد میں نہ کوئی کافر داخل ہوسکتا ہے، نہ اس کا بانی، متولی یا خادم بن سکتا ہے۔ کیونکہ آیت کے الفاظ تعمیر ظاہری وباطنی دونوں کو شامل ہیں۔

امام عربیت جاراللہ محمد بن عمر الزمخشریؒ لکھتے ہیں کہ ان کے لئے کسی طرح درست نہیں کہ وہ دو متنافی باتوں کو جمع کریں، کہ ایک طرف اللہ تعالیٰ جل شانہ کی مسجدوں کو بھی تعمیر کریں اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کی عبادت

کے ساتھ کفر بھی کریں۔اور اُن کی اپنی ذات پر کفر کی گواہی دینے سے مراد ہے اُن کے کفر کا ظاہر ہونا۔

امام فخر الدین رازیؒ لکھتے ہیں کہ: یہ آیت اس مسئلہ کی دلیل ہے کہ کفار کو مسلمانوں کی مسجدوں میں سے کسی مسجد کی تعمیر کی اجازت نہیں، اور اگر کافر اس کی وصیت کرے تو اُس کی وصیت قبول نہیں کی جائے گی۔

امام ابوعبداللہ محمد بن احمد القرطبیؒ لکھتے ہیں کہ: اندریں حالت مسلمانوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ احکامِ مساجد کے خود متولی ہوں اور کفار و مشرکین کو اِن میں داخل ہونے سے رُوک دیں۔

امام محیُ السنۃ ابومحمد حسین بن مسعود الفراء البغویؒ لکھتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ جل شانہ نے مسلمانوں پر واجب کیا ہے کہ وہ کافروں کو تعمیر مسجد سے رُوک دیں، کیونکہ مسجدیں صرف اللہ تعالیٰ جل شانہ کی عبادت کی خاطر بنائی جاتی ہیں۔پس جو شخص کافر ہو، اُس کا یہ کام نہیں کہ وہ مسجدیں تعمیر کرے۔ایک جماعت کا قول ہے کہ تعمیر سے مراد یہاں تعمیر معروف ہے، یعنی مسجدیں بنانا اور اس کی شکست و ریخت کی اصلاح و مرمت کرنا، پس کافر کو اِس عمل سے باز رکھا جائے گا، چنانچہ اگر وہ اس کی وصیت کر کے مرے تو پوری نہیں کی جائے گی۔اور بعض نے عمارت کو یہاں مسجد میں داخل ہونے اور اس میں بیٹھنے پر محمول کیا ہے۔

شیخ علاؤالدین علی بن محمد البغدادی الخازنؒ لکھتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ جل شانہ نے مسلمانوں پر واجب کیا ہے کہ وہ کافروں کو تعمیر مسجد سے منع کریں، کیونکہ مسجدیں صرف اللہ تعالیٰ جل شانہ کی عبادت کی خاطر بنائی جاتی ہیں۔پس جو شخص کافر ہو، اسے تعمیر مسجد کا حق حاصل نہیں ہے۔

تعمیر سے کیا مراد ہے؟ اس میں دو قول ہیں۔ایک یہ کہ تعمیر کے معروف معنی مراد ہیں، یعنی مسجد بنانا، اس کو پختہ کرنا، اور اس کی شکست و ریخت کی اصلاح کرنا۔پس کافر کو تعمیر سے باز رکھا جائے گا۔چنانچہ اگر کافر نے مسجد بنانے کی وصیت کی تو قبول نہیں کی جائے گی۔دوسرا قول یہ ہے کہ تعمیر سے تعمیر باطنی مراد ہے، یعنی مسجد میں داخل ہونا اور اس میں بیٹھنا۔پس کافر کو مسلمان کی اجازت کے بغیر مسجد میں آنے سے منع کیا جائے گا۔چنانچہ اگر وہ مسلمان کی اجازت کے بغیر داخل ہوا تو اُس پر تعزیز جاری ہوگی، اور اگر اجازت سے داخل ہو تو تعزیز نہیں۔

مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتی صاحبؒ لکھتے ہیں کہ: مسلمانوں پر لازم ہے کہ کافروں کو تعمیر مسجد سے رُوک دیں، کیونکہ مسجدیں تو اللہ تعالیٰ جل شانہ کی عبادت کیلئے بنائی جاتی ہیں۔پس جو شخص کہ کافر ہو، وہ ان کو تعمیر کرنے کا اہل نہیں۔اور شاہ عبدالقادر دہلویؒ لکھتے ہیں کہ علماء نے لکھا ہے کہ اگر کافر یہ چاہے کہ وہ مسجد بنا دے تو اس کو منع کرے۔

ان تصریحات سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے کافروں کو یہ حق نہیں دیا کہ وہ

مسجد تعمیر کریں۔

غیرمسلموں کی تعمیرکردہ مسجد،مسجدضرارھے:

اسلام کے چودہ سوسال کے دَور میں کبھی کسی غیر مسلم نے یہ جرأت نہیں کی کہ اپنے عبادت خانے :مسجد: کے نام سے تعمیر کرے،البتہ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں بعض غیر مسلموں نے اسلام کالبادہ اُوڑھ کراپنے آپ کومسلمان ظاہر کیا،اوراپنی عبادت گاہ کانام مسجد رکھا،قرآن کریم نے اسے:مسجدضرار: کانام دیا،اورآنحضرت ﷺ کووحی الٰہی سے اُن کے کفرونفاق کی اطلاع ہوئی تو آپ ﷺ نے اسے فی الفورمنہدم کرنے کاحکم فرمایا۔قرآن کریم کی آیت ذیل اسی واقعہ سے متعلق ہیں:

:والّذین اتّخذوا مسجدا ضرارا وّ کفرا وّتفریقا بین المؤمنین وارصادا لّمن حارب اللّٰہ ورسولہ من قبل ولیحلفنّ ان اردنا الّا الحسنیٰ ،واللّٰہ یشھدانّھم لکٰذبون،لاتقم فیہ ابدا...الیٰ قولہ.....واللّٰہ علیم حکیم:

ترجمہ: اورجن لوگوں نے اِن اغراض کیلئے مسجد بنائی کہ اسلام اورمسلمانوں کونقصان پہنچائیں،اورکفر کریں،اوراہل ایمان کے درمیان تفرقہ ڈالیں،اورایک شخص کیلئے جواللہ تعالیٰ ورسول (ﷺ) سے پہلے ہی لڑ چکا ہے، ایک کمین گاہ بنائیں اوریہ لوگ زورکی قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے بھلائی کے سواکسی چیز کاارادہ نہیں کیا،اوراللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ وہ قطعاً جھوٹے ہیں۔آپ ﷺ اس میں کبھی قیام نہ کیجئے.....اُن کی یہ عمارت جوانہوں نے بنائی،ہمیشہ اُن کے دل کا کانٹا بنی رہے گی ،مگر یہ کہ ان کے دل ہی ٹکڑے ٹکڑے ہوجائیں،اوراللہ تعالیٰ علیم وحکیم ہے۔

ان آیات سے واضح طور پرمعلوم ہوتا ہے کہ:

الف..... غیر مسلم گروہ،اسلام کے نام پر جب کوئی عمارت :مسجد: کے نام سے کھڑی کرے وہ:مسجدضرار: کہلائے گی۔

ب..... یہ غیر مسلم منافق خواہ قسمیں کھا کھا کراس تعمیر کے کتنے ہی اچھے مقاصد بیان کریں مگراللہ تعالیٰ جل شانہ کی شہادت یہ ہے کہ یہ سب جھوٹ ہے، بلکہ ایسی تعمیر کے مقاصد ہمیشہ حسب ذیل ہوں گیں۔

(1) اسلام اورمسلمانوں کوضرر پہنچانا۔

(2) عقائدِ کفر کی اشاعت کرنا۔

(3) مسلمانوں کی جماعت میں انتشار پھیلانا اورتفرقہ پیدا کرنا۔

(4) اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول ﷺ کے دشمنوں کے لئے ایک اڈا بنانا۔

ج..... چونکہ منافقوں کے یہ خفیہ منصوبے ناقابلِ برداشت ہیں، اس لئے حکم دیا گیا کہ ایسی نام نہاد مسجد کو منہدم کردیا جائے۔ تمام مفسرینؒ اور اہل سیر نے لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے حکم سے: مسجد ضرار: منہدم کردی گئی اور اسے نذر آتش کردیا گیا۔ پس منافقین کی ہر نام نہاد مسجد کا یہی حکم ہے۔

کافر ناپاک ہیں، اور مسجد میں ان کا داخلہ ممنوع ہیں:

یہ امر بھی خاص اہمیت رکھتا ہے کہ قرآن کریم نے کفار اور مشرکین کو اُن کے ناپاک اور گندے عقائد کی بناء پر نجس قرار دیا ہے، اور اس معنوی نجاست کے ساتھ اُن کی آلودگی کا تقاضا یہ ہے کہ مساجد کو اُن کے وجود سے پاک رکھا جائے۔ ارشاد خداوندی ہیں: یٰاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْااِنَّمَاالْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ فَلَایَقْرَبُوالْمَسْجِدَالْحَرَامَ بَعْدَ عَامِھِمْ ھٰذَا: اے ایمان والو! مشرکین تو نرے ناپاک ہیں، پس وہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب بھی پھٹکنے نہ پائیں۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ کافر مشرک کا مسجد میں داخلہ ممنوع ہے۔

امام ابوبکر جصاصؒ لکھتے ہیں کہ: مشرک پر نجس کا اطلاق اس بناء پر کیا گیا کہ جس شرک کا وہ اعتقاد رکھتا ہے اس سے پرہیز کرنا اسی طرح ضروری ہے جیسا کہ نجاستوں اور گندگیوں سے۔ اسی لئے ان کو نجس کہا۔ اور شرع میں نجاست کی دو قسمیں ہیں، ایک نجاست جسم اور دوم نجاست گناہ۔ اور ارشاد خداوندی: اِنَّمَاالْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ: نے بتایا ہے کہ کفار کو دخولِ مسجد سے باز رکھا جائے، اِلّا یہ کہ عذر ہو، کیونکہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ مسجدوں کو نجاست سے پاک رکھیں۔

امام محی السنۃ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ: کفار کے حق میں تمام اسلامی علاقے تین قسم پر ہیں۔ ایک حرمِ مکہ، پس کافر کو اس میں داخل ہونا کسی حال میں بھی جائز نہیں، خواہ اسلامی مملکت کا شہری ہو یا امن لے کر آیا ہو، کیونکہ ظاہر آیت کا یہی تقاضا ہے۔ اور اہل کوفہ نے ذمی کیلئے حرم میں داخل ہونے کو جائز رکھا ہے۔ اور دوسری قسم حجاز مقدس ہے، پس کافر کیلئے اجازت لے کر حجاز میں داخل ہونا جائز ہے، لیکن تین دن سے زیادہ وہاں ٹھہرنے کی اسے اجازت نہیں ہوگی۔ اور تیسری قسم دیگر اسلامی ممالک ہیں، ان میں کافر کا مقیم ہونا جائز ہے، بشرطیکہ ذمی ہو یا امن لے کر آئے، لیکن وہ مسلمانوں کی مسجدوں میں مسلمان کی اجازت کے بغیر داخل نہیں ہو سکتے۔

اس سلسلہ میں دو چیزیں خاص طور سے قابلِ غور ہیں:

اوّل: یہ کہ آیت میں صرف مشرکین کا حکم ذکر کیا گیا ہے، مگر مفسرینؒ نے اس آیت کے تحت عام کفار کا حکم

بیان فرمایا ہے، کیونکہ کفر کی نجاست سب کافروں کو شامل ہے۔

دوم: یہ کہ کافر کا مسجد میں داخل ہونا جائز ہے یا نہیں؟ اس مسئلہ میں اختلاف ہے، امام مالکؒ کے نزدیک کسی مسجد میں کافر کا داخل ہونا جائز نہیں۔ امام شافعیؒ کے نزدیک مسجد حرام کے علاوہ دیگر مساجد میں کافر کو مسلمان کی اجازت سے داخل ہونا جائز ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک بوقت ضرورت ہر مسجد میں داخل ہوسکتا ہے، لیکن کسی کافر کا مسجد کا بانی، متولی یا خادم ہونا کسی کے نزدیک بھی جائز نہیں ہے۔

نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد 9 ھجری میں بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہوا تھا، آنحضرت ﷺ نے انہیں مسجد کے ایک جانب ٹھہرایا اور مسجد نبوی ہی میں انہوں نے اپنی نماز بھی ادا کی۔

حافظ ابن قیمؒ اس واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: اس واقعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل کتاب کا مسلمانوں کی مسجدوں میں داخل ہونا جائز ہے، اور یہ کہ اُن کو مسلمانوں کی موجودگی میں اپنی عبادت کا موقعہ دیا جائے گا، اور مسلمانوں کی مسجدوں میں بھی، جبکہ یہ ایک عارضی صورت ہو، لیکن اُن کو اس بات کا موقعہ نہیں دیا جائے گا کہ وہ اس کو اپنی مستقل عادت ہی بنالیں۔

اس واقعہ کے متعلق قاضی ابوبکر ابن العربیؒ لکھتے ہیں کہ: ثمامہ کا مسجد میں داخل ہونا اور دوسری حدیث کے مطابق حضرت ابوسفیانؓ کا اس میں داخل ہونا، اِس آیت کے نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے کہ: اے ایمان والو! مشرک ناپاک ہیں، پس اِس سال کے بعد وہ مسجد حرام کے قریب نہ آنے پائیں۔

پس اللہ تعالیٰ جل شانہ نے مشرکوں کو مسجد میں داخل ہونے سے صاف صاف منع کردیا، اور دیگر مساجد سے یہ کہہ کر روک دیا کہ وہ ناپاک ہیں۔ اور چونکہ مسجد کو ہر نجاست سے پاک رکھنا ضروری ہے، اس لئے کافروں کے ناپاک وجود سے بھی اس کو پاک رکھا جائے گا، اور یہ سب کچھ ظاہر ہے جس میں ذرا بھی خفاء نہیں۔

منافقوں کو مسجد سے نکال دیا جائے:

جو شخص کفریہ عقیدہ رکھنے کے باوجود اسلام کا دعویٰ کرتا ہو تو وہ اسلام کی اصطلاح میں منافق ہے، اور منافقین کے بارے میں حکم یہ ہے کہ انہیں مسجدوں سے نکال دیا جائے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ: آنحضرت ﷺ جمعہ کے دن خطبہ کیلئے کھڑے ہوئے تو فرمایا: اے فلاں! اُٹھ یہاں سے نکل جاؤ، کیونکہ تُو منافق ہے۔ او فلاں! تُو بھی اُٹھ جا! تُو بھی منافق ہے۔ اس طرح آپ ﷺ نے ایک ایک کا نام لے کر 26 آدمیوں کو مسجد سے نکال دیا۔ سیدنا فاروق اعظمؓ کو ذرا دیر ہوگئی تھی، چنانچہ وہ اُس وقت آئے جب یہ منافق مسجد سے نکل رہے تھے، تو انہوں نے خیال کیا کہ شاید جمعہ کی

نماز ہوچکی ہے، اور وہ نماز سے فارغ ہوکر واپس جارہے ہیں، لیکن جب وہ اندر گئے تو معلوم ہوا کہ جمعہ کی نماز نہیں ہوئی، مسلمان ابھی بیٹھے ہیں۔ ایک شخص نے بڑی مسرّت سے حضرت عمرؓ سے کہا: اے عمرؓ! مبارک ہو، اللہ تعالیٰ جل شانہ نے آج منافقوں کو ذلیل ورسوا کردیا، اور آنحضرت ﷺ نے نام لے لے کر بیک بینی و دوگوش ان منافقین کو مسجد سے نکال دیا۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جو فرقہ غیر مسلم منافقانہ طور پر اسلام کا دعویٰ کرتا ہو، اُس کو مسجدوں سے نکال دینا ہی سنت نبوی ﷺ ہے۔

منافقوں کی مسجد، مسجد نہیں:

فقہائے کرامؒ نے تصریح کی ہے کہ ایسے لوگوں کا حکم مرتد کا ہے۔ اس لئے نہ تو انہیں مسجد بنانے کی اجازت دی جاسکتی ہے اور نہ ان کی تعمیر کردہ مسجد کو مسجد کا حکم دیا جاسکتا ہے۔

حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ لکھتے ہیں کہ: ایسے لوگ اگر مسجد بنائیں تو وہ مسجد نہیں ہوگی۔ چنانچہ تنویر الابصار: کے وصایا ذمی وغیرہ میں ہے کہ گمراہ فرقوں کی گمراہی اگر حدِ کفر کو پہنچی ہوئی نہ ہو تب تو وصیت میں ان کا حکم مسلمان جیسا ہے، اور اگر حدِ کفر کو پہنچی ہوئی ہو تو منزلہ مرتد کے ہیں۔

منافقوں کے مسلمان ہونے کی شرط:

یہاں یہ تصریح بھی ضروری ہے کہ کسی گمراہ فرقے کا دعویٰ اسلام کرنا، یا اسلامی کلمہ پڑھنا اس امر کی ضمانت نہیں کہ وہ مسلمان ہے بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے اُن تمام عقائد سے توبہ کا اعلان کرے جو مسلمانوں کے خلاف ہے۔ چنانچہ حافظ بدرالدین عینیؒ عمدۃ القاری شرح بخاری میں لکھتے ہیں کہ:

ان کے ذمہ یہ بھی لازم ہے کہ اسلام میں داخل ہونے کیلئے توحید و رسالت کی شہادت کے علاوہ اُن تمام عقائد ونظریات کے باطل ہونے کا اقرار کریں جو وہ مسلمانوں کے خلاف رکھتے ہیں۔

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فتح الباری شرح بخاری میں قصۂ اہل نجران کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ: قصہ اہل نجران سے دیگر مسائل کے علاوہ ایک مسئلہ یہ معلوم ہوا کہ کسی کافر کی جانب سے آنحضرت ﷺ کی نبوت کا اقرار اسے اسلام میں داخل نہیں کرتا جب تک کہ احکامِ اسلام کو قبول نہ کرے۔

علامہ شامیؒ لکھتے ہیں کہ: عیسائی فرقہ کے مسلمان ہونے کیلئے اقرار شہادتین کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے مذہب سے برأت کا اعلان کرے۔

ان تصریحات سے ثابت ہوتا ہے کہ کوئی فرقہ اُس وقت تک مسلمان تصور نہیں کیا جائے گا جب تک کہ وہ اسلام کے عقائد کے صحیح اور اپنے عقائد کے باطل ہونے کا اعلان نہ کرے، ورنہ اگر وہ اپنے کفریہ عقائد کو صحیح سمجھتا ہے اور مسلمانوں کے عقائد کو غلط تصور کرتا ہے تو وہ مسلمان نہیں، بلکہ اس کی حیثیت مرتد کی ہے۔ اور اسے اپنی عبادت گاہ کو مسجد کی حیثیت سے تعمیر کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

کسی غیر مسلم کا مسجد کے مشابہ عبادت گاہ بنانا:

اب ایک سوال اور باقی رہ جاتا ہے کہ کیا کوئی غیر مسلم اپنی عبادت گاہ کو (مسجد کے نام سے نہ سہی لیکن) وضع وشکل میں مسجد کے مشابہ بنا سکتا ہے؟ کیا اسے یہ اجازت دی جاسکتی ہے کہ وہ اپنی عبادت گاہ میں قبلہ رُخ محراب بنائے، مینار بنائے، اس میں منبر رکھے، اور وہاں اسلام کے معروف طریقے پر اذان دے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ وہ تمام اُمور جو عرفاً وشرعاً مسلمانوں کی مسجد کیلئے مخصوص ہیں کسی غیر مسلم کو اُن کے اپنانے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اس لئے کہ اگر کسی غیر مسلم کی عبادت گاہ بھی مسلمانوں کی مسجد کی وضع وشکل پر تعمیر کی گئی ہو، مثلاً: اُس میں قبلہ رُخ محراب بھی ہو، مینار بھی ہو، وہاں اسلامی اذان اور خطبہ بھی ہوتا ہو، تو ہر دیکھنے والا اُس کو: مسجد: ہی تصور کرے گا، جبکہ اسلام کی نظر میں غیر مسلم کی عبادت گاہ: مسجد: نہیں بلکہ مجمع شیاطین ہے۔

حافظ ابن تیمیہؒ سے سوال کیا گیا کہ آیا کفار کی عبادت گاہوں کو بیت اللہ کہنا صحیح ہے؟ جواب میں فرمایا: یہ بیت اللہ نہیں، بیت اللہ مسجدیں ہیں، بلکہ یہ وہ مقامات ہیں جہاں کفر ہوتا ہے، اگرچہ اُن میں ذکر بھی ہوتا ہو، پس ان مکانات کا وہی حکم ہے جو اُن کی بانیوں کا ہے، ان کے بانی کافر ہیں، پس یہ کافروں کی عبادت گاہیں ہیں۔

امام ابوجعفر محمد جریر طبریؒ: مسجد ضرار: کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ: اہل نفاق میں سے چند لوگوں نے یہ حرکت کی کہ قبا میں ایک مسجد بنا ڈالی، جس سے مقصود یہ تھا کہ وہ اس کے ذریعہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد سے مشابہت کریں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جن لوگوں نے منافقانہ طور پر: مسجد ضرار: بنائی تھی، ان کا مقصد ہی یہ تھا کہ اپنی نام نہاد مسجد کو اسلامی مساجد کے مشابہ بنائیں۔ لہذا غیر مسلموں کی جو عبادت گاہ: مسجد: کی وضع وشکل پر ہوگی وہ: مسجد ضرار: ہے، اور اس کا منہدم کرنا لازم ہے۔

علاوہ ازیں فقہائے کرامؒ نے تصریح کی ہے کہ اسلامی مملکت کے غیر مسلم شہریوں کا لباس اور اُن کی وضع قطع مسلمانوں سے ممتاز ہونی چاہئے۔ سیدنا فاروق اعظمؓ نے ملک شام کے عیسائیوں سے جو عہدنامہ لکھوایا تھا، اُس کا ایک فقرہ یہاں نقل کرتا ہوں:

اور ہم مسلمانوں کا لباس اور ان کی وضع قطع میں ان کی مشابہت نہیں کریں گے، نہ ٹوپی میں، نہ دستار میں، نہ جوتے میں، نہ سر کی مانگ نکالنے میں، اور ہم مسلمانوں کے کلام اور اصطلاحات میں بات نہیں کریں گے، اور نہ ان کی کنیت اپنائیں گے۔

قارئین کرام! آپ اندازہ فرمائیں!

کہ جب لباس، وضع قطع، ٹوپی، دستار، پاؤں کے جوتے اور سر کی مانگ تک میں کافروں کی مسلمانوں سے مشابہت گوارا نہیں کی گئی، تو اسلام کس طرح گوارا کرسکتا ہے کہ غیر مسلم کافر، اپنی عبادت گاہیں مسلمانوں کی مساجد کی شکل ووضع پر بنانے لگے۔

مسجد کا قبلہ رُخ ہونا اسلام کا شعار ہے:

اوپر عرض کیا جاچکا ہے کہ مسجد اسلام کا بلندترین شعار ہے۔ مسجد کے اوصاف وخصوصیات پر الگ الگ غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ مسجد میں ایک ایک چیز مستقل طور پر بھی شعارِ اسلام ہے، مثلاً: استقبالِ قبلہ کو لیجئے۔ مذاہبِ عالم میں یہ خصوصیت صرف اسلام کو حاصل ہے کہ اس کی اہم ترین عبادت: نماز: میں بیت اللہ شریف کی طرف منہ کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے استقبال قبلہ کو اسلام کا خصوصی شعار قرار دے کر اُس شخص کے جو ہمارے قبلہ کی جانب رُخ کر کے نماز پڑھتا ہو، مسلمان ہونے کی علامت قرار دیا ہے۔

:من صلی صلوتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا ذلک المسلم الذی له ذمة اللّٰه ورسوله، فلا تخفروا اللّٰه فی ذمته: جو شخص ہمارے جیسی نماز پڑھتا ہو، ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرتا ہو، ہمارا ذبیحہ کھاتا ہو، پس یہ شخص مسلمان ہے، جس کیلئے اللہ کا اور اس کے رسول کا عہد ہے، پس اللہ کے عہد کو مت توڑو۔

ظاہر ہے کہ اس حدیث شریف کا منشاء یہ نہیں کہ ایک شخص خواہ خدا تعالیٰ جل شانہ اور رسول ﷺ کا منکر ہو، قرآن کے قطعی ارشادات کو جھٹلاتا ہو، اور مسلمانوں سے الگ عقائد رکھتا ہو، تب بھی وہ ان کاموں کی وجہ سے مسلمان شمار ہوگا۔ بلکہ حدیث کا منشاء یہ ہے کہ نماز، استقبالِ قبلہ اور ذبیحہ کا معروف طریقہ صرف مسلمانوں کا شعار اور اُن کی مخصوص علامت ہے، جو اُس وقت کے مذاہبِ عالم سے ممتاز رکھی گئی تھی۔ پس کسی غیر مسلم کو یہ حق حاصل نہیں کہ کفریہ عقائد رکھنے کے باوجود ہمارے اس شعار کو اپنائیں۔ چنانچہ حافظ بدرالدین عینیؒ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ: ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرنا ہمارے ساتھ مخصوص ہے۔

حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں کہ: مذکورہ بالا افعال پر اکتفا کرنے کی حکمت یہ ہے کہ اہل کتاب میں سے جو لوگ توحید

کے قائل ہوں، وہ اگر چہ نماز بھی پڑھتے ہوں، قبلہ کا استقبال کرتے ہوں، اور ذبح بھی کرتے ہوں، لیکن وہ نہ تو ہماری جیسی نماز پڑھتے ہیں، نہ ہمارے قبلہ کا استقبال کرتے ہیں، اور ان میں سے بعض غیر اللہ کے لئے ذبح کرتے ہیں، بعض ہمارا ذبیحہ نہیں کھاتے، اور آدمی کی حالت، نماز پڑھنے اور کھانا کھانے سے فوراً پہلے دن پہچانی جاتی ہے، دین کے دوسرے کاموں میں اتنی جلدی اطلاع نہیں ہوتی، اس لئے مسلمان کی تین علامتیں ذکر فرمائی۔

ملا علی قاریؒ لکھتے ہیں کہ: استقبالِ قبلہ کا ذکر اس لئے فرمایا، باوجودیکہ وہ نماز میں مندرج تھا..... کیونکہ قبلہ اسلام کی سب سے معروف علامت ہے۔ کیونکہ ہر شخص اپنے قبلہ کو جانتا ہے، خواہ نماز کو نہ جانتا ہو، اور اس لئے بھی کہ ہماری نماز کی بعض چیزیں دوسرے مذاہب کی نماز میں بھی پائی جاتی ہیں، مگر ہمارے قبلہ کی جانب منہ کرنا یہ صرف ہماری خصوصیت ہے۔

ان تشریحات سے واضح ہوا کہ: استقبالِ قبلہ: اسلام کا اہم ترین شعار ہے، اور مسلمانوں کی معروف ترین علامت ہے، اسی بناء پر اہل اسلام کا لقب: اہل قبلہ: قرار دیا گیا ہے۔ پس جو شخص اسلام کے قطعی، متواتر اور مسلمہ عقائد کے خلاف کوئی عقیدہ رکھتا ہو وہ: اہل قبلہ: میں داخل نہیں، نہ اُسے استقبالِ قبلہ کی اجازت دی جاسکتی ہے۔

محراب اسلام کا شعار ہے:

مسجد کے مسجد ہونے کیلئے کوئی مخصوص شکل و وضع لازم نہیں کی گئی، لیکن مسلمانوں کے عرف میں چند چیزیں مسجد کی مخصوص علامت کی حیثیت میں معروف ہیں۔ اُن میں سے ایک مسجد کی محراب ہے، جو قبلہ کا رُخ متعین کرنے کیلئے تجویز کی گئی ہے۔

حافظ بدرالدین عینیؒ لکھتے ہیں کہ: ابوالبقاءؒ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کعبہ کی سیدھ میں رسول اللہ ﷺ کیلئے محراب بنائی، اور کہا گیا کہ یہ معاینہ کے ذریعہ ہوا، یعنی آنحضرت ﷺ کے سامنے سے پردے ہٹا دیئے گئے اور حالت آپ ﷺ پر منکشف ہوگئی، پس آنحضرت ﷺ نے کعبہ کو دیکھ کر اپنی مسجد کا قبلہ رُخ متعین کیا۔

اس سے دو امر واضح ہوتے ہیں۔ اول یہ کہ محراب کی ضرورت تعیین قبلہ کیلئے ہے، تاکہ محراب کو دیکھ کر نمازی اپنا قبلہ متعین کر سکے۔ دوم یہ کہ جب سے مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر ہوئی اُسی وقت سے محراب کا نشان بھی لگا دیا گیا، خواہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اس کی نشان دہی کی ہو یا آنحضرت ﷺ نے بذریعہ کشف خود ہی تجویز کرائی ہو۔ البتہ یہ جوف دار محراب جو آج کل مساجد میں قبلہ رُخ ہوا کرتی ہے، اس کی ابتداء حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اُس وقت کی تھی جب وہ ولید بن عبدالملک کے زمانہ میں مدینہ طیبہ کے گورنر تھے، یہ صحابہ کرامؓ و تابعینؒ کا دور تھا، اور اُس وقت سے آج تک مسجد

میں محراب بنانا مسلمانوں کا شعار رہا ہے۔

فتاویٰ قاضی خان میں ہے کہ: جہت قبلہ کسی دلیل اور علامت سے معلوم ہوسکتی ہے، اور شہروں اور آبادیوں میں قبلہ کی علامت و محرابیں ہیں جو صحابہؓ و تابعینؒ نے بنائیں۔ پس بنی ہوئی محرابوں میں ہم پر اُن کی پیروی لازم ہے۔

پس یہ محرابیں جو مسلمانوں کے مسجدوں میں صحابہ کرامؓ و تابعینؒ کے دور سے چلی آتی ہیں، دراصل قبلہ کا رخ متعین کرنے کیلئے ہیں۔ اور اُوپر گذر چکا ہے کہ: استقبالِ قبلہ: ملت اسلامیہ کا شعار ہے، اور محراب جہتِ قبلہ کی علامت کے طور پر مسجد کا شعار ہے۔ اس لئے کسی غیر مسلم کی عبادت گاہ میں محراب کا ہونا ایک تو اسلامی شعار کی توہین ہے۔ اس کے علاوہ ان محراب والی عبادت گاہوں کو دیکھ کر ہر شخص انہیں: مسجد: تصور کرے گا۔ یہ اہل اسلام کے ساتھ فریب و دغا ہے، جس کی اجازت دینے کے معنی یہ ہے کہ ہم ایک بہت بڑے مذہبی فریب کو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف روا رکھتے ہیں۔

لہذا جب تک کوئی غیر مسلم گروہ مسلمانوں کے تمام اُصول و عقائد کو تسلیم کر کے مسلمانوں کی جماعت میں شامل نہیں ہوتا تب تک اس کی: مسجد نما عبادت گاہ: عیاری و مکاری کا بدترین اڈا ہے، جس کا اُکھاڑنا لازم ہے۔

فقہائے امتؒ نے لکھا ہے کہ اگر کوئی غیر مسلم بے وقت اذان دیتا ہے تو یہ اس کے مسلمان ہونے کی علامت نہیں بلکہ یہ اسلامی اذان سے استہزاء اور مذاق ہے۔

ٹھیک اسی طرح سے ایک غیر مسلم گروہ اپنے کفریہ عقائد کا برملا اعلان کرتا ہے، اس کے باوجود وہ کلمہ بھی پڑھتا ہے، نماز بھی ادا کرتا ہے، مسجد نما عبادت گاہیں بھی بناتا ہے تو دراصل یہ مسلمانوں کے اسلامی شعار کا مذاق اُڑانے والا ٹھہرے گا۔

اذان:

مسجد میں اذان نماز کی دعوت کیلئے دی جاتی ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں کہ اذان اسلام کا بلند ترین شعار ہے۔ اور یہ کہ اسلام نے اپنے اس شعار میں گمراہ فرقوں کی مخالفت کو ملحوظ رکھا ہے۔

فتاوی قاضی خان اور البحر الرائق وغیرہ میں تصریح کی گئی ہے کہ اذان اعلامِ دین میں سے ہے، یہی وجہ ہے کہ فقہاء کرامؒ نے جہاں مؤذن کے شروط شمار کئے ہیں وہاں یہ بھی لکھا ہے کہ مؤذن مسلمان ہونا چاہئے۔

:واما الاسلام فینبغی ان یکون شرط صحة فلا یصح اذا کان کافر علیٰ ای ملة:

مؤذن مسلمان ہونے کی شرط بھی ضروری ہے، پس کافر کی اذان صحیح نہیں، خواہ کسی مذہب کا ہو۔

مسجد کے مینار:

مسجد کا ایک مخصوص شعار جو سب سے نمایاں ہے، اِس کے مینار ہیں۔ میناروں کی ابتدا بھی صحابہ کرامؓ و تابعینؒ کے زمانہ سے ہوئی۔ مسجد نبوی میں سب سے پہلے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے مینار بنوائے۔

حضرت مسلمہ بن مخلد انصاریؓ ایک جلیل القدر صحابی ہیں، حضرت امیر معاویہؓ کے زمانے میں مصر کے گورنر تھے، انہوں نے مصر کی مساجد میں مینار بنانے کا حکم فرمایا تھا۔ اُس وقت سے آج تک کسی نہ کسی شکل میں مسجد کیلئے مینار ضروری سمجھے جاتے ہیں۔

مسجد کے مینار دو فائدوں کیلئے بنائے گئے۔ اوّل یہ ہے کہ بلند جگہ نماز کی اذان دی جائے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ مینار دیکھ کر ناواقف آدمی کو مسجد کے ہونے کا علم ہو سکے۔

اگر مسجد کی معروف ترین علامت یہ ہے کہ اس میں قبلہ رُخ محراب ہو، منبر ہو، مینار ہو، وہاں اذان ہوتی ہو۔ اس لئے غیر مسلم کی عبادت گاہ میں اُن چیزوں کا پایا جانا اسلامی شعار کی توہین ہے۔ اس لئے غیر مسلموں کو: مسجد نما: عبادت گاہ بنانے سے پوری قوت سے رُوک دینا فرض ہے۔ (فتاوی بینات: ج3: ص 587 تا 603)

اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دوستوں سے محبت رکھنا اور اس کے دشمنوں سے نفرت رکھنا ایمان ہے:

اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دشمنوں سے دشمنی رکھو، اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دوستوں سے محبت رکھو۔ اگر اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دوستوں سے دوستی نہیں تو تمہیں پاس محبت نہیں، اور اگر اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دشمنوں سے دشمنی نہیں تو پاس غیرت نہیں ہے، اور یہ دونوں علامتیں ہیں ضعفِ ایمان کی اور اللہ تعالیٰ جل شانہ سے کمزور تعلق کی۔ غرض یہ کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ: عادوا اعدائہ: اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دشمنوں سے دشمنی رکھو۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دشمنوں سے دوستی رکھتے ہو؟ اور تمہیں معلوم ہے کہ دشمن سے دوستی رکھنے والا دشمن ہوتا ہے، اور دشمن کا دشمن دوست ہوتا ہے۔ گویا تم اللہ تعالیٰ جل شانہ کے دشمنوں سے دوستی کر کے اللہ تعالیٰ جل شانہ سے اپنی دشمنی کا اعلان کرتے ہو۔

تم اپنے دنیاوی تعلقات میں ایسے لوگوں سے تو قطع تعلق کر لیتے ہو جو تمہارے دشمنوں سے دوستی رکھتے ہوں، تم ان کے یہاں نہیں جاتے، کیونکہ وہ فلاں فلاں سے تعلق رکھتا ہے جس کے ساتھ تمہارے تعلقات کشیدہ ہیں، تمہاری

''انما'' اس کو برداشت نہیں کرتی کہ تم اپنے دشمنوں کے ساتھ تعلق رکھنے والوں سے تعلق رکھو۔تو ذرا سوچو.....کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی غیرت اس چیز کو کیسے برداشت کرے گی کہ تم اس کے دشمنوں سے تعلق رکھو۔

(اصلاحی مواعظ:ج 1:ص 216)

بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنا:

سوال: بدعتی امام کی اقتداء میں نماز ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: بدعتی کی اقتداء میں نماز مکروہ ہے۔(فتاوی بینات:ج 2:ص 258)

بدعتی کی امامت:

سوال: بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: فاسق اور مبتدع کی امامت مکروہ تحریمی ہے، بشرطیکہ بدعتی کی بدعت حدِ کفر تک پہنچی ہوئی نہ ہو، ورنہ اس کے پیچھے نماز ادا ہی نہیں ہوگی۔(آپ کے مسائل اور اُن کا حل:ج 3:ص 449)

فقہیہ ملت، مفکرِ اسلام، حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ کا فتوی

(شیخ الحدیث جامعہ قاسم العلوم ملتان)

شیعہ کا جنازہ پڑھنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ: غنیۃ الطالبین: میں مذہب شیعہ کے چند گروہ ذکر کئے ہیں۔

ایک گروہ کا عقیدہ ہے کہ خداوند کریم کی ذات نے حضرت علیؓ میں حلول کرلیا ہے، قرآن مجید بھی بجائے حضور اکرم ﷺ کے حضرت علیؓ پر نازل ہونا تھا لیکن حضرت جبریل علیہ السلام سے غلطی ہوگئی۔ نیز حضرت عائشہ صدیقہؓ کی عصمت کے قائل نہیں۔ اس گروہ کی میت کا جنازہ شرعاً پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: یہ گروہ جن کے مذکورہ بالا عقائد ہیں، دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔ ان کی نماز جنازہ مسلمانوں کے لئے درست نہیں۔ (فتاوی مفتی محمودؒ: ج 1: ص 243)

شیعہ تبرائی کا ذبیحہ اور اُن کے ساتھ نکاح کرنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ: اہل تشیع تبرائی کا ذبیحہ جائز ہے یا نہ؟ شیعہ تبرائی مرد کا نکاح سنی عورت سے جائز ہے یا نہ؟ اہل سنت مولوی ان کا نکاح پڑھا سکتا ہے یا نہ؟ شیعہ تبرائی مسلم ہے یا کافر یا اہل کتاب؟ شیعہ تبرائی اور سنی کا آپس میں نکاح، ولیمہ، دعوت، خیرات، صدقات، کھانا اور پینا جائز ہے یا نہ؟

جواب: جوشیعہ اُمور دین میں سے کسی مسئلہ ضروریہ کا منکر ہو مثلاً حضرت علیؓ کی الوہیت کا قائل ہو یا حضرت جبریل علیہ السلام کو وحی پہنچانے میں غلطی کرنے کا قائل ہو یا تحریف قرآن کا قائل ہو یا صحبتِ صدیق اکبرؓ کا انکاری ہو یا افک حضرت عائشہ صدیقہؓ کا قول کرتا ہو وہ کافر ہے۔اس کا ذبیحہ حرام اور مسلمان لڑکی کا اس کے ساتھ نکاح ناجائز ہے۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج1:ص246)

حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگانے والے شیعہ گروہ کے ساتھ نکاح کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ:ایک شخص نے اپنی اولاد کا رشتہ شیعہ لوگوں میں کیا ہوا ہے، جس کی تمام برادری شیعہ ہے۔اور اس کا حقیقی بھائی بھی شیعہ ہے اور اس کا کھانا پینا بھی شیعہ لوگوں کے ساتھ،اور رسومات شیعہ لوگوں کے ادا کرتا ہے۔مثلاً کڑھائی حضرت عباسؓ کی جو مشہور ہے وہ پکاتا ہے اور ان کی مجالس میں اصحاب ثلاثہؓ کو جو سب کرتے ہیں،وہ ان کو حق پر سمجھتا ہے۔اور ان کی مجلس میں شامل رہتا ہے،اور پھر اس کی اولاد بھی یقیناً شیعہ ہے۔ اور وہ ایسے شیعہ ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ پر بہتان عظیم بھی باندھتے ہیں اور اس اپنی اولاد کیلئے اہل سنت والجماعت کے آدمی سے رشتے لینا چاہتا ہے۔کیا اس کی اولاد کو اہل سنت والجماعت کا آدمی شریعت محمد ﷺ کے مطابق رشتے دے سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: واضح رہے کہ جو شیعہ ایسا ہو کہ ضروریات دین میں سے کسی بات کا منکر ہو مثلاً:اس کا عقیدہ ہو کہ (معاذ اللہ) عائشہ صدیقہؓ پر جو تہمت لگائی گئی تھی وہ صحیح ہے:و امثال ذالک: تو یہ شخص دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ بنابریں صورت مسئولہ اگر واقعی یہ شخص حضرت عائشہ صدیقہؓ پر بہتان عظیم باندھتا ہے تو اس شخص کے ساتھ مسلمانوں کا رشتہ ناطہ کرنا جائز نہیں۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج1:ص247)

محرم میں سبیلیں لگانا اور اس میں چندہ دینا اور اس کا کھانا:

سوال: محرم کے اوّل عشرہ میں جگہ جگہ سبیلیں لگائی جاتی ہیں اور نیاز بصورت کھانا بنام حضرت حسینؓ دی جاتی ہے۔کیا ان سبیلوں سے پانی پینا یا نیاز کا کھانا کھانا جائز ہے؟بعض حضرات ان دنوں میں خالصاً للہ بھی لوگوں کو پانی پلاتے ہیں،کھانا کھلاتے ہیں،لیکن یہ تخصیص کرنا کہ کونسا للّٰہی ہے اور کونسا غیر للّٰہی ہے مشکل ہے۔کیا ان سبیلوں میں جو للّٰہی ہیں کچھ عطیہ دیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: جو سبیل نذر حضرت حسینؓ لگائی گئی ہو یا کھانا نذر لغیر اللہ ہو تو اس سبیل سے پانی پینا اور یہ کھانا جائز

نہیں ہے۔البتہ کوئی خالص للہ پانی پلاتا ہو،اس کا پینا اور پلانا بھی جائز ہے،دن کی تخصیص سے پینے کا ناجائز ہونا لازم نہیں آتا،اگر چہ تخصیص بفی نفسہ:بدعت ہے۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج1:ص208)

شیعہ سے سنی لڑکی کے نکاح کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علماءدین دریں مسئلہ کہ:کسی شخص نے اپنی لڑکی کا نکاح کسی آدمی سے کرایا ہے بعد میں معلوم ہوا کہ جس سے نکاح کیا ہے وہ شیعہ ہے صحابہ کرامؓ کو گالیاں دیتا ہے،کلمہ پڑھتے وقت:لاالـــہ الاالـلّـــہ علی ولی اللّٰہ:پڑھتا ہے،اور:لااله الااللّٰه محمدرسول اللّٰه:نہیں پڑھتااور رسول اکرمﷺ کی رسالت کا انکار کرتا ہے اور وہ لڑکی بھی اس کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی۔کیااس صورت میں اس کا نکاح قائم رہے گایا نہیں؟اگر نہیں رہے گاتو وہ فوراً کسی دوسری جگہ نکاح کرسکتی ہے یانہیں؟

جواب: اگر یہ بات صحیح ہے کہ شخص مذکور حضور اکرمﷺ کی رسالت کا منکر ہے تو پھر شخص مذکور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور کافر ہے اور اہل سنت والجماعت مسلمان لڑکی اس کے نکاح سے آزاد ہے۔عدت گزرنے کے بعد یہ عورت دوسری جگہ نکاح کرنے میں مجاز ہوگی اور جب سے یہ لڑکی اس کے گھر سے علیحدہ ہو جائے تو تین حیض عدت گزار کر دوسری جگہ حسب منشاء خود مسلمان مرد سے نکاح کرسکتی ہے۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج1:ص248)

لاعلمی میں لڑکی کا نکاح شیعہ سے کردینا:

سوال: کیافرماتے ہیں علماءدین دریں مسئلہ کہ:ایک شخص نے لاعلمی کی بناپر ایک لڑکی کا رشتہ ایک شیعہ مذہب لڑکے کو دے دیا ہے۔جس کے عقائد حسب ذیل ہیں:

صحابہ کرامؓ کو سب بکنا اپنا مذہبی فریضہ سمجھتا ہے،عشرۂ محرم میں سینہ کوبی کو نجات اُخروی کا سبب یقین رکھتا ہے، عائشہ صدیقہؓ کی شان پاک میں ناپاکی کا تہمت دیتا ہے،حضور اکرمﷺ کی صرف ایک بیٹی پاک مانتا ہے،دوسری بیٹیوں کو حضور اکرمﷺ کی لڑکیاں نہیں مانتا ہے۔تو کیا:عندالشریعت شریف: لڑکی مذکورہ کا رشتہ نکاح ایسے شخص سے درست ہے یانہیں اگر درست نہیں تو بغیر طلاق کے لڑکی دوسری جگہ نکاح کرسکتی ہے یانہیں؟

جواب: مندرجہ بالا عقائد رکھنے والا شخص بوجہ انکار قرآن کریم خارج عن الاسلام ہے،لہذا اس کے ساتھ کسی مسلمان کا عقد نہیں ہوسکتا۔صورت مسئولہ میں مائی نسیم کا نکاح نابالغی میں لاعلمی کی صورت میں جو اس کے باپ نے کرایا تو یہ نکاح منعقد ہی نہیں اس لئے اب بغیر طلاق لئے اس لڑکی کا نکاح اس کی رضامندی اور اجازت کے ساتھ دوسری جگہ

کرایا جا سکتا ہے۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج 1:ص 253)

تبرائی شیعہ سے تعلقات:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماءِ دین دریں مسئلہ کہ: ایک شخص شیعہ مذہب نے کہا کہ دین کا بند حضرت علیؓ نے باندھا ہے، تم باقی اصحابؓ کا نام کیوں لیتے ہو۔ تو ایک شخص خدا بخش ولد رکھا قوم چھینہ نے کہا کہ اہل سنت کے در کے بغیر کوئی اور در بھی ہے۔ جو شخص اہل سنت کو نہیں مانتا وہ تو مسلمان بھی نہیں۔ تو اس پر بکھو خان شیعہ نے کہا کہ تم پھر ابو بکرؓ و عمرؓ کا نام کیوں لیتے ہوں؟ خدا بخش مذکور نے کہا کہ حضور ﷺ تو دونوں صحابہؓ کو اپنے ہمراہ ملا چکے ہیں۔ تو یہ بات سنتے ہی فیض قوم منکسی شیعہ نے کہا کہ میں اصحابیوں کی لڑکیوں کے ساتھ بدفعلی کرتا ہوں (العیاذ باللہ) اس میں خدا بخش نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو میں تمہیں تعزیر دکھاؤں گا۔ تو فیض نے کہا کہ میرا آلۂ تناسل توڑ لو اور جو تم نے کرنا ہے کر لو۔ تو ایسے شخص کے بارے میں شرعاً کیا حکم ہے؟ اور مسلمانوں کو ایسے شخص کے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہئے؟

جواب: ایسا شخص جس نے اصحابؓ کی شان میں گستاخی کی ہے: واجب التعزیر ہے۔ مسلمان حاکم کے ذریعہ سزا دلائی جائے۔ حاکم وقت تحقیق کرے اگر معلوم ہو جاوے کہ اس شخص نے ایسے گستاخانہ کلمات زبان سے نکالے ہیں تو سخت سزا دے تا کہ دوسروں کے لئے بھی عبرت ہو۔ 39 کوڑے تک سزا دینا جائز ہے۔

(فتاوی مفتی محمودؒ:ج 1:ص 254)

شیعہ کو سنی کے جنازہ میں شریک کرنا:

سوال: شیعہ تبرائی کا اہل سنت والجماعت کے جنازہ میں داخل ہونا جائز ہے یا نہیں اگر داخل ہو جائے تو کوئی نقص ہے یا نہیں؟

جواب: غالی شیعوں کو جنازے میں داخل نہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ یہ لوگ جنازہ میں بجائے دعا کرنے کے بددُعا کرتے ہیں۔ ان کی کتابوں میں یہی لکھا ہے۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج 1:ص 254)

مسلمان لڑکی سے شیعہ کا نکاح درست نہیں:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماءِ دین دریں مسئلہ کہ: اگر زوجین میں سے ایک سنی المذہب ہو اور دوسرا رافضی؟ اور وہ مندرجہ ذیل عقائد رکھتا ہے۔

قرآن شریف تحریف شدہ ہے،نزولِ وحی حضور ﷺ کے بجائے حضرت علیؓ پر ہوتا تھا،سبِ شیخینؓ کو جائز سمجھنا،سیدہ عائشہ صدیقہؓ کے قذف کو صحیح تصور کرنا،تو کیا اگر لڑکی کا باپ خود نکاح کر دے تو کیا یہ نکاح منعقد ہو جائے گا؟

جواب: جس آدمی کے مندرجہ بالا عقائد ہوں۔باتفاق اہل سنت والجماعت کافر دائرۂ اسلام سے خارج ہے،ایسے آدمی سے مسلمان لڑکی کا عقد نکاح درست نہیں ہے۔اور اگر غلطی سے مسلمان لڑکی کا عقدِ نکاح اس سے کر دیا گیا ہے تو وہ نکاح منعقد نہ ہوگا۔یہ لڑکی طلاق حاصل کئے بغیر دوسری جگہ عقدِ نکاح کرا سکتی ہے۔

(فتاوی مفتی محمودؒ:ج:1ص255)

شیعہ کے ساتھ نکاح کرنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ:اہل تشیع جو کہ تبرا کہتے ہیں اس سے رشتہ کرنا یعنی وہ لڑکی اپنی اہل سنت والجماعت کو دینا چاہے شرعاً کیا حکم ہے؟اہل شیعہ جو تبرا کہتے ہیں ان کے ہاں کھانا پینا کیسا ہے؟

جواب: صحابہ کرامؓ کے سبّ وشتم کرنے کو جو شخص جائز بلکہ موجبِ ثواب سمجھتے ہیں وہ اسلام سے خارج ہیں، ان سے رشتہ کرنا جائز نہیں۔مسلمان کو اِن سے کسی قسم کا رشتہ کرنا جائز نہیں۔البتہ ان کی لڑکی کا نکاح مسلمان اہل سنت والجماعت کے ساتھ باوجود مسلمان نہ ہونے کے جائز ہے۔یہ اہل کتاب کے حکم میں ہے۔بشرطیکہ وہ لڑکی خود مسلمان سنی ہے شیعہ تبرائی نہ بنی ہو بلکہ پیدائشی شیعہ ہو۔ان کے ہاتھ کا ذبیحہ بھی اہل کتاب کے ذبیحہ کے حکم میں ہو کر حلال ہوگا۔لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان کے ساتھ گھریلو خصوصی تعلقات قائم کئے جائیں۔البتہ ان سے ایسا اختلاط کرنا بھی درست نہیں جس سے مسلک میں فساد پڑھنے کا اندیشہ ہو۔اور جو شیعہ سبّ وشتم کو جائز نہ سمجھے اور سیدہ عائشہ صدیقہؓ پر تہمت نہ باندھے اور قطعاً اسلام کا انکار نہ کرے وہ مسلمان ہیں ان سے رشتہ کرنا وغیرہ تعلقات جائز ہیں البتہ وہ سنی لڑکی کا کفو نہیں ہے۔سنی لڑکی کا نکاح اس کے اولیاء کی مرضی سے ان کے ساتھ جائز ہے۔اور اولیاء کے مرضی کے بغیر جائز نہیں۔

(فتاوی مفتی محمودؒ:ج 1:ص255)

شیعہ لڑکی سے سنی مرد کا نکاح:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ:شیعہ عورت کے ساتھ سنی مرد کا نکاح جائز ہے؟

جواب: شیعہ عورت اگر کسی مسئلہ ضروریہ کی انکاری ہو مثلاً حضرت علیؓ کی الوہیت کا قائل ہو یا حضرت جبریل علیہ السلام کو وحی پہنچانے میں غلطی کرنے کا قائل ہو یا تحریف قرآن کا قائل ہو یا صحبتِ صدیق اکبرؓ کا انکاری ہو یا

سیدہ عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتا ہو یا سبِ صحابہؓ کو جائز اور کارِ خیر سمجھتا ہو، تو یہ کافرہ ہے۔ اور اس کے ساتھ سنی مرد کا نکاح جائز نہیں۔ اور اگر اسلام کے کسی مسئلہ ضروریہ کی انکاری نہ ہو، تو یہ مسلمہ شمار ہوگی اور اس کا نکاح مسلمان مرد سے جائز شمار ہوگا۔ اگر چہ ایسی شیعہ کے ساتھ بھی مناکحت نہ کی جائے۔ کیونکہ اس میں بھی متعدد شرعی قباحتیں موجود ہیں۔

(فتاوی مفتی محمودؒ: ج:1 ص 257)

صحابہ کرامؓ کو اچھا نہیں سمجھتا کہنے والے کے نکاح اور ان کے ساتھ تعلقات رکھنے کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ: مسمی زید پہلے اہل سنت والجماعت تھا کچھ عرصہ کے بعد کسی شخص نے اس سے صحابہ کرامؓ کے متعلق سوال کیا تو اس نے جواب دیا کہ میں صحابہؓ کو اچھا نہیں سمجھتا، آپ لوگ جو زور لگا سکتے ہیں لگالیں۔ اسی مجلس میں ایک اور شخص موجود تھا وہ کہتا ہے کہ آپ کی بات اچھی ہے اس پر ثابت رہنا۔ ان دونوں شخصوں کا میل جول شیعہ لوگوں سے ہیں، اور وہ دونوں شخص کلمہ بھی شیعوں کا پڑھتے ہیں، اور تعزیہ ماتم سینہ کوبی وغیرہ کرتے ہیں، ان دونوں کا نکاح سنی المذہب عورتوں کے ساتھ ہے۔ کیا ایسا الفاظ کہنے والا: عند الشرع: مسلمان رہ سکتا ہے یا نہ؟ اور ان کا سابقہ نکاح درست رہتا ہے یا فاسد ہو جاتا ہے؟ اگر ایسے لوگ ان الفاظ سے توبہ کرلیں تو کیا ان کا سابقہ نکاح درست رہے گا یا دوبارہ نکاح کرنے کی ضرورت ہوگی؟ نیز یہ دونوں شخص اہل سنت والجماعت کے مطابق نماز پڑھتے ہیں۔ دو مرد اور ایک عورت اس تمام واقعہ کے شاہد ہیں۔

جواب: شرعاً یہ دونوں شخص انتہائی فاسق اور: قریب الکفر: ہیں کہ ان کے ایمان جاتے رہنے کا اندیشہ ہے۔ لیکن جب تک کوئی کفریہ عقیدہ ان عقائدِ کفریہ میں سے جو آج کل عام شیعوں کے ہیں، مثلاً: حضرت علیؓ کی الوہیت کا قائل ہونا یا حضرت جبریل علیہ السلام کو وحی پہنچانے میں غلطی کرنے کا قائل ہونا یا تحریف قرآن کا قائل ہونا یا صحبتِ صدیق اکبرؓ کا انکاری ہونا یا سیدہ عائشہ صدیقہؓ پر تہمت کا قائل ہونا وغیرہ۔ ان کے علاوہ اور کوئی عقیدہ کفریہ نہ رکھیں تو اس وقت ان کو کافر نہیں کہا جائے گا۔ اور ان کے نکاح بھی باقی رہیں گے۔ البتہ ان کو احتیاطاً تجدیدِ نکاح کرلینی چاہئے۔ لیکن ان دونوں آدمیوں کو ان کلمات سے نیز دوسرے ان افعال کے ارتکاب سے جو کہ شیعوں کے ہیں، اور ناجائز ہیں، توبہ کرنا لازم ہے۔ اگر وہ تائب نہ ہوں تو برادری و عام اہل اسلام پر یہ فرض ہے کہ ان سے قطع تعلق کریں۔ ان کا حقہ پانی بند کریں تا آنکہ وہ تائب ہو جائیں۔ (فتاوی مفتی محمودؒ: ج 1: ص 259)

سنیوں کے امام کی شیعوں کی مجالس میں شرکت کرنا:

سوال: کیافرماتے ہیں علماءدین دریں مسئلہ کہ: کوئی امام مسجد جو کہ اہل سنت کی مسجد میں امامت کے عہدے پر فائز ہواور اسے باقاعدہ تنخواہ ہر ماہ دی جاتی ہو۔اگر وہ شیعہ کی مجالس میں شرکت کرے،نوحہ خوانی ،مرثیہ جات وغیرہ پڑھے اور اپنے عقائد سنی بتائے تو کیا ایسے امام کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جو شخص مرثیہ پڑھنا یا سننا جائز جانے اور تعزیہ نکالنا اچھا جانے اور اس میں شریک ہو،وہ سنی نہیں بدعتی اور ان کا شریک ہم خیال ہے۔قال النّبیّ ﷺ: من تشبّہ بقوم فھو منھم: ایسے شخص کی اقتداء سے احتراز لازم ہے۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج:1ص260)

سبِّ صحابہؓ کرنے والے شیعوں کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علماءِ دین دریں مسئلہ کہ:فرقہ شیعہ جب کہ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور حضور ﷺ کی نبوت،قرآن مجید کو کتاب آسمانی اور اپنا دین سمجھیں اور جزا کے قائل بھی ہو تو کیا ان کو مسلمان صاحبِ اسلام سمجھا جائیگا؟

جواب: اگر ایسا شیعہ ہو کہ توحید کے ساتھ دیگر ضروریات دین میں سے کسی کا منکر ہو مثلاً:حضرت جبریل علیہ السلام کو وحی پہنچانے میں غلطی اور خیانت کرنے کا قائل ہو یا صحبتِ صدیق اکبرؓ کا انکاری ہو یا سیدہ عائشہؓ پر تہمت لگاتا ہو:وغیر ذالک:یا سبِّ صحابہؓ کو جائز اور کارِ خیر سمجھتا ہو،ایسا شیعہ کافر ہے۔اگر اس قسم کا شیعہ غالی نہ ہو یعنی اسلام کے عقائد میں کسی عقیدہ کا منکر نہ ہو تو صرف فضیلتِ حضرت علیؓ کا قائل ہو تو یہ مسلمان فاسق ہے۔

(فتاوی مفتی محمودؒ:ج1:ص262)

قرآن مجید کے متعلق شیعوں کے عقائد اور اُن کے ساتھ مناکحت اور ان کے ذبیحہ کا حکم:

سوال: چی فرمایند علماء ومفتیان شرع مبین آن فرق اثنا عشریة که نظریات واعتقادات علیٰ حسب ذیل است:

1.....که موجوده قرآن کامل ومکمل نیست بلکه این صحیفه عثمانی است، وکامل درنزدامام مهدی میباشد،ووقتیکه آن ظهور کندآن قرآن کامل را باخود می

آورد،واین صحیفه عثمانی میسازد،وبدریابااندازد:

2.....که بعدازوفات حضوراکرمﷺتمام صحابہؓ مرتدشدند:(نعوذباللّٰه من ذٰلک الاخمسة)

3.....وچون تمام ایشان مرتدشدندلهذاسبّ کردن ایشان جائزاست:

4.....ایں که حضرت عائشہؓ زناکاربود:(اعاذناالله من هٰذاالقول)

آیاایں فرق دردائره اسلام داخل اندیاخارج اند؟اگرداخل اندآیامذبوحه آنها حلال است یاحرام؟واگرحرام است فرقه دربین اینهاواهل کتاب چیست که مذبوحه اهل کتاب حلال ونکاح بازنان ایشاں نیزصحیح است:

جواب:فرق شیعه که اومختلف اند،لهذاحکم کلی به تکفیرتمام فرق کردن مناسب نیست،البته عقائدمذکوره فی السوال موجب کفراند.هرشخصے التزام ایں عقائدکندکافرگردد نکاح بازنان ایشان جائزنباشدوذبیحه شان حرام:

(فتاوی مفتی محمودؒ:ج1:ص262)

حضرت عائشہ صدیقہؓ پر بہتان لگانے والے سے نکاح کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علماءدین دریں مسئلہ کہ:ایک سبی شیعہ جوکہ اصحاب ثلاثہؓ کوسبّ کرتا ہے،ان کو گالیاں دیتا ہےاورمنافق کہتا ہےاورعائشہ صدیقہؓ پر بہتان لگانے والا۔اورشرک کرنے والا،اور:کان مایکون: کا علم جاننے والااورقرآن اورحدیث سے صاف انکارکرنے والا۔کیاوہ شخص اللہ تعالیٰ جل جلالہ ورسول ﷺ کے قانون کے مطابق مسلمان ہے یا کافراورمشرک؟اورایک عورت جواہل سنت والجماعت عقائدرکھنےوالی ہے،اس کے ساتھ اس کا نکاح ہوسکتا ہے یانہیں؟اورنکاح بھی ناواقفیت سے نابالغی کےوقت باندھا گیاہوتو فسخ کس طرح ہوسکتا ہے؟

جواب: عائشہ صدیقہؓ پرمنافق لوگوں نےتہمت لگائی تھی،اللہ تعالیٰ جل شانہ نے:سورۃ النّور: میں عائشہ صدیقہؓ کی صفائی اوربرأت ظاہرفرمائی ہے۔اب اگرکوئی شخص عائشہ صدیقہؓ پر بہتان تراشتا ہےتووہ نصِ قرآن کے انکارکی وجہ سے کافر ہے۔اس کا نکاح باقی نہیں رہتا،مگرتحقیق لازم ہے۔اگربالتحقیق معلوم ہوکہ شیعہ مذکورکے عقائد ایسے ہی ہیں تواس کے ساتھ نکاح کے جوازکی کوئی صورت نہیں۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج1:ص264)

حضرات شیخینؓ کی خلافت کے منکر سے نکاح کرنے کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ: شیخین کریمین سیدنا ابوبکرؓ وسیدنا عمرؓ کی خلافت کا منکر اور ان کو سبّ وشتم اوران پر لعنت کرنے والا مسلمان ہے یا کافر؟ اورسنّی شیعہ متعصب شیعہ کو مسلمان سمجھنے والا مسلمان ہے یا کافر؟

جواب: شیعہ اگر ضروریات دین میں سے کسی چیز کا منکر ہو۔یعنی شیعہ غالی ہو۔حضرت جبریل علیہ السلام کو وحی پہنچانے میں غلطی کرنے کا قائل ہو یا تحریف قرآن کا قائل ہو یا صحبتِ صدیق اکبرؓ کا انکاری ہو یا عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتا ہو یا شیعہ تبرائی سبی ہو، جو سبّ صحابہؓ کو جائز اور کارِ خیر سمجھتا ہو تو ایسا شیعہ کافر ہے۔اوراس کے ساتھ مسلمان لڑکی کا نکاح ناجائز ہے۔

اور جو شیعہ قطعیاتِ اسلام میں سے کسی عقیدہ کا منکر نہ ہو،لیکن سبّ شیخینؓ کرتا ہو یا فضیلتِ حضرت علیؓ کا قائل ہو تو وہ مسلمان ہے۔لیکن مبتدع اور ضال ہے۔ایسے شیعہ کے ساتھ اگر چہ نکاح جائز ہے لیکن.....ان کے ساتھ بھی مناکحت نہ کی جائے۔کیونکہ اس میں متعدد شرعی قباحتیں موجود ہیں۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج1:ص266)

شیعہ سے ہدیہ لینے اور اُن کے ساتھ تعلقات رکھنے کی شرعی حیثیت:

سوال: کیافرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ: ایک اہل سنت والجماعت کا پڑوسی شیعہ ہے، جب وہ شیعہ کوئی اچھی چیز کھاتا ہے،یعنی چاول گوشت وغیرہ تو اپنے پڑوسی اہل سنت والجماعت کو دیتا ہے۔کیا وہ اہل سنت والجماعت کا آدمی ان چیزوں کو استعمال کرے یا نہ کرے؟ یا واپس کردے؟ یا لے کر کسی جانور کو ڈال دے؟ کیسے کرے؟

جواب: ایک دوسرے کے ہدایا وخیرات وغیرہ قبول کرنے سے چونکہ تعلقات آپس میں بڑھتے ہیں اور آپس میں محبت پیدا ہوتی ہے۔حدیث میں آتا ہے:تهادوا تحابوا او كماقال عليه السلام :اورشیعہ ایک باطل فرقہ ہے۔عموماً آج کل کے شیعہ حدِ کفر کو پہنچے ہوئے ہیں ان سے تعلقات رکھنے میں مفاسد اَغلب وکثیرہ ہیں۔اس لئے شیعوں کے ساتھ تعلقات رکھنا شرعاً جائز نہیں۔

لہٰذا اہل سنت والجماعت اپنے پڑوسی شیعہ سے خیرات وہدیہ قبول نہ کرے،علاوہ اس کے غیرت ایمانی کے بھی خلاف ہے۔اگر چہ:فی نفسہ: جائز ہے۔ان سے چاول گوشت وغیرہ ہدیہ وخیرات وغیرہ قبول نہ کرے،ان سے لے کر جانوروں کو ڈالے ایسا نہ کرے۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج1:ص273)

شیعوں سے تعلقات رکھنے کا حکم:

سوال: ہمارا کوٹھ جس میں کچھ گھر اہل شیعہ ہیں اور کچھ اہل سنت ہیں۔اب مقصد یہ ہے کہ ہم یہاں کے رہنے والے اپنے کوٹھ میں یہ تبلیغ کرتے ہیں۔کالا کپڑا پہننا مجلس عزا کرنا، پیٹنا رونا منع ہیں،اسی طرح تعزیہ نکالنا یا نذر و نیاز دینا اس کا کھانا پینا سب منع ہیں۔مطلب یہ ہے ہم سب آپس میں قریبی رشتہ دار ہیں۔مثلاً چچا، ماموں، چچا زاد بھائی ایسے اور لیکن اس مذہب کی خاطر ایک دوسرے سے بولنا چالنا بند ہے اور رشتہ داری کی لین دین یا کھانا پینا بند ہے۔ حتی کہ شیعوں نے ہم پر مقدمہ بھی کیا لیکن رب پاک جل شانہ کی مہربانی سے ہمیں فتح ہوگئی،مقصد یہ ہے کہ وہ اہل شیعہ ہیں اور ہم اہل سنت ہیں۔اس لئے ہم یہ مسئلہ آپ سے حل کرانا چاہتے ہیں۔

آپ ہمیں کیا فتوی لکھ بھیجتے ہیں کہ اب شیعوں کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے؟ آیا ان سے بولنا چالنا یا کھانا پینا یا لین دین بند کردیں یا نہیں؟ یا تو اس کوٹھ سے ہجرت کر کے دوسرے کوٹھ میں جا بسیں؟ کیا اہل سنت والے اہل شیعہ والوں کو نکاح میں لڑکی دے سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: واضح رہے جو شیعہ ایسا ہو جو کسی مسئلہ ضروریہ کا منکر ہو مثلاً حضرت علیؓ کی الوہیت کا قائل ہو یا جبریل علیہ السلام کو وحی پہنچانے میں غلطی کرنے کا قائل ہو یا تحریف قرآن کا قائل ہو یا صحبتِ صدیق اکبرؓ کا انکاری ہو یا عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتا ہو یا سبِ صحابہؓ کو جائز اور کار خیر سمجھتا ہو،تو ایسا شیعہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔اور ان کے ساتھ کسی قسم کی موالات اور دوستی رکھنا جائز نہیں۔

اور اگر وہ شیعہ اسلام کے کسی مسئلہ ضروریہ کا انکاری نہ ہو تو وہ مسلمان ہے لیکن پھر بھی تفضیلِ حضرت علیؓ اور سبِ صحابہ کرامؓ کی وجہ سے فاسق اور مبتدع ضرور ہے۔ان کے موالات سے بھی حتی الامکان مذہبی اُمور میں بچنا ضروری ہے۔بوقتِ ضرورت سلام و کلام ان کے ساتھ جائز ہے لیکن آپس میں رشتہ وغیرہ کے بارے میں بہر حال ان سے بھی اجتناب اچھا ہے۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج1:ص275)

شیعہ پیر سے بیعت کرنا اور کرنے والے کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ:ایک اہل سنت والجماعت کے مزار کا سجادہ نشین شیعہ جو کہ قرآن کو ناظرہ بھی نہیں پڑھ سکتا اس نے اپنے اہل شیعہ امامِ مسجد رکھے ہوئے ہیں۔جس کے ایک فرد نے مبینہ طور پر دیدہ دانستہ سیدنا فاروق اعظمؓ کی سخت بُری طرح غلیظ الفاظ میں توہین کی ہے اور سجادہ نشین ان کا سرکردہ سرپرست ہے۔کیا

اہل سنت والجماعت ایسے پیر کی بیعت کر سکتے ہیں؟ اور جو پہلے بیعت کر چکے ہیں وہ اس بیعت پر قائم رہ سکتے ہیں یا نہیں؟ اور اگر کوئی ایسی صورت میں قائم رہے تو کیا وہ اہل سنت میں شمار ہو سکتا ہے؟ اور وہ اپنے آپ کو سنی کہلا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: حدیث شریف میں آتا ہے: لاتسبّوا اصحابی فلموانّ احدکم انفق مثل احد ذھبا مابلغ مداحدھم و لانصیفہ: یعنی میرے صحابہ کو بُرا مت کہو۔ کیونکہ تم میں سے اگر کوئی شخص اُحد پہاڑ کے برابر سونا بھی صدقہ کر دے تو وہ ان کے ایک سیر اور نصف سیر کی برابری نہیں کر سکتا۔

اسی طرح متعدد آیات واحادیث میں صحابہ کرامؓ کی شان بیان کی گئی ہے۔ صحابہ کرامؓ کے حق میں گستاخانہ کلمات کہنا جائز اور حرام ہیں۔ ایسے لوگوں کی سرپرستی کرنے والے شیعہ سجادہ نشین کی بیعت ناجائز ہے۔ جو ایسے شیعہ سجادہ نشین سے بیعت ہوں، وہ اپنی بیعت اس سے توڑ دیں۔ جو شخص اس پیر کے شیعیت کے عقائد سے واقفیت رکھتے ہوئے اس کی بیعت پر قائم رہے اور اسے اپنا پیشوا اور مقتداء سمجھے ایسا شخص سنی نہیں کہلا سکتا۔

(فتاوی مفتی محمودؒ: ج 1: ص 277)

شیعہ کا جنازہ پڑھنا، ان کے ساتھ نکاح کرنا، اور ایسی نکاح میں شرکت کرنا اور ایسے سنی امام کی امامت کا حکم جو شیعہ کا نکاح پڑھائے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماءِ دین مندرجہ ذیل مسائل کے بارہ میں کہ: ایک مولوی صاحب جن کا تعلق اہل سنت والجماعت سے ہے، اور مذہب شیعہ کے لوگوں کا جن لوگوں کے متعلق ہمیں یقین ہے کہ وہ سبِ شیخینؓ کرتے ہیں، پورے شیعہ ہیں، ان کا نکاح کرتے ہیں، ان کے طریقہ پر پڑھتے ہیں۔ مسئلہ یہ دریافت ہے کہ اہلسنت والجماعت کا مولوی، شیعہ کا نکاح پڑھا سکتا ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو پورے طور پر وضاحت فرمائیں، اگر ناجائز ہے تو پڑھنے والے پر شریعت کوئی سزا دیتی ہے یا نہیں؟ ایسا مولوی سنیوں کو نماز پڑھا سکتا ہے یا نہیں؟ اہل سنت کا مولوی ایسے شیعہ کا جنازہ پڑھا سکتا ہے یا نہیں جو سبِ کرنے والا ہو؟ شیعہ کے نماز جنازہ میں اہل سنت والجماعت شریک ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ اسی طرح سنیوں کے جنازہ میں شیعہ شریک ہو سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: جو سبِ صحابہ کرامؓ خصوصاً حضرات شیخینؓ کرتے ہیں، اسے حلال بلکہ ثواب سمجھتے ہیں۔ ان کا جنازہ پڑھنا، ان سے نکاح کرنا وغیرہ اور پڑھنا شریک ہونا کسی سنی مسلمان کیلئے جائز نہیں۔ ایسے شخص کی امامت ناجائز ہے، ایسے شخص کو امامت سے معزول کرنا ضروری ہے۔ نیز ایسے شخص کو سنی مسلمان کے جنازہ میں شریک ہونے کی

اجازت ندی جائے۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج1:ص281)

اہل تشیع کی قربانی میں شرکت اوران سے نکاح اوراُن کا جنازہ پڑھنے کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علماءِ دین اس مسئلہ کے بارے میں؟

1.....اہل تشیع مرد سے اہل سنت عورت کا نکاح کیسا ہے؟ہوسکتا ہے یانہیں؟یااس کاعکس جائز ہے؟

2.....کیااہل سنت امام کے پیچھے اہل تشیع کھڑے ہوکرکسی میت کی نماز جنازہ ادا کرسکتے ہیں؟مفصل فرمائیں، یااس کاعکس جائز ہے؟

3.....اہل تشیع کواہل سنت اپنے ساتھ قربانی میں شریک کرسکتے ہیں یانہیں؟

4.....اہل تشیع کی مسجد میں سنی حافظ شبینہ یاختم قرآن وغیرہ پڑھ سکتا ہے یانہیں؟

5.....کسی اہل تشیع کی میت پرجبکہ وہ سکرات الموت میں مبتلا ہو،اس کی خلاصی کے لئے ہم سنی،ختم قرآن پاک کرسکتے ہیں؟یاویسے تعزیت کے لئے اہل تشیع کے گھر میں سنی،ختم قرآن پاک کرسکتے ہیں یانہیں؟

جواب: جوشیعہ اس قسم کاہوکہ ضروریات دین میں سے کسی چیز کامنکرہو،یاشیعہ غالی ہو،ابوبکرصدیقؓ کی صحبت کامنکرہویاافکِ حضرت عائشہؓ کاقائل ہویاقرآن میں تحریف کاقائل ہونو غیر ذٰلک:یاشیعہ تبرّائی سنّی ہوجو سبّ صحابہؓ کوجائزاورکارِخیر سمجھتاہو۔توایسے شیعہ کے ساتھ مسلمان لڑکی کانہ نکاح جائز ہے،نہ ان کی امامت اورقربانی میں شریک ہونا جائز ہے،اورنہ اس کانماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔اوراگراس قسم کاشیعہ نہیں تواس کے ساتھ جونکاح ہوجائے یاقربانی میں شریک ہوجائے وہ درست شمارہوگا،مگرایسے شیعہ کے ساتھ بھی مناکحت نہ کی جائے،اورقربانی جنازہ وغیرہ میں شرکت سے احتراز کیاجاوے،کیونکہ اس میں بھی متعدد شرعی قباحتیں موجود ہیں۔

(فتاوی مفتی محمودؒ:ج1:ص282)

سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کی شان میں گستاخی کرنے والوں سے تعلق:

سوال: کیافرماتے ہیں علماءِ دین دریں مسئلہ کہ: فدوی کاایک اہل تشیع کے ساتھ رشتہ ہے،میری بھتیجی اس کے گھر میں ہے،اوروہ خوداہل تشیع کے ساتھ پورااملا ہواہےاورخاص کرسیدنا امیر معاویہؓ کےحق میں بہت گستاخی کرتا ہے۔اورپردے کابالکل انکارکرتا ہے۔شرعی داڑھی کابھی منکر ہے۔آیااس شخص کے ساتھ تعلقات رکھناشریعت کی رو سے کیاہوگا؟

جواب: صورت مسئولہ میں یہ شخص فاسق ہے۔اسے سمجھایا بجھایا جائے کہ وہ اس شیعہ سے دوستی اور مذکورہ بالا بُرے کردار وعمل سے باز آجائے۔اگر یہ شخص سمجھانے کے باوجود بھی اس شیعہ کے ساتھ دوستی اور مذکورہ بالا بُرے اعمال سے باز نہیں آتا تو اس سے برادری اور عامۃ المسلمین قطع تعلق کریں تا آنکہ وہ تائب ہو جائے۔

(فتاوی مفتی محمودؒ:ج 1:ص 365)

صحابہ کرامؓ کی توہین کرنے والے کے ساتھ برتاؤ:

سوال: کیافرماتے ہیں علماءِ دین دریں مسئلہ کہ:ایک شخص صحابہ کرامؓ کے بارے میں توہین آمیز الفاظ استعمال کرتا ہے۔خاص کر سیدنا امیر معاویہؓ اور حضرت ابوسفیانؓ کے بارے میں وہ کہتا ہے(نعوذباللّٰہ من ذالک)یہ دونوں حضرات ملعون ہیں۔آیا شریعتِ مطہرہ کی رو سے یہ شخص کافر ہے یا فاسق؟اور اس کے ساتھ مسلمان عورت کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟نیز دوسرے عام مسلمان اس سے کیا برتاؤ کریں جبکہ یہ اس عقیدے کا پرچار بھی کرتا ہے؟

جواب: یہ کفر نہیں بلکہ فسق ہے قریب بہ کفر۔اور مسلمان عورت کا نکاح اس سے بنابرعدمِ کفاءت ناجائز ہے۔اور اہل اسلام پر واجب ہے کہ اس سے بالکل بائیکاٹ کریں اور متعصب قسم کا شیعہ بھی علی الاعلان اس قسم کے الفاظ نہیں کہہ سکتا،اگر کوئی کہے تو قانون کے تحت اسے گرفتار کرایا جاسکتا ہے،اور ایسے آدمی کو ہرگز ایسے الفاظ منہ سے نکالنے کا موقع نہیں دینا چاہئے۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج 1:ص 366)

شیعہ کی نماز جنازہ پڑھنے اور ایسے امام کی امامت کا حکم جو شیعہ کا نماز جنازہ پڑھائے:

سوال: کیافرماتے ہیں علماءِ دین دریں مسئلہ کہ:ایک امام نے(جو اہل تحریر کا دینی مقتداء بھی شمار ہوتا ہے)ایک شیعہ کا جنازہ پڑھایا ہے۔وہ شیعہ،سیدنا امیر معاویہؓ کو خصوصاً اور صحابہ کرامؓ کو عموماً سب کیا کرتا تھا،ہر وقت ایسا نہیں کرتا تھا،کبھی کبھی کسی مجلس میں بحث ہوتی تو اس کی زبان سے تبرا سنا گیا،اور حضرات شیخینؓ کو بھی ظالم تک کے الفاظ کہہ دیتا تھا۔اگر اس امام نے اسے مسلمان سمجھا اور اس کے جنازے کو جائز سمجھ کر پڑھایا تو کیا حکم ہے؟اور اگر محض کسی دباؤ یا دنیاوی غرض سے پڑھایا ہے تو کیا حکم ہے؟کو یا یہ امام فاسق ہے یا نہیں؟اگر فاسق ہے تو اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟مزید برآں توبہ کی کیا صورت ہے؟اعلانیہ توبہ ضروری ہے یا مخفی توبہ کافی ہے؟

جواب: واضح رہے کہ جوشیعہ امور دین میں سے کسی مسئلہ ضروریہ کا منکر ہومثلا: حضرت علیؓ کی الوہیت کا قائل ہو یا حضرت جبریل علیہ السلام کو وحی پہنچانے میں غلطی کرنے کا قائل ہو یا تحریف قرآن کا قائل ہو یا صحبتِ صدیق اکبرؓ کا انکاری ہو یا سیدہ عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتا ہو یا سبِ صحابہؓ کو جائز اور کارِ خیر سمجھتا ہو، تو یہ کافر ہے۔ اور اس کا نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔ اور اگر اسلام کے کسی مسئلہ ضروریہ کا انکاری نہ ہو تو وہ مسلمان ہے، اور اس کی نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔

صورت مسئولہ میں اگر یہ شیعہ پہلی قسم کا تھا تو اس کی نماز جنازہ پڑھانا ناجائز تھا، اور دوسری قسم کا تھا تو جائز۔ باقی یہ ایک خاص واقعہ ہے کہ مولوی صاحب نے جس شیعہ کا جنازہ پڑھا ہے وہ کس قسم کا تھا، اور مولوی نے کس بنا پر جنازہ پڑھا، تحقیق سے پتہ چل سکتا ہے لہذا سوال میں مختلف قسم کے شیعوں کے بارے میں علیحدہ حکم کا تعین تحقیق کے بعد ظاہر ہے۔ (فتاوی مفتی محمودؒ: ج1: ص280)

خلفائے ثلاثہؓ کو غاصب کہنے والے کا حکم اور ان سے تعلق رکھنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ: آدمی پہلے اہل سنت والجماعت میں تھا اب وہ شیعہ مذہب اختیار کر چکا ہے۔ اور تمام صحابہ کرامؓ کو گالی دیتا ہے اور غاصب شمار کرتا ہے۔ خصوصاً اصحاب ثلاثہؓ کو خلیفۂ ناحق اور غاصب کہتا ہے اور سخت الفاظ میں گالیاں بھی ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کو دیتا ہے اور اعلانیہ طور پر کہتا رہتا ہے کہ یہ خلیفہ غاصب تھے۔ لہذا ایسے شخص سے: السلام علیکم: کرنا یا ردِ سلام شرعاً کیسا ہے؟ برادری و رشتہ ناتا کرنا ایسے شخص کے ساتھ شرعاً اہل سنت والجماعت کو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ایسا شخص مبتدع اور فاسق ہے جو اصحابؓ کو خاص کر خلفاء ثلاثہؓ کو گالیاں بکتا ہے۔ اس کے ساتھ رشتہ ناتا جائز نہیں، تاوقتیکہ صحیح طور سے تائب نہ ہو۔ اسی طرح: السلام علیکم: اور ردِ سلام بھی اس سے ختم کر دیا جائے۔ (فتاوی مفتی محمودؒ: ج1: ص370)

شیعہ کے اسٹیجوں پر تقریر کرنے والوں سے تعلقات رکھنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ: جو شخص شیعوں کی بارگاہوں میں ان کے سٹیجوں پر تقریریں کرے، اور ان کے ساتھ لین دین رکھے۔ از روئے شرع ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر شیعوں کے مذہب اور معتقدات کو اچھا سمجھتے ہوئے ان کی مجالس میں شرکت کرے اور ان کے

سٹیجوں پر تقریریں کرے، ان کے ساتھ دوستانہ لین دین رکھے تو یہ شخص بھی شیعہ شمار کیا جائے گا اور اس کا حکم بھی ان ہی جیسا ہوگا۔ اور اگر معتقدات کو اچھا نہ سمجھتے ہوئے، ویسے ہی شرکت کر کے ان کے سٹیج پر تقریر کرے اور ان سے دوستانہ تعلقات رکھے تو یہ شخص عاصی گنہگار بنتا ہے۔ (فتاوی مفتی محمودؒ: ج 1: ص 373)

سیدنا صدیق اکبرؓ پر سیدنا حسینؓ کو فضیلت دینا اور ان سے تعلق:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ: ایک شخص نے برسرِ منبر یہ جملے کہے کہ ابوبکرؓ کی تمام نیکیاں حسینؓ کی ایک زلف پر قربان ہو۔ اور ہزاروں ابوبکرؓ، علیؓ پر قربان جائیں۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ ایسے شخص کے ساتھ لین دین اور کلام کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور ایسے شخص کے لئے شریعتِ مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: ان کلمات سے حضرت حسینؓ کی سیدنا ابوبکرؓ پر بہت بڑی فضیلت اور بڑی فوقیت معلوم ہوتی ہے اور سیدنا ابوبکرؓ کی شان میں بہت بڑی گستاخی ٹپکتی ہے۔ ایسا شخص فاسق ومبتدع ہے۔ ایسے شخص کو سمجھایا جائے۔ اور توبہ تائب ہونے پر آمادہ کیا جائے، ورنہ اس سے دوستانہ تعلقات قطع کر لئے جائیں۔ باتفاق جمیع اہل سنت والجماعت سیدنا صدیق اکبرؓ کو تمام انسانوں پر سوائے انبیاء کرام علیہم السلام کے فضیلت حاصل ہے۔

(فتاوی مفتی محمودؒ: ج 1: ص 373)

مسجد میں شیعوں کے صدقات وخیرات خرچ کرنے کا حکم:

سوال: اہل سنت والجماعت کی تعمیر مسجد پر شیعوں کی صدقات وخیرات کی رقم لگانا درست ہے یا نہیں؟

جواب: صورتِ مسئولہ میں اگر یہ شیعہ غالی ہیں اور ان کے عقائد کفر کی حد تک پہنچے ہوں مثلاً وہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے متعلق تہمت کے قائل ہوں یا سیدنا صدیق اکبرؓ کی صحبت کے منکر ہوں یا حضرت جبرئیل علیہ السلام سے وحی لانے میں غلطی کے قائل ہوں یا قرآن کریم میں تحریف کے قائل ہوں یا حضرت علیؓ کی اُلوہیت کے قائل ہوں وغیرہ تو ایسے اہل تشیع کے صدقات اور خیرات کی رقم تعمیر مسجد میں لگانا درست نہیں۔

اگر شیعہ غالی نہیں اور حضرات صحابہ کرامؓ کو سب وشتم وغیرہ نہ کرتے ہوں، محض حضرت علیؓ کی افضلیت کے قائل ہوں تو ایسے شیعوں کو اپنے قریب کر کے انہیں احسن طریقے سے اہل سنت والجماعت بننے کی ترغیب دیں اور تبلیغ کریں، نیز اس صورت میں (چونکہ کفر کی حد تک نہیں پہنچے) اس لئے ان کے صدقات وخیرات قبول کر لینا اور تعمیر مسجد میں لگانا جائز ہے۔ (فتاوی مفتی محمودؒ: ج 1: ص 598)

مسجد سے روافض کا قبضہ ہٹا کر، سنی حضرات اپنا قبضہ کرے:

سوال: ایک مسجد جو اہل سنت والجماعت کی ہے، جس پر کچھ عرصہ سے رافضیوں کا قبضہ اس وجہ سے ہوگیا تھا کہ یہ شیعہ ہیں۔اسی مسجد کے پاس کے آدمیوں نے جو کہ اہل سنت ہیں اذان دے کر باقاعدہ جماعت کرتے تھے۔ رافضی لوگ دو چار آدمی انفرادی طور پر اس مسجد میں وقتاً فوقتاً نماز ادا کرتے تھے۔اہل سنت والجماعت والے خوش ہیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔کیا اس میں اہل سنت والجماعت کی نماز ہوسکتی ہے؟

جواب: اس مسجد میں اہل سنت کی نماز صحیح ہے۔بلکہ ان کو لازم ہے کہ روافض کے قبضہ کو مکمل ہٹا کر اپنا قبضہ کریں۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج1:ص632)

مسجد کی بجلی تعزیہ کے لئے استعمال کرنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ:زید مسجد کی بجلی تعزیہ پر استعمال کرے یا نہ؟اور اگر کرایہ بھی ادا کرے تو کیا وہ کرایہ مسجد پر خرچ ہوسکتا ہے یا نہ؟قرآن مجید اور حدیث سے مسئلہ کا جواب عنایت فرماویں۔

جواب: مسجد کی بجلی وغیرہ کو کسی حرام موقع پر استعمال کرنا سخت ناروا ہے اور چونکہ تعزیہ نکالنا ناجائز ہے، کیونکہ سلف صالحینؒ کے زمانہ میں اس کا ثبوت نہیں ملتا۔نیز ان تعزیوں میں ماتم اور رباجہ نوحہ کا ارتکاب ہوتا ہے۔اس لئے موجب گناہ ہے۔بموجب حدیث:نهى رسول اللّٰه ﷺ عن المراثي (الحديث)

لہذا مسجد کی کوئی بھی چیز اس میں دینا گناہ پر مدد ہے۔قال اللّٰه تعالى: وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ:(فتاوی مفتی محمودؒ:ج:1ص795)

مسجد کے سپیکر کی بیٹری شیعوں کو میلہ کے لئے دینا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ اہل سنت والجماعت کے چند افراد نے:اہل الرفض:کو میلہ وعزا کیلئے سپیکر کی بیٹری دی جو کہ مسجد کی تھی جس پر انہوں نے سبِّ صحابہؓ وتبلیغ رفض کا پروگرام کیا۔مانعین کو ان لوگوں نے بھلا بُرا کہا۔کیا یہ لوگ اس فعلِ شنیع کے ارتکاب سے صواب کار ہوں گے یا خطا کار؟شرع مبین ان کے خلاف کیا حکم دیتی ہے؟

جواب: مسجد کے سپیکر کی بیٹری "اہل الرفض" کے میلہ میں استعمال کرنے کیلئے دینا ہرگز جائز نہیں۔ان

لوگوں پر لازم ہے کہ فعلِ مذکور پر توبہ تائب ہوں۔اور آئندہ کے لئے ہرگز ایسا کام نہ کریں۔

(فتاوی مفتی محمودؒ:ج 1:ص 796)

مسجد میں شیعہ یا مرزائی کا چندہ لگانا:

سوال: کسی شیعہ یا مرزائی وغیرہ کا چندہ مسجد کی ضروریات میں لگانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: شیعہ اگر حدِ کفر کو پہنچا ہوا نہ ہو تو اس کا چندہ مسجد میں جائز ہے، لیکن اگر وہ اہل سنت پر اس کا احسان لگائیں یا مسجد میں دخیل ہونے کا خطرہ ہو تو نہ لیا جاوے، اور اگر حدِ کفر کو پہنچ چکا ہو یا مرزائی ہو تو ان کا چندہ لینا اگر چہ فی نفسہ: مسجد میں جائز ہے، لیکن مذکورہ خطرہ کی وجہ سے ان کا بھی چندہ نہ لیا جاوے۔(فتاوی مفتی محمودؒ: ج 1:ص 811)

سیدنا حسینؓ کی سیدنا صدیق اکبرؓ پر فضیلت کا عقیدہ رکھنے والے کو امام بنانا:

سوال: ایک امام مسجد اگر لوگوں کو اس طرح کی ہدایت کرے کہ حضور اقدس ﷺ کے اصحاب....سیدنا صدیق اکبرؓ، سیدنا فاروق اعظمؓ، سیدنا عثمان غنیؓ، سیدنا علی المرتضیٰؓ ان سارے اصحابؓ سے حضرت حسینؓ کا مرتبہ بلند ہے، بلکہ یہ بھی ساتھ کہے کہ یہ سارے اصحابؓ، حضرت حسینؓ کے غلام تھے۔کیونکہ حضرت حسینؓ نے لکھ کر دیا تھا کہ آپ ہمارے غلام ہیں اور اصحابؓ نے سند سمجھ کر اپنے پاس لکھا ہوا خط قبر تک موجود رکھا۔

کیا ایسے عقائد رکھنے والے امامِ مسجد کے پیچھے اہل سنت والجماعت کی نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟

جواب: مندرجہ بالا عقیدہ محض غلط عقیدہ ہے۔اہل سنت حضرات کا متفقہ اور مسلمہ عقیدہ یہ ہے کہ سیدنا صدیق اکبرؓ وسیدنا فاروق اعظمؓ بلکہ خلفاء راشدینؓ تمام اشخاص سے افضل ہیں۔اس طرح کی ضعیف اور موضوع روایات سے استدلال کرنا علم کی نہیں بلکہ جہالت کی دلیل ہے۔ایسے شخص کو امام نہ رکھا جاوے، بلکہ فوراً معزول کر کے کسی معتمد صحیح العقیدہ عالم کو امام مقرر کیا جاوے۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج 1:ص 374)

شیعوں کے مجالس میں جانے والے کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم:

سوال: کوئی امام مسجد جو کہ اہل سنت کی مسجد میں امامت کے عہدے پر فائز ہو، اور اسے باقاعدہ تنخواہ دی جاتی ہو۔اگر وہ شیعہ کی مجالس میں شرکت کرے، نوحہ خوانی، مرثیہ جات وغیرہ پڑھے، اور اپنے عقائد سنی بتائے۔تو کیا ایسے امام کے پیچھے نماز جائز ہے کہ نہیں؟

جـــواب: جوشخص مرثیہ پڑھنا یا سننا جائز جانے اور تعزیہ نکالنا اچھا جانے اور اس میں شریک ہو، وہ سنی نہیں بدعتی اور روافض کا شریک وہم خیال ہے:قال النبی ﷺ:من تشبہ بقوم فھو منھم:ایسے شخص کی اقتداء سے احتراز لازم ہے۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج2:ص74)

شیعہ سے تعلقات رکھنے والے کی امامت کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ:ایک امام جو اس محلّہ میں لوگوں کو نماز پڑھاتا ہے اور بار بار اس کو منع کیا گیا کہ تم سنی شیعہ کے گھر روٹی نہ کھایا کرو، وہ امام روٹی کھانے سے نہیں رُکتا۔ جو امام کو روٹی دیتا ہے وہ شیعہ مذہب کا بڑا سرکردہ ہے اور سیدہ عائشہ صدیقہؓ واصحابؓ کو بکواس کرتا ہے اور ایک دفعہ کا یہ واقعہ ہے کہ مولوی سنی حنفی نے تقریر کی، اس شیعہ نے جھوٹا مقدمہ بنا کر اس حنفی مولوی کو قید کروادیا۔

کیا جو امام اس شیعہ کے گھر روٹی کھائے اور اس کو پکا مسلمان سمجھے اور محبت رکھے، ایسے امام کے پیچھے مسلمانوں کی نماز پڑھنی جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ایسے شخص کو امام بنانا جائز نہیں ہے۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج2:ص82)

صحابی رسول ﷺ کو بُرا کہنے اور اہل اسلام کو کافر کہنے والے کی امامت اور اس سے تعلقات رکھنے کا حکم:

ســـــوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ:ایک شخص کہتا ہے کہ سیدنا امیر معاویہؓ شرارتی تھے (العیاذباللّٰہ) اور اس نے کہا ہے کہ میرے نزدیک دیوبندی اور بریلوی دونوں جماعتیں کافر ہیں اور اس نے کہا ہے کہ :ض:کومشابہ:ظـــا: پڑھنے والے (یعنی جس طرح عام طور پر قاری پڑھتے ہیں) کافر ہیں اور داڑھی باریک مشین سے کٹاتا ہے اور کالا خضاب بھی داڑھی کو لگاتا ہے۔کیا شریعت کے نزدیک ان وصفوں والے آدمی کے پیچھے مسلمان کی نماز ہوجاتی ہے یا نہیں؟ اور یہ آدمی ایک جامع مسجد کا امام مقرر کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: یہ شخص جو سیدنا امیر معاویہؓ جیسے جلیل القدر صحابی کی توہین کرتا ہے اور علماء اہل سنت کو (العیاذباللہ) کافر کہتا ہے۔صحیح قرآن پڑھنے والوں کو خارج از اسلام بتلاتا ہے۔نیز عملاً اتباعِ سنت سے محروم ہے، ایسے شخص کو توبہ پر مجبور کیا جائے۔اس سے عامۃ المسلمین ہر قسم کے تعلقات شادی وغمی منقطع کردیں یہاں تک کہ تائب ہوجائے۔نہ اس

کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے اور نہ امام مقرر کیا جا سکتا ہے۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج2:ص82)

شیعہ کا سنیوں کی مسجد میں نماز پڑھنے کا حکم:

سوال: مسجد اہل سنت والجماعت کی ہے اور امام بھی اہل سنت ہے۔اس امام کے پیچھے شیعہ مذہب کا آدمی نماز پڑھ سکتا ہے؟نیز فرض نماز پڑھنے کے بعد رافضی شخص ذرا زور سے درود پڑھتا ہے،جس سے دوسروں کی نماز میں خلل آتا ہے اور باقی مقتدی اس کام کو مکروہ جانتے ہیں کہ یہ شخص ہماری نماز کو خراب کرتا ہے۔کیا باقی مقتدی یا امام اس شخص کو مسجد یا اپنے پیچھے نماز پڑھنے سے رُوک سکتے ہیں؟یا وہ شخص اس مسجد میں نماز علیحدہ پڑھے؟

جواب: اگر سکون واطمینان سے شیعہ شخص نماز پڑھے تو اس کو مسجد سے نہ رُوکا جائے۔اور اگر ایسے طریقے پر نماز وغیرہ پڑھتا ہے جس سے دوسروں کو تکلیف پہنچتی ہو،اور فتنہ کا باعث بنتا ہو تو اس کو مسجد سے رُوک دیا جائے۔

(فتاوی مفتی محمودؒ:ج2:ص83)

شیعہ کی امامت میں سنی کی نماز کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ:شیعہ امام کے پیچھے نماز پنجگانہ یا نماز جنازہ پڑھنا سنی کے لئے جائز ہے یا نہیں؟

جواب: شیعہ رافضی کے پیچھے سنی کی نماز نہیں ہوتی۔لہذا رافضی شخص کو امام نہیں بنانا چاہئے۔

فتاوی عالمگیریہ :ج 1:ص 78میں ہے کہ:ولا تجوز الصلوۃ خلف الرافضی والجھمی والمشبہ ومن تقول بخلق القرآن:(فتاوی مفتی محمودؒ:ج2:ص 84)

حضرت حسینؓ کو تمام صحابہؓ پر فضیلت دینے والے کی امامت کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ:ایک مسجد امام اگر لوگوں کو اس طرح کی ہدایت کرے کہ حضرت حسینؓ جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کے اصحابؓ ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ وعلیؓ ان سارے اصحابؓ سے امام حسینؓ کا مرتبہ بلند ہے۔بلکہ یہ بھی ساتھ کہے کہ حضور ﷺ کے یہ سارے اصحابؓ،حسینؓ کے غلام تھے۔کیونکہ حسینؓ نے لکھ کر دیا تھا کہ آپ ہمارے غلام ہیں اور اصحابؓ رسول ﷺ نے سند سمجھ کر اپنے پاس لکھا ہوا خط قبر تک موجود رکھا۔کیا ایسے عقائد رکھنے والے امام مسجد کے پیچھے اہل سنت والجماعت کی نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟

جواب: سوال میں درج کیا گیا عقیدہ ایک غلط عقیدہ ہے۔اہل سنت حضرات کا متفقہ اور مسلّمہ عقیدہ یہ ہے کہ حضرات شیخینؓ بلکہ خلفاء راشدینؓ تمام اُمت سے افضل ہیں۔اس طرح کی ضعیف اور موضوع روایات سے استدلال کرنا علم کی نہیں بلکہ جہالت کی دلیل ہے۔ایسے شخص کو امام نہ رکھا جائے۔بلکہ فوراً معزول کر کے کسی معتمد صحیح العقیدہ عالم کو امام مقرر کیا جائے۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج2:ص278)

مرزائی، پرویزی اور شیعہ عقائد والے کی امامت:

سوال: مرزائی، پرویزی اور شیعہ کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مرزائی اور پرویزی دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور ان کی امامت نادرست ہے۔شیعہ میں اختلاف ہے، فاسق ومبتدع ضرور ہیں۔لہذا ان کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے،ان کی امامت نادرست ہے۔

(فتاوی مفتی محمودؒ:ج2:ص189)

منکرِ قرآن شیعہ کی نماز جنازہ پڑھانا درست نہیں:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اہل تشیع کا جنازہ،امام اہل سنت والجماعت پڑھا سکتا ہے؟یا مقتدی اہل سنت پڑھ سکتے ہیں؟خاص کر وہ شیعہ جو منکرِ قرآن اور اصحاب ثلاثہؓ کا سبّی ہے؟

جواب: شیعہ دو قسم کے ہیں۔ایک وہ جن کے عقائد حدِ کفر تک پہنچ گئے ہوں جیسے قرآن میں تحریف کے قائل ہوں یا عائشہ صدیقہؓ پر تہمت باندھتے ہوں وغیرہ،ایسے شیعہ دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔اور ایسے شخص کی جنازہ کی نماز اصلاً درست نہیں۔کیونکہ نماز جنازہ کی شرائط میں میّت کا مسلمان ہونا بھی ہے۔

دوسرے وہ جن کے عقائد حدِ بدعت تک پہنچے ہوں جیسے کہ وہ سبِّ شیخینؓ کرتے ہوں وغیرہ،اس کا یہ حکم ہے کہ اگر اس کے جنازہ کی نماز کسی نے نہ پڑھی ہو تب تو پڑھ لینی چاہئے کیونکہ جنازہ مسلم کی فرض علی الکفایہ ہے۔اور اگر کسی نے پڑھ لی ہوں مثلاً اس کے ہم مذہب لوگ موجود ہیں اور وہ پڑھ لیں گے۔تو اس صورت میں اہل سنت ہرگز نہ پڑھیں۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج3:ص58)

کفریہ عقائد رکھنے والے شیعہ کی نماز جنازہ اہل سنت کو پڑھنا جائز نہیں:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ متوفی شیعہ ہے۔کیا اس کا جنازہ اہل سنت پڑھ سکتے ہیں؟

یا کوئی اہل سنت امام اس کا جنازہ پڑھا سکتا ہے؟ اور اگر امام مذکور کو یہ کہا جائے کہ متوفی اہل سنت ہے، حالانکہ وہ اہل تشیع ہو، یا امام مذکور کو معلوم ہو لیکن وہ دنیا داری کو دیکھ کر پڑھا دے۔ تو کیا اس صورت میں امام مذکور پر از رُوئے شریعت گناہ ہے یا نہیں؟

جواب: شیعہ کا وہ فرقہ جو سبِّ شیخینؓ نہ کرے اور اصحابؓ کو بُرا نہ کہے اور عائشہ صدیقہؓ کے افک کا قائل نہ ہو اور کوئی عقیدہ کفریہ نہ رکھتا ہوں تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جاوے اور اگر اہل سنت والجماعت بھی ان کے جنازہ کی نماز پڑھیں یا پڑھاویں تو کچھ حرج نہیں۔ لیکن جو شیعہ سبِّ شیخینؓ کرے، یا اصحابؓ کو بُرا کہے اور دیگر کوئی عقیدہ کفریہ رکھتا ہو تو اس کی نماز جنازہ پڑھنا اہل سنت والجماعت کیلئے جائز نہیں۔ (فتاوی مفتی محمودؒ: ج 3: ص 60)

مرزائیوں اور شیعوں کی نماز جنازہ پڑھانے والوں کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ مسلمانوں کے بعض چکوں میں ایک ایک یا دو دو گھر مرزائیوں اور بد دین شیعوں کے ہیں جب ان میں سے کوئی مرتا ہے تو امام مسجد ان کے چھوٹوں اور بڑوں کی نماز جنازہ پڑھاتا ہے، اور چک والے مسلمان امام کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھتے ہیں۔ امام کا نظریہ اپنا فصلا نہ ہوا کرتا ہے۔ اگر جنازہ نہ پڑھاویں تو مرزائیوں اور شیعوں کا فصلا نہ بند۔ سوال یہ ہے کہ امام اور مسلمانوں کو یہ فعل درست ہے یا کہ اس فعل سے اجتناب اور توبہ کریں؟

جواب: مرزائی جو ختم نبوت کے قطعی مسئلہ سے جو ضروریاتِ دین میں سے ہے انکار کرتے ہیں۔ نیز وہ شیعہ جو نصوصِ قرآنیہ کے منکر ہیں۔ مثلاً عائشہ صدیقہؓ کے افک کے قائل ہیں وہ اسلام سے خارج ہیں اور ان کا جنازہ پڑھنا اور پڑھانا ناجائز ہے۔ بالخصوص جب طمع دنیوی اور حرص کی وجہ سے اس فعلِ شنیع کا ارتکاب کر رہے ہوں۔ ایسے پیشِ امام اور مقتدیوں کو جو جنازہ میں شریک ہوتے ہیں سب کو توبہ کرنا لازم ہے۔ اگر پیش امام توبہ نہ کرے تو اسے امامت سے معزول کرنا واجب ہے۔ (فتاوی مفتی محمودؒ: ج 3: ص 62)

شیعہ کا جنازہ پڑھانے والے کی امامت کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ: ایک امام نے (جو اہل قریہ کا دینی مقتدا بھی شمار ہوتا ہے) ایک شیعہ کا جنازہ پڑھایا ہے۔ وہ شیعہ، سیدنا امیر معاویہؓ کو خصوصاً اور صحابہ کرامؓ کو عموماً سبّ کیا کرتا تھا، ہر وقت ایسا نہیں کرتا تھا، کبھی کبھی کسی مجلس میں بحث ہوتی تو اس کی زبان سے تبرا سنا گیا، اور حضرات شیخینؓ کو بھی ظالم تک کے الفاظ

کہہ دیتا تھا۔اگر اس امام نے اسے مسلمان سمجھا اور اس کے جنازے کو جائز سمجھ کر پڑھایا تو کیا حکم ہے؟اور اگر محض کسی دباؤ یا دنیاوی غرض سے پڑھایا ہے تو کیا حکم ہے؟ کو یا یہ امام فاسق ہے یا نہیں؟ اگر فاسق ہے تو اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟مزید برآں توبہ کی کیا صورت ہے؟اعلانیہ توبہ ضروری ہے یا مخفی توبہ کافی ہے؟

جواب: واضح رہے کہ جو شیعہ امور دین میں سے کسی مسئلہ ضروریہ کا منکر ہو مثلاً: حضرت علیؓ کی الوہیت کا قائل ہو یا حضرت جبریل علیہ السلام کو وحی پہنچانے میں غلطی کرنے کا قائل ہو یا تحریف قرآن کا قائل ہو یا صحبتِ صدیق اکبرؓ کا انکاری ہو یا سیدہ عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتا ہو یا سبِ صحابہؓ کو جائز اور کارِ خیر سمجھتا ہو، تو یہ کافر ہے۔اور اس کا نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔اور اگر اسلام کے کسی مسئلہ ضروریہ کا انکاری نہ ہو تو وہ مسلمان ہے، اور اس کی نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔

صورت مسئولہ میں اگر یہ شیعہ پہلی قسم کا تھا تو اس کی نماز جنازہ پڑھانا ناجائز تھا، اور دوسری قسم کا تھا تو جائز۔ باقی یہ ایک خاص واقعہ ہے کہ مولوی صاحب نے جس شیعہ کا جنازہ پڑھا ہے وہ کس قسم کا تھا، اور مولوی نے کس بنا پر جنازہ پڑھا، تحقیق سے پتہ چل سکتا ہے۔لہذا سوال میں مختلف قسم کے شیعوں کے بارے میں علیحدہ حکم کا تعین تحقیق کے بعد ظاہر ہے۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج3:ص64)

شیعہ کا جنازہ پڑھانے والے کی امامت کا حکم:

سوال: ایک سنی امام جو کہ کم تعلیم رکھتا ہے۔اس کو اہل سنت والجماعت کے چند آدمیوں نے کہا کہ شیعہ کا جنازہ سنی امام پڑھا سکتا ہے، اس امام کو اس مسئلے میں تحقیق نہیں تھی تو سنی امام نے مقتدیوں کے ساتھ شیعہ کا جنازہ پڑھایا اور اس جنازہ میں کوئی شیعہ شریک نہیں تھا۔

اب بعض لوگ کہتے ہیں کہ جنازہ پڑھانے والے سب کے نکاح ٹوٹ جاتے ہیں اور اس امام کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے، نہ یہ امام کسی کا نکاح پڑھا سکتا ہے۔جب تک کہ اپنا نکاح دوبارہ نہ کرائے، اس امام نے شیعہ کا جنازہ پڑھانے کے بعد امامت بھی کرائی ہے اور نکاح بھی پڑھاتے ہیں۔شرع میں کیا حکم ہے؟

جواب: شیعہ اگر اُمورِ دین میں سے کسی مسئلہ ضروریہ کا منکر ہو تو وہ کافر ہے اور ایسے شیعہ کا نماز جنازہ پڑھانا جائز نہیں، گناہ ہے۔لیکن جنازہ پڑھانے سے یا جنازہ میں شریک ہونے سے کسی کا نکاح نہیں ٹوٹتا، سب کے نکاح بدستور باقی ہیں۔امام نے لاعلمی میں ایسا کیا ہے، اس کو تو بتائب ہو جانا چاہئے، اس کی امامت جائز ہے۔

(فتاوی مفتی محمودؒ:ج3:ص66)

سنّی شیعہ کے جنازہ کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اہل تشیع کا جنازہ،امام اہل سنت والجماعت پڑھا سکتا ہے؟یا مقتدی اہل سنت پڑھ سکتے ہیں؟خاص کر وہ شیعہ جو منکرِ قرآن اور اصحاب ثلاثہؓ کا سنّی ہے؟

جواب: شیعہ دو قسم کے ہیں۔ایک وہ جن کے عقائد حدِ کفر تک پہنچ گئے ہوں جیسے قرآن میں تحریف کے قائل ہوں یا عائشہ صدیقہؓ پر تہمت باندھتے ہوں وغیرہ،ایسے شیعہ دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔اور ایسے شخص کی جنازہ کی نماز اصلاً درست نہیں۔کیونکہ نماز جنازہ کی شرائط میں میّت کا مسلمان ہونا بھی ہے۔

دوسرے وہ جن کے عقائد حدِ بدعت تک پہنچے ہوں جیسے کہ وہ سبِّ شیخینؓ کرتے ہوں وغیرہ،اس کا یہ حکم ہے کہ اگر اس کے جنازہ کی نماز کسی نے نہ پڑھی ہو تب تو پڑھ لینی چاہئے کیونکہ جنازہ مسلم کی فرض علی الکفایہ ہے۔اور اگر کسی نے پڑھ لی ہوں مثلاً اس کے ہم مذہب لوگ موجود ہیں اور وہ پڑھ لیں گے۔تو اس صورت میں اہل سنت ہرگز نہ پڑھیں۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج3:ص67)

شیعہ کے جنازہ میں اہل سنت کی شرکت کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک جنازہ شیعہ کا ہے۔جنازہ پڑھنے کے لئے شہر داری یا اَخلاقی کے طور پر اہل سنت بھی موجود ہیں۔اہل سنت،اہل شیعہ کو کہتے ہیں کہ جنازہ ہم کو پہلے پڑھنے دیویں لیکن شیعہ کہتے ہیں کہ ہمارا جنازہ ہیں۔خود پہلے پڑھیں گے،تم بعد میں پڑھ لینا۔اب بعض آدمی اہل سنت کے کہتے ہیں کہ ہم جنازہ پہلے پڑھ سکتے ہیں،بعد میں نہیں پڑھ سکتے۔اور بعض کہتے ہیں کہ بعد میں بھی ہم جنازہ پڑھ سکتے ہیں۔

آیا ہم جنازہ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ان کے پڑھ لینے کے بعد پڑھ سکتے ہیں؟اگر پڑھ سکتے ہیں تو پہلے اگر پہلے نہیں پڑھنے دیتے تو ان کے پڑھ لینے کے بعد پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: اگر اس شیعہ میت کے عقائد حدِ کفر کو پہنچے ہوئے تھے،ضروریات دین میں سے کسی مسئلہ کا منکر تھا۔تو پھر تو اہل سنت اس کا جنازہ نہ پہلے پڑھ سکتے ہیں نہ بعد میں۔اور اگر محض تفضیلی شیعہ تھا اور مسلمان تھا اور پڑھانے والا امام بھی تفضیلی شیعہ ہے تو پھر تو اُن کے ساتھ مل کر جنازہ پڑھنا چاہئے،بعد میں نہیں۔اور اگر مرنے والا مسلمان تھا اور اس کا جنازہ پڑھنے والا عقائدِ کفریہ رکھتا ہے تو پھر آپ اہل سنت اس میت کا جنازہ پہلے بھی پڑھ سکتے ہیں اور بعد میں بھی۔لیکن

اس کے پیچھے نہیں پڑھ سکتے۔

آج کل اس فرقہ کے لوگوں کے عقائد اچھے نہیں۔اس لئے ان کے جنازہ میں شرکت نہ پہلے کرنی چاہئے اور نہ بعد میں۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج3:ص68)

شیعہ کا جنازہ پڑھانے والے کی امامت کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اہل سنت والجماعت کے ایک مولوی نے جان بوجھ کر شیعہ کی نماز جنازہ پڑھائی ہے، کیا یہ جائز ہے یا نہیں؟ اگر ناجائز ہے تو شریعت نے کیا سزا رکھی ہے؟ جس دن اس مولوی نے شیعہ کا جنازہ پڑھایا ہے اسی دن سے عوام اہل سنت والجماعت نے اس کو امامت سے علیحدہ کر دیا ہے، اب اگر اس امام کو دوبارہ رکھا جاوے تو کس طرح رکھا جائے؟ اور عوام اہل سنت جنہوں نے اس جنازہ میں شرکت کیا، ان کیلئے کیا حکم ہے؟ کیا شیعہ کے ساتھ کھانا پینا، شادی بیاہ، موت زندگی، دوستانہ، لین دین ان لوگوں سے جائز ہے یا ناجائز؟ اب یہ امام، اہل سنت سے معافی مانگتا ہے لیکن ابھی معافی وغیرہ کوئی نہیں دی گئی، آپ کے فتوی کا انتظار میں ہے۔

جواب: شیعہ کا نماز جنازہ پڑھانا جائز نہیں، آج کل کے شیعہ حضرات شیخینؓ کو سب بکنا ثواب خیال کرتے ہیں، اور حضرت عائشہؓ کے متعلق افتراء باندھتے ہیں، اس لئے ان کے کفر پر آئمہ کرامؒ کا اتفاق ہے۔حضرت عائشہ صدیقہؓ کی برأت قرآن میں منصوص ہے، اس لئے افک کا قائل ہونا قرآن کریم کی آیات کا انکار ہے، جو بالاتفاق کفر ہے۔

ایسے شخص کو جو جنازہ کی امامت کراتا ہے اس پر توبہ کرنا لازم ہے، اگر توبہ کرلیں اور یقین ہو جاوے کہ وہ دل سے تائب ہوا ہے تو اس کی توبہ مقبول ہے، اسی طرح باقی شرکاء بھی توبہ کرلیں۔

باقی شیعوں کے ساتھ مودّت دوستی نہیں رکھنی چاہئے، صحابہ کرامؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کے دشمنوں کے ساتھ کیا دوستی ہوسکتی ہے۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج3:ص70)

اثنا عشری شیعہ کا جنازہ پڑھانے والے کی امامت کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء اس مسئلہ میں کہ زید نے ایک شیعہ اثنا عشری کا جنازہ پڑھایا ہے اور اس بارے میں مولانا شبیر احمد عثمانی صاحبؒ کا فعل بطور دلیل پیش کرتا ہے، کہ مولانا شبیر احمد عثمانی صاحبؒ نے بانی پاکستان محمد علی جناح کا جنازہ پڑھایا تھا جو کے ایک شیعہ تھا۔جس شخص کا زید کہتا ہے کہ میں نے جنازہ پڑھایا ہے اس کا اور محمد علی جناح کا عقیدہ ایک ہے تو اگر محمد علی جناح کا جنازہ پڑھانے سے مولانا شبیر احمد عثمانی صاحبؒ پر کوئی جرم از روئے شریعت عائد

نہیں ہوتا تو مجھ پر بھی کوئی جرم نہیں۔اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید کا مولانا شبیر احمد عثمانی صاحبؒ کے فعل سے دلیل پکڑنا صحیح ہے یا نہیں؟ اور زید کا شیعہ اثنا عشری کا جنازہ پڑھانا از روئے شریعت جرم ہے یا نہیں؟ کیا اس قسم کے جرم سے زید کی امامت میں کوئی فرق آتا ہے؟ اگر زید کسی مسجد کا امام ہو تو اس کی اقتداء میں نماز کیسی ہے؟

جواب: موجودہ وقت میں پاکستان کے شیعہ صحابہ کرامؓ کے سب (گالی دینے) کو حلال موجب ثواب سمجھتے ہیں، اس لئے یہ اسلام سے خارج ہے، ان کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں، پیش امام مذکور دینی غیرت سے محروم ہے، ایسے شخص کی امامت جائز نہیں، اسے معزول کر دینا واجب ہے، حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی صاحبؒ کے فعل سے استدلال صحیح نہیں ہے وہ اپنے فعل کے خود ذمہ دار ہے، ان کا فعل شرعی حجت نہیں۔(فتاوی مفتی محمودؒ: ج3: ص 71)

شیعہ اور سنیوں کا نمازِ جنازہ میں مخلوط کھڑا ہونا:

سوال: سنی یا شیعہ میت کا مخلوط جنازہ جائز ہے یا نہیں؟ یا یکے بعد دیگرے الگ الگ فریقین اپنے اپنے امام کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: شیعہ کا وہ فرقہ جو سبِّ شیخینؓ نہ کرے اور اصحابؓ کو بُرا نہ کہے اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کے افک کا قائل نہ ہو اور کوئی عقیدہ کفریہ نہ رکھتا ہو تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے اور اگر اہل سنت والجماعت بھی ان کے جنازہ کی نماز پڑھیں یا پڑھائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔لیکن..... پاکستان کے شیعہ ایسے نہیں ہے۔اس لئے مطلقاً.....سنی اور شیعہ کا جنازہ ضروری ہے کہ علیحدہ علیحدہ پڑھے۔(فتاوی مفتی محمودؒ: ج3: ص 303)

اگر شرعی طریقہ پر ایجاب وقبول نہ ہوا ہو تو نکاح نہیں ہوا، متعہ شرعاً حرام و ناجائز ہے:

سوال: ایک عورت شیعہ تھی کہ جس کا خاوند بھی شیعہ تھا۔وہ خاوند مر گیا۔بعد ازاں اس کے دیور نے اُسے مجبور کر کے اس سے متعہ کرالیا اور اس سے دو بچے بھی پیدا ہوئے۔اس کے بعد اس عورت نے شیعہ مذہب اور رسوم سے توبہ کر لی اور صحیح اسلامی سنی العقیدہ ہو گئی۔اور اس نے اب ایک سنی العقیدہ شخص سے نکاح کر لیا۔کیا اس کا متعہ جائز رہا یا نہیں؟

جواب: صورتِ مسئولہ میں اگر شرعی طریقہ سے گواہوں کی موجودگی میں ایجاب وقبول کے ساتھ نکاح نہیں

ہوا بلکہ ایجاب وقبول کے بغیر متعہ کیا ہو یا گواہوں کی غیر موجودگی میں متعہ کیا ہو تو یہ متعہ شرعاً ناجائز اور حرام ہے اور دوسرے شخص سے جو شرعی طریقہ سے نکاح کیا ہے۔ وہ جائز اور صحیح ہے۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج4:ص140)

شیعہ تبرائی ہو تو اس کے ساتھ مناکحت جائز نہیں ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک لڑکی اہل سنت کی رافضی تبرائی نے اغوا کر کے نکاح کرلیا ہے۔ جب لڑکی واقف مذہب ناکح سے ہوئی، اپنے میکے میں جا کر اظہار تاسف کیا۔ اب لڑکی بمع رشتہ داران یعنی باپ وغیرہ کے خواہاں ہیں کہ اس لڑکی کا کسی دوسری جگہ نکاح کردیں۔ آیا شرعاً پہلا نکاح نافذ ہے یا نہیں؟ اگر نافذ ہے تو ولی کو حقِ اعتراض ہے یا نہیں؟ اگر حق ہے تو تفریق کے بعد عدت کی ضرورت ہے یا نہیں؟

جواب: اگر شیعہ تبرائی ہو جو تبرا کو جائز کہے یا اور کسی مسئلہ ضروریہ کا انکاری ہو تو یہ کافر ہے اور اس کے ساتھ مسلمان عورت کا نکاح سرے سے ہوا ہی نہیں اور وہ دوسری جگہ نکاح کرسکتی ہے۔ مسئلہ ضروریہ کا انکار، مثلاً حضرت علیؓ کی الوہیت کا قائل ہو یا حضرت جبریل علیہ السلام کو وحی پہنچانے میں غلطی کرنے کا قائل ہو یا تحریف قرآن کا قائل ہو یا صحبتِ صدیق اکبرؓ کا انکاری ہو یا عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتا ہو یا سبِ صحابہؓ کو جائز اور کارِ خیر سمجھتا ہو: هكذا في الشاميه باب الردة: اور اگر اسلام کے کسی مسئلہ ضروریہ کا انکاری نہ ہو تو یہ مسلمان شمار ہوگا اور اس کا نکاح مسلمان عورت سے جائز شمار ہوگا۔

لیکن صورت مسئولہ میں چونکہ لڑکی نے بغیر اجازت ولی کے شیعہ شخص کے ساتھ نکاح کرلیا ہے، اور شیعہ، سنی عورت کا کفو نہیں ہے۔ لہٰذا لڑکی کے والد کی عدمِ رضامندی کی صورت میں قولِ مفتی بہ کے مطابق یہ نکاح کالعدم شمار ہوگا اور لڑکی عدت شرعیہ گزار لینے کے بعد دوسری جگہ نکاح کرسکتی ہے۔ ہاں اگر والد نے صراحتاً یا دلالۃً رضامندی ظاہر کی ہو، اور شیعہ حدِ کفر تک نہ پہنچا ہوا ہو، جس کی تفصیل اوپر کردی گئی ہو تو اس کا نکاح جائز شمار ہوگا۔

(فتاوی مفتی محمود:ج4:ص581)

شیعہ اگر اُمورِ دین میں سے کسی ایک امر کا منکر ہو تو اس کے ساتھ رشتہ جائز نہیں ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ایک سنی مذہب نے اپنی نابالغہ لڑکی کا نکاح ایک شیعہ لڑکے کے

کے ساتھ کر دیا۔اب وہ لڑکی بالغہ ہو چکی ہے اور سنی مذہب ہے اور باپ کے نکاح سے خلاصی چاہتی ہے اور لڑکا اعلانیہ شیعہ ہے اور اپنی شیعہ برادری کے ساتھ سب مذہبی مراسم میں اعلانیہ شریک رہتا ہے۔ایسے نکاح کا:عـنـد الشـرع: کیا حکم ہے؟ کیا لڑکی مذکورہ اس نکاح سے منحرف ہو کر دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

جـواب: واضح رہے کہ جو شیعہ امور دین میں سے کسی مسئلہ ضروریہ کا منکر ہو مثلاً:حضرت علیؓ کی الوہیت کا قائل ہو یا جبریل علیہ السلام کو وحی پہنچانے میں غلطی کرنے کا قائل ہو یا تحریف قرآن کا قائل ہو یا صحبتِ صدیق اکبرؓ کا انکاری ہو یا عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتا ہو یا سبِّ صحابہؓ کو جائز اور کارِ خیر سمجھتا ہو،تو یہ شیعہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اور اس کے ساتھ مسلمان سنی لڑکی کا نکاح جائز نہیں۔

اور اگر شیعہ امور دین میں سے کسی مسئلہ ضروریہ کا منکر نہ ہو،صرف فضیلتِ حضرت علیؓ کا قائل ہو اور رسوم وبدعات میں شریک ہوتا ہو،وہ فاسق ہے۔اس کے ساتھ سنی لڑکی کا نکاح نہ کیا جائے،لیکن اگر کیا گیا تو وہ منعقد ہو جاتا ہے۔پس صورت مسئولہ میں تحقیق لازم ہے اور عقائد معلوم ہونے کے بعد اس نکاح کے بارے میں فتوی دیا جا سکتا ہے۔

(فتاوی مفتی محمود:ج4:ص582)

شیعہ بیوی کے مسلمان ہونے کے بعد خاوند پر تین ماہ تک اسلام پیش کیا جائے،انکار پر عورت آزاد ہے:

سـوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ:فریقین قریبی رشتہ دار ہیں اور دونوں اہل شیعہ تھے،لڑکی والے اہل سنت والجماعت ہو رہے ہیں،تقریباً تین سال ہو گئے ہیں اور لڑکے والے شیعہ ہیں لڑکے اور لڑکی کا نکاح چھوٹی عمر میں ہوا تھا،اب لڑکی اہل سنت والجماعت کی ہے اور لڑکا شیعہ ہے،لڑکی والے دوسری جگہ نکاح کر سکتے ہیں یا نہیں؟ اور عائشہ صدیقہؓ کے متعلق جو تہمت لگائی گئی تھی،یہ لڑکا اور اس کا خاندان اس تہمت کا قائل ہیں۔لڑکے کی عمر اس وقت دس سال ہے اور لڑکی بالغ ہو چکی ہے؟

جواب:وفی الدرالمختار من الشامیۃ:واذااسلم احدالزوجین الی قولہ عرض الاسلام علی الآخر ان اسلم فبھا والا بان ابی او سکت فرق بینھما ولو کان الزوج صبیا ممیزا اتفاقاً علی الاصح:

روایت بالا سے معلوم ہوا ہے کہ لڑکی مذکورہ کے خاوند کے متعلق:دارالاسـلام:میں قانون یہی ہے کہ اس پر

اسلام کو پیش کیا جاتا۔ پس اگر وہ مسلمان ہو جاتا تو یہ بیوی اس کو مل جاتی لیکن موجودہ قوانین میں جبکہ یہ بات نہیں ہے۔ اس لئے یہ لڑکی مسلمان ہونے کے تین ماہ بعد اس کے نکاح سے آزاد ہوگی۔ کیونکہ اگر خاوند پر: عرض اسلام: نہ ہو سکتا ہو، وہاں تین ماہ ہی کو قائم مقام تفریق کے گردانا جاتا ہے۔ چونکہ یہ لڑکی: غیر مدخول بھا: ہے اس لئے وہ بغیر انتظارِ عدت کے دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔

فتاوی عالمگیری: میں ہے: واذا اسلم احد الزوجین الی قوله فالبینونة امابعرض الا سلام علی الآخر او بانقضاء ثلث حیض کذا فی العتابیة: لڑکی کے والدین جبکہ مسلمان ہو چکے ہیں اس لئے ان کی متابعت میں ان کی نابالغ اولاد بھی مسلمان تصور ہوگی۔

ھوالمصوب:

بشرط صحتِ واقعہ تین حیض (ماہواریوں) کے گزرنے کے بعد اس عورت کو دوسری جگہ نکاح کرنا جائز ہوگا۔ تین ماہ کا اعتبار نہیں ہوگا، بلکہ تین حیض کا اعتبار ہے۔ جواب اس ترمیم کے ساتھ صحیح ہے۔ (فتاوی مفتی محمود: ج 4: ص 583)

وہ شیعہ جو تحریفِ قرآن کا قائل ہو، اس سے مناکحت جائز نہیں ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ: ایک لڑکی و ایک لڑکے کا چھوٹی عمر میں عقدِ نکاح ہو چکا ہے۔ (مگر لڑکا جوان ہو کر سنی شیعہ ہو گیا ہے) وہ بد بخت..... شیخینؓ کو اعلانیہ سب کرتا ہے اور بالتحقیق یہ بات بھی ثابت ہو چکی ہے کہ وہ نالائق افکِ عائشہ صدیقہؓ کا بھی قائل ہیں اور اس کی منکوحہ موحدۃ صحیح العقیدہ ہے اور شیعہ مذہب کو نہایت بدترین طریق سمجھتی ہے۔ کیا ان وجوہ کے ہوتے ہوئے ان کا نکاح باقی ہے یا نہیں؟ نیز ابھی تک رخصتی بھی نہیں ہوئی ہے۔

جواب: واضح رہے کہ جو شیعہ امور دین میں سے کسی مسئلہ ضروریہ کا منکر ہو مثلاً: حضرت علیؓ کی الوہیت کا قائل ہو یا جبریل علیہ السلام کو وحی پہنچانے میں غلطی کرنے کا قائل ہو یا تحریف قرآن کا قائل ہو یا صحبتِ صدیق اکبرؓ کا انکاری ہو یا عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتا ہو یا سبِ صحابہؓ کو جائز اور کارِ خیر سمجھتا ہو، تو یہ شیعہ کافر ہے۔

لہٰذا صورت مسئولہ میں ارتدادِ زوج کی وجہ سے زوجین میں فرقت واقع ہو گئی ہے۔ کما فی الھدایة مع فتح القدیر: واذا ارتد احد الزوجین عن الاسلام وقعت الفرقة بغیر طلاق: اور چونکہ عورت: غیر مدخول بھا: ہے، اس لئے بغیر عدت گزارنے کے دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔ نیز زوجِ مرتد کے ذمہ نصف مہر ادا

کرنا بھی واجب ہے۔کمافی الھدایہ مع فتح القدیر:ثم ان کان الزوج ھوالمرتد فلھا کل المھر ان دخل بھا ونصف المھر لم یدخل بھا،الخ:

ھوالمصوب:

کسی ثالث کے سامنے تحقیق کرلی جائے۔اگر واقعہ اسی طرح ثابت ہواتو جواب بالا پر عمل کیا جائے۔

(فتاوی مفتی محمود:ج4:ص584)

شیعہ خوارج اور فساق سے رشتہ میں اجتناب بہتر ہے:

سوال: کیافرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ:ایک شخص نے ایک مجمع میں ایک شخص کو اپنی لڑکی دینے کا وعدہ کیااور دعائے خیر ہوئی۔اب وہ شخص لڑکی نہیں دینا چاہتا،اس لئے کہ جس شخص سے وعدہ کیا ہے وہ شیعہ ہے۔کیا ازروئے شرع اس صورت میں ایفائے عہد ضروری ہے؟

جواب: ایفائے عہد جبکہ کوئی شرعی قباحت لازم نہ آتی ہوضروری ہے،لیکن صورۃ مسئولہ میں شرعی قباحت موجود ہے۔اس لئے کہ شیعہ خوارج اور فساق کے ربط ضبط سے اجتناب ضروری ہے۔بنابریں مسئولہ صورت میں شرعاً ایفائے عہد ضروری نہیں۔(فتاوی مفتی محمود:ج4:ص585)

افکِ حضرت عائشہ صدیقہؓ کا قول کرنے والے کیساتھ نکاح حرام ہے:

سوال: کیافرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ:ایک شخص خالص العقیدہ اہل سنت ہے،لاعلمی کی وجہ سے اپنی معصوم لڑکی کی قبولیتِ نکاح ایک خاندانی شیعہ کے لڑکے سے کردیتا ہے۔کیونکہ یہ علاقہ دیہاتی ہے۔لڑکی کا والد اس مسئلہ سے لاعلم تھا،کچھ عرصہ بعد اس علاقہ میں علماء کرام تشریف لاتے ہیں اور تقریروں میں فرماتے ہیں کہ شیعہ مرد سے سنی عورت کا نکاح نہیں ہوسکتا۔وہ شخص لڑکی والا پریشان ہوجاتا ہے لڑکے کا والد خاندانی شیعہ رافضی اور شیعہ ذاکروں کے جلسے کروانے والا سخی اور گستاخ ہے۔ایک دن لوگوں کے سامنے بحث مباحثہ میں کہنے لگا کہ میں سنتِ رسول ﷺ کو نہیں مانتا،مجھے سنت کی ضرورت نہیں ہے۔اب لڑکی والا کہتا ہے کہ اگر شریعت کی اجازت ہوتو میں لڑکی کی شادی کردوں،اگر شریعت اجازت نہیں دیتی تو میں لڑکی کو حرام کروانے کے لئے شادی نہیں کرسکتا۔

اب دریافت طلب بات یہ ہے کہ نکاحِ مذکور شرعاً درست ہے یانہیں؟اگر نکاح نہیں ہوا تو بغیر طلاق لڑکی کی دوسری جگہ شادی ہوسکتی ہے یانہیں؟

جواب: واضح رہے کہ جوشیعہ امور دین میں سے کسی مسئلہ ضروریہ کا منکر ہو مثلاً: حضرت علیؓ کی الوہیت کا قائل ہو یا جبریل علیہ السلام کو وحی پہنچانے میں غلطی کرنے کا قائل ہو یا تحریف قرآن کا قائل ہو یا صحبتِ صدیق اکبرؓ کا انکاری ہو یا عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتا ہو یا سبِ صحابہؓ کو جائز اور کارِ خیر سمجھتا ہو یا سنت نبوی ﷺ کا منکر ہو تو ایسا شخص دائرۂ اسلام سے خارج ہے اور اس کے ساتھ کسی مسلمان لڑکی کا نکاح جائز نہیں۔

اور جو شیعہ امور دین میں سے کسی مسئلہ ضروریہ کا منکر نہ ہو، صرف فضیلتِ حضرت علیؓ کا قائل ہو تو ایسے شیعہ کے ساتھ اگر سنی لڑکی کا نکاح کیا گیا ہے تو وہ منعقد ہو گیا ہے اور طلاق حاصل کئے بغیر دوسری جگہ نکاح جائز نہیں۔

(فتاوی مفتی محمود: ج4: ص586)

اگر شیعہ باپ کی لڑکی شیعہ مذہب سے کسی قسم کا تعلق نہیں رکھتی تو نکاح کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ: ایک زینب نامی عورت کا نکاح غلام فرید نامی ایک شخص سے ہو چکا ہے، جس کا شیعہ ہونا معلوم ہوا ہے۔ نکاح سے پیشتر اس کا شیعہ ہونا معلوم نہ تھا کیونکہ اُس وقت اُس کا آغاز جوانی تھا، اس لئے فرید کا شیعہ ہونا نکاح کے بعد معلوم ہوا ہے۔ معلوم ایسا ہوا کہ وہ ماتم بھی کرتا ہے اور تعزیہ وغیرہ بھی نکالتا ہے۔ اس کے شیعہ ہونے یعنی ماتم اور تعزیا نکالنے کے حلفیہ بیان دینے والے گواہ ہمارے ہاں موجود ہیں۔ زینب مذکورہ نہایت پاک دامن عورت ہے کہ وہ اپنا نکاح اُور جگہ کرنا چاہتی ہے۔ اس لئے جناب عالیہ میں درخواست ہے کہ زینب مذکورہ کا نکاح غلام فرید شیعہ کے ساتھ جائز ہے یا نہیں؟ اور آیا کہ وہ اپنا نکاح کسی اور جگہ کر سکتی ہے یا کہ نہیں؟

جواب: صورت مسئولہ میں تحقیق کی جائے اگر یہ جوان آغازِ جوانی میں نکاح کے وقت مذہبی باتوں میں حصہ نہیں لیتا تھا اگر اس کا باپ شیعہ تھا، کوئی نظریہ مذہبِ شیعہ کے متعلق نہیں رکھتا تھا اور جو کفریہ عقیدے شیعوں کے ہیں مثلاً: حضرت علیؓ کی الوہیت کا قائل ہونا یا جبریل علیہ السلام کو وحی پہنچانے میں غلطی کرنے کا قائل ہونا یا صحبتِ صدیق اکبرؓ کا انکاری ہونا یا عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتا ہو۔ ان کفریہ عقیدوں میں سے کوئی عقیدہ یا اس کے علاوہ کوئی کفر کا عقیدہ نہ رکھتا تھا تو یہ شیعہ: من حیث الفرقۃ الشیعۃ المبتدعۃ اگرچہ فاسق ضرور ہے لیکن کافر نہیں۔ اس لئے مسلمان اہل سنت والجماعت لڑکی کا نکاح اس سے منعقد ہو گیا ہے۔ لہذا اب دوبارہ تحقیق کی جبکہ وہ اب مذہبی رسومات (ماتم وتعزیا نکالنے میں حصہ لیتا ہے)۔ اگر وہ مذکورہ بالا عقائدِ کفریہ میں سے کوئی کفر کا عقیدہ رکھے تو اس لڑکی کا نکاح غلام فرید سے نہیں رہا ہے، اور دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔ ماتم وتعزیا نکالنا اور حضرت علیؓ کو دیگر خلفاء راشدینؓ پر

فضیلت دینا وغیرہ اس سے کافر نہیں ہوتا۔اور اگر تحقیق کرنے پر نکاح کے وقت سے غلام فرید کا کوئی عقیدہ کفر کا ثابت ہو جائے تو پہلے سے نکاح سرے سے منعقد نہیں ہوا ہے اگر یہ صورت ہو تو بھی یہ عورت دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔اور اگر تحقیق کے بعد یہ بات محقق ہو جائے کہ اس وقت غلام فرید کوئی کفریہ عقیدہ رکھتا تھا نہ بعد میں اس وقت تک کفر کا عقیدہ رکھتا ہے تو نکاح صحیح و منعقد ہوا ہے اور تا حال نکاح ثابت ہے۔طلاق و خلع کے سوا دوسری جگہ نکاح نہیں کر سکتی یا بعد میں شیعہ مذہب کے کسی کفریہ عقیدہ کا قائل ہو جائے تو نکاح نہیں رہے گا اور دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔

(فتاوی مفتی محمود:ج 4:ص 587)

شیعہ کے ساتھ نکاح کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ:ایک عورت شیعہ ہے وہ سنی ہونا چاہتی ہے۔کیا سابقہ نکاح باقی رہے گا یا کہ نہیں؟جب کہ عورت سنی کے پاس آئے۔اس وقت نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟ کیا مدت بھی ہے؟یا بصورتِ دیگر عورت کے متولی دعوی کر کے حکومت کے ذریعہ عورت کو لے جائیں،کیا سنی کا نکاح باقی رہے گا یا نہیں؟

جواب: صورت مسئولہ میں اگر اس عورت کا خاوند شیعہ ہے اور اس کے عقائد کفریہ ہیں تو نکاح باقی نہیں رہے گا اور اگر اس کا خاوند غالی شیعہ نہیں ہے اور عقائد کفریہ نہیں ہیں تو نکاح باقی ہیں۔(فتاوی مفتی محمود:ج 4:ص 588)

شیعہ کے ساتھ نکاح کرنے اور ایسے شخص کی امامت کا حکم جو شیعہ سے مناکحت کرے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ:ایک شخص اہل سنت کی مسجد کا امام ہے،بعض ذاتی اغراض کے پیش نظر شیعہ کے ساتھ رشتہ کیا ہے۔بایں طور کہ ان کی لڑکی اپنے لڑکے کیلئے اور اپنی لڑکیاں ان کو ترجیح کر دیں اور امامِ مسجد کے داماد کا شیعہ عقیدہ صحابیت صدیق اکبرؓ اور فاروق اعظمؓ کے خلاف ہے اور قذفِ عائشہ صدیقہؓ اور موجودہ قرآن پاک کی تحریف کے قائل ہیں،حتی کہ تمام عقائد میں مدون شیعہ مذہب رکھتے ہیں اور امامِ مسجد کی لڑکیاں اپنے اہل سنت مذہب کے مطابق نماز پڑھتی ہیں اور اس کے لڑکے کی عورت اہل سنت کے مطابق نماز پڑھتی ہے۔اب آپ فرمائیں کہ از روئے شرع نکاح ہوا ہے یا نہیں؟اور اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر واقعی امام مذکور نے اپنی لڑکیاں اس قسم کے شیعوں کے نکاح میں دی ہیں جو کہ مذکورہ کفریہ

عقیدے رکھتے ہیں،یعنی قذف عائشہ صدیقہؓ اور موجودہ قرآن کی تحریف کے قائل ہیں وغیرہ تو اس قسم کے شیعہ کافر ہیں ان سے امام مذکور کی لڑکیوں کا نکاح شرعاً منعقد نہیں ہوا اور وہ بغیر نکاح کے شیعوں کے ساتھ رہ رہی ہیں۔شرعاً ایسا امام فاسق ہے،جس نے ایسے شیعوں کے ساتھ تعلقات قائم کئے ہیں،وہ امامت کے لائق نہیں۔اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے،اہل مسجد پر بلا تاخیر اسے امامت سے ہٹانا ضروری ہے اور اسے سمجھایا جائے کہ شیعوں سے اس کی لڑکیوں کا نکاح نہیں ہوا،ان کو واپس لایا جائے اور دوسرے صحیح عقیدہ مسلمانوں میں ان کا نکاح کرادے اور ان شیعوں سے تعلقات بالکل ختم کردیں۔اگر وہ تائب نہ ہو اور تعلقات ختم نہ کرے لڑکیوں کو واپس نہ کرے تو برادری و عامۃ المسلمین پر یہ فرض ہے کہ اس سے قطع تعلقات کریں اور اس کے ساتھ برتاؤ کرنا چھوڑ دیں تا آنکہ وہ تائب ہو جائے۔نیز اپنے لڑکے کے لئے جو اس نے شیعہ عورت نکاح میں لی ہے اگر اس لڑکی کے عقائد بھی اب کفریہ نہیں رہے جیسا کہ نماز اہل سنت کی پڑھتی ہے اور نکاح کے وقت بھی ان کے عقائد کفریہ نہ تھے تو نکاح ان کا آپس میں صحیح ہے اور اگر نکاح کے وقت لڑکی عقائدِ کفریہ رکھتی تھی اور اب ان سے تائب ہوگئی ہے تو تجدیدِ نکاح ضروری ہے۔اس کے ساتھ اکٹھے رہنا درست نہیں ہے،کیونکہ وہ پہلا نکاح صحیح نہیں ہوا۔(فتاوی مفتی محمود:ج4:ص588)

شیعہ کے ساتھ نکاح کرنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ:کہ ایک لڑکی ہے جو کہ صحیح سنی مذہب سے تعلق رکھتی ہے۔اس کے والدین سنیوں میں سنی ہیں،مگر اس لڑکی کا ایک سگا ماموں ہے جو کہ جوانی میں غلط سنگت کی وجہ سے شیعہ بن چکا ہے،اس ماموں کا لڑکا ہے جس کی بچپن سے پرورش شیعوں کے ہاتھ میں ہوئی ہے،اب وہ جوان بھی ہے اور شیعوں میں ایک ہے۔عقیدہ کا یہ حال ہے کہ شیعوں کی محفلوں میں خود ذاکر بن کر(مع تنقیدات علی السنیت) ذاکری خدمات بھی انجام دیتا رہتا ہے،اگر چہ وہ بظاہر سنی لوگوں کے سامنے اپنے عقائد چھپانے کی کوشش کرتا ہے،اور عمومی طور پر وہ شیعیت سے انکاری نہیں ہے۔اگر وہ سنیوں کے ساتھ نماز میں مل جائے تو وہ ان کے ساتھ نماز بھی پڑھ لیتے ہے۔مگر باقی شیعوں والی اذان اور دیگر کلمات خصوصی پر مکمل عبور حاصل ہے اور اذان باقاعدہ دیتا ہے۔جس کے الفاظ علماء کرام کو خود معلوم ہوں گے کہ آیا کہاں تک اس اذان میں کلمات معترضہ موجود ہیں۔

الغرض ٹانک کے ان شیعوں نے اس کی پرورش کی ہے جن سے کہ تحصیل ٹانک کے تمام سنی علماء کرام دم بلب تھے،اور اس لڑکے نے ان کا عقیدہ پورا پورا اپنایا ہے اور سخت ترین شیعوں میں سے ہے۔تو کیا اس لڑکی کا نکاح مندرجہ بالا

عقیدوں کے شخص سے جائز ہے یا نہیں؟ یہ بھی آپ کو اچھی طرح معلوم ہوگا کہ شیعہ مذہب کے لوگ ہمیشہ سنیوں کے سامنے اپنے عقیدہ کو پورا پورا بیان کرنے سے گریز کرتے ہیں اور خاص کر ایسی جگہ جبکہ اس کے ساتھ کا تمام ماحول سنیوں کا ہو جیسے کہ یہاں پر سوائے ان دو باپ اور بیٹے کے اور پورے گھرانے صحیح سنی ہے۔ یہ لڑکا شیعوں کی تمام رسومات کو باقاعدہ طور پہ ادا کرتا رہتا ہے، ماتم اور دیگر رسوماتِ منکرہ میں باقاعدگی سے شمولیت کرتے ہیں۔ صحیح حکم شرعی سے باخبر فرمائیں۔

اور اگر یہ شیعہ لڑکا اپنے شیعہ مذہب کے ایک اصول کے مطابق (جو کہ شیعوں کا مذہب ہے کہ اگر کوئی مقصد آپ کا حل نہیں ہوسکتا کہ آپ شیعہ ہیں تو آپ کچھ عرصہ کیلئے اپنے شیعہ مذہب کو ترک کر دیں اور جب مقصد حاصل ہو جائے تو دوبارہ شیعہ بن جائیں تو کوئی فرق نہیں پڑھتا) بفرض محال اگر یہ لڑکا اس مقصد کے حصول کے واسطے کچھ عرصے کیلئے اپنے مذہب کو ترک کر دے، جیسا کہ تحصیل ہنگو کے اکثر شیعہ سنی میں یہ واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ ہم اس ترکِ مذہب کو اس مقصد کیلئے اس لئے سمجھیں گے کہ اس مقصد کے حل نہ ہونے سے قبل اس لڑکے سے کوئی ایسا ارادہ یا سنی مذہب سے کوئی دلچسپی کا کوئی مظاہرہ نہیں ہوا ہے۔ اگر وہ اب اس چیز پر آمادہ ہو جاتا ہے کہ وہ شیعہ مذہب کو ترک کر دے اور دھوکے سے اس لڑکی کو نکاح میں لینا چاہے تو کیا اس صورت میں بھی اس لڑکی کا نکاح اس لڑکے سے جائز ہوسکتا ہے یا نہیں؟

یہاں احتیاط سے ضرور کام لیا جائے تاکہ ایسا نہ ہو کہ نکاح ہونے کے بعد شیعہ ہو جائے اور دوبارہ تنسیخ نکاح کا مسئلہ اس وقت اٹھایا جائے جبکہ لڑکی کی عصمت دری ہو چکی ہو اور اس کی زندگی ملوث ہو چکی ہو اور باقی ماندہ عمر کیلئے لڑکی کیلئے اپنی زندگی ایک جہنم کا نمونہ نظر آئے اور دنیا اس کو ایک شادی شدہ اور مطلقہ کی نظر سے دیکھتی رہے۔ صحیح شرعی حکم سے باخبر فرمائیں۔

اگر بالا دونوں صورتوں میں نکاح کرنا جائز ہے۔ مگر اس لڑکی کے والدین اس کی والدہ کے اصرار پر اس لڑکی کا نکاح مندرجہ بالا شخص سے صرف اس وجہ سے کریں کہ چونکہ وہ اپنے بھائی اور بھتیجا سے دنیاوی رشتہ بھائی بہن یا پھر پوپھی بھتیجا کو نہیں توڑنا چاہتی۔

اگر اس کی لڑکی کو مجبور ہو کر ایک غیر مذہب میں گناہ کی زندگی بسر کرے اور اس کی اولاد آخر کار والد کی وجہ سے سب لامذہبیت میں پیدا ہو کر پرورش حاصل کریں اور تقاضائے محبت شوہری کی وجہ سے آخر کار اس لڑکی کو خود ہی اس مذہب کو اختیار کرنا پڑھ جائے تو اس کی ذمہ داری والدین پر ہے یا نہیں؟ اور اگر والدین ایسا غلط کام صرف دنیاوی رشتہ نہ

توڑنے کی وجہ سے کریں تو ایسے والدین کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: تحقیق کی جائے کہ اگر واقعی یہ لڑکا امور دین میں سے کسی امرِ ضروری کا منکر ہے مثلاً: حضرت علیؓ کی الوہیت کا قائل ہو یا تحریف قرآن کا قائل ہو یا صحبتِ صدیق اکبرؓ کا انکاری ہو یا عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتا ہو تو پھر یہ شخص دائرۂ اسلام سے خارج ہے اور اس کے ساتھ سنی مسلمان لڑکی کا نکاح ہرگز جائز نہیں۔ اور اگر ایسے عقائد تو نہیں رکھتا لیکن سبِ صحابہؓ کرتا ہے یا شیعوں کے ساتھ میل جول رکھتا ہے تو یہ شخص اگرچہ دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہے لیکن فاسق فاجر ہے۔ اور اس کے ساتھ بھی مناکحت جیسا رشتہ نہ کیا جائے۔ (فتاوی مفتی محمود: ج4: ص589)

شیعہ رسومات ادا کرنے والے کے ساتھ سنی العقیدہ لڑکی کا رشتہ صحیح نہیں ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ: کچھ لوگ آپس میں رشتہ دار ہیں جن میں بعض کا تعلق اہل سنت والجماعت سے ہیں اور بعض کا تعلق اہل تشیع سے، لڑکا شیعہ ہے اور لڑکی سنی ہے، ان کا نکاح آپس میں ہو سکتا ہے یا نہیں؟ جبکہ لڑکے والوں کا حلفیہ بیان ہے جو کہ شیعہ ہیں کہ ہم اصحابؓ رسول ﷺ کو سب وشتم نہیں کرتے اور نہ دل میں اصحابؓ نبی ﷺ کو بُرا سمجھتے ہیں۔ ہم لوگ صرف تعزیہ بناتے ہیں، مجلس سنتے ہیں اور دیگر شیعی رسوم ادا کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے بارے میں جو کہ شیعہ لوگوں کے سارے رسوم ادا کرتے ہوں مگر اصحابؓ کو بُرا بھلا نہ کہتے ہو، کیا عقیدۃً شیعہ ہیں یا نہیں؟ نیز ایسے آدمی کے ساتھ سنی العقیدہ لڑکی کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کے اوپر بہتان اور ان کو غلط کہنے میں شامل نہیں ہے؟

جواب: جو شخص تعزیہ نکالتا ہو، مجلس سنتا ہو اور دیگر شیعی رسوم ادا کرتا ہو ایسا شخص فاسق وفاجر ہے۔ اس کے ساتھ سنی العقیدہ لڑکی کا نکاح نہ کیا جائے۔ (فتاوی مفتی محمود: ج4: ص591)

شیعہ باپ کی لڑکی کا رشتہ سنی العقیدہ مرد سے ناجائز ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ: ایک شخص بنام محمد نواز ہے، مذہب شیعہ رکھتا ہے، اس نے اپنی لڑکی کا نکاح اپنے رشتہ دار بنام نور محمد مذہب شیعہ کے ساتھ کر دیا تھا۔ جب وہ لڑکی نو سال کی ہوئی تو اس کو اس کے باپ نے پڑھنے کے واسطے مدرسہ میں داخل کر دیا۔ تو نور محمد نے لڑکے کے باپ کو مدرسہ میں تعلیم دلانے سے منع کر دیا مگر تعلیم دلانے سے وہ منع نہ ہوا۔ یہ ناراضگی سمجھ کر نور محمد نے نابالغ لڑکی کو تین دفعہ طلاق کا لفظ استعمال کر کے طلاق دے دی تھی۔ یہ حلفاً لڑکی کے باپ محمد نواز کا بیان ہے۔ لڑکی بھی جو آج کل 25 سال کی عمر میں ہے کہتی ہے کہ مجھ کو بالکل یاد ہے

میرے سامنے اس نے طلاق بہ یک زبان دی۔اُس وقت گواہ بھی موجود تھے۔گواہوں نے جا کر ایک عالم کے پاس گواہی دی جو کہ قصبہ جرانوالہ میں بڑا عالم تھا۔اس نے فتوی دیا کہ یہ لڑکی نکاح پڑھا سکتی ہے۔عالم کا فتوی موجود ہے۔

جب وہ لڑکی جوان ہوئی تو اس نے اپنے باپ کو کہا کہ جو نکاح آپ لوگوں نے پڑھا رکھا تھا وہ بموجب شریعتِ محمدی ﷺ باطل ہوگیا اور مجھ کو وہ آدمی منظور بھی نہیں ہے۔اس کے بعد اس لڑکی نے کہا کہ میں تو مذہب اہل سنت والجماعت ہوں اور اہلسنت والجماعت کے آدمی کے ساتھ شادی کروں گی۔ایک شخص بنام محمد امیر ولد کرم خان صوبے دار اہل سنت والجماعت ہے جس کی آمدورفت موضع بگڑ میں تھی۔محمد امیر کو لڑکی کے باپ محمد نواز نے کہا کہ میری لڑکی اہل سنت والجماعت ہوگئی ہے۔اگر تم اپنے نکاح کے اندر کرلو تو میں نکاح پڑھا دیتا ہوں۔تو محمد امیر نے کہا کہ اس جگہ پر مجھ کو خطرہ ہے تم لوگ میرے گھر بمعہ مال مویشی چلے آؤ جب لڑکی بمعہ والدین گھر آئے تو مسمی نور محمد نے ایک آدمی کو شہر کے لوگوں کی طرف ایک رقعہ دے کر روانہ کیا کہ میرا نکاح ہے۔تو یہ خبر سن کر چک 382 کے لوگوں نے محمد امیر کے ساتھ برتاؤ بند کر دیا اور اس کے بعد نکاح کی تصدیق کے لئے ایک ملک عباس خان اور امامِ مسجد چک 384 قاضی سید رسول وہاں پر موضع بگڑ کے اندر گئے۔نور محمد نے دیہات کہا اس وقت اس کی برادری اور عام لوگ بھی اس جگہ موجود تھے تو نکاح کی بابت سید رسول نے دریافت کیا تو کسی آدمی نے نکاح چھوڑنے کی تصدیق نہیں کی اور وہ دو آدمی جن کے سامنے نور محمد نے طلاق دی تھی وہ وہاں پر موجود نہیں تھے۔امام مسجد قاضی صاحب سید رسول نے دریافت کیا کہ تمہارا مذہب کیا ہے؟ اس نے کہا کہ میں شیعہ ہوں اور محمد نواز لڑکی کے باپ نے کہا کہ میں شیعہ رافضی ہوں۔قاضی صاحب سید رسول نے نور محمد کو کہا کہ ایک تم شیعہ ہو اور دوسرا طلاق دینے کے بعد بھی اپنا نکاح قائم خیال کرتے ہو۔اگر تم شیعہ ہو تو تمہارا نکاح ٹوٹ جائے گا۔نور محمد نے کہا کہ اگر میرا نکاح شیعہ ہونے کی وجہ سے ٹوٹتا ہے تو ٹوٹ جانے دو۔قاضی سید رسول نے شہر کے اہل سنت والجماعت کے لوگوں سے دریافت کیا کہ آپ لوگ ان شیعہ لوگوں کے ساتھ برتاؤ رکھتے ہو یا کہ نہیں؟ تو اہل سنت والجماعت کے لوگوں نے کہا کہ ہم ان لوگوں کے ساتھ برتاؤ نہیں رکھتے کہ یہ لوگ تبرے کہتے رہتے ہیں۔اس حالت کو دیکھ کر نور محمد کا نکاح باطل خیال کیا گیا۔اس کے بعد امام مسجد نے اس لڑکی غلام سکینہ کو وضو کرتے دیکھا تو وہ اہل سنت والجماعت کے موافق کر رہی تھی۔

چند دنوں کے بعد امامِ مسجد صاحب، ملک عباس خان کے گھر سبق دے رہا تھا۔تو وہ لڑکی غلام سکینہ آ گئی۔ غلام سکینہ نے زبانی عرض کی کہ میں سنت جماعت ہوں میرا بھی مسلمانوں میں میل جول ہونا چاہئے۔

عباس خان کی لڑکی قرآن پاک پڑھ رہی تھی، امامِ مسجد نے غلام سکینہ کو کہا کہ اگر تم اہل سنت والجماعت ہو تو

قرآن شریف پر ہاتھ رکھ کر حلفاً بیان دو،غلام سکینہ نے قرآن شریف پر ہاتھ رکھ کر حلفاً بیان دے دیا کہ میں سنت والجماعت ہوں جس کا گواہ ملک عباس خان بھی ہے جو کہ اس وقت موجود تھا،اس لئے ہمارا ایمان کہتا ہے کہ یہ لڑکی سنت والجماعت ہے۔

اس کے علاوہ کتب معتبرہ شیعہ میں سینکڑوں واقعات کفریہ ہیں،جیسا کہ شیعہ کی کتاب اصول کافی صفحہ:204 پر ہے کہ: خدا کو بدا ہوتا ہے یعنی خدا جھوٹ بولتا ہے اور خدا جاہل ہے،ائمہ بھی جھوٹ بولا کرتے تھے۔شیخ صدوق نے رسالہ اعتقادیہ میں لکھا ہے کہ:مابدا للّٰہ کمابدالہ فی اسماعیل: خدا کو ایسا بدا بھی ہوا ہے جیسا اسماعیل کے بارے میں ہوا،اور مثلاً امام علیؓ نبی کے بعد خدا نے اپنے بیٹے محمد کی امامت کا اعلان کر دیا،مگر خدا کو معلوم نہ تھا کہ محمد اپنے باپ کے سامنے ہی رہ جائیں گے،جب وہ مر گئے تو خدا نے رائے بدل دی اور آپ نے اعلان کے خلاف امام حسن عسکری کو خلیفہ مقرر کیا۔ایسے ایسے کفریہ کلام کو پڑھ کر محمد امیر ولد اکرم خان صوبے دار کے نکاح کو جائز قرار دے دیا ہے اور نور محمد کے نکاح کو باطل قرار دے دیا ہے۔

جواب: سوال سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ لڑکی کے والدین شیعہ ہیں اور لڑکی اہل سنت والجماعت سے ہے اور سکینہ لڑکی کا نکاح شیعہ کے ساتھ باطلِ محض اور کالعدم ہے۔کیونکہ اقوالِ کفریہ ہیں۔لہذا یہ لڑکی بغیر طلاق اپنا نکاح کسی سنی کے ساتھ کر سکتی ہے۔(فتاوی مفتی محمود:ج4:ص592)

سنی العقیدہ لڑکی کی شیعہ لڑکے کے ساتھ مناکحت ناجائز ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ:علاقہ بھکر میں ایک واقعہ سنی شیعہ کا درپیش ہے۔حضرت مولانا سید مولوی محمد عبداللہ مدرسہ دارالہدیٰ بھکر کی خدمت میں یہ واقعہ پیش کیا تو انہوں نے زبانی یہ فرمایا کہ لڑکی جدی سنی کی ہو اور لڑکا شیعہ کا ہو تو یہ نکاح شرعاً جائز نہیں۔اور آپ کی خدمت میں عرض کی جاتی ہے کہ شریعت اس میں نکاح کے متعلق کیا فرماتی ہیں؟ کیونکہ مسماۃ کرموں کا نکاح تقریباً دس مہینے اہل شیعہ کے ساتھ غلطی سے کیا گیا ہے۔نکاح پڑھانے والا مولوی بھی شیعہ ہے۔عرصہ آٹھ دس مہینے سے مسماۃ کرموں اپنے خاوند کے گھر میں نماز و روزہ بہ طریقہ اہل سنت والجماعت ادا کرتی رہی،خاوند نے دیکھا تو اس نے صحابہ کرامؓ کو تبرا بازی شروع کر دی۔مسماۃ کرموں اپنے خاوند کے گھر سے اپنے والد کے گھر آئی اپنے والد کی خدمت میں ماجرا پیش کیا تو والد نے اپنے داماد کو ہر طریقہ سے سمجھایا۔مسماۃ کرموں کو کچھ دنوں کے بعد اپنے خاوند کے گھر بھیج دیا۔اس کے بعد یہی شیعہ سنی کی کشمکش چلتی رہی۔اب محرم کے دنوں

میں مسماۃ کرموں کے خاوند نے ذاکر بلا کر تبرا بازی شروع کی اور مسماۃ کرموں سے بھی کہا کہ تو بھی تبرا کر۔ مسماۃ نے اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ان کو تبرا اور شیعہ مذہب سے جواب دے کر اپنے والد کے گھر چلی آئی۔ اب علماء کی رائے کیا ہیں کہ شیعہ اور سنی کے درمیان نکاح جائز ہے یا نہیں؟

جـــواب: مسماۃ کرموں کے شیعہ خاوند کے عقائد درجہ کفر تک اگر پہنچے ہوئے ہیں مثلاً: حضرت علیؓ کی الوہیت کا قائل ہو یا حضرت جبریل علیہ السلام کو وحی پہنچانے میں غلطی کرنے کا قائل ہو، وحی حضرت علیؓ پر لانی تھی حضرت محمد ﷺ پر لے آئے (معاذاللّٰہ) یا تحریف قرآن کا قائل ہو یا صحبتِ صدیق اکبرؓ کا انکاری ہو یا عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتا ہو یا اُوراس قسم کے عقائد رکھتا ہو جو قرآن کے: صریح نصوص قطعی الثبوت والدلالۃ کے مخالف ہوں تو ایسے شخص کے ساتھ مسلمان عورت کا نکاح سرے سے ہوا ہی نہیں اور اگر پہلے یہ عقائد نہ رکھتا تھا بعد میں اس کے یہ عقائد بن گئے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ (فتاوی مفتی محمود: ج4: ص595)

شیعہ غالی کے ساتھ نکاح کرنے والی عورت پر لازم ہے کہ جدائی اختیار کرے، اور جو شخص اپنی بیٹی کا نکاح شیعہ سے کرے اس کے ساتھ تعلقات رکھنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ: ایک شخص آنحضرت ﷺ کی صرف ایک بیٹی پر ایمان رکھتا ہے اور تین کا انکار کرتا ہے اور حضرت علیؓ کو خلیفۂ بلافصل مانتا ہے، اور خلفاء ثلاثہؓ کو برحق نہیں مانتا، اور جب اس کے پاس کوئی کتیا آجائے تو کہتا ہے ہٹ دُور ہو جا معاویہ کی بیٹی (العیاذباللّٰہ)۔ کیا ایسے شخص کا نکاح ایک سنی لڑکی کے ساتھ شرع محمدی ﷺ کی روشنی سے ہوسکتا ہے یا نہیں؟ اگر سنی لڑکی کے والد کو مطلع کر دیا جائے پھر بھی وہ نکاح کر دے تو کیا ایسے سنی کے ساتھ میل جول رشتہ وغیرہ کرنا باقی سنیوں کو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر شیعہ سبّی ہے، صحابہ کرامؓ کو گالیاں دیتا ہے اور اس کو جائز حلال اور کارِ خیر سمجھتا ہے تو ایسے شیعہ کے ساتھ سنی لڑکی کا نکاح جائز نہیں ہوتا۔ جس سنی شخص نے اپنی لڑکی کا نکاح ایسے شیعہ کے ساتھ کر دیا ہے، اس نے ناجائز کیا ہے، اپنی لڑکی کو اس سے علیحدہ کرالے ورنہ عام مسلمان اس سے قطع تعلق کرلیں۔ کما قال ملا علی قاریؒ: نعم لااستحل السب اولقتل فھو کافر:

فتاویہ رشیدیہ میں ہے کہ: جس کے نزدیک رافضی کافر ہے۔وہ فتوی اوّل ہی سے بطلاق نکاح کر دیتا ہے،اس میں اختیار زوجہ کا کیا اعتبار ہے۔پس جب چاہے علیحدہ ہو کر عدت کر کے نکاح دوسرے سے کر سکتی ہے۔اور جو فاسق کہتے ہیں ان کے نزدیک یہ امر ہرگز درست نہیں کہ نکاح اوّل صحیح ہو چکا ہے اور بندہ اوّل مذہب رکھتا ہے۔

(فتاوی مفتی محمود:ج4:ص598)

امامِ مسجد کا شیعہ کا نکاح پڑھانا:

سوال: زید کا نکاح مولوی صاحب نے پڑھایا جو کہ اہل سنت والجماعت تھے۔خیر لوگوں نے کہا کہ آپ نے لڑکی کا نکاح شیعہ لڑکے کے ساتھ کیا ہے،حالانکہ وہ شیعہ نہ تھا،بعد میں لوگوں نے تصدیق بھی کی،اہل محلّہ نے تنگ کر کے مولوی صاحب کو ایک سو روپیہ جرمانہ کیا۔مولوی صاحب نے تنگ ہو کر ایک سو روپیہ دے دیا۔آیا مولوی صاحب سے جرمانہ وصول کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر مولوی صاحب نے باوجود علم کے یہ نکاح پڑھایا ہے تو اس پر توبہ و استغفار لازم ہے۔اس سے مالی جرمانہ وصول کرنا جائز نہیں۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج4:ص592)

نابالغی میں باپ کا ایسے شخص سے نکاح کرانا جو شیعہ ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ:ایک لڑکی مسماۃ عطاء الٰہی جس کی عمر تقریباً صرف ایک ماہ تھی،اس کا نکاح اس کے والد نے مسمی محمد بخش کے ساتھ کر دیا،اب وہ لڑکی مسماۃ عطاء الٰہی جوان اور بالغ ہو چکی ہے اور لڑکی کا والد فوت ہو گیا ہے،لڑکی کا بڑا بھائی موجود ہے اب لڑکی مذکورہ اور اس کا بڑا بھائی محمد بخش کے نکاح کو تسلیم نہیں کرتے کیونکہ مسمی محمد بخش نے اب شیعہ مذہب اختیار کر لیا ہے۔شیعہ عقیدہ رکھتا ہے،شیعہ طریقہ پر نماز پڑھتا ہے اور عائشہ صدیقہؓ کے متعلق تبرا بکتا ہے اور حضرات خلفاء راشدینؓ اور خصوصاً صدیق اکبرؓ پر اعلانیہ تبرا کرتا ہے اور لعنت تک کے الفاظ استعمال کرتا ہے۔جس کے دو گواہ مسمی درمحمد ولد غلام محمد منشی محمد امین ولد محمد ابراہیم موجود ہیں۔جس سے اس بات کا ثبوت لیا جا چکا ہے اور دیگر آدمی بھی اس بات کی تصدیق کرتے ہیں۔

تو کیا اب اس صورت میں شرع محمدی ﷺ و عقیدہ حنفیہ کی رو سے محمد بخش کا نکاح بحال ہے یا ٹوٹ چکا ہے؟ اور اب وہ لڑکی مذکورہ مسماۃ عطاء الٰہی دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟نیز لڑکی مذکورہ نے عدالت عالیہ دیوانی میں بھی تنسیخِ نکاح کا دعوی دائر کیا اور عدالت دیوانی نے بھی لڑکی کے حق میں فیصلہ دے دیا ہے کہ لڑکی مسماۃ عطاء الٰہی جہاں

چاہے دوسری نکاح کرسکتی ہے۔

جـــواب: چونکہ آج کل شیعہ عموماً وہ لوگ ہیں جو قطعیاتِ اسلام کا انکار کرتے ہیں مثلاً: حضرت علیؓ کی الوہیت کا قائل ہیں یا جبریل علیہ السلام کو وحی پہنچانے میں غلطی کرنے کا قائل ہیں یا تحریف قرآن کا قائل ہیں یا صحبتِ صدیق اکبرؓ کا انکاری ہیں یا عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتا ہیں اور اس عقیدہ کے لوگ باجماعِ اُمت کافر ہیں۔ اور کافر سے مسلمان عورت کا نکاح منعقد ہی نہیں ہوتا۔ اور اس شیعہ کے مذکورہ فی السوال احوال سے معلوم یہی ہوتا ہے کہ اس کے بھی عقیدے کفریہ ہوں تو اس کا نکاح بھی اس عورت سے ختم ہوا اور جب حاکم نے بھی اس کے نکاح کو فسخ کیا تو اِس شیعہ (محمد بخش) کا نکاح نہیں رہا اور مسماۃ عطاء الٰہی شرعاً نکاح ثانی کی مجاز ہوگی۔ (فتاوی مفتی محمود: ج4: ص599)

بے علمی کی بنا پر اگر شیعہ غالی سے مناکحت کی تو تفریق لازمی ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ: ایک شخص بوجہ بے علمی ایک لڑکے کو اپنی لڑکی کا نکاح کر دیتا ہے کہ نہ صرف لڑکا بلکہ اس کا سارا کنبہ سنّی شیعہ ہے۔ ایسی صورت میں لڑکی کو بچانے کی کیا صورت ہوسکتی ہے؟

جـــواب: سبی شیعہ کی تکفیر میں علماء کا اختلاف ہے اور قول مفتی بہ یہی ہے کہ سبِّ شیخینؓ کفر نہیں ہے۔ ہاں البتہ اگر کوئی شیعہ غالی ہے اور ضروریات وقطعیاتِ دین میں سے کسی کا منکر ہے تو وہ بالاتفاق کافر ہیں جیسا کہ حضرت علیؓ کو خدا مانتا ہو یا جبریل علیہ السلام کو وحی پہنچانے میں غلطی کرنے کا قائل ہو یا تحریف قرآن کا قائل ہو یا صحبتِ صدیق اکبرؓ کا انکاری ہو یا عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتا ہو یا دیگر ایسی باتوں کا قائل ہو جو صریح کفر ہو۔

خلاصۂ جواب یہ ہے کہ اگر یہ شیعہ غالی ہے تو اس کے ساتھ نکاح نہیں ہوا ہے، عورت دوسری جگہ نکاح کرسکتی ہے اور اگر محض سبی ہے تو نکاح ہوگیا ہے۔ جب تک طلاق نہ دے دوسری جگہ نکاح نہیں کرسکتی۔

چونکہ بظاہر یہ شخص سبِّ اصحابِ ثلاثہؓ کو ثواب سمجھتا ہے۔ اس لئے اس کے ساتھ مسلمان لڑکی کا نکاح نہیں ہوسکتا۔ (فتاوی مفتی محمود: ج4: ص600)

بوجہ ارتداد نکاح فسخ ہو جاتا ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ: زید کا مذہب شیعہ تھا لیکن اس نے رشتہ خالص اہل سنت والجماعت سے کرنا تھا۔ جب شادی کی نوبت آئی تو اس نے شیعہ مذہب سے توبہ کرلی اور نیز اس نے اللہ تعالیٰ جل شانہ کے نام اور کلام اللہ کو اٹھا کر معتبرین کے سامنے قسم اٹھائی کہ میں شیعہ کی مجلس وغیرہ میں ہرگز شامل نہ ہوں گا۔ شادی کرنے

کے بعد زید نے معاہدہ توڑ دیا۔مجلس میں شامل ہونا تو درکنار بلکہ اس نے شیعہ ذاکر منگوا کر اپنے گھر مجلس شروع کر دی ہے بلکہ صحابہ کرامؓ کو سبّ وشتم بھی کرتا ہے۔اب استفتار امر یہ ہے کہ زید کا نکاح سنیہ خالصہ سے باقی ہے یا نہیں؟اگر باقی ہے تو اس سے انقطاعِ تعلق کیسے کرانا چاہئے؟

جواب: واضح رہے کہ اگر شخص مذکور پہلے سنی بن گیا تھا اور نکاح ہو جانے کے بعد اس سے اُمورِ کفریہ سرزد ہو گئے ہیں،مثلاً:حضرت علیؓ کی الوہیت کا قائل ہونا یا جبریل علیہ السلام کو وحی پہنچانے میں غلطی کرنے کا قائل ہونا یا تحریف قرآن کا قائل ہونا یا صحبتِ صدیق اکبرؓ کا انکاری ہونا یا عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگانا یا سبّ وشتمِ صحابہؓ کو جائز سمجھنا،اس پر راضی اور خوش ہونا وغیرہ۔ان عقائدِ کفریہ میں سے اگر کوئی سا عقیدہ اس کے اندر موجود ہو گیا ہو اور اس کا ثبوت خود اس کے اقرار سے ہو یا بالقاعدہ شہادتِ شرعیہ موجود ہو تو اس کا نکاح بوجہ ارتداد کے فسخ ہو گیا ہے۔عورت عدت گزار کر دوسری جگہ جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہے۔(فتاوی مفتی محمود:ج4:ص 601)

مسلمان لڑکی کا جبراً شیعہ کے ساتھ نکاح کروانا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ:زید اور عمرو دونوں بھائی ہیں۔مذہب کے معاملہ میں: عمرو:سنی اور:زید:شیعہ ہے،بھائی فوت ہو گیا ہے۔اس کی بیوی اور لڑکی بوجہ لاوارث ہونے کے شیعہ بھائی ان کو اپنے گھر لے گیا،چند دنوں کے بعد زید یعنی شیعہ بھائی نے عمرو بھائی سنی کی لڑکی کا نکاح اپنے شیعہ لڑکے کے ساتھ کرنا چاہا لیکن لڑکی نے بوجہ مذہب سنی ہونے کے نامنظور کیا اور اپنی طرف سے لڑکی اور اس کی ماں نے بہت چیخ وپکار کیا۔لیکن بوجہ لاوارث ہونے کے اس شیعہ بھائی نے اپنے عالم شیعہ کو بُلا کر جبراً وقہراً اس لڑکی کا انگوٹھا انکار کرنے کے بعد بھی اپنے شیعہ لڑکے کے نکاح کیلئے لگوا دیا لیکن شادی وغیرہ یعنی رخصتی نہیں ہوئی۔اور اس کے بعد جب کوئی نکاح وغیرہ کا تذکرہ ہوتا ہے تو وہ لڑکی انکار کرتی رہی۔چند ماہ بعد جب لڑکی اور اس کی ماں کو موقع ملا تو لڑکی دوسرے چچا سنی کے گھر پہنچ گئی۔جس کو تقریباً ڈیڑھ سال ہونے والا ہے۔اس لئے فتوی طلب ہے کہ لڑکی اپنے مذہب حق کی لاج رکھتے ہوئے اپنے سنی رشتہ داروں سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: واضح رہے کہ اگر لڑکی نکاح کرانے سے قبل نکاح کے وقت اور اس کے بعد انکار کرتی رہی ہے،حتی کہ ایجاب وقبول کے الفاظ بھی اگر چہ جبراً ہوں اس سے نہیں کہلوائے گئے،صرف اس کا انگوٹھا زبردستی کاغذ پر لگھوا دیا گیا، تو اس سے نکاح نہیں ہوا ہے۔چونکہ لڑکی بالغہ ہے۔اس کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح نہیں کرایا جا سکتا اور اگر بالفرض

زبردستی گواہوں کے سامنے ایجاب وقبول کرایا گیا ہو تب اگر یہ شخص شیعہ سنّی ہے اور سبِّ صحابہؓ کو جائز سمجھتا ہے اور اس کا ثبوت خود اس کا اقرار یا شہادتِ شرعیہ اس کے اس اقرار و بیان کی موجود ہے تو یہ کافر ہے اور اس کے ساتھ سنی لڑکی کا نکاح جائز نہیں ہوسکتا۔ وہ اپنی مرضی سے جہاں چاہے نکاح کرسکتی ہے۔(فتاوی مفتی محمود:ج4:ص602)

موجودہ پاکستانی شیعہ غالی ہیں،ان کے ساتھ نکاح کرنا اور تعلقات رکھنا درست نہیں:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ شیعہ کا جنازہ پڑھنا از روئے شریعت جائز ہے یا نہیں؟ نیز شیعہ کا ذبیحہ کھانا جائز ہے یا نہیں؟ نیز شیعہ مرد سنی عورت سے یا شیعہ عورت کا سنی مرد سے نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: موجودہ وقت میں شیعہ پاکستانی اکثر ایسے ہیں جو حضرات صحابہ کرامؓ خصوصاً شیخینؓ کو سبّ (العیاذباللّٰہ) دیتے ہیں، اور اسے حلال باعثِ ثواب سمجھتے ہیں، نیز حضرت عائشہ صدیقہؓ کے متعلق افک کے قائل ہیں، اس لئے ان سے ہر صورت میں پرہیز لازم ہے۔ کسی قسم کے تعلق ان سے نہ رکھا جائے۔

(فتاوی مفتی محمودؒ:ج4:ص603)

شادی کے بعد معلوم ہوا کہ وہ پہلے سے شیعہ غالی تھے تو تفریق لازمی ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ: زید اپنی لڑکی کا نکاح ایک آدمی سے کرتا ہے اور وہ اہل سنت والجماعت ہے، نکاح کے کچھ دن بعد وہ اپنی اصلی فرقہ یعنی شیعہ کا اظہار کرتا ہے، میں شیعہ ہوں اور میں زبردستی اپنی بیوی کو شیعہ کروں گا اور لڑکی مذہب اہل سنت رکھتی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ شریعت میں کیا دلیل ہے کہ اہل سنت لڑکی کا شیعہ لڑکے سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

جواب: نکاح کے وقت اگر اس نے اپنے آپ کو سنی ظاہر کر کے نکاح کرلیا ہے اور اس کے بعد معلوم ہوا کہ وہ تو پہلے ہی سے شیعہ تھا تو اگر دو گواہان عادل کی گواہی سے (جو کسی معلوم فریقین کے سامنے دی جائے اور وہ شخص بھی حاضر ہو) ثابت ہو جائے کہ وہ عائشہ صدیقہؓ کے متعلق (العیاذباللّٰہ) افک کا قائل ہے یا حضرات صحابہ کرامؓ خصوصاً شیخینؓ کو دشنام دیتا ہے (العیاذباللّٰہ)۔ تو یہ نکاح سرے سے منعقد ہی نہیں ہوا، لڑکی دوسری جگہ نکاح کرسکتی ہے۔ اور اگر مندرجہ بالا طریقہ سے ثبوت نہ ہوسکا البتہ یہ معلوم ہو جائے کہ وہ بہرحال شیعہ فرقہ سے کسی نہ کسی طرح متعلق

ہےتو بوجہ عدم کفو ہونے کے عورت عین بلوغ کے وقت جب اسے بلوغ کا علم ہو جائے اسی مجلس میں اس نکاح سے انکار کردے اور دو معتبر گواہ قائم کر کے کسی مسلمان مجسٹریٹ کے ہاں دعوی دائر کر کے: بحق خیار بلوغ : تنسیخ کردے اور پھر دوسری جگہ نکاح کر لے۔(فتاوی مفتی محمود:ج4:ص603)

شیعہ نے ایک شادی شدہ عورت کو اغوا کیا،تو اس عورت سے اس شیعہ کا نکاح درست نہیں ہے،اور اس عورت سے شیعہ کا جماع کرنے کی صورت میں جو نا جائز اولاد پیدا ہو گی وہ اس عورت کے وارث نہیں بن سکتے:

سوال: سوالات کو تفصیل وار تحریر کرنے سے پہلے واقعات کو مجموعی طور پر تحریر کرتا ہوں۔واقعات اس طرح پر ہیں کہ ایک اہل سنت والجماعت عورت بالغہ قواعد و مسائل سے واقف نے بخوشی ایک اہل سنت والجماعت نوجوان مرد کے ساتھ نکاح کیا،اور مدت دراز تک اس کی زوجیت میں رہی۔یکے بعد دیگرے اس کے بطن اور شوہر مذکور کے نطفے سے اولاد پیدا ہوتی رہی اور ساتھ ہی ساتھ ایک شیعہ مرد کی نوجوانی پر بھی فریفتہ ہو گئی۔اس رویہ کو جب کافی عرصہ گزر چکا تو ایک روز موقع پا کر سنی شوہر اور اس بچوں کو بے سروسامان چھوڑتے ہوئے شیعہ آشنا مذکور کے ہمراہ بحالت حمل مفرور ہو گئی، اور پانچ ماہ اس کے ساتھ رہتے ہوئے گزر چکے،تو اس کے بطن سے ایک دختر پیدا ہوئی،جس کا ذکر مندرجہ ذیل تفصیلات میں تحریر کرتا ہوں۔یہ امر ملحوظ خاطر رکھا جائے کہ دختر مذکورہ کا عالم وجود میں آنا مشتبہ نطفہ سے ہوا ہے۔اس مولود کے چند سال بعد ایک پسر متولد ہوا۔اس کا بھی ذکر تفصیل وار سوال میں تحریر کرتا ہوں۔یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ جب یہ شیعہ آشنا کے تصرف میں جا پہنچی تو اس کا اصلی شوہر اس کی واپسی کا ہر چند طالب ہوا۔لیکن اپنی غربت اور شیعہ آشنا کی قوت سے مرعوب ہو گیا اور اس کی واپسی کیلئے شرعی و قانونی چارہ نہ کر سکا۔لیکن اس کی واپسی کا متمنی بھی رہا اور طلاق بھی کبھی نہیں دی

سابق و حال کے واقعات اپنی جگہ بدستور ہیں اور اب نئے حالات رونما ہیں۔یہ اس طرح کہ اب شیعہ آشنا فوت ہو گیا ہے۔اس نے تین پسران جو متوفی کی جائز بیوی سیدہ کے بطن سے ہیں،ان کے علاوہ داشتہ مذکورہ اور اس کے بطن سے پیدا ہونے والے دختر و پسروں کا اوپر ذکر ہو چکا ہے اس نے وہ چھوڑے ہیں۔ان پسماندگان کی تعداد چھ افراد پر مشتمل ہے۔ترکہ میں اراضی زرعی چھوڑی ہے،جس پر تنازعہ برپا ہے۔سیدہ خاتون کے بطن سے پیدا ہونے والے تین پسران کا دعویٰ ہے کہ وہ متوفی کے اس وجہ سے جائز وارث ہیں کہ داشتہ متوفی کی صحیح زوجہ نہیں اور اس کے دختر

دو پسر بولد الزنا ہیں۔ ترکہ میں اراضی کے علاوہ زر نقد و زیور و جملہ خانگی سامان چھوڑا۔ جو داشتہ کے قبضہ میں ہے۔ متوفی کے ذمہ جو واجبات سرکاری و غیر سرکاری تھے وہ سیدہ خاتون کے ہر سہ پسران نے ادا کئے ہیں۔

سوالات تفصیل وارھیں:

1.....ایسی عورت جس کا اوپر ذکر ہوا، اپنے شوہر سے بلا طلاق و خلع کرائے شیعہ آشنا کے تصرف میں رہنا جائز ہے؟ زوجہ ہو سکتی ہے؟ اور کیا اس کے ترکہ سے حصہ پا سکتی ہے؟

2.....مذکورہ قسم کی داشتہ کے دختر و پسر سیدہ خاتون کی اولاد کے ساتھ کیا وارث ہو سکتے ہیں؟ اگر وارث ہو سکتے ہیں تو کس قدر؟

3.....یہ کہ سنی مذہب کی عورت اعتقاداً نہیں، بلکہ شیعیت کو اپنی کامیابی کی غرض سے اختیاراً و ربطور آلہ کے استعمال کرے۔ اور مذہب پر مائل نہیں، شیعہ مرد کی جوانی پر فریفتہ ہو جائے۔ تو کیا ایسا کرنا صحیح ہوگا؟ اور اس حیلے سے جو ثمرہ حاصل کرے گی جائز ہوگا؟

4.....یہ کہ کیا شریعت اس کی اجازت دیتی ہے کہ سنی شوہر کی حیات میں جبکہ اُس نے طلاق نہیں دی ہو، شیعہ مرد کے ہمراہ نکاح جائز ہوگا؟

5.....جس عورت کا نکاح با قاعدہ سنی شوہر کے ہمراہ ہوا ہو اور طویل عرصہ تک اس کی زوجیت میں رہنے کے باوجود یہ کہے کہ اس نے سنی شوہر کے ساتھ عقد کا ہونا دل سے قبول نہیں کیا بلکہ بے دلی کے ساتھ زبانی اقرار کیا تھا اور اپنے ذاتی افعال کو جواز کی حد تک پہنچا کر شیعہ مرد کے ساتھ نکاح کر بیٹھے۔ تو کیا یہ انکار نما اقرار یا اقرار بمنزلہ انکار کی شریعت اجازت دیتی ہے؟

جواب: اس واقعہ کی تحقیق کسی ثالث شرعی جو فریقین کا تسلیم شدہ ہو، کے ذریعہ کی جائے یا کوئی مسلمان حاکم اس کی تحقیق کرائے، واقعہ اگر اسی طرح ثابت ہوا جس طرح مذکورہ بالا سوال میں درج ہے۔ تو نہ یہ عورت اس شیعہ کی وارث ہو سکتی ہے اور نہ اس کی اولاد اس کی وارث ہو سکتی ہے، نہ شرعی شوہر کے ہوتے ہوئے بغیر طلاق حاصل کئے ہوئے نہ یہ عورت کسی دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے اور نہ اس کے پاس رہ سکتی ہے۔ دوسرے کے ساتھ بغیر نکاح رہنے سے اگر اولاد پیدا ہو جائے تو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ بغیر نکاح کے شرعاً اولاد کا نسب ثابت نہیں ہوتا۔ حدیث شریف میں ہے: الولد للفراش و للعاھر الحجر:

اور اگر واقعہ کی تحقیق کے بعد تحریر مذکور کے مطابق ثابت نہ ہو تو پھر حالات واقعیہ کے مطابق سوال مرتب

کر کے پوچھا جائے، تب جواب دیا جائے گا۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج4:ص685)

بالغہ کی اجازت سے چچا کا کسی شیعہ سے اس کا رشتہ کرنا:

سوال: کیافرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ: ہندہ بالغہ کا عقدِ نکاح مسمی زید کے ساتھ کیا گیا۔ ہندہ مذکورہ کا والد فوت ہوگیا۔ باجازت بڑے چچا کے نکاح کیا گیا اور مسمی مذہب شیعہ رکھتا ہے۔ منکوحہ بالا سے جبراً ایجاب وقبول کرایا گیا۔ وہ خواہاں نکاح نہ تھی۔ اب مسماۃ بالا کہتی ہے کہ شیعہ کے گھر میں جانا نہیں چاہتی۔ میرا نکاح شرعاً جائز ہے یا ناجائز؟ مسماۃ مذکورہ کے تین چھوٹے چچوں کی رضامندی نکاح کرنے کی نہیں تھی۔ فقط بڑے چچا نے رضامندی دے کر نکاح کر دیا؟

جواب: اذاتزوجت المرأة نفسها غير كف ءورضي به أحد الاولياء لم يكن لهذا الولي و لالمن هو مثله او دونه في الولاية حق الفسخ ويكون ذلك لمن فوقه:

اس عبارت مرقومہ بالا سے معلوم ہوا کہ دوسرے چچا کی رضامندی کے بغیر بھی پہلا نکاح صحیح ہے۔ کیونکہ پہلا نکاح چچا نے باندھا ہے۔ جس کا درجہ دوسروں سے کم نہیں ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ نکاح شیعہ سے ہوا۔ پس اگر شیعہ اس قسم کا ہے کہ افکِ عائشہ صدیقہؓ کا قائل ہو یا صحابیتِ صدیق اکبرؓ کا منکر ہو یا قرآن کے متعلق یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ یہ موجودہ قرآن پورا نہیں ہے۔ اس کے ساتھ نکاح جائز نہیں۔ البتہ اگر شیعہ تفضیلی ہے جو حضرت علیؓ کو تمام صحابہ کرامؓ سے افضل سمجھتے ہیں وغیرہ تو نکاح جائز ہے۔(فتاوی مفتی محمود:ج5:ص131)

سنّی شیعہ سے نکاح نہیں ہوسکتا:

سوال: میری لڑکی کی عمر دس سال کی ہے، جس کا نکاح میرے والد نے میری عدمِ موجودگی میں میرے ماموں کے لڑکے سے کرادیا ہے اور میرا ماموں سنّی شیعہ ہے۔ میں ان کے لڑکے کو لڑکی دینا پسند نہیں کرتا۔ کیا میری ناپسندی کے باوجود سنّی شیعہ سے میری لڑکی کا نکاح صحیح ہوسکتا ہے؟ کیا میں اب اپنی لڑکی کا کسی دوسرے سے نکاح پڑھا سکتا ہوں؟

جواب: اگر لڑکی کے والد کی موجودگی میں نکاح کر دیا ہو تو نکاح بدون اجازت والد کے نافذ نہ ہوگا، البتہ اگر اتنی دُور چلا گیا ہو کہ اس کے آنے تک انتظار کرنے میں کفو فوت ہو جانے کا خطرہ ہو تو نکاح صحیح ہو جاتا ہے۔

اب مذکورہ صورت میں جب دادا نے نکاح، سنّی شیعہ سے کر دیا ہے تو بوجہ غیر کفو ہونے کے یہ بات ثابت ہے

کو ولایتِ نکاح دادا کی طرف منتقل نہیں ہوئی۔نیز سنّی شیعہ سبّ کو جائز اور کارِ خیر سمجھنے کی وجہ سے اسلام سے خارج ہیں۔ اس لئے ان سے نکاح سرے سے صحیح ہوتا ہی نہیں،اس لئے لڑکی کا نکاح دوسری جگہ ہوسکتا ہے۔

(فتاوی مفتی محمودؒ:ج5:ص218)

شیعہ جس قسم کا بھی ہو،وہ مسلمان عورت کا کفو نہیں ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ:ایک شخص قولاً فعلاً ومذہباً شیعہ ہے یعنی شیعہ علماء کو بُلاتا ہے،مجلس خود منعقد کراتا ہے،ذاکرین کو فیس وغیرہ بھی ادا کرتا ہے،اُن کا انتظام خورد ونوش بھی کرتا ہے۔لیکن اُس کے منہ سے سبّ شیخینؓ کبھی نہیں سنا گیا۔اُس کے کام سنّی شیعہ والے ہیں۔اس مذکورہ شخص کے ساتھ حنفی عورت کا جو کہ اہل سنت والجماعت سے ہے،نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں؟نیز اگر مذکور شخص نکاح کے لالچ کی وجہ سے صرف سبّ وشتم سے توبہ کرلے(مذہب شیعہ سے نہیں)تو اُس عورت کا نکاح درست ہوگا یا نہیں؟

جواب: شیعہ جس قسم کا بھی ہو،وہ مسلمان عورت کا کفو نہیں۔اس لئے کوئی عورت اِذنِ اولیاء کے بغیر اگر شیعہ سے نکاح کرے تو نکاح سرے سے باطل ہوگا۔نیز اولیاء کو بھی لازم ہے کہ کسی قسم کے شیعہ سے بوجہ غیر کفو ہونے کے عورت کو نکاح کرنے کی اجازت نہ دے البتہ اگر عورت اور اس کے اولیاء کفو کا لحاظ کئے بغیر نکاح کردیتے ہیں تو اب دیکھنا ہوگا۔اگر سبّ شیخینؓ کو نعوذ باللہ حلال یا ثواب سمجھتا ہے یا عائشہ صدیقہؓ کے افک کا قائل ہے:الی غیر ذالک من الکفریات: یا اس قسم کے شیعوں کا وعظ کراتا ہے جو سبّ یا افک کی اشاعت کرتے ہیں تو یہ نکاح بھی صحیح نہیں ہوگا اور یہ شخص کافر قرار دیا جائے گا۔کفر اور کفر پر راضی ہونا دونوں برابر ہیں۔اور اگر ایسے کوئی کفریات نہیں کیئے یا کفریات والوں سے وعظ نہیں کراتا تو نکاح صحیح ہوجائے گا۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج5:ص331)

شیعہ بن جانے سے نکاح کا حکم:

سوال: میرا نکاح ہمراہ زید کے پڑھا گیا تھا،رخصتی بھی ہوگئی تھی،چند سال ازدواجی تعلقات مابین زوجین و زوجہ پورے ہوتے رہے،اب زید نے مذہب تبدیل کرلیا ہے،یعنی شیعہ ہوگیا ہے،شیخینؓ اور عائشہ صدیقہؓ کے بارے میں اس نے سبّ وشتم کیا ہے اور خلافتِ صدیق اکبرؓ کا منکر ہے۔اور جو عقائد شیعہ کے ہیں،سب اس میں پائے جاتے ہیں۔کیا شرع میں نکاح باقی ہے یا نہیں؟

جواب: شرعی طریقہ سے خوب تحقیق کی جاوے۔اگر واقعی یہ شخص حضرت جبریل علیہ السلام کے وحی لانے

میں خیانت اور غلطی کا قائل ہو یا الوہیت حضرت علیؓ کا قائل ہو یا عائشہ صدیقہؓ پر لگائے گئے جھوٹے الزام کے سچ ہونے کا قائل ہو یا سبِ صحابہؓ کو کارِ خیر سمجھتا ہوں تو یہ شخص کافر ہے اور اس کا نکاح فسخ ہو گیا ہے۔لیکن اگر خیانتِ جبریل علیہ السلام کا قائل نہ ہو، دیگر امور ضروریہ دین میں سے بھی کسی امر کا منکر نہ ہو صرف سبِ صحابہؓ یا شیخینؓ کرتا ہو لیکن سب کو ثواب نہ سمجھتا ہو یا فضیلتِ علی المرتضیٰؓ کا قائل ہو تو کافر نہیں فاسق ہے اور ان کا نکاح باقی ہے۔بہر حال اس شخص کے عقائد کے بارے میں خوب تحقیق کے بعد جو بات صحیح ثابت ہو جاوے اس پر عمل کیا جاوے۔

(فتاوی مفتی محمودؒ:ج6:ص171)

جو شخص کہے کہ حضرت علیؓ نے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی مدد کی ہے،اس کے پیچھے نماز کا حکم:

سوال: ہمارے علاقے میں ایک حافظ نے تقریر میں کہا کہ حضرت علیؓ نے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی مشکل میں مدد فرمائی ہے۔اس بارے میں علماء کا کیا فرمان ہے؟مذکورہ حافظ کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے یا نہیں؟اور علاقے میں نکاح خواں کی حیثیت سے کام کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: حافظ مذکور کی یہ بات بالکل جھوٹ ہے جس کا ثبوت ذخیرۂ احادیث میں کہیں بھی نہیں ہے۔اس لئے حافظ پر لازم ہے کہ فوراً توبہ تائب ہو،اور آئندہ کیلئے اس طرح کی بے تحقیق باتوں سے قطعاً گریز کریں،لیکن حافظ اپنی بات پر اصرار کرتے ہیں تو ایسے جھوٹے شخص کو عہدہ سے الگ کر دینا لازم ہے۔امام کیلئے متقی اور پرہیز گار ہونا ضروری ہے،اور نکاح خوانی کیلئے بھی اس کو الگ کرانا ضروری ہے۔البتہ اگر وہ توبہ تائب ہو جائے اور آئندہ کیلئے پختہ عہد کرے کہ پھر اس طرح غلط تقریر نہیں کروں گا تو بناء بر حدیث:التّائب من الذّنب کمن لّا ذنب له: اسے ان کاموں کے لئے بدستور رکھنا درست ہوگا۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج8:ص127)

شیعہ کی دی ہوئی رقم سے مٹھائی لے کر سنیوں پر تقسیم کرنا:

سوال: شیعہ کی دی ہوئی رقم سے کسی چیز کو خرید کر کے کھانا جائز ہے یا نہیں؟مثلاً ایک شیعہ نے کسی کو رقم دی کہ مٹھائی خرید کر کے تقسیم کر دو۔کیا حلال ہے یا حرام یا مشتبہات؟وضاحت فرما دیں؟

جواب: صورتِ مسئولہ میں اگر اس شیعہ کی کمائی جائز اور حلال ہے تو اس کی خیرات صحیح ہے،اور فقراء کو لینا

او راستعمال میں لانا جائز ہے،مگر افضل اور اولیٰ یہ ہے کہ احتراز کیا جائے ،تا کہ اس کے غلط خیالات اور عقائد کا لوگوں پر اثر واقع نہ ہو۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج8:ص130)

شیعہ کے مجلس میں شرکت پر طلاق ثلاثہ کو مشروط کرنا:

سوال: میں کہ مسمّٰی گل شیر ولد ابراہیم کا شادی والا تعلق مسماۃ زینب مائی بن احمد بخش کے ساتھ ہوا تخمیناً ایک سال آپس میں گذارہ کرتے رہے،بعدہ مسمّٰی مذکور کا ناجائز تعلق ایک شیعہ مذہب والی عورت سے بن گیا۔جس سے وہ ہر شیعہ مجلس میں شمولیت کرنے لگا۔مسماۃ مذکورہ کے متولیان نے اپنی لڑکی کو اپنے گھر ٹھہرالیا۔تقریباً عرصہ چھ ماہ کے بعد مسمّٰی گل شیر خان اپنی گھر والی مسماۃ زینب مذکورہ کو لینے کے لئے آیا۔متولیان مسماۃ مذکوہ کو گل شیر مذکور اپنے علاقہ کے عالم دین حضرت مولانا محمد وصل صاحب کی خدمت میں لے آیا،بعد از استفسار حال حضرت مولانا موصوف نے بعد توبہ کرنے کے اسے پشیمان پایا اور مسمّٰی گل شیر نے روبروئے اشخاص مکتوبہ الذیل کے عہد کیا کہ اگر میں مجلس شیعہ یا تعزیہ پر گیا یا اس بدمذہب شیعہ عورت سے تعلق رکھوں یا اس کے ساتھ اختلاط کروں تو میری عورت مسماۃ زینب مذکورہ کو تین طلاق ہو۔

اب اس وقت اس نے سب اشراط توڑ دی ہیں،یعنی مجلس شیعہ میں بھی شامل ہے اور اس شیعہ عورت سے علانیہ ناجائز تعلق پر قائم ہے،جس پر سارا علاقہ موضع رکھن پٹی شاہد ہے۔تو اب مسماۃ زینب مذکورہ کو از راہِ شریعت کیا کرنا چاہئے؟

جواب: اگر دو گواہان کی گواہی سے یہ بات ثابت ہو جائے کہ اس نے یہ عہد مذکور کیا تھا اور تعلیق کے الفاظ اپنی زبان سے ادا کئے تھے یا اپنے قلم سے تحریر کئے تھے اور یہ بات بھی دو گواہان کی گواہی سے ثابت ہو جائے کہ وہ شخص مجلس شیعہ میں شریک ہوا ہے تو عورت مذکورہ کو تین طلاق سے مطلقہ ہے۔عدت تین حیض کامل گذار کر جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہے۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج7:ص290)

کیا زکوۃ کی رقم شیعہ کو دی جا سکتی ہے:

سوال: زکوۃ کی رقم غریب شیعہ کو دی جا سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: جو شیعہ اُمورِ دین میں سے کسی مسئلہ ضروریہ کا منکر ہو مثلاً تحریفِ قرآن کا قائل ہو یا صحبتِ سیدنا صدیق اکبرؓ کا منکر ہو یا افکِ حضرت عائشہ صدیقہؓ کا قول کرتا ہو:و غیر ذٰلک: ایسے شیعہ کو زکوۃ دینا جائز نہیں۔اور جس شیعہ کے عقائد درست ہوں ان کو زکوۃ دینے سے زکوۃ ادا ہو جاتی ہے۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج8:ص396)

شیعہ باپ کی زمین پر سنی لڑکے کا شفعہ کرنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص شیعہ نے اپنی زمین کسی دوسرے آدمی کو فروخت کردی، اِس بائع شیعہ کا لڑکا سنی ہے اور سنی لڑکے نے اپنے باپ کی فروخت کی ہوئی زمین پر شفعہ کردیا ہے۔ اب یہ سنی لڑکا اپنے باپ شیعہ کی جائیداد کا حقدار ہے یا نہ؟

جواب: اگر لڑکا باپ کے ساتھ زمینِ مذکور میں شریک حصہ دار ہے یا اس کے رقبہ زمین کے ساتھ لڑکے کی زمین ملی ہوئی ہے اور اس نے بیع کی اطلاع پاتے ہی فوراً کہہ دیا ہے کہ میں شفعہ کرتا ہوں اور اِس کے بعد بائع یا مشتری کے پاس جا کر یہی اطلاع کردی ہو اور گواہ قائم کردیئے ہو تو وہ حکومت کے فیصلہ حاصل کرنے کے بعد اِس زمین کا جائز مالک بن سکتا ہے ورنہ نہیں۔ تمام شروط کا ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ (فتاوی مفتی محمودؒ: ج 9: ص 464)

اگر کوئی جانور مر رہا ہو تو شیعہ کا ذبح کرنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک بیل پر ہل چلاتے وقت اچانک موت واقع ہوگئی تو اُس وقت میں ایک مذہب شیعہ کے علاوہ کوئی ایسا شخص مسلمان موجود نہیں تھا جس کو ذبح کرنے کا طریقہ ہو اور بوجہ جہالت یہ بھی معلوم نہ تھا کہ مذہب شیعہ انسان سے ذبح کروانا نامناسب ہے۔ تو حالتِ اضطراری میں بوجہ مجبوری اِس سنی شیعہ سے وہ بیل ذبح کرایا گیا۔ اُس بیل کا کھانا حلال ہے یا حرام ہے؟

جواب: واضح رہے کہ جو شیعہ ضروریاتِ دین میں سے کسی مسئلہ ضروریہ کا منکر ہو یعنی شیعہ غالی ہو، ابوبکر صدیقؓ کی صحبت کا منکر ہو یا افکِ عائشہؓ کا قائل ہو یا اُلوہیتِ علیؓ کا قائل ہو: وغیر ذٰلک: یا شیعہ ترابی سبی ہو جو سبِّ صحابہؓ کو جائز اور کارِ خیر سمجھتا ہو تو ایسا شیعہ کافر ہے اور اِس کا ذبیحہ حرام ہے اور جو اِس قسم کا غالی شیعہ نہ ہو یعنی اُمورِ دین میں سے کسی مسئلہ ضروریہ کا منکر نہ ہو اور سبِّ صحابہؓ کو کارِ خیر نہ سمجھتا ہو تو وہ مسلمان ہے اور اس کا ذبیحہ حلال ہے: ھکذا فی الشامیۃ: اِس سے آپ کو مسئولہ صورت کا حکم معلوم ہو جائے گا۔ (فتاوی مفتی محمودؒ: ج 9: ص 545)

اگر قصاب شیعہ ہوں تو گوشت کا کیا حکم ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہمارے شہر میں گوشت کا کام شیعہ مذہب کے لوگ کرتے ہیں، بعض بکری ذبح کرنے والے قصائی شیعہ قسم کے لوگ ہیں۔ لہٰذا فتوی طے فرماویں کہ سنی لوگ اُسے جائز سمجھ

کر کھا سکتے ہیں؟

جواب: حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ اس کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ: شیعہ کے ذبیحہ کی حلت میں علماء اہل سنت کا اختلاف ہے راجح اور صحیح یہ ہے کہ حلال ہے۔ لیکن مجھے اس مسئلہ میں تا حال تشفی نہیں ہوئی۔

کچھ تشفی ہو سکتی ہے وہ یہ کہ کفر کا حکم کیا جا سکتا ہے، اسلام کا حکم اوّل میں تو خود اس کے معاملات کے اعتبار سے احتیاط ہے اور حکم ثانی میں دوسرے مسلمانوں کے معاملات کے اعتبار میں یہ احتیاط ہے۔ پس احکام میں دونوں احتیاطوں کو جمع کیا جائے گا۔ یعنی اِس سے نا تو مناکحت کی اجازت دیں گے نہ اس کی اقتدا کریں گے نہ اس کا ذبیحہ کھائیں گے اور نہ اس پر سیاست کافرانہ جاری کریں گے۔ اگر تحقیق کی قدرت ہو اِس کے عقائد کی تفتیش کریں گے اور اس تفتیش کے بعد جو ثابت ہو ویسے احکام جاری کریں گے اور اگر تحقیق کی قدرت نہ ہو تو سکوت کریں گے اور اس کا معاملہ اللہ تعالی کے سپرد کریں گے۔ (فتاوی مفتی محمودؒ: ج9: ص546)

شیعہ کے ذبیحہ کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جو لوگ صحابہ کرامؓ کو بُرا کہتے ہیں یعنی شیعہ، اُن کے ذبیحہ جانور کا گوشت کھانا درست ہے کہ نہیں؟

جواب: جو شیعہ اُمورِ دین میں سے کسی مسئلہ ضروریہ کا انکاری ہو مثلاً حضرت علیؓ کی اُلوہیت کا قائل ہو یا حضرت جبرئیل علیہ السلام کے وحی لانے میں غلطی کا قائل ہو یا صحبتِ صدیق اکبرؓ کا منکر ہو یا حضرت عائشہؓ پر بہتان باندھتا ہو، وہ کافر ہے اور اس کا ذبیحہ حلال نہیں اور جو ایسا نہیں اس کا ذبیحہ حلال ہے۔ (فتاوی مفتی محمودؒ: ج9: ص551)

شیعوں اور سنیوں کا ایک قربانی میں شریک ہونا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ قربانی کے جانور میں سنی اور شیعہ شریک ہوتے ہیں اور شیعہ وہ ہیں جو سبِّ شیخینؓ کرتے ہیں۔ کیا یہ قربانی درست ہے؟

جواب: اگر شیعہ اُمورِ دین میں سے کسی مسئلہ ضروریہ کا منکر نہیں یعنی اُلوہیتِ حضرت علیؓ کا قائل نہ ہو، حضرت جبرئیل علیہ السلام کے وحی لانے میں غلطی کا قائل نہ ہو حضرت عائشہؓ پر بہتان (تہمت) نہ لگاتا ہو وغیر ذلک: تو وہ کافر نہیں لیکن سبِّ شیخینؓ کی وجہ سے فاسق و فاجر ہے۔ پس اگر کسی مسئلہ ضروریہ کا منکر شیعہ سنیوں کے ساتھ ذبیحہ قربانی میں شریک ہوگا تو سب کی قربانی جائز نہیں۔ کیونکہ قربانی کا ایک حصہ غیر عبادت کے طریقہ پر ہے اور مکمل

ذبح اللہ تعالیٰ جل شانہ کیلئے نہیں ہوا۔اور اگر فاسق شیعہ سنیوں کے ساتھ قربانی میں شریک ہوگا تو اگر چہ قربانی سب کی صحیح ہو جائے گی لیکن ایسے فاسق و فاجر کو بھی قربانی میں جو ایک عبادت ہے شریک نہ کرنا چاہئے اور ان سے احتراز کیا جائے۔ (فتاوی مفتی محمودؒ:ج9:ص570)

غالی شیعہ کے ذبیحہ کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ شیعہ کا ذبیحہ حلال ہے یا حرام؟

جواب: شیعہ اگر بڑا سخت غالی ہے اِس حد تک کہ اِس کا غلو کفر تک پہنچ گیا ہے اور اِس کے معتقدات کسی نص قطعی سے متصادم ہیں پھر تو وہ بمنزلہ مرتد کے ہے اور اس کا ذبیحہ حلال نہیں ہے اور اگر شیعہ ہے لیکن کافر نہیں ہے اس کا ذبیحہ حلال ہے۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج9:ص558)

سنّی شیعہ اور دہریہ کو قربانی میں شریک کرنے سے سب کی قربانی خراب ہو جائے گی:

سوال: قربانی کے بیل کے اندر بہت سے لوگ شریک ہیں، لیکن اُن میں ایک شیعہ یا دہریہ غالی خیالات کا ہے۔کیا یہ قربانی جائز ہوگی یا نہیں؟

جواب: دہریہ کے ساتھ شریک ہو کر کسی کی قربانی صورتِ مسئولہ میں صحیح نہیں۔اگر شیعہ سنّی ہے یا حضرت عائشہ صدیقہؓ کے افک کا قائل ہو (اور آج کل اکثر ایسے ہی ہیں) تو اس کی شرکت سے بھی سب کی قربانی ناجائز ہوگی۔ (فتاوی مفتی محمودؒ:ج9:ص611)

سنی امام کا شیعوں کی مجالس میں شریک ہونا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کوئی امامِ مسجد جو کہ مسجد اہل سنت میں امامت کے عہدے پر فائز ہو اور اسے باقاعدہ تنخواہ ہر ماہ دی جاتی ہو، اگر وہ شیعہ کی مجالس میں شرکت کرے نوحہ خوانی مرثیہ جات وغیرہ پڑھے اور اپنے عقائد سنی بتائے تو کیا ایسے امام کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جو شخص مرثیہ پڑھنا یا سننا جائز جانے اور تعزیہ نکالنا اچھا جانے اور اس میں شریک ہو وہ سنی نہیں بدعتی اور روافض کا ہم خیال ہے۔ایسے شخص کی اقتداء سے احتراز لازم ہے۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج10:ص33)

شیعوں کا سنیوں کی مسجد میں مجلس کرانا اور روپے خرچ کرنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک مسجد جو کہ اہل سنت والجماعت ہی کی بنائی ہوئی ہے اور ہمیشہ سے سنیوں کے قبضہ میں ہے اور متولی بھی سنی ہے لیکن اب ایک سال کا عرصہ ہوا ہے کہ چند اہل تشیع نے اس مسجد میں ایک مرتبہ مجلس بھی پڑھائی تھی اور اپنے خرچہ سے اس مسجد میں فرش بھی لگوایا ہے۔تو سوال یہ ہے کہ شیعہ کے خرچہ سے فرش لگوانے سے اب اس مسجد میں از روئے شرع نماز پڑھنا اہل سنت کے لئے جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اہل سنت والجماعت کیلئے اس مسجد میں نماز پڑھنا درست ہے اور یہ مسجد اہل سنت والجماعت ہی کی ہے۔ان پر لازم ہے کہ آئندہ کیلئے شیعہ کی امداد مسجد کے بارے میں قبول نہ کرے اور بہتر یہ ہے کہ فرش کا خرچہ شیعہ کو دے دیا جائے۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج10:ص54)

حضرات شیخینؓ کو ظالم کہنے والے شیعہ کی نماز جنازہ میں شریک ہونا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک امام نے (جو اہل قریہ کا دینی مقتدا بھی شمار ہوتا ہے)ایک شیعہ کا جنازہ پڑھایا ہے،وہ شیعہ،حضرت امیر معاویہؓ کو خصوصاً اور صحابہ کرامؓ کو عموماً سب (گالی) کیا کرتا تھا،ہر وقت ایسا نہیں کرتا تھا کبھی کسی مجلس میں بحث ہوتی تو اس کی زبان سے تبرا سنا گیا اور شیخینؓ کو بھی ظالم تک کے الفاظ کہہ دیتا تھا۔اگر اس امام نے اُسے مسلمان سمجھا اور اس کے جنازے کو جائز سمجھ کر پڑھایا تو کیا حکم ہے؟اور اگر محض کسی دباؤ یا دنیاوی غرض سے پڑھایا ہے تو کیا حکم ہے؟آیا یہ فاسق ہے یا نہیں؟اگر فاسق ہے تو اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟مزید برآں توبہ کی کیا صورت ہے؟اعلانیہ توبہ ضروری ہے یا مخفی توبہ کافی ہے؟

جواب: واضح رہے کہ جو شیعہ کسی مسئلہ ضروریہ کا انکاری ہو مثلاً حضرت علیؓ کی اُلوہیت کا قائل ہو یا تحریفِ قرآن کا قائل ہو یا حضرت جبرئیل علیہ السلام کو وحی پہنچانے میں غلطی کرنے کا قائل ہو یا صحبت صدیق اکبرؓ کا انکاری ہو یا حضرت عائشہؓ پر تہمت (قذف) لگاتا ہو یا سبِّ صحابہ کو جائز اور کارِ خیر سمجھتا ہو تو یہ کافر ہے اور اس کا نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔اور اگر اسلام کے کسی مسئلہ ضروریہ کا انکاری نہ ہو تو وہ مسلمان ہے اور اس کا نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔

مسئولہ صورت میں اگر یہ شیعہ پہلی قسم کا تھا تو اس کا نماز جنازہ پڑھنا ناجائز تھا اور دوسری قسم کا جائز۔

باقی یہ ایک خاص واقعہ ہے،مولوی صاحب نے جس شیعہ کا جنازہ پڑھا ہے وہ کس قسم کا تھا اور مولوی صاحب نے کس بنا پر جنازہ پڑھا،تحقیق سے پتہ چل سکتا ہے۔لہذا سوال میں مختلف قسم کی صورتوں کے بارے میں علیحدہ حکم کا تعین

تحقیق کے بعد ظاہر ہے۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج10:ص99)

کیا شیعہ کی نماز جنازہ میں شریک ہونے والوں کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک سنی امام جو کہ کم تعلیم رکھتا ہے اس کو اہل سنت والجماعت کے چند آدمیوں نے کہا کہ شیعہ کا جنازہ سنی امام پڑھا سکتا ہے۔اس امام کو اس مسئلہ میں تحقیق نہیں تھی ،تو سنی امام نے سنی مقتدیوں کے ساتھ شیعہ کا جنازہ پڑھایا،اس جنازہ میں شیعہ شریک نہیں تھا۔تو بعض لوگ کہتے ہیں کہ جنازہ پڑھنے والے اور پڑھانے والے کے نکاح ٹوٹ جاتے ہیں اور اس امام کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے، نہ یہ امام کسی کا نکاح پڑھا سکتا ہے، جب تک کہ اپنا نکاح دوبارہ نہ کرائے۔اس امام نے شیعہ کے جنازہ پڑھانے کے بعد امامت بھی کرائی ہے اور نکاح بھی پڑھائے ہیں۔شرع میں کیا حکم ہے؟

جواب: شیعہ اگر اُمورِ دین میں سے کسی مسئلہ ضروریہ کا منکر ہو تو وہ کافر ہے اور ایسے شیعہ کا نماز جنازہ پڑھانا جائز نہیں،لیکن جنازہ پڑھانے سے یا جنازہ میں شریک ہونے کے ساتھ کسی کا نکاح نہیں ٹوٹتا،سب کے نکاح بدستور باقی ہیں،امام نے لاعلمی میں ایسا کیا ہے اِس کو توبہ تائب ہونا چاہئے،اس کی امامت جائز ہے،بہرحال نکاح سب کے باقی ہیں کوئی شبہ نہ کیا جائے۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج10:ص109)

سنی لڑکی کا نکاح جب شیعہ مرد سے ہوا تھا،تو عدالتی تنسیخ درست ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورت سنی ہے اور مرد شیعہ ہے،آپس میں نکاح ہوگیا،پھر عورت کو مذہب کا پتہ چل گیا تو عورت نے بذریعہ عدالت نکاح تنسیخ کرادیا،سول جج بہادر نے عورت کو آزاد کرادیا۔یہ فیصلہ سول جج دویم کا ہے،شیعہ سنّی ہے،قرآن کریم کے چالیس پارے مانتا ہے اور حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتا ہے۔فیصلہ ہونے کو چار سال ہوگئے ہیں،اب وہ عورت نکاحِ ثانی کرتی ہے،شریعت میں جائز ہے یا نہیں؟

جواب:اس طرح کا شیعہ دائرۂ اسلام سے خارج سمجھا جاتا ہے لہذا یہ تنسیخ ٹھیک ہے،عورت کو اختیار ہے کہ جس کے ساتھ چاہے نکاح کرے بشرطیکہ یہ عقائد اِس کے یقینی ہوں۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج10:ص209)

شیعہ کو رشتہ دینے کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اپنی اولاد کا رشتہ شیعہ لوگوں میں کیا ہوا ہے

جس کی تمام برادری شیعہ ہے اوراس کا حقیقی بھائی بھی شیعہ ہے اوراس کا کھانا پیا بھی شیعہ لوگوں کے ساتھ ہے اور رسومات شیعہ لوگوں کی ادا کرتا ہے،مثلاً: کڑاہی حضرت عباسؓ کی جومشہور ہے وہ پکاتا ہے اوران کی مجالس میں اصحاب ثلاثہؓ کو جوسب کرتے ہیں وہ ان کوحق پر سمجھتا ہے اوران کی مجلس میں شامل رہتا ہے اوراس کی اولاد بھی یقیناً شیعہ ہے اور وہ ایسے شیعہ ہیں کہ حضرت عائشہؓ پر بہتانِ عظیم بھی باندھتے ہیں اوراس اپنی اولاد کیلئے اہل سنت والجماعت کے آدمی سے رشتہ لینا چاہتا ہے۔کیااس کی اولاد کواہل سنت والجماعت کا آدمی شریعتِ محمدی ﷺ کے مطابق رشتے دے سکتا ہے یانہیں؟

جواب: واضح رہے کہ جوشیعہ ایسا ہو کہ ضروریات دین میں سے کسی بات کا منکر ہومثلاً اس کا عقیدہ ہو کہ (معاذ اللہ) حضرت عائشہؓ پر جوتہمت لگائی گئی تھی وہ صحیح ہے: وامثال ذلک: تو یہ شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

بنابریں صورت مسئولہ میں اگر واقعی یہ شخص حضرت عائشہؓ پر بہتانِ عظیم باندھتا ہے تو اس شخص کے ساتھ مسلمانوں کا رشتہ ناطہ کرنا جائز نہیں۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج10:ص210)

کیاشیعہ کسی مسجد کی تعمیر کرسکتے ہیں؟نیز امام بارگاہ کو مسجد کہنا کیسا ہے:

سوال: کیافرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ پلاٹ نمبر 125 ممتاز آباد ملکیت سرکار ہے،اس کے اردگرد سنی حضرات کی آبادی ہے۔شیعہ نے زبردستی بلامنظوری سرکاری،بالآخر ایک امام باڑہ وہاں پر تعمیر کرنا شروع کر دیا ہے،جس کا ایک کمرہ بن چکا ہے۔گورنمنٹ نے شیعہ کے خلاف پولیس میں مداخلت بے جا کا نوٹس دے دیا ہے، پولیس تفتیش کررہی ہے۔مزید تعمیر سٹی مجسٹریٹ نے رُوک دی ہے۔اب شیعہ سے چند برجیاں خرید کر کمرہ کے اُوپر رکھ دی ہے اور کہتے ہیں کہ ہم نے مسجد بنائی ہے۔ہر دو حضرات کی کتابوں کے حوالہ سے جواب مرحمت فرمادیں کہ ایسا کمرہ کا گرانا جائز ہے یانہیں؟

جواب: واضح رہے کہ وقف کے صحیح ہونے کے منجملہ شرائط میں سے ایک اس کا مملوک ہونا ہے۔جوشخص کسی زمین کا اگر مالک نہ ہوتو وہ شخص اس زمین کو مالک کی رضامندی کے بغیر وقف نہیں کرسکتا ہے،اور نہ اس کو مسجد بنا سکتا ہے۔بالفرض اگر اس کو مسجد بنا بھی لے اور مالک رضامند نہ ہوتو اس کو توڑ سکتا ہے،اوراس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے،

صورتِ مسئولہ میں سرکار کی مملوکہ زمین پر جولوگ امام باڑہ یا مسجد بنا چکے ہیں اور سرکار نے اس کی اجازت نہیں دی ہے تو یہ شرعاً مسجد نہ کہلائے گی بلکہ سرکار جو مالک ہے اگر چاہے تو اس کو گرا کر توڑ سکتی ہے۔

(فتاوی مفتی محمودؒ:ج 10:ص 239)

جس عورت کا شوہر فرقہ اسماعیلیہ میں شامل ہوگیا ہو، وہ کیا کرے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک آدمی مذہب اہل سنت والجماعت پر ہوتے ہوئے ایک عورت جو مذہباً اہل سنت تھی اس سے نکاح کیا۔ کچھ عرصہ کے بعد یہ آدمی مذہب حقہ کو چھوڑ کر فرقہ اسماعیلیہ میں منسلک ہو چکا، یہ فرقہ آغاخانی کے نام سے مشہور ہے۔ ان کا نماز اور روزہ مسلمانوں سے علیحدہ ہے اور ان کا عبادت خانہ بھی علیحدہ ہے۔ ان کے طریق ہائے عبادت مسلمانوں سے بالکلیہ مختلف ہیں۔ اب آدمی مذکور اپنی زوجہ کو مجبور کرتا ہے مذہب حقہ کے چھوڑنے پر۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ اب اس صورت میں نکاح ان دونوں کا باقی رہا ہے یا نہیں؟ دوسرا یہ کہ درمیان جبکہ عورت مذہب صحیح کو چھوڑنا نہیں چاہتی ہے، شرعاً علیحدگی کا کون سا طریقہ ہے؟

جواب: زوجِ مذکور نے جب سے فرقہ اسماعیلیہ آغاخانیہ سے انسلاک کرلیا ہے، اُسی وقت سے اس کا نکاح فسخ ہوگیا ہے۔ آغاخانیوں کے عقائد وعبادات مسلمان اہل سنت والجماعت سے بہت ہی مختلف ہیں۔ حلول کے قائل ہیں، نماز وغیرہ عبادات میں شرکیہ کلمات استعمال کرتے ہیں، اس کے علاوہ کچھ دیگر رسومِ کفریہ ادا کرتے ہیں، جس کی وجہ سے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

لہٰذا شخص مذکور اگر واقعتاً آغاخانیوں کے ساتھ ان کے ان شرکیہ عقائد سے واقف ہوتے ہوئے منسلک ہوگیا ہے بلکہ اُلٹا اپنی بیوی کو ارتداد پر اُبھارتا ہو تو اس شخص کا حکم مرتد کا ہوگا، اور اس کا نکاح مرتد ہوتے ہی از خود فسخ ہوگیا ہے۔ اس عورت کیلئے جائز ہے کہ وہ اس شخص کے ارتداد کے بعد سے عدت گزار کر دوسری جگہ نکاح کرلے، اور اگر مدخول بہا نہیں ہے تو بغیر عدت کے دوسری جگہ نکاح کرسکتی ہے۔ (فتاوی مفتی محمودؒ:ج 10:ص 243)

شیعہ کا ذبیحہ اور اُن کے گھر کا کھانا کھانا:

سوال: شیعہ کے گھر کی چیز یا اس کے ہاتھ کی پکی ہوئی چیز کھانا جائز ہے یا نہیں؟ جائز ہے تو کیسے؟

جواب: شیعہ کے مختلف طابقے ہیں۔ جو حدِ کفر کو پہنچے ہوئے ہیں مثلاً حضرت علیؓ علی الرسول ﷺ کے قائل ہوں یا سب شیخینؓ کو حلال سمجھتے ہوں تو اِن کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے اس کا کھانا ہرگز جائز نہیں۔ باقی اشیاء سے سوائے ذبیحہ کے بطورِ نفرت اور عدمِ اختلاط بچنا چاہئے لیکن حرام نہیں۔ اور اگر حدِ کفر کو نہ پہنچا ہو مثلاً تفضیلِ حضرت علیؓ علی الشیخینؓ

کا قائل ہوں یاسب شیخینؓ کرتا ہو(العیاذ باللہ)لیکن حلال نہ سمجھتا ہوتو یہ:علی ما اختارہ الملا علی القاری وابوشکور السلمی: کافرنہیں،ان کا ذبیحہ حرام نہیں،البتہ اِن سے بھی اختلاط نہیں کرنی چاہئے۔

(فتاوی مفتی محمودؒ:ج 10:ص 334)

جوشیعہ،سنی بن گیا ہو،کیا وہ اپنی لڑکی کا رشتہ شیعہ کو دے سکتا ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص پہلے شیعہ مذہب کے ساتھ تھا،اب اِس نے مذہب اہل سنت والجماعت قبول کرلیا ہے۔کیا یہ شخص اپنی لڑکی شیعہ مذہب والوں کو دے سکتا ہے یا نہیں؟اور یہ شخص شیعہ مذہب والوں کے ساتھ کھانا کھا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اگر شیعہ،دین کے اُمورِ ضروریہ میں سے کسی بات کا انکاری نہیں مثلاً:افکِ عائشہ صدیقہؓ کا قائل نہیں تو پھر سنیہ عورت کا نکاح اس سے جائز ہے لیکن اِس کے باوجود چونکہ سب صحابہ کرامؓ وغیرہ اُمور کی وجہ سے فاسق ضرور ہے اس لئے اِن سے مناکحت وغیرہ جیسے اُمور میں اختلاط سے احتراز کرنا چاہئے۔

(فتاوی مفتی محمودؒ:ج 10:ص 340)

سنی مرد کا شیعہ عورت سے نکاح کرنا:

سوال: شیعہ عورت کے ساتھ سنی مرد کا نکاح جائز ہے؟

جواب: شیعہ عورت اگر کسی مسئلہ ضروری کی انکاری ہو مثلاً حضرت علیؓ کی اُلوہیت کی قائل ہو یا حضرت جبرئیل علیہ السلام کو وحی پہنچانے میں غلطی کی قائل ہو یا تحریفِ قرآن کی قائل ہو یا صحبت صدیق اکبرؓ کی انکاری ہو یا حضرت عائشہؓ پر تہمت(قذف)لگاتی ہو یا سب صحابہ کرامؓ کو جائز اور کارِ خیر سمجھتی ہو تو یہ کافرہ ہے اور اس کے ساتھ سنی مرد کا نکاح جائز نہیں اور اگر اسلام کے کسی مسئلہ ضروریہ کی انکاری نہ ہو تو یہ مسلمہ شمار ہوگی اور اس کا نکاح مسلمان مرد سے جائز شمار ہوگا اگر چہ ایسے شیعہ کے ساتھ بھی مناکحت نہ کی جائے کیونکہ اِس میں بھی متعدد شرعی قباحتیں موجود ہیں۔

(فتاوی مفتی محمودؒ:ج 10:ص 351)

شیعہ سنی کے مخلوط جنازے پڑھانا:

سوال: سنی یا شیعہ میت کا مخلوط جنازہ جائز ہے یا نہیں؟یا یکے بعد دیگرے الگ الگ فریقین اپنے اپنے

امام کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: شیعہ کا وہ فرقہ جو سبِّ شیخینؓ نہ کرے اور اصحابؓ کو بُرا نہ کہے اور عائشہ صدیقہؓ کے افک کے قائل نہ ہو، اور کوئی کفریہ عقیدہ نہ رکھتا ہو، تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے اور اگر اہل سنت والجماعت بھی ان کی جنازہ کی نماز پڑھیں یا پڑھاویں تو کچھ حرج نہیں، لیکن پاکستان کے شیعہ ایسے نہیں ہیں۔ اس لئے مطلقاً سنی اور شیعہ کا جنازہ ضروری ہے کہ علیحدہ علیحدہ پڑھے۔ (فتاوی مفتی محمود: ج: 11: ص 75)

کیا کوئی سنی کسی شیعہ پیر کا مرید ہو سکتا ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے گاؤں کے چند اشخاص ایک شیعہ پیر کے مرید ہو گئے ہیں۔ کیا اہل سنت، شیعہ پیر کی بیعت کر سکتا ہے؟ اگر کسی وجہ سے اہل سنت، اہل شیعہ کا بیعت ہو جائے تو شرعاً اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ نے: القول الجمیل: میں پیر کی چند شرطیں لکھی ہیں جو ان شرائط کے ساتھ موصوف نہ ہو اُس کے ہاتھ پر بیعت نہ کرنا چاہئے۔ بالخصوص جو پیر شیعہ ہو اس کے ہاتھ پر بیعت کرنا اہل سنت والجماعت کیلئے سخت ناجائز ہے یہ شخص فی الفور اس شیعہ کی بیعت ترک کر دے اس کو کالعدم سمجھ کر کسی اہل سنت متشرع پیر سے بیعت ہو جائے۔ (فتاوی مفتی محمود: ج 11: ص 142)

باطل عقائد والے کو لڑکی دینا ہرگز جائز نہیں، اور ایسے شخص کی امامت کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص رشید اپنی لڑکی کا نکاح زید سے کرنا چاہتا ہے اور زید کا عقیدہ یہ ہے کہ: ولی اللہ: سب کچھ کر سکتے ہیں، اور نبی کریم ﷺ ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں، اور اس زید نے حضرت مولانا حسین احمد مدنی صاحبؒ کو ایک مولوی بُلا کر گالیاں دلوائی ہیں، اس مولوی نے مولانا حسین احمدؒ کو گدھا تک کے الفاظ نکالے ہیں، تو زید نے اس کو کچھ نہیں کہا۔ ایسے عقیدہ رکھنے والے اور بزرگانِ دین کے دشمن کے ساتھ لڑکی کا نکاح کرنا چاہئے یا نہیں؟ اور جو آدمی اس زید کو لڑکی دے رہا ہے کیا اس کے پیچھے نماز پڑھنا اور اس کے ساتھ برادری کے تعلقات وغیرہ رکھنا اور اس کے ساتھ بولنا وغیرہ شرعی طور پر کیسا ہے؟

جواب: زید کے جو عقائد سوال میں ذکر کئے گئے ہیں، شریعت میں ان کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ لہٰذا اس طرح کے غلط عقائد رکھنے والے شخص کے ساتھ صحیح العقیدہ خاتون کا عقدِ نکاح کسی طرح مناسب نہیں۔ نیز یہ شخص مبتدع

ہے،اس کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج 11:ص 177)

اگر سنی نے شیعہ کو رشتہ دینے کا وعدہ کیا ہو، کیا اس وعدے کا پورا کرنا واجب ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص نے ایک مجمع میں ایک شخص کو اپنی لڑکی دینے کا وعدہ کیا اور دعائے خیر ہوئی اب وہ شخص لڑکی نہیں دینا چاہتا، اس لئے کہ جس شخص سے وعدہ کیا ہے وہ شیعہ ہے۔کیا از روئے شرع اس صورت میں ایفائے عہد ضروری ہے؟

جواب: ایفائے عہد جبکہ کوئی شرعی قباحت لازم نہ آتی ہو ضروری ہے لیکن اس مسئلہ میں شرعی قباحت موجود ہے۔اس لئے کہ شیعہ، خوارج اور فساق کے ربط ضبط سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔بنابریں مسئولہ صورت میں شرعاً ایفائے عہد ضروری نہیں۔(فتاوی مفتی محمود:ج 11:ص 189)

اگر شیعوں کی رسموں پر تنقید کرنے سے شیعہ بول چال بند کرتے ہیں تو کیا کیا جائے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دریں مسئلہ کہ ہمارا کوٹھ جس میں کچھ گھر اہل شیعہ کے ہیں اور کچھ اہل سنت ہیں۔اب مقصد یہ ہے کہ ہم کوٹھ میں یہ تبلیغ کرتے ہیں کہ کالا کپڑہ پہننا یا کرنا اور پٹینارو نا منع ہے، یا تعزیہ نکالنا یا نذر و نیاز دینا اس کا کھانا پینا سب منع ہیں۔یا شیعوں کی مجالس میں اٹھنا بیٹھنا منع ہے۔تو اہل شیعہ والے اس کے برعکس لوگوں کو روز ہی بہکا کر لے جاتے ہیں۔مطلب یہ ہے کہ ہم سب آپس میں قریبی رشتہ دار ہیں۔مثلاً چچا، ماموں، چچا زاد بھائی ایسے اور لیکن اس مذہب کی خاطر ایک دوسرے سے بولنا چالنا بند ہے اور رشتہ داری کی لین دین یا کھانا پینا بند ہے حتیٰ کہ شیعوں نے ہم پر مقدمہ بھی کیا لیکن رب پاک کی مہربانی سے ہمیں فتح ہوگئی۔مقصد یہ ہے کہ وہ اہل شیعہ ہیں اور ہم اہل سنت ہیں۔دیوبند خیالات کا عقیدہ رکھتے ہیں۔آپ ہمیں کیا فتوی لکھ کر بھیجتے ہیں کہ اب شیعوں کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے؟ آیا ان سے بولنا چالنا، یا کھانا پینا، یا لین دین بند کر دیں یا کہ نہ؟ یا تو اس کوٹھ سے ہجرت کر کے دوسرے کوٹھ میں جا بسیں؟ کیا اہل سنت والے اہل شیعہ والوں کو نکاح میں لڑکی دے سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: واضح رہے کہ جو شیعہ ایسا ہو جو کسی مسئلہ ضروریہ کا انکاری ہو مثلاً حضرت علیؓ کی الوہیت کا قائل ہو

یا تحریف قرآن کا قائل ہو یا جبریل علیہ السلام کو وحی پہنچانے میں غلطی کرنے کا قائل ہو یا صحبتِ صدیق اکبرؓ کا انکاری ہو یا عائشہ صدیقہؓ پر قذف لگاتا ہو یا سبِ صحابہؓ کو جائز اور کارِ خیر سمجھتا ہو تو ایسا شیعہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور ان کے ساتھ کسی قسم کی موالات اور دوستی رکھنا جائز نہیں۔

اور اگر وہ شیعہ، اسلام کے کسی مسئلہ ضروریہ کا انکاری نہ ہو تو وہ مسلمان ہے لیکن پھر بھی تفضیلِ حضرت علیؓ اور سبِ صحابہ کرامؓ کی وجہ سے فاسق اور مبتدع ضرور ہے۔ان کے موالات سے بھی حتی الامکان مذہبی امور میں بچنا ضروری ہے۔بوقتِ ضرورت سلام وکلام ان کے ساتھ جائز ہے لیکن آپس میں رشتہ وغیرہ کے بارے میں بہر حال ان سے بھی اجتناب اچھا ہے۔(فتاوی مفتی محمود:ج 11:ص 191)

کونڈے دینا بدعت ہے اور اس کا ترک کرنا لازم ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس رسم کے بارے میں جو آج کل لوگوں میں پھیلی ہوئی ہے اور مسمی ہے :امام جعفر صادق: کا کونڈا۔اس میں صرف اتنا ہوتا ہے کہ کوئی چیز پکا کر غریبوں مسکینوں کو کھلائی جاتی ہے اور بعض لوگ کھانے کے اُوپر کپڑا اچھا دیتے ہیں اور کھانے والوں کو کہہ دیا جاتا ہے کہ کپڑا ڈال کر اُوپر پڑا رہے، اندر سے کھاتے رہو، یعنی ظاہر نہ کرو۔ کیا اس فعل کا کوئی ثبوت ہے۔صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں یا تابعینؒ یا تبع تابعینؒ کے زمانہ میں ہوا ہو یا ائمہ کے زمانہ میں ہوا ہو یا کسی سے ثابت ہو؟ اور اس کا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: یہ رسم بدعتِ سیئہ ہے۔اس ہیئت کذائیہ سے خیرات کرنا صحابہ کرامؓ وتابعینؒ کے زمانہ میں نہ تھا، نہ ہی کسی حدیث سے منقول ہے۔اس لئے اس کا ترک کر دینا لازم ہے۔(فتاوی مفتی محمودؒ: ج 11:ص 205)

دس محرم کو حضرت حسینؓ کی شہادت بیان کرنے اور سبیل لگانے اور اس میں چندہ دینے کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ محرم میں عاشورا وغیرہ کے روز شہادت بیان کرنا مع اشعار بروایتِ صحیحہ یا بعض ضعیفہ بھی ونیز سبیل لگانا اور چندہ دینا اور شربت دودھ بچوں کو پلانا درست ہے یا نہیں؟

جواب: یہ سب اُمور مذکورہ بدعت ہیں، جن کا احادیث میں ثبوت نہیں ہے اور نہ خیر القرون میں یہ اُمور معمول بہا تھے۔احادیث صحیحہ میں عاشورا کے دن صرف روزہ رکھنے کا ذکر ہے، روزہ اسی تاریخ کو نویا گیارہ کا روزہ ملا کر

رکھنا مسنون ہے اور بس۔

باقی حضرت حسینؓ کی شہادت متبرک دن میں ہوئی۔ نہ یہ کہ دن کو متبرک ان کی شہادت سے حاصل ہوا۔ اس شہادت کو بروایتِ صحیحہ بیان کرنا بھی ان دنوں جائز نہیں۔ تشبیہاً بالروافض (فتاوی مفتی محمودؒ ج 11: ص 208)

غالی رافضی کی عیادت کرنا، غالی رافضی کی نماز جنازہ وغیرہ میں شریک ہونا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ان چند درج ذیل امور میں کہ: کیا کسی رافضی کی بیمار پُرسی اس نیت سے کہ بیمار کے ورثا ناراض نہ ہو جائیں، یا اس نیت سے کہ ہمارے اَخلاق سے متاثر ہوں، جائز ہے یا کہ نہیں؟

جواب: توقع ہدایت کیلئے، اسلامی اَخلاق سے متاثر کرنے کیلئے ان کی بیمار پُرسی درست بلکہ مستحسن ہے۔

سوال: فاتحہ خوانی مذکورہ رافضی کی مذکورہ خیالات سے جائز ہے کہ نہیں؟

جواب: اگر رافضی ضروریاتِ اُمورِ دین میں سے کسی مسئلہ کا منکر ہو تو اس کیلئے دعائے مغفرت کرنا درست نہیں۔

سوال: کیا مذکورہ رافضی کی نماز جنازہ میں شرکت جبکہ امام رافضی ہے اور وہ اپنے طریق سے نماز ادا کر رہا ہے۔ جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: شرکت درست نہیں ہے۔

سوال: سنی امام ہو تو پھر شرکت کا کیا حکم ہے؟

جواب: درست نہیں ہے۔ (فتاوی مفتی محمود: ج 11: ص 220)

سنی کیلئے شیعہ امام کے پیچھے نماز جنازہ پڑھنے اور اُن سے اختلاط رکھنے کا حکم:

سوال: اہل سنت کا شخص، اہل شیعہ امام کے پیچھے نماز جنازہ پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ اور اگر شیعہ فوت ہو جائے تو سنی امام اور مقتدی نماز جنازہ پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: شیعہ اگر اُمورِ دین سے کسی مسئلہ ضروریہ کا منکر ہو تو اس کی امامت یا نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں ہے۔ اگر ضروریات دین میں سے کسی امرِ ضروری کا منکر نہ ہو صرف فضیلتِ حضرت علیؓ کا قائل ہو تو ایسا شخص فاسق ہے

او رامامت اس کی مکروہ ہے۔نمازِ جنازہ اس کا پڑھا جائے گا،لیکن سنیوں کے لئے ان سے اختلاط وغیرہ درست نہیں۔

(فتاوی مفتی محمود:ج:11:ص224)

کیا غالی شیعہ، بھائی کا وارث ہوسکتا ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص سنی مذہب پشت بہ پشت سنی مذہب تھا،وہ فوت ہوگیا۔ایک اس کی بیوی اور تین اس کی لڑکیاں سنی مذہب موجود ہیں اور ایک بھائی حقیقی اس کا شیعہ وارث مذکور اور علانیہ صحابہ کرامؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کے حق میں سب وشتم کرتا ہے۔سوا اس ایک بھائی کے اور کوئی دادا پوتا اس کا نہیں پایا جاتا۔وراثت متوفی کا شرعاً کون حقدار ہے؟اور شیعہ غالی اپنے سنی بھائی کی وراثت کا حقدار ہوسکتا ہے یا نہیں؟ نیز حضرت عائشہ صدیقہؓ کے بارے میں افک کا قائل ہے۔

جواب:وفی الشامیہ:وبھذاظھران الرافضی ان کان ممن یعتقدالالوھیۃ فی علیؓ اوان جبریل غلط الوحی او کان ینکرصحبۃ الصدیقؓ اویقذف السیدۃ الصدیقۃؓ فھو کافرلمخالفۃ القواطع المعلومۃ من الدین بالضرورۃ:

روایتِ بالا سے معلوم ہوا کہ جو شیعہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے افک کا قائل ہو،وہ کافر ہے،دائرہ اسلام سے خارج ہے۔بس صورت مسئولہ میں بر تقدیر صحت واقعہ شیعہ مذکور اپنے سنی بھائی کے ترکہ سے حصہ نہیں پائے گا۔

(فتاوی مفتی محمودؒ:ج12:ص497)

شیعہ نمائندہ کو ووٹ دینا اور ووٹ کی شرعی حیثیت:

سوال: ایک پکا سنی مسلمان:عبدالکریم خان شیعہ:منکرِ اصحابؓ وامہات المؤمنینؓ کو ووٹ دلوانے کا عہد کرتا ہے،جس سے شیعہ مذکور اپنی امداد پاش لینا چاہتا ہے۔یعنی نمائندہ سنی برملا کہتا ہے کہ میں اپنا ووٹ کامیاب ہونے پر شیعہ مذکور کو چیئرمینی کیلئے دوں گا بلکہ یہ شیعہ سنی ایک سنی کو نمائندگی کیلئے کھڑا کر کے شیعہ لوگوں کو ووٹوں کے بارے میں عہد وپیماں لے رہا ہیں۔تو عندالشریعت اگر پکا مسلمان اس شیعہ سے اپنا کیا ہوا وعدہ توڑ دے تو جائز ہے یا نہیں؟اور یہ بھی فرمادیں کہ شریعت میں شیعہ سبی کو عہد کر دینا انتخاب میں کیسا ہے؟

جواب: جو شخص صحابہ کرامؓ کا مخالف اور گالیاں دینے والے یا سننے والے یا ام المؤمنینؓ عائشہ صدیقہؓ کو تہمت دینے والے کو امداد دیتا ہے وہ گنہگار ہے اور عہد اور دعائے خیر کوئی قبول نہیں،پکا سنی مسلمان اس قسم کے عہد سے باز

آئے۔نیز ایسے سنی کہلانے والے سے بالکل ووٹ دینے کا عہد نہ کرے جس سے صحابہ کرامؓ اور امہات المؤمنینؓ کو سبّ وشتم بکنے والوں کی امداد کا شبہ ہو۔اور اگر کسی نے غلطی سے عہد بھی کر دیا ہے تو فوراً وعدہ توڑ کر کسی دیندار پکے مسلمان کو ووٹ دیں جس سے اس قسم کے لوگوں کی امداد کا بالکل شبہ نہ ہو۔

ووٹ کی شرعی حیثیت یہ ہے کہ ووٹ دینا شہادت دینا ہے۔اس اعتبار سے غیر مستحق امیدوار کو ووٹ دینا جھوٹی گواہی دینا ہے جو گناہ کبیرہ ہے اور رسول اللہ ﷺ نے جھوٹی گواہی کو شرک کے برابر قرار دیا ہے۔

لہٰذا اگر اس پکے سنی مسلمان نے اس سبی شیعہ سے وعدہ بھی کیا ہو اور حلفاً بھی کیوں نہ کیا ہو اس پر اس ناجائز وعدے کو توڑنا لازم ہے اور حلفاً وعدہ کیا ہو تو دس مسکینوں کو کھانا کھلا دے یا تین روزے رکھ دے تاکہ وہ اس گناہ کبیرہ کی جھوٹی گواہی دینے سے بچ جائے گا اور قسم سے بھی بری الذمہ ہو جائے گا۔

علاوہ اس کے ایک شیعہ غالی کو چیئرمین کیلئے ووٹ دینا اور اسے چیئرمین بنانا مسلمانوں کو دینی و مذہبی نقصان پہنچانا ہے اور ان کی دینی بربادی ہے۔اگر یہ پکا سنی مسلمان اُمیدوار شیعہ سے عہد و پیمان بھی توڑ دے پھر بھی مسلمان ووٹروں کو اس کے مقابلے میں جو دوسرے سنی مسلمان امیدوار کھڑے ہیں ان میں اپنے ووٹ کیلئے دیانت دار اور امانت دار، دین و مذہب پر، سیرت وصورت کے لحاظ سے جو زیادہ پابند ہو اسے منتخب کرائیں اور سنی مسلمان نمائندہ شیعہ سے عہد و پیمان نہ توڑے تو مسلمان ووٹر ایسے امیدوار کو قطعاً ووٹ نہ دیں ورنہ وہ مذکورہ بالا وعید حدیثیہ یعنی شرک کے برابر گناہ اور کبیرہ میں پڑیں گے۔(فتاوی مفتی محمود:ج 11:ص 366)

شیعہ کو ووٹ دینا سخت گناہ کی بات ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ مذہب اہل سنت والجماعت کے اپنے مذہبی عالم فاضل یا اپنے مذہب کا کوئی دین دار کے ہوتے ہوئے کو چھوڑ کر دنیاوی لالچ یا وہمی دباؤ کی وجہ کر کے اہل شیعہ جو عائشہ صدیقہؓ اور صحابہ عظامؓ کا سبی شیعہ ہو اور بے نمازی وغیرہ بھی ہو۔اس کے ساتھ دستِ بیعت یا معاہدہ ہو کر وقتِ مقابلہ حق و باطل کا ہوتے ہوئے سرے میدان پر اہل سنت والجماعت کے کوئی چند افراد اپنے مذہب کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے ووٹوں سے یا معاونت سے مذکورہ شیعہ کے ساتھ دست بیعت کرتے ہیں جس سے اہل شیعہ باطل مذہب اپنے آپ کو سچا ہونا دلیل پکڑتے ہیں کہ ہم سچے ہیں، ہمارا مذہب سچا ہے۔اہل سنت والجماعت ایسے ایمان فروشوں کیلئے کیا فتوی دیتے ہیں؟ آیا وہ افراد ایمان پر قائم ہیں اور نکاح باقی ہیں یا نہیں؟ نیز نماز جمعہ اس کا پڑھنا پڑھانا جائز ہے یا نہیں؟ نیز دعا سلام

کیسا ہے؟اگر بے علمی کی وجہ کر کے زبانی معاہدہ کر بیٹھیں کہ ووٹ شیعہ سبی کو دیویں گےتو اس وعدہ کا عندالشریعت کیا فیصلہ ہے؟نیز اگر اپنے مذہب کا ووٹ لینے والا کوئی نہ ہوتو اہل شیعہ کے لئے ووٹ استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: شیعہ امیدوار کو سنی کے مقابلہ میں ووٹ دینا ناجائز اور سخت گناہ ہے لیکن صرف چونکہ ووٹ دینا اس کے مذہب کی تصدیق اور حق سمجھنا نہیں ہے۔لہذا مؤمن باقی رہے گا اس کا نکاح بھی باقی ہوگا،نماز جنازہ بھی اس کا پڑھا جائے گا۔ہاں سنی کے مقابلہ میں شیعہ کو ووٹ دینا گناہ ہے اسے توبہ کرنا لازم ہے۔

اگر شیعہ کو ووٹ دینے کا اس نے معاہدہ کرلیا ہے تو شریعت میں وہ اس معاہدہ کا پابند نہیں ہے بلکہ اسے اس کے خلاف کرنا ضروری ہے۔اور قسم اٹھانے کی صورت میں اس کے اوپر لازم ہے کہ قسم توڑ کر سنی مسلمان کو ووٹ دے کر کفارۂ یمین :ادا کرے۔اور اگر اپنا ہم مذہب کھڑا نہ ہوا ہو تو ووٹ کو استعمال نہیں کرنا چاہئے۔

چونکہ کسی ایک امیدوار نے منتخب ہونا ہوتا ہے اس لئے امیدواروں میں جو دین و مذہب میں اہل سنت والجماعت کے قریب ہو،دین و مذہب میں مفید ممبری کے لئے اس کے حق میں استعمال کریں۔

(فتاوی مفتی محمود:ج 11:ص 380)

23رجب سے 21رجب تک خوب تیاری کر کے پھر لوگوں کو کونڈے کھلانا روافض کا شعار ہے،اِس رسم سے اجتناب ضروری ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ فی زمانہ ہمارے ملک میں لوگ حضرت جعفر صادق ؒ کے نام کی نیاز پکاتے ہیں،جس کو عرف میں حضرت جعفر صادق ؒ کا کونڈا کہا جاتا ہے اور حسبِ ذیل طریقہ سے اس کی تیاری کی جاتی ہے کہ 23رجب سے لے کر 21رجب تک یعنی ایک دن کم کامل سال عورتیں اپنی خوردنی اشیاء سے ماہواری حسبِ توفیق بچا کر رکھتی جاتی ہیں۔جب 21رجب کی شام ہوتی ہے سب عورتیں اپنے تمام سامان کو خوب دھویا کرتی ہیں،یہاں تک کہ 21رجب سے ایک دو دن پہلے اپنے گھروں کو بھی پونچھا پھیرتی ہے اور کپڑے وغیرہ خوب دھوتی ہے۔پھر 22رجب کی شب عشاء پڑھ کر خود بھی اور بچوں کو بھی نہلاتی ہیں۔اس کے بعد دھوئے کپڑے پہن کر جو چیز سال بھر سے جمع ہوتی ہے،میٹھا نمکین سب پکاتی ہے۔یہاں تک کہ صبح صادق سے قبل فارغ ہوجاتی ہے۔پھر اگر پوچھا جائے کہ ایسا طریقہ کیوں کرتی ہو؟تو جواب ملتا ہے کہ ہم نے حضرت امام جعفر صادق ؒ کے فضائل ومناقب میں پڑھا ہے کہ امام صاحب خود فرماتے ہیں کہ اس تاریخ کو جو شخص اس طریق سے چیز دے گا بہت ثواب ہوگا۔تو کیا یہ نیاز

پکانا اس طریقہ سے اور باقی شرائط وساخت کے اور پھر اس کا کھانا کیسا ہے؟

جواب: کسی عمل کا موجبِ ثواب وعقاب ہونا دلیل شرعی پر موقوف ہوتا ہے۔مذکورہ بالا صورت کے ساتھ صدقہ وخیرات کرنا اور باقی اُمور انجام دینا اور اس طرز خاص اور عمل خاص کو موجبِ ثواب سمجھنا کسی دلیل شرعی سے ثابت نہیں ہے۔حضور اقدس ﷺ اور صحابہ کرامؓ سے منقول نہیں۔

لہٰذا اِن اُمور کو اس ہیئت کذائیہ کے ساتھ موجبِ ثواب خیال کرنا بدعت سیئہ ہے۔جس سے اجتناب کرنا لازم ہے۔حدیث شریف میں ہے:من احدث فی امرنا ھذامالیس منه فھورد:

(فتاوی مفتی محمودؒ:ج 11:ص 341)

جولڑکی اپنے کوشیعہ ظاہر کرے اور حنفی والدکورافضی گردانے،کیاباپ کی وارثہ بن سکتی ہے:

سوال: کیافرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص مسمی جہانداد مقیم موضع صبر درویش ضلع روالپنڈی نے اپنی تمام زندگی تاموت بر مذہب حنفی اور خالص مسلمان پابند صوم وصلوٰۃ اور مؤذن کی حیثیت سے گزاری۔اب اس کے مرنے کے بعد اس کی ایک حقیقی لڑکی مسماۃ بنی اور دیگر وارث نہ ہے،مسماۃ مذکورہ نے اپنے باپ مذکورہ بالا کو روبرو تحصیلدار صاحب بیان حلفی قرآن شریف بچ سورۃ اُٹھا کر کہا کہ میرا باپ رافضی یعنی شیعہ تھا محض لالچ جائیداد پر،اور گواہوں نے مثلاً جمعدار سلطان علی وشوہر مسماۃ مذکورہ لال حسین وغیرہم نے تصدیق کی کہ واقعی متوفی شیعہ مذہب کا تھا۔وارثوں کی حق تلفی کیلئے تمام جائیداد تحصیلدار نے لڑکی واحد کے نام منتقل کردی۔حالانکہ تحصیلدار کو علم تھا کہ حنفی مذہب تھا۔کیا اب وارثوں کو مذہب حنفیہ میں جائیداد مل سکتی ہے یا نہیں؟

جواب:بشرطِ صحتِ سوال اس کے دیگر شرعی ورثاء کو شرعاً حصہ ملے گا۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج 12:ص 555)

جوشخص راسخ العقیدہ سنی باپ کی زندگی میں سبِّ صحابہؓ کرتا ہو،اور والد کی وفات کے بعد اپنے کوتقریباً سنی ظاہر کرتا ہو۔کیاباپ کاوارث بن سکتا ہے:

سوال: کیافرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص اہل سنت والجماعت کا صحیح عقیدہ

رکھتا تھا، اب وہ فوت ہوگیا ہے، اور اس کے وارثوں میں سے ایک بیٹا ہے جو کہ اپنے آپ کو شیعہ سمجھتا تھا، اور اپنے باپ کی تمام زندگی میں سیدنا صدیق اکبرؓ اور سیدنا فاروق اعظمؓ کے حق میں بہت کچھ کہتا رہا، اور سیدہ عائشہ صدیقہؓ کی عصمت کا بھی مُنکر رہا۔ اب اپنے ماں باپ کے مرنے کے بعد بوجہ طمع و لالچ وراثت کے شیخینؓ کے حق میں کچھ نہیں کہتا اور عائشہ صدیقہؓ کی عصمت کا منکر بھی نہیں ہے۔ صرف اتنا کہتا ہے کہ خلافت کا حق حضرت علیؓ کا تھا لیکن سیدنا صدیق اکبرؓ نے جبراً و اکراھاً خلافت لے لی۔ کیا یہ شخص شریعت محمدیہ کی رو سے وراثت کا حقدار ہے یا نہیں؟

جواب: وراثت کا حقدار وقت الموت ہے۔ اگر وقت الموت وہ مذکور عقائد پر قائم رہا تو وارث نہیں، خواہ بعد میں صحیح العقیدہ ظاہراً و باطناً کیوں نہ بن جائے۔ اور اگر قبل الموت اس نے عقائد بدل لئے ہیں تو وراثت ملے گی۔ تحقیق کرلی جائے، جواب واضح ہے۔ (فتاوی مفتی محمودؒ: ج 13: ص 221)

شیعہ اگر قطعیاتِ اسلام کے منکر ہیں تو سنی کے وارث نہیں ہوسکتے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت فوت ہوگئی ہے دو مادری بھائی اور ایک پدری بھائی اور دو پدری بہنیں اور ایک خاوند اور ایک مادری پدری بہن چھوڑ گئی ہے لیکن ان ورثاء میں خاوند اور دو پدری بہنیں شیعہ ہیں، ان تمام کو شرعی وراثت کس طرح تقسیم ہوگی؟

اور جو شخص شہداء کربلا کو زبان سے مردہ کہیں اور دل میں بھی مردہ سمجھیں اور ان کو مفہوم سمجھیں اور ان تمام کا غم کرنا فرض جانیں اور ان کی صابریت کے برخلاف روایات پیش کریں جن کے راوی صحیح بھی نہ ہوں بلکہ تمام کی تمام روایات موضوعہ پیش کریں اور کبائر کو حلال سمجھیں اور جیسا کفار لوگ اپنے رسالوں میں اپنے پیشواؤں کے متعلق تماشا مناتے ہیں اس کی طرح ہر سال عاشورا میں استعمال کریں تو ایسے لوگوں کیلئے قرآن شریف اور اجماع اُمت کا کیا حکم ہے؟ اور شرع شریف کے نزدیک کون ہیں؟ اور ایسے لوگ میراث سے ورثہ لینے کے مستحق ہے یا نہیں؟

جواب: اگر خاوند اور پدری بھائی قطعیاتِ اسلام کے منکر ہیں مثلاً تحریف قرآن کے قائل ہیں یا حضرت عائشہؓ کے متعلق واقعہ افک کے قائل ہیں: کما ھو الظاھر: تو یہ اسلام سے خارج ہیں اور یہ وارث نہیں ہوسکتے اور اگر قطعیات کے منکر نہیں ہیں اس کی تحقیق کی جائے تو وارث ہوں گے۔ (فتاوی مفتی محمودؒ: ج 13: ص 224)

اگر شیعہ بھائی کے علاوہ اور کوئی عصبہ نہ ہو، تو کیا حکم ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص سنی مذہب پشت بہ پشت سنی مذہب تھا، وہ فوت

ہوگیا ایک اس کی بیوی اور تین لڑکیاں سنی مذہب موجود ہیں اور ایک بھائی حقیقی اس کا شیعہ وارث اور اعلانیہ اصحاب ثلاثہؓ اور حضرت عائشہؓ کے حق میں سب وشتم کرتا ہے، سوا اس ایک بھائی کے اور کوئی دادا پوتر ا اِس کا نہیں پایا جاتا۔ وراثت متوفی کا شرعاً کون حقدار ہے؟ اور شیعہ اپنے سنی بھائی کی وراثت کا حقدار ہوسکتا ہے یا نہیں؟ نیز عائشہ صدیقہؓ کے بارے میں افک کا قائل ہے۔ مدلل جواب سے سرفراز فرمائیں۔

جواب: وفی الشامیہ: وبھذا ظھر ان الرافضی ان کان ممن یعتقد الالوھیۃ فی علیؓ او ان جبریل غلط الوحی او کان ینکر صحبۃ الصدیقؓ او یقذف السیدۃ الصدیقۃؓ فھو کافر لمخالفۃ القواطع المعلومۃ من الدین بالضرورۃ:

روایتِ بالا سے معلوم ہوا کہ جو شیعہ حضرت عائشہؓ کے افک کا قائل ہو وہ کافر ہے، دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ پس صورت مسئولہ میں بر تقدیرِ صحتِ واقعہ شیعہ مذکور اپنے سنی بھائی کے ترکہ سے حصہ نہیں پائے گا۔ اگر شیعہ مذکور قذفِ عائشہؓ کا قائل ہے تو اُسے اس کے مسلمان سنی بھائی کی میراث نہیں ملے گی۔ (فتاوی مفتی محمودؒ: ج 13: ص 415)

متوفی کے وارث چچازاد بھائیوں کے لڑکے ہیں، لیکن سوائے ایک کے باقی سب غالی شیعہ ہیں، اس کا وارث کون ہوسکتا ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مسمی میاں احمد ولد علی محمد فوت ہو چکا ہے، جس کا عقیدہ اہل سنت والجماعت کا ہے، اس کا قریبی رشتہ دار نہ والد ہے اور نہ والدہ نہ بھائی نہ بہن بلکہ چچازاد بھائیوں کے لڑکے ہیں۔ ایک چچازاد بھائی کا لڑکا پہلوان ولد بہادل دوسرا چچازاد بھائی کا لڑکا اللہ بخش ولد سجاول تیسرے چچازاد بھائی کا لڑکا غلام محمد چوتھے چچازاد بھائی کا لڑکا محمد بخش ولد میاں غلام محمد۔ محمد بخش ولد میاں غلام محمد کا عقیدہ اہل سنت والجماعت کا ہے تین چچازاد بھائی شیعہ ایسے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کو سب وبکواس کرتے ہیں اور حضرت عائشہؓ کو تہمت سے نعوذ باللہ ملوث کرتے ہیں، قرآن کریم کو نہیں مانتے۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ متوفی کی جائداد کسی کے پاس امانت ہے۔ اب اس کا وارث کون بن سکتا ہے۔ اگر مستودع کے علاوہ کوئی اُور وارث بن جائے تو وہ اپنی مرضی سے جہاں چاہے خرچ کرسکتا ہے یا نہ؟

جواب: اگر واقعی متوفی کے ان تینوں چچازاد بھائیوں کے لڑکے عقائدِ مذکورہ فی السوال رکھتے ہیں تو یہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور بشرطِ عدمِ موجودگی دوسرے قریبی وارث کے متوفی سنی کا سارا ترکہ اس کے ایک چچازاد بھائی

کےلڑکے مسمی محمد بخش ولد میاں غلام محمد کو جو کہ سنی مسلمان ہے ملے گا۔(فتاوی مفتی محمود:ج12:ص137)

محرم کے رسموں میں شرکت کرنا:

سیاہ کپڑے رنگنا،تعزیہ کیلئے کپڑے پھاڑنا نیز رخساروں اور ہاتھوں کو سیاہ کرنا،گریبان پھاڑنا،چہرہ نوچنا، سر پر خاک ڈالنا،سینہ کوبی کرنا،رانوں پر ہاتھ مارنا پیٹنا،قبروں پر آگ جلانا یہ سب افعال زمانہ قبل از اسلام جاہلیت کے ہیں،رسوم اور محض باطل ہیں۔

کسی اہل سنت والجماعت کو شیعوں سے دھوکہ ہونا اور ان رسومات میں شریک ہونا سخت ناجائز اور گمراہی ہے۔تمام اہل اسلام کو ان سے احتراز لازم ہے۔بلکہ جہاں تک ممکن ہو آئینی طریقے سے ان بدعات کو مٹانے اور سنت طریقے کو قائم کرنے کی کوشش کرے۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج:1ص251)

شیعہ کے ساتھ بیع وشراء کرنا:

اگر شیعہ ایسے عقائد رکھتا ہو جس سے کفر وارتداد لازم آتا ہو تو اس سے بیع وشراء کرنا جائز نہیں۔

(فتاوی مفتی محمودؒ:ج8:ص248)

مرتد،مسلمان کا وارث نہیں ہوسکتا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرے بھائی کو دس سال ہو گئے کہ انہوں نے اپنا مذہب تبدیل کرلیا ہے،یعنی ہندو ہو گئے ہے،اور ہمارے والد صاحب جو تھے وہ ہندوستان میں مارشل لاء میں شہید ہو گئے۔اور اب ایک لڑکا اُس کا پاکستان میں آگیا ہے اور اُس نے اپنے باپ کی جائیداد یعنی زمین کے فارم دیئے اور زمین تمام آگئی جو باپ کے نام پر تھی۔اب پاکستان گورنمنٹ نے فتویٰ مانگا ہے کہ اب اس زمین کا حقدار کون ہوسکتا ہے؟ جو والد صاحب تھے وہ مسلمان تھے،اب اس کا ایک لڑکا پاکستان میں مسلمان ہے اور باقی ہندوستان میں ہندو ہو گئے ہیں اور اب حقدار کون ہوسکتا ہے؟ مسلمان لڑکا حقدار ہے یا ہندو لڑکے حقدار ہیں؟

جواب: حدیث شریف میں ہے:لایتوارث اھل ملتین شتی: حدیث مذکور سے ثابت ہوا کہ مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوسکتا۔اس لئے اگر واقعہ درست ہے اور اس کے باقی وارث (نعوذ باللہ) مرتد ہو چکے ہیں تو اُن کو باپ کی وراثت نہیں مل سکتی اور تمام وراثت مسلمان وارث کو ملے گی۔

(فتاوی مفتی محمودؒ:ج 13:ص 426)

مرتد کی میراث سے متعلق حضرت مفتی صاحبؒ کا ایک محققانہ فتویٰ:

سوال: کیافرماتے ہیں علماءدین اس مسئلہ کے بارے میں کہ سائل نومسلم پنڈت کرم چند کا حقیقی فرزند ہے اور پیر صاحب عبدالحکیم صاحبزادہ سکنہ پٹیالہ کے پاس جاکر مسلمان ہوااور دین اسلام قبول کیااور جس کوتقریباً تیس سال سے زیادہ عرصہ ہوگیا ہے،بمع ایک لڑکااور ایک لڑکی وزوجہ کے ساتھ۔

میراوالد کرم چند جو کہ پہلے مسلمان ہواتھا،صاحبزادہ دین محمد کے پاس جاکر دین اسلام قبول کیااور بعد کچھ مدت کے واپس ہندو ہوگیا۔اُس وقت میری عمر تقریباً سات سال کے قریب ہوگی۔یہ بات میری والدہ کی زبانی ہے کہ آپ کی عمر اُس وقت تقریباً سات سال کی تھی۔آپ کا والد ابوسمند کے چوک پر صاحبزادہ دین محمد نے مسلمان کیا۔

اب عرض یہ ہے کہ حلقہ پٹیالہ میں میرے دادا باپ کی ملکیت ہے اور یہ ملکیت جدی ہے اور میراوالد ہندو مسلم فسادات میں ہندوستان جاکر فوت ہوگیا،اور جاتے وقت سب جائیداد ہم کو دے گیا تھا اور اپنی زبانی لوگوں کو کہا کہ میری وراثت کا مالک میرا لڑکا نومسلم:عبدالرحیم: ہے جو کہ پاکستان میں ہے اور لینے دینے سب کا مالک ہے۔اس بات کرنے میں حاجی شیر خان وانڈہ بدنی خیروحکیم خان منصور خیر موجود ہے۔باپ میرا ہندوستان جاکر فوت ہوگیا۔میرے رشتہ داروں نے کارڈ تحریر کیا کہ آپ کا والد پنڈت کرم چند 15 بساکھ سمت 2005 کو فوت ہو چکا ہے،آپ کو معلوم ہونا چاہئے تو میں نے کارڈ عدالت میں پیش کیا۔تو اُس کے بعد حکومت پاکستان نے میری جدی جائیداد سب مہاجروں کو آلاٹ کردی ہے۔اب کچھ جائیداد مہاجر کھا رہے ہیں اور کچھ جائیداد غیر لوگ کھا رہے ہیں۔سائل کو ابھی تک ایک تنکا بھی اپنی جدی جائیداد سے نہیں ملا۔حلقہ ڈیرہ اسماعیل خان میں شہر یارک وشہر روڈی خیر ہیں اور شہر بھی بہت ہیں جن میں انتقال درج ہو چکے ہیں۔جواب ہندو مسلم فسادات میں نومسلم ہوئے ہیں۔میں تو پہلے بھی اس جائیداد میں سے کھایا کرتا تھا اور ہندوستان جاتے وقت باپ سب جائیداد کے کاغذات اور جائیداد میرے حوالہ دے کر چلا گیا۔اب جناب والا شان سے گزارش ہے کہ ہمارے حق کے واسطے پرچی عطا فرمادیں کہ میری جدی جائیداد کا انتقال ہو جائے اور جناب والا شان دستخط ومہر کردیں کہ تحصیلدار کو پرچی پیش کرسکیں۔

جواب: چند اُصول بطور مقدمہ پیش ہونے ضروری ہیں تاکہ مسئلہ وضاحت سے معلوم ہو سکے۔

1.....مرتد کا وہ مال جو اس نے مرتد ہونے سے قبل کمایا ہے یا اُس مال کا وہ مرتد ہونے سے قبل کسی وجہ سے

جائز مالک تھا،اس کا وارث صرف اس کا مسلمان وارث ہوگا،اس کی کافر اولاد یا وارثوں کو اس میں سے کچھ نہیں ملے گا۔

2.....مسلمان وارث وہ مراد ہوگا جو اس کے مرنے کے وقت مسلمان ہو۔خواہ اس کے مرتد ہونے کے وقت میں کافر کیوں نہ ہو۔

3.....مرتد ہونے کے بعد جو مال اس نے کمایا یا حاصل کیا امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک حکم یہ ہے کہ یہ مال اس کا مملوک نہیں ہے۔اس لئے اس کے مرنے کے بعد اس کے مسلمان یا کافر کسی وارث کو نہ دیا جائے بلکہ بیت المال اسلامی میں رکھا جائے۔امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مرتد کے جملہ تصرفات مثل بیع وشراء،جب وہ ارتداد کی حالت میں مرا ہے غیر صحیح اور غیر معتبر ہیں۔اس لئے وہ ان اموال کا مالک قرار نہیں دیا گیا،اور وارث بھی محروم رہا۔امام ابو یوسفؒ وامام محمدؒ کے نزدیک وہ ارتداد کے زمانہ میں تصرفات بیع وشراء وغیرہ کرنے کا مجاز ہے اور وہ تصرفات شرعاً صحیح نہیں اور جو اموال اس کے پاس اُس زمانے میں آئے ہیں وہ اس کے مملوک ہیں۔اس لئے زمانۂ ارتداد کے حاصل کردہ اموال بھی اس کے مسلمان وارث کو ملیں گے۔

4.....مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوسکتا اور کافر مسلمان کا۔یہ ایک حدیث کا مضمون ہے۔جس کا مطلب حنفی مذہب کے مطابق یہ ہے کہ مسلمان اُس کافر کا وارث نہیں ہوتا جو اصلی کافر ہو اور کسی وقت بھی اسلام کو قبول نہ کرچکا ہو، لیکن مرتد کا وارث مسلمان ہوسکتا ہے۔

5.....جب تک بیت المال اسلامی اصولوں پر منظم نہ ہو اُس وقت تک بیت المال میں اموال اس قسم کے داخل نہیں کیا جاسکتے۔حتیٰ کہ فقہاء کرامؒ نے بعض مواضع میں غیر وارث کو بھی بالاتفاق بوجہ جزئی قرابت کے بیت المال کے منظم نہ ہونے کی صورت میں سارا مال دینے پر فتویٰ دیا ہے۔

جب متفق علیہ غیر وارث کو بھی بوجہ بیت المال کے غیر منظم ہونے کے مستحق قرار دے کر سارا مال اس کو دینے کا فتویٰ دیا گیا ہے تو جو وارث مسلم زمانہ ارتداد کے حاصل کردہ اموال کا امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک با قاعدہ وارث ہے۔صرف امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک نہیں اور وہ بھی اُس وقت جبکہ بیت المال اسلامی اُصولوں پر منظم ہو تو اُس صورت میں لامحالہ بالاتفاق وارث مسلم کو مال دیئے جانے کا قول: مفتیٰ بہٖ: ہوگا۔بالخصوص اُس وقت جبکہ امام ابوحنیفہؒ کے مسلک پر خود حکومتِ وقت نے بھی عمل نہ کرتے ہوئے اس کے زمانہ ارتداد کا جملہ اموال کو جائز مملوک سمجھ کر بیت المال میں داخل کرنے یا سابق مالکوں کو واپس کرنے کی بجائے مہاجرین کو آلاٹ کردیئے جیسے دوسرے ہندوؤں کی جائز ملکیتوں کو،اور حکومت نے اس کے زمانہ ارتداد کے جملہ تصرفات کو برقرار رکھا۔

اگر حکومت خود امام ابوحنیفہؒ کے مسلک پر عمل کرتی تو زمانہ ارتداد کے جملہ خرید وفروخت واملاک حاصل شدہ کو منسوخ کرتی اور مہاجرین کو آلاٹ نہ کرتی۔ بلکہ زمینوں وغیرہ اموال کو سابق مالکوں کو واپس کر دیتی یا بیت المال میں داخل کرتی۔

لہذا بنابریں مقدماتِ مذکورہ صورتِ مسئولہ میں: شیخ عبدالرحیم: نومسلم جو باپ کرم چند کے مرنے سے قبل مسلمان ہو چکا تھا، کرم چند مرتد کے جملہ اموال کا وارث ہوگا، خواہ وہ زمانہ ارتداد سے پہلے کے ہوں یا بعد کے۔ غرض یہ کہ پنڈت کرم چند کے تمام متروکہ کا واحد وارث صرف: عبدالرحیم: ہے۔ اس کے ہندو لڑکے جو ہندوستان میں ہیں، وہ اس کے وارث قطعاً نہیں ہو سکتے۔ اس لئے ان زمینوں کا مہاجرین کے نام آلاٹ کرنا شرعاً صحیح نہ ہوگا۔

(فتاوی مفتی محمودؒ: ج 13: ص 427)

مرتد سے کوئی چیز خریدنا:

مرتد سے کسی چیز کا خریدنا جائز نہیں۔ (فتاوی مفتی محمودؒ: ج 9: ص 530)

غیر مسلم بیوی اور بچے مسلمان کے وارث نہیں بن سکتے:

سوال: کیا غیر مسلم اولاد یا وارث کسی مسلمان کی جائیداد سے حصہ لے سکتے ہیں؟

جواب: غیر مسلم مرد یا عورت مسلمان متوفی کے ترکہ سے شرعاً حقدار نہیں ہے۔ اختلافِ دین موانعِ ارث میں شمار ہے۔ (فتاوی مفتی محمودؒ: ج 12: ص 252)

جو بچے والد کی وفات کے وقت کفریہ عقائد رکھتے تھے، مرحوم کی وفات کے چار ماہ بعد مسلمان ہونے سے مسلمان والد کے وارث نہیں ہوں گے:

سوال: کسی مسلمان کے فوت ہونے کے وقت کی اولاد مسلمان سمجھی جائے گی یا چار ماہ بعد بغرض لالچ جائداد مسلمان ہونے کے مدعی اولاد کو بھی مسلمان اولاد میں شامل کیا جائے گا؟

جواب: جو اولاد متوفی کے چار ماہ بعد مسلمان ہوگئی ہے، ان کو مسلمان ہو جانے کے بعد متوفی کے ترکہ میں سے حصہ نہیں ملے گا، جبکہ وہ بوقتِ فوتگی کفریہ عقائد پر قائم تھی۔ (فتاوی مفتی محمودؒ: ج 12: ص 252)

جب بیوی کے تمام اقرباء غیر مسلم ہیں تو سارا ترکہ خاوند کو ملے گا:

سوال: کیافرماتے ہیں علماءدین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میری بیوی کے تمام ورثاء غیر مسلم ہیں اور ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں۔ایسی حالت میں اگر میری بیوی فوت ہوجائے تو اس کے ترکہ کا میں اکیلا مالک ہوں یا کہ نہیں؟ جبکہ جائیداد بھی جو میری بیوی کے نام ہے وہ میں نے بروئے گزراں تملیک کر کے دی ہوئی ہے۔

جواب: اس عورت کے مرنے کے بعد جبکہ اس کے تمام اقرباء غیر مسلم ہیں۔اس کی تمام جائیداد اس کے خاوند کو ملے گا۔غیر مسلم اور مسلمان کے درمیان وراثت ختم ہو جاتی ہے۔اور زوج پر رد کرنا بوجہ فساد بیت المال: مفتی بہ: ہے۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج12:ص294)

غیر مسلم کے ساتھ ایک برتن میں کھانا:

سوال: مسلمان اور عیسائی دونوں کا ایک ہی برتن میں کھانا جائز ہے یا حرام؟

جواب: صورتِ مسئولہ میں اگر چہ عیسائی کے ساتھ ایک برتن میں کھانا کھانا حرام نہیں،لیکن ان کے اختلاط سے بُرے اثرات کا خدشہ ہے۔اس لئے ان کے ساتھ اکٹھے خورد ونوش سے اجتناب ضروری ہے۔

(فتاوی مفتی محمودؒ:ج1:ص167)

اقلیتوں کی سیٹ کے لئے خود کو غیر مسلم ظاہر کرنے کی شرعی حیثیت:

سوال:1.....اس دفعہ جو حکومت نے اقلیت کو سیٹ دینے کا اعلان کیا ہے تو اس کے لالچ میں کمزور ایمان والے مسلمان ظاہر میں اپنے آپ کو عیسائی ثابت کر کے وہ سیٹ لینے لگے۔یہی مسئلہ ہمارے شہر بھیرہ میں پیش آیا کہ ایک شخص کو چند مسلمانوں نے مل کر بظاہر عیسائی بنا کر عدالت میں پیش کر دیا اور اس پر حلفیہ بیانات دے کر اقلیت کی سیٹ پر عیسائیوں کا نمائندہ بنا دیا۔تو اب وہ شخص جو بظاہر عیسائی ہوا اور دوسرے مسلمان جو یہ تجویز بنانے والے تھے،مرتد ہوں گے یا مسلمان سمجھے جائیں گے؟

2.....اگر وہ مسلمان ہو کر تجدیدِ نکاح بھی کر لیں،لیکن ووٹ استعمال کرنے کا وقت آئے تو عیسائیوں کا نمائندہ بن کر استعمال کریں اور تجویز بنانے والے بھی اس بات پر خوش ہوں،تو اب ان کا کیا حکم ہے؟ مسلمان یا مرتد ہوں گے، اور ان کے ساتھ نباہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: 1.....واضح رہے کہ ایمان اور اسلام ایک بہت بڑی دولت ہے: دنیا و ما فیھا: اس کے مقابلہ میں ہیچ ہے۔ کسی بھی وقت اگر کسی شخص کے دل میں اسلام، حقیر اور خفیف نظر آجائے یا کسی بھی وقت باستثناء صورتِ اکراہ کے زبان پر کلمۂ کفر جاری کرلے (معاذاللّٰہ) تو وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ بلکہ بعض اعمال مثلاً: سجود للصّنم: اور شدّ زنار وغیرہ سے بھی شخص دائرۂ اسلام سے نکل جاتا ہے۔ صورتِ اکراہ مستثنیٰ ہے: لقولہ تعالیٰ: :الّا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان: الایۃ:

افسوس ہے کہ اب وہ زمانہ آگیا ہے کہ جس کے متعلق حضرت اقدس ﷺ نے بایں الفاظ پیشن گوئی فرمائی ہے :یاتی علی النّاس زمان یصبح الرّجل فیہ مؤمنا ویمسی کافرا ویمسی مؤمنا ویصبح کافر: او کما قال:

آپ دیکھ رہے ہیں آج کل اکثر مسلمان کہلانے والے معمولی سی ضرورت کیلئے بلاوجہ کلماتِ کفریہ کہنے اور اپنے آپ کو کافر ظاہر کرنے میں ذرا بھی جھجک محسوس نہیں کرتے۔

بشرطِ صحتِ واقعہ شخص مذکور، دائرۂ اسلام سے نکل گیا ہے، بلکہ اس شخص کو عیسائی بنانے کی تجویز پیش کرنے والوں کا ایمان بھی خطرہ سے باہر نہیں ہے۔ ان سب پر لازم ہے کہ فوراً تجدیدِ اسلام کرکے توبہ اور استغفار کریں، اور نکاحوں کی تجدید کرلیں۔

2.....اگر عیسائیوں کا عیسائی نمائندہ اپنے آپ کو ظاہر کرے تو کفر ہے اور اگر عیسائیوں کا مسلمان نمائندہ اپنے آپ کو ظاہر کرے تو کفر نہ ہوگا۔

بہر حال ایسے شخص کو تجدیدِ نکاح کرنی ضروری ہے۔ نیز اس سیٹ سے اس صورت میں مستعفی ہونا لازم ہے۔ بصورت ان لوگوں کے تو بتا ئب نہ ہونے کے دیگر مسلمانوں کو ان سے قطع تعلق کرنی ضروری ہے۔

(فتاوی مفتی محمودؒ: ج 1: ص 167)

مسجد کی مرمت کے لئے غیر مسلم کی رقم:

سوال: ایک مسجد کی مرمت کیلئے ایک غیر مسلم نے رقم دی ہے۔ تو کیا وہ رقم مسجد پر صَرف ہوسکتی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ہوسکتی تو اُس رقم کو کس مد میں لایا جائے؟

جواب: کافر اگر قرابت کی نیت سے تعمیر مسجد کے لئے چندہ دے تو فی نفسہ: جائز ہے۔ لیکن کافر کا چندہ لینے میں اُن کا اہل اسلام پر احسان ہوگا، اور مسلمان اپنے شعائر کی تعمیر وغیرہ میں اُن کے ممنون ہوں گے۔ اس وجہ سے

کافر کا چندہ لینا جائز نہیں۔ کافر کا چندہ جو لیا ہے واپس کردے۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج 1:ص 712)

غیر مسلم کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا:

سوال: ایک کافر ہندو کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا گیا ہے۔ وہ کافر ہندو جو میت کو جلاتے ہیں اور بعض ان میں سے دفن بھی کرتے ہیں۔ وہ کافر ہندو جو بغیر ذبح کرنے کے مردار جانور کو کھاتے ہیں اور بعض کافر اُن کے ہاتھ سے روٹی اور پانی کو نہیں لیتے۔ اس کافر ہندو کا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز نہیں تو اس کافر ہندو مدفون کو نکال سکتے ہیں یا نہیں؟ اور مسلمانوں کے قبرستان کی حدود سے کتنا دُور دفن کیا جاسکتا ہے؟

جواب: غیر مسلم میت کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا درست نہیں۔ اگر دفن کیا گیا ہو تو اس کا نکال لینا درست ہے۔ صورتِ مسئولہ میں چونکہ میت گل سڑ چکا ہوگا تو اس تکلیف اور اختلاف سے بچنے کیلئے بہتر صورت یہ ہے کہ بجائے نکالنے کے اس قبر کے نشان کو مٹا کر زمین سے ہموار کرایا جائے، اور آئندہ کیلئے کسی غیر مسلم کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کرنے دیں۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج 10:ص 56)

کیا مسلمان اور غیر مسلم کا ایک برتن میں کھانا جائز ہے:

سوال: مسلمان اور عیسائی دونوں کا ایک ہی برتن میں کھانا جائز ہے یا حرام؟

جواب: صورتِ مسئولہ میں اگرچہ عیسائی کے ساتھ ایک برتن میں کھانا کھانا حرام نہیں، لیکن ان کے اختلاط سے بُرے اثرات کا خدشہ ہے۔ اس لئے ان کے ساتھ اکٹھے خورد و نوش سے اجتناب ضروری ہے۔

(فتاوی مفتی محمودؒ:ج 11:ص 194)

اسلامی ملکوں میں غیر مسلموں کو کلیدی عہدوں پر مقرر نہ کیا جائے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ جس ملک میں غیر مسلم معاہد کا درجہ رکھتے ہوں، ملکی معاملات میں کیا ان کا درجہ کم تر ہوگا؟

جواب: ہاں بعض معاملات میں کمتر ہوگا۔ ان کو حکومت کی کلیدی آسامیوں پر تعینات نہیں کیا جائے گا، قضاء اور افتاء کا کام ان کے سپرد نہیں کیا جائے گا و غیر ذٰلک: معاملات کے اندر وہ ہمارے اسلامی قوانین کے پابند ہوں گے۔(فتاوی مفتی محمودؒ:ج 11:ص 313)

کفار ومشرکین کوخیرات وزکوۃ دینا،مشرکہ یہودن اورعیسائی عورت سے نکاح کرنا،مشرک کاذبیحہ،کافرکودوست بنانا،مشرک اورکافرکوگواہ بنانا:

سوال: کیافرماتے ہیں علماءدین درج ذیل مسائل میں کہ: کفاراورمشرکین کوزکوۃ اورخیرات دینا جائزہے یانہیں؟

جواب: کفاراورمشرکین کوزکوۃ دینا جائزنہیں۔دیگرصدقات،خیرات وغیرہ دینا جائزہیں۔

سوال:مشرک کاذبیحہ کھانا حلال ہے یاحرام؟ کافریامشرک کودوست بنانا کیساہے؟

جواب: مشرک کاذبیحہ حرام ہے۔جملہ امورموانست اورمحبت میں کفارسے احتراز اولیٰ ہے۔ایک اورجگہ حضرت مولانا عبدالحیٔ صاحبؒ لکھتے ہیں کہ:اگرمن جہۃ الدین است کفراست:قال اللّٰہ تعالٰی:وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِنْکُمْ فَاِنَّہٗ مِنْھُمْ:اوراگربا عتباردنیااست،پس اگراختیاری است محل مواخذہ است برکم کردن اسباب آں بایدکوشید :قال اللّٰہ تعالٰی: لَایَتَّخِذِالْمُؤْمِنُوْنَ الْکَافِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ:

سوال: مشرک کے ساتھ نکاح کرنا کیساہے؟اورعیسائی اوریہودی عورت کے ساتھ نکاح کرنا جائزہے یانہیں؟

جواب: جائزنہیں:لقولہ تعالیٰ:ولاتنکحوالمشرکات حتّٰی یؤمن: کتابیات(یعنی معتقدین کتاب سماوی)کے ساتھ نکاح جائزہے۔البتہ جوباوجوداس قوم میں سے ہونے کے کسی کتاب سماوی کے اعتقادکاالتزام نہ رکھیں جیسے آج کل بعض کی حالت ہوگئی ہے۔تواس کاحکم اہل کتاب کاسانہیں ہوگا۔

سوال: کافریامشرک کودوست بنانا کیساہے؟

جواب: جملہ اُمورموانست اورمحبت میں کفارسے احتراز اولیٰ ہے۔

سوال:مشرک کوگواہ بنانا جائزہے یانہیں؟

جواب: مشرک کوگواہ بنانا جائزنہیں:لقولہ تعالٰی:لَنْ یَّجْعَلَ اللّٰہ لِلْکَافِرِیْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ سَبِیْلًا:وکما فی الھدایۃ....لاشھادۃ للکافر علی المسلم:

(فتاوی مفتی محمودؒ:ج 11:ص 331)

کفارِ محاربین کے کمپنیوں کا مال خرید کر اُن کو نفع پہنچانا:

یہودی کمپنیوں کا مال خریدنا اور ان کو نفع پہنچانا جائز نہیں ہے۔یہودی، اسلام کے خلاف آج کل محارب ہیں۔ ان کے ارادے یہ ہیں کہ حجاز مقدس بالخصوص مدینہ طیبہ اور اس کے گرد و نواح کو فتح کر لیں۔ان کے خیال میں یہ دراصل یہودی علاقے ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ یہود مدینہ، بنی نظیر، بنی قریظہ، بنی قینقاع، یہود خیبر ان علاقوں کے مالک تھے۔اس حالت میں کوئی ایسی چیز بازار سے نہ خریدی جائے جس سے یہودی کی پوزیشن مضبوط ہو۔قرآن کریم میں ہے: لَا یَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّیْلًا اِلَّا کُتِبَ لَھُمْ بِہٖ عَمَلٌ صَالِحٌ: ''لا'' نکرہ ہے۔تحت النفی مفید استغراق ہے۔جس کا حاصل یہ ہے کہ دشمن کو کسی طرح کوئی بھی نقصان پہنچانا عملِ صالح ہے۔فقہاء کی عبارات سے بھی اسی طرح کے حوالہ جات نقل کئے جاسکتے ہیں کہ مسلمانانِ عالم کو اجتماعی طور پر یہودیوں کے اموالِ تجارت کا بائیکاٹ کرنا لازم ہے۔

(فتاوی مفتی محمودؒ: ج 11: ص 204)

غیر مسلم اور تعمیر مسجد:

مسجد شعائر اللہ اور شعائر اسلام میں سے ہے، جو صرف اہل اسلام کی عبادت گاہ ہو سکتی ہے۔قرآن کریم نے یہ اُصول وضع کیا کہ کوئی غیر مسلم کافر اس کی تعمیر و تولیت کا اہل نہیں۔چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

:ماکان للمشرکین ان یّعمروا مسٰجداللّٰہ شٰھدین علٰی انفسھم بالکفر،اولٰئک حبطت اعمالھم وفی النّار ھم خٰلدون،انّمایعمرمسجداللّٰہ من اٰمن باللّٰہ والیوم الاخر:

ترجمہ: مشرکوں کو یہ حق نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو تعمیر کریں، جبکہ وہ اپنے آپ پر کفر کی گواہی بھی دیتے ہیں۔ان لوگوں کے اعمال ضبط ہو چکے ہیں اور یہ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے۔اللہ تعالیٰ کے مسجدوں کی تعمیر وہی شخص کرسکتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر (غرض پورے دین محمدی ﷺ پر) ایمان رکھتا ہوں۔

پھر دورِ نبوی ﷺ میں ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس سے اس امر کا دوٹوک فیصلہ ہو گیا کہ اگر کوئی غیر مسلم، اسلام کا دعوے دار بن کر کوئی جگہ مسجد کے نام سے تعمیر کرے تو اس کا حکم کیا ہوگا؟ اور اسلامی حکومت اس سے کیا معاملہ کرے گی؟ یہ واقعہ اسلامی تاریخ میں: مسجد ضرار: کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

مدینہ کے منافقین نے جو اپنے کفریہ عقائد کے باوجود قسمیں کھا کھا کر اسلام کا دعویٰ کیا کرتے تھے، اسلام کو نقصان پہنچانے اور مسلمانوں کی جماعت کے درمیان تفریق ڈالنے کی غرض سے اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنالی تھی اور

آنحضرت ﷺ سے درخواست کی تھی کہ آپ ﷺ برکت کیلئے وہاں ایک نماز ادا فرمالیں۔قرآن کریم نے اُن کی اس ناپاک سازش کا پردہ چاک کرتے ہوئے اس نام نہاد مسجد پر بلیغ تبصرہ فرمایا۔وہ یہ ہے:

:والّذين اتّخذوا مسجدا ضرارا وّكفرا وّتفريقا بين المؤمنين وارصادا لّمن حارب اللّٰه ورسوله من قبل ،وليحلفنّ ان اردنا الّا الحسنٰى ،واللّٰه يشهد انّهم لكٰذبون، لاتقم فيه ابدا ،الاية:

ترجمہ: اورجن لوگوں نے اس غرض کیلئے مسجد بنا کر کھڑی کردی کہ اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچائیں خدا تعالیٰ اور رسول (ﷺ) کے ساتھ کفر کریں،مسلمانوں میں پھوٹ ڈالیں،اور جو شخص خدا تعالیٰ اور رسول (ﷺ) کے ساتھ پہلے ہی لڑ چکا ہے،اس کیلئے ایک اڈہ بنالیں۔وہ قسمیں کھا جائیں گے کہ ہم نے صرف بھلائی کا قصد کیا ہے۔مگر اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ قطعاً جھوٹے ہیں۔آپ اس میں جا کر کھڑے بھی نہ ہوں۔

یہ آیات نازل ہوئیں تو آنحضرت ﷺ نے چند صحابہ کرامؓ کو حکم فرمایا اور اسے نذر آتش کر کے پیوند زمین کر ڈالا۔قرآن کریم کی یہ آیات بینات اور آنحضرت ﷺ کا یہ طرز عمل اس امر کا صاف فیصلہ کر دیتا ہے کہ اگر کوئی غیر مسلم ٹولہ اسلام کا لبادہ اُڑھ کر مسجد کے نام سے کوئی مکان تعمیر کرتا ہے تو اس کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ اس مسجدِ ضرار کو کفر و بددینی کا اڈہ بنایا جائے،مسلمانوں میں تفریق ڈالی جائیں اور کفر کے سرغنہ کیلئے ایک پناہ گاہ مہیا کر دی جائے۔اور یہ کہ اسلام اس کھیل کو برداشت نہیں کرتا بلکہ اسلامی حکومت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ کفر کے ان اڈوں کو مسمار کر دے۔

یہی وجہ ہے کہ اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں (اس واقعہ کے بعد) کبھی کسی غیر مسلم منافق کو یہ جرأت نہیں ہوسکی کہ وہ اپنی عبادت گاہ کے لئے :مسجد: کا مقدس نام استعمال کریں۔

یہ حکم :مسجد: کے علاوہ دیگر اسلامی شعائر اور اسلامی اصطلاحات کا بھی ہے کہ ان کی حفاظت مسلمانوں پر فرض ہے۔اور اسلام کبھی اس امر کو برداشت نہیں کرتا کہ اس کی مقدس اصطلاحات و علامات کو منافقین و مرتدین دسبرد کا کھلونا بنا ڈالا جائے۔فقہاء اسلامؒ نے تصریح کی ہے کہ اسلامی مملکت کے غیر مسلم باشندوں کا لباس،وضع قطع اور مکان تک مسلمانوں سے ممیز ہونا چاہئے۔اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اسلامی شعائر کے معاملہ میں اسلام کے احساسات کس قدر نازک ہے۔

علماء اسلام نے تصریح کی ہے کہ غیر مسلموں کو مسجد بنانے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔اگر وہ یہ حرکت کریں تو مسلمانوں کا فرض ہے کہ انہیں اس سے باز رکھیں۔

حضرت مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتی صاحبؒ لکھتے ہیں کہ: مسلمانوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ کفار کو تعمیر مساجد سے باز رکھیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی مسجدیں صرف عبادت الٰہی کیلئے تعمیر کی جاتی ہے۔ پس کسی کافر کا یہ کام نہیں کہ انہیں تعمیر کرے۔

امام قرطبیؒ لکھتے ہیں کہ: اندریں صورت مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ خود احکام مساجد کے متولی ہوں اور کافروں کو ان میں مداخلت سے باز رکھیں۔

حضرت مولانا علامہ انور شاہ کشمیریؒ لکھتے ہیں کہ: ملحدین اگر کوئی مسجد بنائیں تو وہ مسجد نہیں ہوگی، چنانچہ تنویر الابصار: کے: باب الوصایا: وغیرہ میں لکھا ہے کہ اہل ھوا کے عقائد اگر کفر کی حد تک پہنچے ہوئے نہ ہو تو اس کا حکم تعمیر مسجد: کی وصیت میں مسلمان جیسا ہے، اور کفریہ عقائد رکھتا ہو تو وہ بمنزلہ مرتد کے ہے۔

(فتاوی مفتی محمودؒ: ج:1 ص602تا605)

غیر مسلم کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا:

غیر مسلم میت کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا درست نہیں۔ (فتاوی مفتی محمودؒ: ج3: ص102)

کافر، مسلمان کا وارث نہیں ہوسکتا:

شرعاً، کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوسکتا: لقولہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: لایرث الکافر والمسلم: وقولہ: لایتوارث اھل ملتین شتی: (فتاوی مفتی محمودؒ: ج12: ص118)

بدعتی و جاہل پیر کی بیعت حرام ہے اور اس کے مجلس سے اجتناب ضروری ہے

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے ہاں ایک پیر ہے علاقہ لاہور کا۔ کبھی ہماری جگہ بھی آتا ہے، سو سال سے زیادہ عمر ہے، اور حقہ نوشی بھی کرتے ہیں عوام الناس اس کی بیعت بہت کرتے ہیں۔ ان کا طریقہ یہ ہے کہ جب بیعت فرماتے ہیں تو مزامیر بجاتے ہیں قوالی کرتے ہیں، جو مرید ہیں حالت قوالی میں بے ہوش ہوتے ہیں اور اچھل اچھل جاتے ہیں، ان کو لوگ پکڑتے ہیں زور سے ٹپے مارتے ہیں، جب قوالی ختم ہو جائے تو وہ کہتے ہیں، اس حالت میں ہم کو اللہ تعالیٰ جل شانہ اور رسول ﷺ مل جاتا ہے (معاذاللّٰہ)۔

اس کو پیر صاحب ایک چمعہ دار حقہ عطا کرتا ہے۔ لوگوں کو ورغلاتے ہیں، جو دیوبندی ہو اس کو بُرا جانتے ہیں۔

مضمونِ بالا میں نظر فرما کر شرعی فیصلہ یا سند عطا فرمائیں۔

جـــواب: شخص مذکور فاسق و فاجر ہے اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے۔ جو شخص سنتِ رسول ﷺ کے مطابق عمل نہیں کرتا اور اس کے باوجود وہ دعویٰ پیری کا بھی کرے، وہ کبھی پیر کہلانے کا مستحق نہیں۔ اس کی بیعت حرام ہے۔ اس کی مجالس زہرِ قاتل ہیں۔ ہر مسلمان کو لازم ہے کہ ایسے عظیم فتنہ سے حتی الوسع اجتناب کیا کریں۔

(فتاوی مفتی محمودؒ: ج 11: ص 249)

بدعتی کی امامت:

بدعتی امام کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (فتاوی مفتی محمودؒ: ج 11: ص 235)

بدعتی کو زکوۃ دینا:

اہل بدعت لوگوں کو یا اُن کے مدارس میں زکوۃ و عشر دینا جائز نہیں۔ (فتاوی مفتی محمودؒ: ج 3: ص 380)

مدرسہ فرقانیہ گونڈہ کا فتوی

شیعہ سے تعلقات رکھنے، مناکحت کرنے، ان کے جنازہ میں شرکت کرنے اور ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کا حکم:

فرقہ اثنا عشریہ اپنے عقائد کفریہ کی بنا پر کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ مثلاً عقیدۂ تحریف قرآن، عقیدۂ امامت جو مستلزم انکار ختم نبوت ہے، سبِّ شیخینؓ اور چند حضرات صحابہ کرامؓ کے علاوہ تمام صحابہ کرامؓ کو مرتد و کافر قرار دینا (نعوذباللّٰہ منہ) اور قذفِ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔

لہٰذا ان سے مراسم اسلامیہ مثلاً: ان کا ذبیحہ استعمال کرنا، ان کا جنازہ پڑھنا، ان کو جنازہ میں شریک کرنا، ان کے ساتھ قربانی کرنا، ان کے ساتھ مناکحت اور نکاح میں ان کو گواہ بنانا وغیرہ کا ترک کرنا واجب ہے۔

(جواھر الفتاوی: ج 1: ص 334)

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی سید نجم الحسن امروہوی صاحب کا فتوی

رئیس دارالافتاء و مہتمم دارالعلوم یاسین القرآن نارتھ کراچی

شیعہ لڑکے سے نکاح کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے علاقے میں ایک ساتھی ہیں، ان سے کافی پرانی جان پہچان ہے۔ وہ اپنی بیٹی کی شادی کررہے ہیں لڑکا کراچی ہی کا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ لڑکا شیعہ ہے، شیعی مجالس میں بھی شرکت کرتا ہے۔ میں نے انہیں سمجھایا کہ یہ درست نہیں۔ تم اپنی بیٹی کی شادی کسی سنی لڑکے سے کرو۔ شیعہ سے شادی نہ کرو۔ آپ سے درخواست ہے کہ کیا یہ شادی درست ہے؟ شیعہ سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: مذہب تشیع کے متبعین بہت سے گمراہ کن عقائد کے حامل ہیں، اس لئے شیعہ لڑکے یا لڑکی سے بوجہ مفاسدِ کثیرہ نکاح جائز نہیں۔ لہذا آپ کے دوست کو چاہئے کہ اپنی بیٹی کی شادی صحیح العقیدہ سنی لڑکے سے کریں، شیعہ لڑکے سے شادی کرکے اپنی اور اپنی آنے والی نسل کی دین و دنیا برباد نہ کریں۔

:لما فی المشکوۃ:کتاب الآداب:باب حفظ اللسان:و عن عمرؓ قال:قال رسول اللّٰہ ﷺ:ایما رجل قال لاخیہ کافر فقد باء بھا احدھما:متفق علیہ:

:و تحتہ فی المرقاۃ:وثالثھا انہ محمول علی الخوارج المکفرین للمؤمنین و ھذا ضعیف لان المذھب الصحیح المختار الذی قالہ الاکثرون ان الخوارج کسائر اھل البدء لاتکفر قلت و ھذا فی غیر حق الرافضۃ الخارجۃ فی زماننا فانھم یعتقدون کفر اکثر

الصحابةؓ فضلا عن سائر اهل السنة والجماعة فهم كفر بالاجماع بلانزاع وفی الشامیة (باب المرتدین) نعم لا شک فی تکفیر من قذف السیدة عائشةؓ او انکر صحبة الصدیقؓ او اعتقد الالوهیة فی علیؓ او ان جبریل علیه السلام غلط فی الوحی او نحو ذلک من الکفر الصریح المخالف للقرآن:(نجم الفتاوی:ج4:ص491)

رافضی کے جنازہ میں شرکت کا حکم:

سوال: رافضی امامیہ کے جنازے میں یا قبر پر حاضر ہونا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جس شخص کے عقائد کفریہ ہوں اس کی نماز جنازہ اور قبر پر حاضر ہونا ناجائز ہے۔

(نجم الفتاوی:ج2:ص743)

حلفیہ وعدۂ نکاح کے بعد پتہ چلا کہ لڑکی شیعہ ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید نے ایک لڑکی سے قسم کھا کر کہا کہ ہم دونوں ایک دوسرے سے شادی کریں گے اور دونوں نے قرآن پاک کی قسم کھا کر یہ اقرار بھی کیا کہ ہم دونوں شادی کریں گے۔لڑکے کو بعد میں پتہ چلا کہ وہ لڑکی شیعہ ہے،اس وجہ سے لڑکا پیچھے ہٹ گیا۔لڑکا پریشان ہے کہ اس نے قسم کھائی ہے اس کا کیا ہوگا۔آیا اس کے اقرار یا وعدہ کرنے سے:جو کہ بغیر گواہوں کے ہے:ان کا نکاح ہوا ہے کہ نہیں؟اور پھر ان کی قسم کی کیا حیثیت ہوگی؟اس کی وضاحت فرمائیں۔

جواب: محض اقرار اور وعدہ سے نکاح منعقد نہیں ہوتا جب تک شرعی گواہوں کی موجودگی میں ایجاب وقبول نہ ہو۔نیز سنی کا شیعہ سے مفاسدِ کثیرہ کی بنا پر نکاح ہی جائز نہیں۔لہذا اس وعدے کو پورا کرنا بھی جائز نہیں۔البتہ اس شخص کو قسم توڑ کر قسم کا کفارہ ادا کرنا چاہئے۔

:لما فی المرقاة المفاتیح:الصحیح المختار الذی قاله الاکثرون ان الخوارج کسائر اهل البدء لا تکفر قلت و هذا فی غیر حق الرافضة الخارجة فی زماننا فانهم یعتقدون کفر اکثر الصحابةؓ فضلا عن سائر اهل السنة والجماعة فهم کفر بالاجماع بلانزاع وفی البحر الرائق:الثانیة الردة بسب الشیخینؓ وطعن فیهما کفر وان فضل علیاؓ علیهما فمبتدع ولم یتکلموا علی عدم قبول توبته:وفی الجوهرة:من سب الشیخینؓ او طعن فیهما کفر ویجب قتله:(نجم الفتاوی:ج4:ص259)

جس سنی لڑکے کا باپ شیعہ ہو، اس سے نکاح کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص شیعہ ہے لیکن اس کی بیوی اور اولاد سنی مذہب ہے، گھر کا ماحول سنی طرز پر ہے، باپ کا اولاد پر مذہب کے بارے میں کچھ جبر نہیں ہے، اُلٹا اولاد اس کو سمجھاتی رہتی ہے۔ کیا اس صورت میں سنی مذہب کی لڑکی کا رشتہ دینا اس کی اولاد کو جائز ہے یا ناجائز ہے؟

جواب: نکاح کے انعقاد کی شرائط میں سے ایک شرط لڑکے اور لڑکی (میاں بیوی) کا مسلمان ہونا ہے۔ چنانچہ جب لڑکا اور لڑکی مسلمان ہوں تو ان کا آپس میں رشتہ کرنا جائز ہے۔ لہذا صورتِ مسئولہ میں چونکہ مذکورہ شخص کی اولاد صحیح العقیدہ سنی ہے، تو ان سے رشتہ کرنا یا ان کا رشتہ مسلمانوں کا اپنے ہاں کرانا جائز ہے اور شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہے، البتہ.....بہتر یہ ہے کہ اُس گھرانے میں نکاح کیا جائے جن کا پورا خاندان صحیح العقیدہ سنی ہے: لما فی القرآن الکریم: واحلّ لکم ماوراء ذٰلکم ان تبتغوا باموالکم محصنین غیر مسافحین:

وفی ردالمحتار: (الکفاءۃ معتبرۃ) فی ابتداء النکاح للزومه او لصحته (من جانبیه) ای الرجل لان الشریفة تأبی ان تکون فراشا للدنی ء ولذا (لا) تعتبر (من جانبها) لان الزوج مستفرش فلا تغیظه دناءۃ الفراش وهذا عند الکل فی الصحیح کما فی الخبازیة وفی: (و) اما فی العجم فتعتبر (حریة واسلاما).....(و) تعتبر فی العرب والعجم (دیانة) ای تقوی فلیس فاسق کفو الصاحة او فاسقة بنت صالح معلناً کان اولا علی الظاهر نهر: (نجم الفتاوی: ج4: ص336)

جو شیخینؓ کو کافر لکھے اس کا اتباع نہ کیا جائے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص لوگوں کے سامنے کہے کہ میں شیخینؓ یعنی ابوبکرؓ و عمرؓ کو مانتا ہوں اور ان کی عزت کرتا ہوں پھر اپنی کتاب میں لکھے کہ وہ کافر ہیں (العیاذ باللّٰہ)۔ تو ایسے شخص کا از روئے شریعت کیا حکم ہے؟ ایسے شخص کی اتباع کرنا کیسا ہے؟

جواب: جو شخص شیخینؓ کو کافر لکھے (العیاذ باللّٰہ) تو اس سے وہ خود کافر ہو جاتا ہے کیونکہ ان حضرات کا ایمان نصوص قعیہ سے ثابت ہے۔ ایسے شخص کے قول کا اعتبار نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اس کی اتباع کی جائے گی۔

لما فی الفقه الاکبر: فقد اجمعوا علی من انکر صحبة ابی بکر الصدیقؓ کفر بخلاف

صحبة غيره لورود النص في حقه:قال اللّٰه تعالیٰ:اِلّاتنصروہ فقد نصرہ اللّٰہ اذ یقول لصاحبہ:وفی خلاصۃ الفتاویٰ:الرافضی ان کان یسب الشیخینؓ ویلعنھما فھو کافر: وفی ردالمحتار:اوالکافر بسب الشیخینؓ او بسبب احدھما:فی البحر عن الجوھرۃ مغزیا للشھید من سب الشیخینؓ وطعن فیھما کفر:(نجم الفتاوی:ج1:ص103)

بوہری اور آغاخانی فرقوں کے ساتھ نکاح کرنے اور اُن کے ذبیحہ کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ آج کل ایک فرقہ جو اپنے آپ کو بوہری کے نام سے موسوم کرتا ہے،لیکن بعض معاملات میں مسلمانوں سے بالکل الگ ہیں،اسی طرح آغاخانی۔شریعت میں ان کا کیا حکم ہے؟ان کے ساتھ معاملات اور لین دین،میل جول صحیح ہے یا نہیں؟

جواب: بوہری فرقہ اور آغاخانی دونوں دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کے دشمن ہیں۔لہذا ان کے ساتھ کسی طرح کا معاملہ،لین دین،اور میل جول جائز نہیں ہے۔ان کے ساتھ نکاح کرنا اور ان کا ذبیحہ بھی حرام ہے۔

:وفی ردالمحتار:یعلم مما ھنا حکم الدروز والتیامنۃ فانھم فی البلاد الشامیۃ یظھرون الاسلام والصوم والصلوۃ مع انھم یعتقدون تناسخ الارواح وحل الخمر والزنا وان الالوھیۃ تظھر فی شخص بعد شخص ویجحدون الحشر والصوم والصلاۃ والحج.... وذکر فیھا انھم ینتحلون عقائد المنصیریۃ والاسماعیلیۃ الذی یلقبون بالقرامطۃ والباطنیۃ الذین ذکرھم صاحب المواقف:ونقل عن علماء المذاھب الاربعۃ انہ لایحل اقرارھم فی دیار الاسلام بجزیۃ ولا غیرھا ولا تحل مناکحتھم ولا ذبائحھم:

(نجم الفتاوی:ج1:ص504)

بائیسویں رجب کے کونڈوں کی حقیقت اور اس سے بچنے کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ بائیسویں رجب کے کونڈوں کا آج کل عام رواج ہے۔اور اس میں طرح طرح کی رسومات اور خرافات ہوتی ہیں۔کیا شرعاً یہ رسم کرنا جائز ہے یا نہیں؟ کیا سلف سے یہ ثابت ہے؟

جواب: بائیسویں رجب کے کونڈے اور اس طرح کی دوسری خرافات شرعاً عدم ثبوت کی وجہ سے ناجائز

ہیں۔دراصل یہ.....صحابہ کرامؓ کے ساتھ بغض کی علامت ہے، کہ ابتداء میں روافض نے ایجاد کیا۔کیونکہ اِس دن سیدنا حضرت امیر معاویہؓ اس دنیا سے تشریف لئے گئے۔اس خوشی میں رافضیوں نے کونڈوں کو ایجاد کیا اور اُن کی دیکھا دیکھی مسلمانوں میں یہ رائج ہو گئے۔لہذا ان سے اجتناب کی ضرورت ہے۔

:لمافی المشکوۃ:عن عائشۃؓ قالت:قال رسول اللّٰہ ﷺ:من احدث فی امرنا ھذا مالیس منہ فھورد:وعن جابرؓ قال:قال رسول اللّٰہ ﷺ:امّابعد :فانّ خیرالحدیث کتا ب اللّٰہ و خیرالھدی ھدی محمّدو شرّالامور محدثاتھاوکلّ محدثۃ بدعۃ ضلالۃ:

وفی البدایۃ والنھایۃ:بعدذکراحوال معاویۃؓ:ولا خلاف انہ توفی بدمشق فی رجب سنۃ ستین فقال جماعۃ:لیۃ الخمیس للنصف من رجب سنۃ ستین وقیل لیلۃ الخمیس لثمان بقین من رجب سنۃ ستین:(نجم الفتاوی:ج 1:ص 228)

محرم میں حلیم وشربت بنانے اور اس کے کھانے کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ محرم میں جو حلیم بنائی جاتی ہے اگر حضرت حسینؓ یا کسی بھی غیراللہ کے نام پر بنائی جائے تو کیا اس کا کھانا ویسے ہی حرام ہے جیسے غیراللہ کے نام پر ذبح شدہ جانور کو کھانا حرام ہے؟ یا اس میں کچھ تخفیف ہے؟

اگر حلیم اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے نام پر بنائی جائے اور سنّی بنائیں تو کیا اس کا کھانا حلال ہے؟ یا تشبہ بالروافض کی وجہ سے حرام ہے؟ تفصیلاً بتائیں کہ یہ حلیم حرام ہے یا مکروہ ہے یا حلال ہے؟ یا اس کا کیا حکم ہے؟ نیز بارہ ربیع الاوّل اور رجب میں تقسیم ہونے والی چیزیں ان کا کھانا کیسا ہے؟

اگر ہمارے گھر حلیم یا محرم کا شربت وغیرہ آئے تو اسے لے لیں یا نہیں؟ ہمارے دوستوں کی اس بارے میں تین رائے ہیں۔**(1)** لے لیا جائے اور ضائع کر دیا جائے۔**(2)** نہ لیا جائے، دروازے سے واپس کر دیا جائے۔ **(3)** لے لیا جائے، گھر کے اندر رکھا بھی لیا جائے کیونکہ یہ حلال ہے۔آپ ہمیں بتائیں کس کی بات صحیح ہے؟ کیوں اور کیسے صحیح ہے؟ دلائل سے جواب دیں۔

اگر تشبہ کی وجہ سے روافض کی یہ حلیم کھانا حرام ہے تو پھر آج کل تو تشبہ نہیں رہا بلکہ تمام سنّی (یا اکثر) تو بہر حال محرم میں حلیم اور شربت بناتے ہیں لہذا تشبہ ختم ہو گیا اس لئے یہاں کچھ تخفیف ہو گی یا ہونی چاہئے؟

نیز اگر ان اشیاء کو لے کر ضائع کر دیا جائے تو رزق کو ضائع کرنے کا وبال تو نہیں ہو گا؟ یا اسے غریب کو دیا

جائے تو غیر کو حرام مال کھلانے کا وبال و وعیدیں تو لازم نہیں آئیں گی؟

جواب: علامہ شامیؒ نے: ردالمختار: میں لکھا ہے کہ جب روافض نے عاشورا کے دن حضرت حسینؓ کی شہادت کی وجہ سے غم کے اظہار اور ماتم وغیرہ کی بدعت کو اختیار کیا تو جاہل سنی عوام نے ان کی دیکھا دیکھی مخصوص قسم کے کھانے حلیم، شربت وغیرہ بنانے کی بدعت گھڑ لیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ مذکورہ بدعت: بدعتِ شنیعہ: ہے جس سے اجتناب ضروری ہے۔

اگر محرم کے مخصوص ایام میں پکائی جانے والی حلیم اور شربت کی: سبیل: غیر اللہ کے نام پر ہو تو نص قرآنی: وما اھلّ لغیر اللّٰہ: کے تحت اس کا کھانا حرام ہے اور اس کی حرمت اور غیر اللہ کے نام پر ذبح شدہ جانور کی حرمت میں کوئی فرق نہیں۔

اگر یہ حلیم و شربت وغیرہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے نام پر بنائی جائے اور سنی بنائے تو یہ: فی نفسہ: تو حلال ہے لیکن اس کیلئے کسی دن کی تخصیص (مثلاً: یوم عاشورا، بارہ ربیع الاوّل او رماہِ رجب وغیرہ کی) کرنا اور التزام وغیرہ ایسے اُمور ہیں جو سراسر بدعت اور گمراہی ہیں۔ لہٰذا اس سے احتراز لازم ہے۔

ان خاص ایام میں کہیں سے حلیم وغیرہ گھر میں بھیجی جائے تو اسے نہ لینا چاہئے تاکہ اس سے بدعت کی تائید اور اشاعت میں معاونت نہ ہو۔ کیونکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان: گناہ اور ظلم پر ایک دوسرے کی معاونت نہ کرو۔ لیکن اگر واپس کرنے میں فتنہ و فساد کا اندیشہ ہو تو لے کر فقراء اور محتاجوں کو دے دیں، اس پر کوئی وبال نہ ہوگا۔

اکثر سنی عوام کا ان خاص ایام میں روافض کی دیکھا دیکھی حلیم و شربت وغیرہ بنانا اس سے اس حکم میں کچھ تخفیف نہ ہوگی، کیونکہ مذکورہ امر تشبہ بالروافض کے ساتھ: بدعتِ قبیحہ: بھی ہے جس سے اجتناب لازم اور ضروری ہے۔

(نجم الفتاوی: ج1: ص250)

آغاخانیوں سے مناکحت کرنے، اُن کے ذبیحہ کھانے، اُن کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے اور اُن سے میل جول رکھنے کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ آغاخانی مسلمان ہیں یا نہیں؟ اگر مسلمان نہیں ہیں تو ان سے میل جول رکھنا کیسا ہے؟

جواب: آغاخانی اسماعیلی فرقہ شیعیت میں غالی فرقہ ہے،اور ان کے عقائد کی روشنی میں ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں،اور نہ ہی ان کا دعویٰ اسلام معتبر ہے۔

آغاخانیوں کے کفریہ عقائد کی وجہ سے اس فرقہ کو کسی بھی طرح مسلمان تسلیم نہیں کیا جاسکتا بلکہ تمام متقدمین اور متاخرین علماء کرام نے ان کے کفریہ عقائد کے سبب سے آغاخانی فرقہ کو کافر اور زندیق قرار دیا ہے۔ان لوگوں کے ساتھ مناکحت جائز نہیں،ان کا ذبیحہ حلال نہیں،ان کی نماز جنازہ میں شرکت نہیں کرنی چاہئے،اور نہ ہی ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا چاہئے۔الغرض ان کے ساتھ مسلمانوں جیسے معاملات اور میل جول رکھنا درست نہیں۔

:لمافی احکام القرآن للجصاص:وقولهم فی ترك قبول توبة الزندیق:یوجب ان لایستتاب الاسماعیلیة وسائرالملحدین الذی قدعلم منهم اعتقادالکفر کسائر الزنادقة وان یقتلوامع اظهارهم التوبة:وفی الهندیة:ویجب اکفارالروافض فی قولهم برجعة الاموات الی الدنیاو بتناسخ الارواح وبانتقال روح الاله الانمةو بقولهم فی خروج امام باطن:وفی رادالمحتار:یعلم مماهناحکم الدروزوالتیامنةفانهم فی البلاد الشامیة یظهرون الاسلام والصوم والصلوة مع انهم یعتقدون تناسخ الارواح وحل الخمر والزنا وان الالوهیة تظهرفی شخص بعدشخص ویجحدون الحشروالصوم والصلاة والحج .... وذکرفیهاانهم ینتحلون عقائدالمنصیریة والاسماعیلیة الذی یلقبون بالقرامطة والباطنیة الذین ذکرهم صاحب المواقف:ونقل عن علماء المذاهب الاربعة انه لایحل اقرارهم فی دیارالاسلام بجزیةولاغیرهاولاتحل مناکحتهم ولاذبائحهم:

(نجم الفتاوی:ج1:ص500)

شیعوں کا اذان میں:علیّ ولیّ اللّٰہ:کا اضافہ کرنا:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ شیعوں کا اذان میں:علیّ ولیّ اللّٰہ:وغیرہ کا اضافہ کرنے کا شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب: شیعوں کا اذان میں:علیّ ولیّ اللّٰہ: وغیرہ کا اضافہ کرنا بدعت ہے۔کیونکہ احادیث مبارکہ، اقوالِ صحابہؓ اور ائمہ مجتہدینؒ میں کسی سے بھی ان کلمات کا اضافہ کرنا ثابت نہیں،اور خود فقہائے شیعہ نے بھی اس کے عدمِ ثبوت کی صراحت اپنی کتابوں میں نقل کی ہے۔لہذا اس سے بچنا شرعاً لازم ہے۔(نجم الفتاوی:ج2:ص267)

آغاخانیوں سے نکاح حرام ہے اور اولاد ولدالزنا ہوگی:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر ایک آدمی مسلمان ہو، اور اس کی بیوی آغاخانی ہو تو کیا اس کی بیٹی سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟ بغیر مسلمان کئے اگر کوئی آغاخانی عورت سے شادی کرے تو ان کی اولاد حلال ہوگی یا نہیں؟

جواب: آغاخانی فرقہ بالاجماع کافر وزندیق ہے۔لہذا صورتِ مسئولہ میں بیوی آغاخانی اور خاوند مسلمان ہو تو اس کی بیٹی سے نکاح کرنا اس شرط کے ساتھ جائز تو ہے کہ لڑکی مسلمان ہو، لیکن نہ کرنا پھر بھی بہتر ہے۔کیونکہ ان کے گھر سے تعلقات رکھنا اپنے ایمان کو خطرے میں ڈالنے کے مترادف ہے۔نیز اس لڑکی کی ماں آغاخانی ہے تو یہ لڑکی ولدالزنا شمار ہوگی۔البتہ اس لڑکی کے مسلمان ہونے کی وجہ سے بفی نفسہ: نکاح جائز ہے۔

نیز آغاخانی عقائد کی لڑکی سے نکاح حرام ونا جائز ہے۔حرام ہونے کے باوجود کسی نے آغاخانی عورت سے شادی کی تو بہت خطرے کی بات ہے، کیونکہ حرام کو حلال سمجھنا کفر تک پہنچا دیتا ہے۔لہذا آغاخانی عورت سے نکاح کرنا باطل ہے اور جو اولاد ہوگی وہ ثابت النسب نہیں ہوگی۔(نجم الفتاوی:ج4:ص492)

اسماعیلی فرقے سے تعلق رکھنے والے شخص سے نکاح کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک مسلمان سنی عورت نے اسماعیلی فرقے کے شخص سے نکاح کیا ہے۔شرعی حکم کیا ہے؟ یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں؟ مسلمان عورت کے ایمان میں تو فرق نہیں آتا؟

جواب: مسلمان عورت کا کسی کافر مرد کے ساتھ نکاح کرنا شرعاً جائز نہیں ہے۔اور اہل سنت والجماعت نے اسماعیلی فرقہ کو اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔لہذا صورتِ مسئولہ میں مذکورہ عورت کا اس اسماعیلی شخص سے نکاح سرے سے منعقد ہی نہیں ہوا، ان کے درمیان فوراً جدائی کروانا ضروری ہے اور اس عورت کو توبہ واستغفار کرنا چاہئے۔
(نجم الفتاوی:ج4:ص493)

آغاخانی، اسماعیلی اور بوہری سے نکاح کرنے اور معاملات کرنے کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ آغاخانی اور بوہری کے عقائد کیا ہے؟

اور اُن لڑکی سے نکاح کا کیا حکم ہے؟

جواب: 1.....آغاخانیوں کا کلمہ:اشھدان لاالـہ الاالـلّٰـہ واشھدان محمدرسول اللّٰہ واشھدان علیااللّٰہ: ہے جو کہ مسلمانوں کے کلمہ سے جدا ہے۔

2.....یہ لوگ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کے منکر ہیں۔

3.....نبوت سے امامت کو بالاتر مانتے ہیں۔

4.....امام میں خدا کے حلول کے قائل ہیں۔لہذا ان کے نزدیک امام ہی حقیقت میں خدا ہے،اسی کو سجدہ کرتے ہیں۔

5.....:منـزّل من اللّٰـہ قرآن کریم کو نہیں مانتے بلکہ اپنے حاضر امام کو بولتا قرآن کہتے ہیں اور وہ جو بھی احکام بتائے اس پر عمل کرتے ہیں۔

مذکورہ بالا عقائد کی بناء پر اسماعیلی فرقہ کافر وزندیق ہے۔یہ مرتدین کے حکم میں ہیں۔ان سے نکاح، معاملات وغیرہ کرنا بالکل ناجائز وحرام ہے،اور علمائے اُمت کا ان کے کفر پر اجماع ہے۔اور بوہری فرقہ بھی اسماعیلیہ کی ایک ہی شاخ ہے۔ان کے عقائد درج ذیل ہیں:

1.....امام طیب کی نسل میں برابر امامت کا سلسلہ چل رہا ہے،اگر چہ امام طیب غائب ہے،مگر ان کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ داعیوں کو ہدایات دیتا رہتا ہے۔

2.....ان کے نزدیک سود لینا جائز ہے۔

3.....دیوالی (مندر سوار) پر یہ لوگ روشنی کرتے ہیں۔

4.....ہندی مہینوں کے اعتبار سے حساب کتاب ضروری سمجھتے ہیں۔

5.....مسجد، جماعت خانہ،قبرستان سب جدا ہیں۔

6.....کلمہ:لاالـہ الاالـلّٰـہ محمدرسول اللّٰہ مولاناعلی ولی اللّٰہ وصی رسول اللّٰہ: ہے۔

7.....اذان میں:اشھدانّ محمدارسول اللّٰہ: کے بعد:اشھدان مولاناعلیاولی اللّٰہ:اور :حی علی الفلاح: کے بعد:حی علی خیرالعمل محمدو علی خیر البشر وعشرتھاعلی خیرالعمل: کا اضافی ضروری سمجھتے ہیں۔

اکابرین علمائے اہل سنت نے ان کے عقائد کی بنیاد پر ان کو کافر وزندیق لکھا ہے۔ان کے ساتھ بھی نکاح، رشتہ داری کے تعلقات و دیگر معاملات رکھنا بالکل ناجائز وحرام ہے۔(نجم الفتاوی:ج4:ص494)

متعہ،زناءِ محض ہے اور اس میں نسب،عدت وغیرہ ثابت نہیں ہوتے:

سوال: متعہ کا کیا حکم ہے؟ کیا متعہ کا اسلام میں جواز ہے یعنی نکاح کسی درجہ میں بھی منعقد ہوگا؟ ایک صاحب کہتے ہیں کہ اس کی گنجائش ہے یعنی نسب وغیرہ ثابت ہوجاتا ہے اگر چہ یہ نکاح فاسد ہو۔

جواب: متعہ کا اسلام میں کوئی جواز نہیں،متعہ کا نکاح باطل،کالعدم اور زنا ہے۔متعہ کہتے ہیں ایک ایسے عارضی عقد کو جس میں مدتِ انتہاء کو ابتداء میں متعین کردیا جائے یا غیر معین مدت تک استمتاع وغیرہ کے الفاظ استعمال کرتے ہوئے نکاح کیا جائے،یہ متعہ ہے،اور باطل ہے۔شرعاً وہی نکاح معتبر ہے جو ہمیشگی کیلئے کیا جائے،نیز اس میں نسب،عدت وغیرہ کوئی حکم نہیں آتا۔

لہذا صورتِ مسئولہ میں آپ کے دوست کا نقطہ نظر غلط ہے۔متعہ باطل ہے اور اس میں نسب عدت وغیرہ نکاح کے احکام جاری نہیں ہوتے،یہ زناءِ محض ہے۔(نجم الفتاوی:ج4:ص558)

جو صحابہ کرامؓ کو معیارِ حق نہ سمجھے اس سے نکاح کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ جو صحابہ کرامؓ کو معیارِ حق نہ سمجھتا ہو،اس کے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: صحابہ کرامؓ معیارِ حق ہیں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:واذاقیل لھم اٰمنوا کمااٰمن النّاس: یعنی تم بھی ایسا ہی ایمان لاؤ جیسا ایمان لائے ہیں اور لوگ۔

نیز ایک اور جگہ ارشادِ ربانی ہے:فان اٰمنوا بمثل ما اٰمنتم به فقداھتدوا:یعنی سو اگر وہ بھی اس طرح ایمان لے آئیں جس طرح سے تم ایمان لائے ہو تب تو وہ بھی راہ پر لگ جائیں گے۔

آپ ﷺ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا:اصحابی کالنّجوم فبایّھم اقتدیتم اھتدیتم:یعنی میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جس کی اتباع کرلو ہدایت پاجاؤ گے۔

صحابہ کرامؓ کے اقوال حجت ہیں ان سے عدول جائز نہیں۔صحابہ کرامؓ کے واسطے سے دین (قرآن وسنت) ہم تک پہنچا ہے۔لہذا قرآن وسنت کی جو تشریح صحابہ کرامؓ نے اپنے قول یا عمل سے کردی وہ بلاشبہ اتباع کے لائق ہے۔اگر

صحابہ کرامؓ کودرمیان سے ہٹادیا جائے تو پورادین مشکوک ہوکر رہ جائے گا۔ہر شخص اپنی من پسند تشریح کوقرآن وحدیث کامدلول قرار دے گااور زیغ وضلال کی گھاٹیوں میں رواں دواں ہو جائے گا۔یہ صرف ایک خیال یا کتابوں میں موجود چیز نہیں بلکہ عملاً جن اشخاص یاجماعتوں نے یہ روش اختیار کی اور ہر بات میں براہِ راست قرآن وحدیث سے استفادہ کواپنا منشور بنایاوہ گمراہ ہو گئے ۔اہل سنت والجماعت صحابہ کرامؓ کومعیارِحق سمجھتے ہیں،اہل سنت کے ہاں تمام صحابہؓ عادل تھے۔

لہذا جوشخص صحابہ کرامؓ کومعیارِحق نہ سمجھتا ہوں وہ اہل سنت والجماعت سے خارج ہے۔اسے اپنی بیٹی کا رشتہ دینے کی صورت میں مستقبل کے جھگڑوں نیز بچوں کے نظریات وافکاراور سب سے بڑھ کرلڑکی کے اپنے عقائد پر بُرے اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔لہذا ایسے افراد سے نکاح جیسے معاملات کرنے سے پرہیز کیا جائے۔

(نجم الفتاوی:ج4:ص499)

امداد کے لئے قادیانیت یا شیعیت کے اقرارنامے پر دستخط کا حکم:

سوال: مفتی صاحب! جیسا کہ آپ کومعلوم ہے کہ آج کل بہت بُرادَور آ گیا ہے،ایمان بچانا مشکل ہوگیا ہے۔میرے ساتھ ایسا ہی ایک عجیب حادثہ پیش آیا،حالیہ سیلاب میں ہم بھی کچھ امداد لے کرمتاثرہ علاقوں میں گئے۔ وہاں ایک حیرت ناک چیز سامنے آئی کہ قادیانی کیمپ بھی لگے ہیں اور وہ بھی امداد تقسیم کررہے ہیں،لیکن ایک فارم پر دستخط کراتے ہیں جس میں تقریباً صراحتاً قادیانی ہونے کا اقرار ہوتا ہے۔بعض متاثرین لاعلمی میں اور بعض جانتے ہوئے مجبوراً یہ اقدام کرتے ہیں۔

پوچھنا یہ ہے کہ وہ مرداورعورتیں جو یہ دستخط کریں اُن کا نکاح بچے گا؟ایمان محفوظ رہے گا؟یاسب غارت ہوجائے گا؟یہ کھلی رہزنی نہیں؟اس طرح قادیانیت کی تبلیغ پر پابندی نہیں لگنی چاہئے؟مفتی صاحب!مجبوری کی حالت میں اگر کہیں اپنے آپ کوشیعہ،قادیانی یا عیسائی وغیرہ ظاہر کرنا پڑےاور بندہ کردے تو کیا حکم ہوگا؟

جواب: کوئی بھی ایسی تحریر یا فارم جس میں بندہ کے کفر کا اقرار ہو،اور وہ اس تحریر یا فارم پر عمداً دستخط کردے تو ایسا شخص کافرومرتد ہوجاتا ہے،ایسے شخص کا ایمان محفوظ نہیں رہتا،اور نکاح بھی باطل ہو جاتا ہے۔اگر لاعلمی میں ایسے فارم یا تحریر پر دستخط کردیئے تو احتیاطاً ایمان کی تجدید کرلے۔البتہ اگر کبھی ایسی صورتِ حال پیش آجائے جیسے سیلاب، زلزلہ وغیرہ تو ایسی صورت میں آدمی کواپنے ایمان اور اپنے بچوں کے ایمان کی فکر کرنی چاہئے،اگر امداد لے رہا ہے تو پہلے تحقیق کرے،آیا امداد دینے والے غیر مسلم تو نہیں ہیں۔قادیانی یا شیعہ تو نہیں ہیں۔

لہذا صورتِ مسئولہ میں جن حضرات نے عمداً دستخط کر دیئے ہیں ان کا ایمان ختم ہو چکا ہے اور نکاح بھی باطل ہو گیا ہے، اور جنہوں نے لاعلمی میں دستخط کر دیئے ہیں اُن کو احتیاطاً ایمان اور نکاح کی تجدید کر لینی چاہئے۔ اسی طرح اگر کوئی اپنے آپ کو شیعہ، قادیانی یا عیسائی وغیرہ ظاہر کرے تو یہ بھی کفر ہے، اس طرح کرنے سے ایمان باقی نہیں رہتا۔ (نجم الفتاوی: ج4: ص 597)

نکاح ختم کرنے کے لئے ارتداد کا حیلہ:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عورت اپنے شوہر کے یہاں رہنے کیلئے تیار نہیں، بلکہ اپنے دوست کے یہاں جانا چاہتی ہے، جو شادی سے پہلے کے دوست بنے ہوئے ہیں اور شوہر طلاق بھی نہیں دیتا۔ تو ایک آدمی نے خلاصی کا یہ طریقہ بتا دیا کہ ارتداد کا اعلان کر دے تو نکاح خود بخود ٹوٹ جائے گا، پھر دوست سے نکاح کر سکتی ہے، چنانچہ اس عورت نے ارتداد کا اعلان کر دیا۔ لہذا اب معلوم یہ کرنا ہے کہ اس طرح دوست سے نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: صورتِ مسئولہ میں ذکر کردہ صورتحال انتہائی خطرناک ہے۔ ارتداد کا اختیار کرنا دنیا و آخرت میں تباہی مول لینے کے مترادف ہے۔ ارتداد سے انسان کے پچھلے تمام اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ دنیاوی سزا کا الگ بندہ مستحق بن جاتا ہے۔ اور اگر خدانخواستہ اس حالت میں موت واقع ہو جائے تو ہمیشہ جہنم ٹھکانہ بن جائے گا۔ لہذا اس معاملے میں سوچ سمجھ کر کوئی قدم اُٹھانا چاہئے، ورنہ ذلت و خسران ہی ہاتھ آئے گا۔ اور اس مشورہ دینے والے شخص کو بھی اپنے ایمان اور نکاح کی تجدید کر لینی چاہئے، اس نے انتہائی بُرا اور قبیح فعل انجام دیا ہے۔

اگر عورت ارتداد اختیار کرتی ہے تو اس کا نکاح اپنے شوہر سے ٹوٹ جاتا ہے، لیکن اس عورت کو دوبارہ مسلمان ہونے پر خاوندِ اوّل سے ہی نکاح کرنے پر مجبور کیا جائے گا، کسی دوسرے مرد سے اس کا نکاح جائز نہیں۔ فقہائے کرام نے یہ فیصلہ اس لئے کیا تاکہ عورتیں ارتداد کو حیلہ نہ بنالیں۔ البتہ اگر پہلا شوہر خود راضی ہو جائے یا دوبارہ نکاح کا مطالبہ ہی نہ کرے تو پھر اس عورت کا کسی اور جگہ نکاح جائز ہے۔ (نجم الفتاوی: ج5: ص 509)

مطلقہ ثلثہ ارتداد سے حلال نہ ہوگی:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر مطلقہ ثلثہ کو اس کے گھر بھیج دیا جائے اور وہ عورت سخت بدزبان، بدتمیز اور اخلاق و تہذیب کے نام سے ناواقف ہو، مستقل گالم گلوچ، شوہر کو کوسنا اور محلے میں

بے عزتی کرنا اس کی عادت ہو۔لہذا اسے مرد نے تین طلاقیں دے کر فارغ کر دیا۔اس کے بعد وہ عورت قادیانی بن گئی اور اسلام کو ترک کر کے کفر کو اختیار کر لیا یعنی مرتد ہوگئی۔ابھی ایک جگہ تقریب میں اتفاقاً دونوں کا آمنا سامنا ہو گیا، اب اس عورت میں کچھ عقل آئی ہے اور گمراہیوں میں پھنس کر اب وہ اس دلدل سے نکلنا چاہتی ہے۔

لہذا مفتی صاحب! آپ بتائیں کہ یہ دونوں مرد و عورت، دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں؟ کیونکہ ارتداد تو سب گزشتہ کو ھدم کر دیتا ہے۔تو ان کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: صورتِ مسئولہ میں مطلقہ ثلثہ بغیر حلالہ شرعیہ کے قطعاً پہلے شوہر کیلئے حلال نہیں ہو سکتی۔اگر عورت طلاق ثلثہ کے بعد (العیاذباللّٰہ) ارتداد اختیار کر لے اور پھر اسلام کی طرف لوٹ آئے تب بھی یہ شوہرِ اوّل کیلئے حلال نہیں ہو سکتی۔

حلالہ شرعیہ یہ ہے کہ عورت کسی اور مرد سے نکاح کرے، اس نکاح میں کسی قسم کی طلاق وغیرہ کی شرط نہ لگائی گئی ہو، پھر وہ مرد اپنی خوشی سے بغیر کسی حسی یا ذہنی دباؤ کے خود طلاق دے دیں یا اس کی موت واقع ہو جائے اور اس دوسرے مرد کی عدت سے یہ عورت فارغ ہو جائے تو اس کے بعد یہ عورت شوہرِ اوّل کے نکاح میں آسکتی ہے ورنہ نہیں۔

(نجم الفتاوی:ج6:ص246)

بیوی مرتدہ ہو جائے تو اس کی بہن سے نکاح کرنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید کی بیوی ہندہ، زید سے تنگ آ گئی اور کلمۂ کفر کہہ کر مرتدہ ہوگئی۔آیا زید کے لئے اس کی بہن کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہوگا یا نہیں؟

جواب: ہندہ کو اسلام لانے پر مجبور کیا جائے گا اور مسلمان ہونے کے بعد دوبارہ اس کا نکاح زید سے کیا جائے گا، یہ اُس وقت جب زید اس سے دوبارہ نکاح کرنا چاہے۔اگر زید اس سے دوبارہ نکاح نہ کرنا چاہے یا یہ عورت مرتد ہو کر دارالحرب چلی جائے تو زید کیلئے اس کی بہن سے نکاح کرنا جائز ہے۔(نجم الفتاوی:ج4:ص358)

مرتد ہونے سے نکاح ختم ہو جاتا ہے:

واضح رہے کہ زوجین میں سے کوئی ایک اگر (العیاذباللّٰہ) مرتد ہو جائے تو ان دونوں کا نکاح محض ارتداد ہی سے ختم ہو جائے گا، نکاح کو ختم کرنے کیلئے کوئی مستقل کلمہ کہنے کی ضرورت نہیں۔

شوہر مرتد ہو جانے کے بعد اگر اپنی بیوی کو عدت کے دوران طلاق دے دیں تو وہ واقع ہو جائے گی، بشرطیکہ وہ

دارالاسلام میں ہی ہو۔

جس عورت کا خاوند مرتد ہو جائے اگر وہ آئسہ اور صغیرہ نہ ہو تو اس کی عدت تین حیض ہوگی۔

(نجم الفتاوی:ج6:ص508)

کافرہ عورت سے نکاح کی صورت میں بچے کے نسب کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک مسلمان لڑکا یورپ کے ملک جرمنی میں مقیم ہو، اور اسے وہاں ایک کافرہ لڑکی پسند آجائے جو دین و مذہب سے کوئی تعلق ہی نہ رکھتی ہو، سیکولر، کیمونسٹ قسم کی لڑکی ہے، یہ لڑکا اُس لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ کیا کیا جائے؟ وہ لڑکی اسلام کے بارے میں سننے کیلئے تیار نہیں اسلام لانا تو دُور کی بات ہے۔ نیز اگر یہ شادی وقوع پذیر ہو جاتی ہے تو اس سے پیدا ہونے والی اولاد کا کیا حکم ہوگا؟ اولاد حلالی کہلائے گی یا غیر ثابت النسب؟

جواب: ایک مسلمان لڑکے کا ایک کافرہ لڑکی سے نکاح کرنا باطل اور کالعدم ہے۔ یہ نکاح سرے سے منعقد ہی نہیں ہوتا، اور اس سے پیدا شدہ اولاد کا نسب ثابت نہیں ہوتا۔ صورتِ مسئولہ میں اگر وہ لڑکا یہ نکاح کر لیتا ہے تو شرعاً یہ نکاح باطل اور کالعدم ہوگا، اس سے پیدا شدہ اولاد کا نسب ثابت نہ ہوگا، نیز زندگی بھر زنا کے وبال میں مبتلا رہے گا۔

(نجم الفتاوی:ج4:ص501)

مشائخ پر لعن طعن کرنے والے سے تعلقات رکھنے اور اس کی امامت کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ غیر مقلدین جو فقہ کے منکر ہیں اور بڑے بڑے مشائخ کو گالیاں دیتے ہیں، خاص طور پر احناف سے حد درجہ بغض و عناد رکھتے ہیں، اور خصوصاً صاحبِ ہدایہ وغیرہ کو گالیاں دیتے ہیں۔ وجہ صرف یہ ہے کہ انہوں نے مذہب حنفی کو قرآن و سنت کے دلائل سے ثابت کیا ہے۔ یہ لوگ اس بات کو تسلیم نہیں کرتے اور سب و شتم پر اُتر آتے ہیں۔ آیا ایسے منکرینِ فقہ اور گستاخ مشائخ لوگوں کے ساتھ تعلقات رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر یہ امام بنے تو ان کی اقتدا میں نماز پڑھنا صحیح ہے یا نہیں؟

جواب: ایسے اشخاص فاسق ہیں۔ مشائخ اور فقہاء کرامؒ کو گالیاں دینے سے کفر کا اندیشہ ہے۔ لہٰذا ان سے تعلقات قائم کرنا اور ان کی اقتداء میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (نجم الفتاوی:ج1:ص183)

کافر کی تعظیم کرنا:

سوال: عام طور پر مشہور ہے کہ کافر کی تعظیم بھی کفر ہے۔اب سوال یہ ہے کہ آج کل ہمارے حکمران غیر مسلم ممالک کے دورے پر جاتے ہیں یا کافر ممالک کے غیر مسلم حکمران ہمارے یہاں آتے ہیں۔تو مسلمان حکمران اُن غیر مسلموں کا استقبال و تعظیم کرتے ہیں۔آیا یہ فعل کفر شمار ہوگا یا نہیں؟

جواب: اگر کوئی مسلمان کفار کی اپنے افعال یا اقوال سے تعظیم کرے تو اگر یہ تعظیم ان کے کفر کی بناء پر ہو تو یہ مسلمان دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا،لیکن اگر یہ تعظیم کفر کی بناء پر نہ ہو بلکہ کسی اور وجہ سے ہو تو اس سے کافر تو نہیں ہوگا،البتہ اس قدر تعظیم سے بھی احتراز کرنا چاہئے۔کیونکہ کافر کی تعظیم فی الجملہ کفر کی تائید ہے۔

(نجم الفتاوی:ج1:ص240)

کیا ہندو لڑکی سے نکاح اہل کتاب سے نکاح شمار ہوگا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید کے شاریہ نامی ہندو لڑکی سے ناجائز تعلقات تھے،اسی بنا پر مذکورہ لڑکی کو بچہ ہو گیا،جس کے بعد زید نے مذکورہ لڑکی سے نکاح کیا اور پھر سے وہ لڑکی حاملہ ہے۔دریافت طلب امر یہ ہے کہ نکاح سے قبل جو بچہ پیدا ہوا،کیا وہ ثابت النسب ہوگا؟اور کیا مذکورہ نکاح منعقد ہے؟ جبکہ زید کا کہنا ہے کہ کسی عالم سے پوچھ کر اس نے اہل کتاب سے شادی کی ہے جس کا منعقد ہونا خود قرآن سے ثابت ہے۔واضح رہے کہ شاریہ ابھی تک اپنے پرانے مذہب پر قائم ہے۔بت پرستی وغیرہ ترک نہیں کی۔تو کیا زید کا نکاح درست ہے؟اگر نہیں تو پھر دوسرا بچہ جو کہ ابھی تک ماں کے پیٹ میں ہے کے نسب کا کیا بنے گا؟نیز دونوں بچے مذہباً مسلم ہے یا ہندو؟ کیا تصور کئے جائیں گے؟

جواب: شریعت مطہرہ نے اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کی اجازت دی ہے،لیکن مشرکین،بت پرستوں وغیرہ کی عورتوں سے نکاح کو حرام اور باطل کہا ہے،اور نکاحِ باطل سے نسب ثابت نہیں ہوتا۔لہذا صورتِ مسئولہ میں چونکہ مسمی زید نے شاریہ نامی ہندو لڑکی (جو کہ اہل کتاب نہیں ہے) کے ساتھ نکاح کیا ہے،اس لئے یہ نکاح باطل اور حرام ہے،اور اس نکاح سے پیدا بچہ ثابت النسب شمار نہیں ہوگا۔لہذا یہ دونوں بچے ثابت النسب شمار نہیں ہوں گے وہ بچہ بھی جو نکاح سے پہلے پیدا ہوا اور وہ بھی جو نکاح کے بعد پیدا ہوا،البتہ وہ بچے مسلمان شمار ہوں گے نیز اگر وہ عورت اسلام قبول کر لے تو اس کے ساتھ نکاح درست ہوگا اور اس کے بعد جو بچہ ہوگا وہ ثابت النسب ہوگا۔

(نجم الفتاوی:ج4:ص498)

ایسی جگہ جہاں پر مسلمان گواہ میسر نہ ہوں، نکاح کا حکم:

سوال: اگر دو مسلمان لڑکا لڑکی کافروں کے علاقے میں ہوں یا وہاں گئے ہوں، پھر دونوں آپس میں نکاح کرنا چاہتے ہوں تو کیا طریقہ ہوگا؟ کیونکہ وہاں مسلمان گواہ تو نہیں ہیں اور نکاح کے بغیر تو زنا ہو جائے گا؟ قرآن وسنت کی روشنی میں جواب مطلوب ہے۔

جواب: نکاح کے انعقاد کیلئے مسلمان گواہوں کی موجودگی شرط ہے، پس صورت مسئولہ میں ممکنہ طور پر دو صورتیں بن سکتی ہیں:

پہلی صورت یہ ہے کہ مسلمانوں کے نکاح میں کافر گواہ نہیں بن سکتا، لہذا کسی ایسی جگہ جہاں مسلمان رہتے ہوں وہاں جا کر گواہوں کی موجودگی میں عقدِ نکاح کریں۔

دوسری صورت یہ ہے کہ لڑکی اور لڑکا ایک خط اپنے احباب کے پاس بھیج دیں، جس میں انہوں نے اپنے نکاح کا کسی کو وکیل بنایا ہو، وہ دو گواہوں کے سامنے پڑھ کے سنایا جائے تو نکاح منعقد ہو جائے گا۔

(نجم الفتاوی :ج4:ص189)

غیر مسلم گواہوں کی موجودگی میں کئے گئے نکاح کا حکم:

سوال: ہمارے ہاں بعض اوقات لڑکا اور لڑکی راضی ہو کر بھاگ جاتے ہیں، پھر عدالت میں جا کر جج کے پاس ایجاب وقبول کر لیتے ہیں۔ عدالت میں جج اور گواہ دونوں کافر ہوتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ ان دونوں کا کیا ہوا نکاح شرعاً صحیح ہے یا نہیں؟ اگر صحیح نہیں ہے تو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: واضح رہے کہ اوّلاً تو والدین کی اجازت اور رضامندی کے بغیر لڑکے اور لڑکی کا آپس میں باہم رضامندی سے عدالت میں چلے جانا انتہائی قبیح فعل ہے، ایسے نکاح میں برکت نہیں رہتی اور بعد والی زندگی میں بیشمار مشکلات بھی پیش آتی ہیں۔ بابرکت نکاح وہی ہوتا ہے جو والدین کی رضامندی اور باہمی مشورے سے کیا جائے، البتہ کوئی ہم کفو لڑکی لڑکا عدالت جا کر نکاح کروالیں جبکہ گواہ مسلمان ہوں تو نکاح منعقد ہو جائے گا، لیکن گواہ مسلمان نہ ہوں جیسا کہ صورت مسئولہ میں ہے تو اس صورت میں نکاح کا انعقاد نہیں ہوگا۔ اگر اس طرح سے نکاح کروا دیا گیا ہے تو فوراً تفریق یعنی لڑکی لڑکے کو الگ الگ کرنا ضروری ہے ورنہ نکاح جدید ہونے تک حرام کے ارتکاب میں مبتلا رہیں گے۔

(نجم الفتاوی :ج4:ص 204)

گواہ عیسائی ہونے کی صورت میں نکاح کا حکم:

سوال: میں نے گھر والوں کی مرضی کے خلاف کورٹ میں شادی کی تھی اور رخصتی سے پہلے ہی مجھ پر گھر والوں کی طرف سے بہت دباؤ ڈالا گیا اور مجھے طلاق دینے پر مجبور کر دیا گیا۔اب جبکہ وکیل کو نکاح نامہ دکھایا گیا تو اس نے واضح کیا کہ چونکہ نکاح ہی نہیں ہوا تو طلاق کی کیا حیثیت؟ نکاح نامہ میں گواہ نمبر 2 غیر مسلم عیسائی ہے، اور کوئی وکیل بھی نہیں ہے۔اس مسئلہ میں آپ کی راہنمائی کی ضرورت ہے کہ نکاح ہوا یا نہیں؟ اگر نکاح نہیں ہوا تو کیا میں دوبارہ سے دو مسلمان گواہوں کی موجودگی میں نکاح کر سکتا ہوں؟

جواب: طلاق کے وقوع کے لئے نکاح کا ہونا ضروری ہے کہ نکاح شرعاً منعقد ہو چکا ہو، اس کے بعد طلاق واقع ہو سکتی ہے۔نکاح شرعی کے انعقاد کیلئے دو مسلمان عاقل بالغ گواہوں کا موجود ہونا ضروری ہے، ان کے بغیر نکاح منعقد نہیں ہوتا۔یاد رہے کہ مجلس میں موجود ہر مسلمان شخص از خود ہی گواہ بن جاتا ہے، نکاح نامے پر اس کا نام وغیرہ لکھنا ضروری نہیں۔لہذا صورتِ مسئولہ میں اگر واقعتاً ایجاب وقبول کے وقت ان دو گواہوں کے علاوہ کوئی اور مسلمان وہاں موجود نہیں تھا تو اس میں ایک گواہ چونکہ عیسائی ہے، اس کی شہادت کا مسلمانوں کے نکاح میں اعتبار نہیں، تو یہ نکاح منعقد نہیں ہوا۔لہذا اس کے بعد دی جانے والی طلاق بھی واقع نہ ہوگی۔

اس صورت میں اب آپ شرعی طریقے کے مطابق دو مسلمان عاقل بالغ گواہوں کی موجودگی میں اس لڑکی سے نکاح کر سکتے ہیں، لیکن اگر وہاں کوئی اور مسلمان موجود تھا اور آپ اس لڑکی کے کفوء (دین، مال، نسب، پیشہ وغیرہ کے اعتبار سے برابر) ہوں تو پھر آپ کا نکاح منعقد ہو گیا اور اس کے بعد یکبارگی تین طلاق دینے سے وہ معلظہ ہو گئی۔اس صورت میں بغیر حلالہ شرعی کے آپ کیلئے اس کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہیں۔(نجم الفتاوی :ج4:ص 209)

نکاح کے لئے گواہوں کا مسلمان ہونا ضروری ہے:

نکاح میں زوجین مسلمان ہوں تو گواہوں کا بھی مسلمان ہونا ضروری ہے، کیونکہ کفار مسلمانوں کے خلاف نہ گواہی دے سکتے ہیں اور نہ ان کو مسلمانوں پر ولایت حاصل ہے، اگر چہ مسلمان، کافر کے فروع میں سے ہی کیوں نہ ہو، جیسا کہ مسلمان بیٹی پر کافر باپ کو ولایت حاصل نہیں ہے۔(نجم الفتاوی :ج4:ص 210)

کفار کا امداد وصول کرنے کا حکم:

کفار کا مسلمانوں کے ساتھ تعاون یا امداد اگر محض انسانی ہمدردی کی بنیاد پر ہو، کسی مذموم مقصد کا اس میں دخل نہ ہو تو اس قسم کا تعاون اور امداد حاصل کرنا مسلمانوں کیلئے جائز ہے۔ ہاں اگر کفار، امداد وغیرہ کی آڑ میں اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کا ارادہ رکھتے ہوں اور اسلام کی قوت کو مغلوب کرنے کا ناپاک منصوبہ بنائے بیٹھے ہوں تو اس صورت میں کفار سے کسی قسم کا تعاون اور امداد حاصل کرنا جائز نہیں ہے۔ (نجم الفتاوی: ج1: ص499)

کفریہ عقائد رکھنے والے کے پیچھے نماز کا حکم:

ایسا مبتدع امام جس کے عقائد کفریہ ہوں تو اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

(نجم الفتاوی: ج2: ص376)

غیر مسلم کو زکوۃ دینا:

زکوۃ اور صدقہ واجبہ: مفتیٰ بہ: قول کے مطابق غیر مسلم کو نہیں دے سکتے۔ (نجم الفتاوی: ج3: ص184)

کافر سے نکاح کا حکم:

کفار و مشرکین وغیرہ سے نکاح حرام ہے۔ (نجم الفتاوی: ج4: ص356)

کفریہ عقائد رکھنے والے سے نکاح کا حکم:

عقیدۂ کفریہ کے حامل سے کسی بھی مسلمان مرد، عورت کا نکاح درست نہیں۔: لمما فی القرآن الکریم: ولا تنکحوا المشرکت حتیٰ یؤمن: (نجم الفتاوی: ج5: ص236)

بدعتی کی عزت و اکرام کرنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ جو بدعتی شخص سے عقیدت و محبت رکھتا ہو، اور اس کا اعزاز و اکرام کرتا ہو، یہ بات جانتے ہوئے کہ وہ اپنے غلط عقیدے اور عمل میں متشدد ہے۔ کیا اس کے لئے ایسا کرنا جائز ہے؟

جواب: کسی بھی شخص کیلئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ بدعتی لوگوں کا اعزاز و اکرام کرے، الّا یہ کہ کوئی بہت

ہی زیادہ ضرورت ہو۔کیونکہ بدعتی کی عزت وتوقیر کرنے پروعید نازل ہوئی ہے،اور محبت وعقیدت یہ تو اس کے آگے درجہ ہے۔لہذا کسی بھی حال میں بدعتی سے محبت وعقیدت رکھنا جائز نہیں ہوگا۔

:لمافی المشکوۃ:عن ابراھیم بن میسرۃؓ قال قال رسول اللّٰہﷺ من وقّر صاحب بدعۃ فقداعان علیٰ ھدم الاسلام:وفی المرقاۃ:تحت ھذہ الروایۃ(من وقّر صاحب بدعۃ) سواء کان داعیالھاام لا:قال ابن حجرؒ کان قام وصدرہ فی مجلس اوخدمہ'من غیر عذر یلجئہ الی ذلک:(نجم الفتاوی:ج1:ص212)

بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنا:

بدعتی آدمی کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے،جبکہ اس کے عقائد کفر تک نہ پہنچے ہوں اور لوگ اس کے معزول ہونے پر قادر ہوں،لیکن اگر لوگ اس کے معزول ہونے پر قادر نہیں اور اس مسجد کے علاوہ کوئی دوسری مسجد بھی گاؤں اور محلے میں نہیں ہے تو پھر ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے۔اگر بدعتی کے عقائد کفر تک پہنچے ہوں تو پھر ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں۔(نجم الفتاوی :ج2:ص395)

جامعہ اسلامیہ صادقیہ عباسیہ
منچن آباد بہاولنگر کا فتوی

شیعہ سے نکاح کرنا:

شیعہ اثنا عشریہ اور جو شخص اثنا عشریہ جیسے نظریات اور عقائد رکھتا ہے وہ کافر ہے۔ان کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہیں۔اور ہر اُس فعل سے اجتناب کیا جائے جس سے شیعہ کو نفع ہو،اور اسلام کو نقصان پہنچے۔

(فتویٰ امام اھل سنت مع تائید علماء اھل سنت:ص66)

حضرت مولانا مفتی شبیر احمد

القاسمی صاحب کا فتوی

خادم الافتاء والحدیث جامعہ قاسمیہ مدرسہ

شاہی مرادآباد، الھند

شیعہ کافر ہیں اور اُن کے ساتھ شادی کرنے کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ: شیعوں کے بارے میں شریعت کا کیا فیصلہ ہے، وہ مطلقاً کافر ہے یا مسلمان؟

جواب: تمام اہل سنت والجماعت نے غالی شیعہ کو کافر قرار دیا ہے، ان کے ساتھ شادی کرنا بھی جائز نہیں ہے: وفی الشامی: نعم لاشک فی تکفیر من قذف السیدة عائشةؓ او انکر صحبة الصدیقؓ او اعتقد الالوهية فی علیؓ او ان جبریل علیه السلام غلط فی الوحی او نحو ذٰلک من الکفر الصریح المخالف للقرآن:

وفی شرح العقیدة الطحاویة: وحبّهم دین وایمان واحسان، وبغضهم کفر ونفاق وطغیان، یشیر الشیخؒ الی الرد علی الروافض والنواصب، وقد اثنی اللّٰه تعالیٰ علی الصحابة هو ورسوله، ورضی عنهم ووعدهم الحسنی:

:وفی الھندیۃ:وھؤلاء القوم خارجون عن ملۃ الاسلام واحکامھم احکام المرتدین:

(فتاوی قاسمیہ :ج2:ص294)

شیعہ کے ساتھ نکاح کرنا:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ: حضرت مولانا منظورنعمانی صاحبؒ نے اپنی کتاب: خمینی اوراثناعشریہ کے بارے میں علمائے کرام کامتفقہ فیصلہ: میں شیعوں کی معتبر کتابوں سے ان کے کفریہ عقائد نقل فرمائے ہیں،اور لکھتے ہیں کہ:فرقہ اثناعشریہ اپنے کفریہ عقائد کی بناپر مسلمان نہیں بلکہ کافر ہیں۔اوراسی کتاب میں آٹھ سوحضرات اکابر علماء کرام نے اس کی تائید میں کہ شیعہ اپنے کفریہ عقائد کی بناپر مسلمان نہیں، بلکہ کافر ہیں، دستخط کئے ہیں۔اورفتاوی دارالعلوم میں ہے کہ رنڈی کاپیشہ کر کےکھانا اورشیعہ سے نکاح کرنا دونوں حرام وناجائز ہیں۔اورحدیث شریف میں ہے،امام دارقطنیؒ نے ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہﷺ نے حضرت علیؓ سے کہ تم اورتمہارے متبعین جنت میں ہیں،مگراُن میں سے وہ جودعویٰ کریں گےتمہاری محبت کا،مگرزبان سے اسلام کی توہین کریں گے،پڑھیں گےقرآن،مگرقرآن ان کے حلق سے نہیں اُترے گا،ان کالقب رافضی ہوگا،جس سے وہ مشہورہوں گے۔پس ایسے لوگوں سے جہادکرنا،اس لئے کہ وہ مشرک ہوں گے۔حضرت علیؓ نے کہا:یارسول اللہﷺ!ان کی نشانی کیاہے؟آپﷺ نے فرمایا:کہ وہ نمازجمعہ اورجماعتوں میں حاضرنہیں ہوں گے اوراسلاف پرطعن کریں گے۔پس معلوم یہ کرنا ہے کہ:

1.....حضرت مولانا شاہ عبدالعزیزمحدّث دہلویؒ نے اپنی کتاب:تحفہ اثناعشریہ:میں شیعوں کے73فرقے لکھے ہیں،اس وقت ہندوستان میں شیعوں کا کون سافرقہ مسلمان ہے؟

2.....فرقہ اثناعشریہ عقیدہ رکھنےوالے شیعہ لڑکے سے سنی لڑکی کااورسنی لڑکے کافرقہ اثناعشریہ عقیدہ رکھنے والی شیعہ لڑکی سے نکاح ہوسکتاہے یانہیں؟

3.....کافی عرصہ ہوچکاہے کہ سنی لڑکی عابدہ کانکاح فرقۂ اثناعشریہ عقیدہ رکھنےوالے شیعہ لڑکے سے ہواتھااور اس کے بچے بھی ہیں،اب جبکہ معلوم ہوگیاہے کہ فرقۂ اثناعشریہ عقیدہ رکھنےوالے مسلمان نہیں، بلکہ کافر ہیں،تواب عابدہ سنی کانکاح فسخ ہوگیاہے یانہیں؟اورعابدہ،سنی لڑکے سے نکاح کرسکتی ہے یانہیں؟یاعابدہ شیعہ کے یہاں اپنی زندگی گذاردے گنہگارتو نہ ہوگی؟

4.....ہندوستان میں وہ کون لوگ ہیں اور کس فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں، جن کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ ان کا لقب رافضی ہوگا اور وہ مشرک ہوں گے، اے علی! تم اُن سے جہاد کرنا۔

جواب: 1.....اس وقت ہندوستان میں جن لوگوں کا شیعہ ہونا مشہور ہے اور جن کے باطل عقائد کی بنا پر لوگ ان کو شیعہ کہتے ہیں، وہ سب فرقہ اثنا عشریہ اور غالی شیعہ ہیں، جن پر کفر کا حکم صادر کیا گیا ہے۔

2.....فرقۂ اثنا عشریہ لڑکے کے ساتھ سنی لڑکی کا اور سنی لڑکے کے ساتھ فرقۂ اثنا عشریہ لڑکی کا نکاح صحیح نہیں ہوتا ہے۔ اور اگر نکاح ہو چکا ہے تو اس کو ختم کر دینا اور فسخ کرنا واجب ہے۔

وفی الشامی: نعم لاشک فی تکفیر من قذف السیدۃ عائشۃؓ او انکر صحبۃ الصدیقؓ او اعتقد الالوھیۃ فی علیؓ او ان جبریل علیہ السلام غلط فی الوحی او نحو ذٰلک من الکفر الصریح المخالف للقرآن:

3.....عابدہ سنی لڑکی پر لازم ہے کہ فوراً اُس شیعہ سے جدا ہو کر آجائے اور کسی سنی لڑکے کے ساتھ نکاح کر کے باعصمت زندگی گذارے اور اُس شیعہ سے طلاق لینے کی بھی ضرورت نہیں ہے، نیز عدت گذارنے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔

4.....اغلب یہی ہے کہ یہی رافضی مراد ہیں۔ (فتاوی قاسمیہ: ج2: ص295)

شیعہ، سنی کا وارث نہیں ہوسکتا، شیعوں سے پیسے لے کر ماتم کرنا، شیعوں کا حج پر جانا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں:

1.....زید کے دو لڑکے عابد اور خالد اور ایک لڑکی عابدہ بالغ ہیں۔ خالد اور عابدہ نے شیعہ مذہب اختیار کر لیا ہے، زید کا انتقال ہو گیا ہے۔ زید یعنی باپ کے ترکہ سے خالد اور عابدہ کو حصہ ملے گا یا نہیں؟

2.....شیعہ لوگ مسلمانوں کو ماتم کرنے کیلئے روپیہ دے کر ایک شہر سے دوسرے شہر لے جاتے ہیں (اپنی تعداد زیادہ دکھانے کے لئے)۔ تو مسلمانوں کا ماتم کرنا اور روپیہ لینا کیسا ہے؟

3.....جبکہ علمائے دین نے شیعوں کو کافر اور اسلام سے خارج قرار دے دیا ہے تو سعودی حکومت شیعوں کے حج پر پابندی کیوں نہیں لگاتی؟ اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: 1.....شیعوں کے مختلف فرقے ہیں۔ جو فرقہ حضرت علیؓ میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کو حلول مانتا ہو یا ان کے نبی آخر الزمان ہونے کا معتقد ہو یا حضرت صدیق اکبرؓ کی صحابیت کا منکر ہو یا حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمتِ زنا کو جائز سمجھتا ہو (معاذاللہ) یا اس جیسے کفریہ اور شرکیہ عقائد کا قائل ہو، وہ کافر ہے۔

صورتِ مسئولہ میں زید کا لڑکا خالد اور لڑکی عابدہ اگر اس طرح کا غالی شیعہ مذہب اختیار کرلیں تو وہ مرتد کے حکم میں ہوں گے اور اپنے سنی باپ (زید) کی میراث سے محروم ہوں گے۔ اور اگر اس طرح کے کفریہ و شرکیہ عقائد نہ ہوں، بلکہ صرف حضرت علیؓ کو تمام صحابہ کرامؓ میں افضل کہتے ہوں، تو وہ غالی شیعہ نہیں، تفضیلی شیعہ ہیں، وہ اسلام سے خارج نہیں، اس لئے انہیں باپ کے ترکہ سے حصہ ملے گا۔

:وفی الشامی:نعم لاشک فی تکفیرمن قذف السیدة عائشةؓ اوانکر صحبة الصدیقؓ اواعتقدالالوهیة فی علیؓ اوان جبریل علیه السلام غلط فی الوحی اونحو ذلک من الکفرالصریح المخالف للقرآن:وفی امدادالفتاوی:المرتدلایرث من مسلم، ولامن مرتدمثله:

2.....اہل شیعہ کے ساتھ مروجہ ماتم کرنا اور اس پر اجرت لینا ناجائز اور حرام ہے۔

:وفی مجالس الابرار:واماالاتخاذه ماتمالاجل قتل الحسینؓ بن علیؓ کمایفعله الروافض،فهومن عمل الذین ضل سعیهم فی الحیوة الدنیا،الخ:

3.....علماء اہل سنت والجماعت نے مکمل شیعہ کو نہیں، بلکہ بعض غالی شیعہ کو خارج از اسلام قرار دیا ہے، اور بظاہر اس طرح کے غالی اور منافق شیعہ کا امتیاز ممکن نہیں، اس لئے سعودی حکومت نے ان پر حج کرنے کی پابندی نہیں لگائی۔ (فتاوی قاسمیه :ج2:ص298)

کیا شیعہ اثنا عشریہ کافر ہیں؟ اور اُن کے ذبیحہ کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ: شیعہ کافر ہیں یا مسلمان؟ اور اُن کے ہاتھ کے ذبح کئے ہوئے جانور کا گوشت سنی کے لئے جائز ہے یا نہیں؟

جواب: تمام فرقے کافر نہیں ہیں، ہاں شیعہ اثنا عشریہ جن کا عقیدہ تحریف قرآن، حضرت عائشہ صدیقہؓ پر بہتان کا ہے، اور سیدنا صدیق اکبرؓ وسیدنا فاروق اعظمؓ کی تکفیر کرنا ہے، حضرت جبرئیل علیہ السلام پر وحی لانے میں غلطی کا الزام لگانا ہے، وہ باجماعِ اُمت کافر اور مرتد ہیں، اُن کے ہاتھ کا ذبیحہ مسلمان کے لئے کھانا حرام ہے۔

:وفی الشامی:نعم لاشک فی تکفیرمن قذف السیدۃ عائشۃؓ اوانکر صحبۃ الصدیقؓ اواعتقدالالوھیۃ فی علیؓ اوان جبریل علیہ السلام غلط فی الوحی اونحو ذٰلک من الکفرالصریح المخالف للقرآن:(فتاوی قاسمیہ :ج2:ص299)

صحابہ کرامؓ کی تنقیص اور اُن کی شان میں گستاخیاں کرنے والے زندیق ہیں:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ صحابہ کرامؓ کی تنقیص کرنا کسی کو بُرا بھلا کہنا، کسی کو گھٹانا اور کسی کو بڑھانا، ان حضراتؓ کی شان میں جو منہ میں آئے کہہ دینا کیسا ہے؟ جیسا کہ بعض فرق کا شیوا ہے۔

جواب: حضرات صحابہ کرامؓ میں سے کسی کی تنقیص کرنا، بُرا بھلا کہنا، طعن وتشنیع کرنا ناجائز اور حرام ہے، بلکہ اِن (گستاخانِ صحابہؓ) کو اپنے ایمان کی خبر لینا چاہئے، اور ایسے (گستاخ) لوگوں کیلئے زندیقیت اور خارج اسلام ہونا ثابت ہے، نیز ایسے لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہوتی۔(فتاوی قاسمیہ :ج2:ص205)

شیعہ روافض کے ساتھ کھانا پینا اور اُن کے اموال مساجد وغیرہ میں صرف کرنا اور ان کی جنازہ پڑھنا:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:اہل شیعہ کے ساتھ کھانا پینا کیسا ہے؟ان کے مُردوں پر نمازِ جنازہ جائز ہے یا نہیں؟اور ان کے اموال سے مساجد وغیرہ تعمیر کی جاسکتی ہے یا نہیں؟ایسے ہی متبرک مقامات میں لگاسکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: غالی شیعہ مثلاً:فرقہ اثنا عشریہ.....چار صحابہ کرامؓ کے ماسوائے تمام صحابہ کرامؓ کے مرتد ہونے و تحریفِ قرآن وعصمتِ آئمہ (جو ختم نبوت کو مستلزم ہے) کے عقیدہ کی بنیاد پر کافر، مرتد، ضال، مضل وخارج از اسلام ہیں۔

:وفی فتح المغیث:اذارأیت الرجل ینتقص احدامن اصحاب رسول اللّٰہﷺ فاعلم انہ زندیق،وذٰلک ان القرآن حق، والرسول حق،وماجآء بہ حق،وماأدی ذٰلک

الیمناکل الاالصحابة،فمن جرحهم انماارادابطال الکتاب والسنة،فیکون الجرح به الیق والحکم علیه بالزنادقة والضلالة أقوم واحق،الخ:

وفی المرقاة:کل کافرتاب فتوبته مقبولةفی الدنیاوالاخرة الاجماعة الکافر بسب النبی ﷺوسب الشیخینؓ اواحدهما:

لہذا اِن کی نمازِ جنازہ جائز نہیں ہوگی، نیز اِن کے اموال کو خالص دینی کام ومذہبی معاملہ میں قبول نہ کیا جائے، اگر ضرورت ہوتو اوّلاً شیعہ، سنی کو مالک بنادے، پھر وہ سنی مسجد میں خرچ کردیا کرے۔

(فتاوی قاسمیه :ج2:ص304)

شیعہ کا ذبیحہ کھانے، نماز جنازہ پڑھنے اور ان کے یہاں شادی کرنے کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں:

1.....شیعہ کے ہاتھ کا ذبیحہ ہم اہل سنت والجماعت کے لئے کھانا جائز ہے یا نہیں؟

2.....کیا اِن کے جنازہ کی نماز پڑھنا مناسب ہے یا نہیں؟

3.....کچھ احباب نے ان کے یہاں اپنے بچوں کا نکاح کیا ہے، تو شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: **1**.....شیعہ غالی جو حضرت علیؓ کو اُلوہیت کا درجہ دیتے ہیں اور سیدنا صدیق اکبرؓ وسیدنا فاروق اعظمؓ کی مذمت کرتے ہیں، حضرت عائشہ صدیقہؓ پر بہتان لگاتے ہیں، ان کا ذبیحہ حلال نہیں، اس کا کھانا جائز نہیں۔ اور شیعہ تفضیلی جو صرف حضرت علیؓ کو سیدنا صدیق اکبرؓ وسیدنا فاروق اعظمؓ پر فضیلت دیتے ہیں، ان کا ذبیحہ حلال ہے۔ اور ہمارے ہندوستان میں اکثر شیعہ غالی ہیں۔

:وفی الشامیة:وبهذاظهران الرافضی ان کان ممن یعتقدالاولوهیةفی علیؓ اوان جبریل علیه السلام غلط فی الوحی اوکان ینکرصحبة الصدیقؓ اویقذف السیدة الصدیقةؓ فهوکافر لمخالفته القواطع المعلومة من الدین بالضرورة،بخلاف مااذاکان یفضل علیااویسب الصحابة،فانه مبتدع لاکافر،الخ:وفی الشامیةفی مقام آخر :اذاکان یسب الشیخینؓ ویلعنهمافهوکافر:

2.....اِن کے جنازہ میں شرکت کرنے سے گریز کرنا لازم ہے۔

3.....شیعہ غالی سے نکاح جائز نہیں:وفی الشامیة:اذاکان یسب الشیخینؓ ویلعنهما فهو

کافر:وفی الھندیۃ:وھؤلاء القوم خارجون عن ملۃ الاسلام واحکامھم احکام المرتدین:
(فتاوی قاسمیہ :ج2:ص303)

شیعوں کے مکان پر قرآن خوانی میں شرکت کرنا:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ موجودہ شیعہ جو بظاہر صحابہ کرامؓ کومطعون نہیں کرتے اوراعلانیہ تبرابازی بھی سننے میں نہیں آتی،ایسے شیعہ کے مکان پرقرآن خوانی میں شرکت کرنا ازروئے شرع جائز ہے یانہیں؟

جواب: ہندوستان میں رہنے والے جتنے بھی شیعہ ہیں،تقریباً سبھی اثناعشریہ اورشیعہ غالی ہیں جوحضرات شیخینؓ کوسبّ وشتم کرتے ہیں،اوران میں سے کوئی شیعہ تفضیلی ہواس کافیصلہ بہت مشکل ہے۔اورشیعوں میں ایک عمل تقیہ کا ہے،یعنی سنیوں کودھوکہ دے کرکامیابی حاصل کرنے کا،اس لئے سوال نامہ میں درج کردہ کوئی بھی عمل شیعوں کے یہاں جاکرکرنے سے ہرسنی کوگریز کرنا چاہئے۔

:وفی الھندیۃ:الرافضی اذاکان یسب الشیخینؓ ویلعنھما(والعیاذباللّٰہ) فھو کافر،وان کان یفضل علیاًؓ علیٰ ابی بکرؓ لایکون کافرا،الاانہ مبتدع:
(فتاوی قاسمیہ :ج2:ص306)

تعزیہ بنانے والےاوراس میں شرکت کرنے والےکاحکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ زید نے کہا:تعزیہ بنانا اوراس میں شرکت کرنا شرک ہے،جواس کام کوکرے گاوہ شرک کامرتکب ہوگا،اورشرک کرنے کے بعدایمان سے خارج ہوگیا،اورایمان سے خارج ہونے سے بیوی حرام ہوگئی،اس حالت میں جوبچے ہوں گے،وہ حرام ہوں گے۔اصلیت کیا ہے؟

جواب: تعزیہ بنانے اورتعزیہ داری میں شرکت کرنے کی دوصورتیں ہیں:

1....تعزیہ کےاندرغیبی اورخدائی طاقت وتاثیر کےاعتقاد سے بناتے ہیں اورشرکت کرتے ہیں اوراس اعتقاد سے منتیں اورمرادیں مانگتے ہیں،تو یہ شرکِ اعتقادی ہے،اس کی وجہ سے ایمان سے خارج ہوجاتے ہیں،بیوی حرام ہوجاتی ہے،تجدیدِایمان وتجدیدِنکاح کی ضرورت ہوتی ہے۔

2.....محض ظاہری تعظیم کے طور پر رسماً اور روا جانا تے ہیں اور شرکت و تعظیم وسجدہ کرتے ہیں، نیز خدائی طاقت وتاثیر کا اعتقاد بھی نہیں ہے تو یہ شرکِ عملی ہے، اس کی وجہ سے ایمان سے خارج نہیں ہوتے، بیوی حرام نہیں ہوتی، بلکہ اس کی وجہ سے فاسق ہوتے ہیں۔

اگر زید کی مراد تعزیہ کی پہلی صورت ہے تو اس کا قول صحیح ہے اور اگر دوسری صورت ہے تو اس کا قول غلط ہے۔ نیز اگر مراد آباد کے لوگ تعزیہ داری کی دوسری صورت کرتے ہیں تو وہ لوگ شرکِ اعتقادی کے مرتکب نہیں ہیں، ان کی بیویاں حرام نہیں ہوگی، بلکہ سب فاسق اور مستحقِ لعنت ہوں گے۔(فتاوی قاسمیہ :ج2:ص 307)

دسویں محرم کو کھچڑا بنانے اور اس کے کھانے کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ محرم کی دس تاریخ کو کھچڑا پکانا حضرت حسینؓ کے نام سے اور اس کا لوگوں کو کھلانا اور کھانا کیوں منع ہے؟

جواب: محرم کی دس تاریخ میں کھچڑا بنانا اس لئے جائز نہیں ہے کہ غیر اللہ کے نام سے کوئی بھی چیز پکائی جائے تو وہ شرعاً ناجائز اور حرام ہوتی ہے، اس لئے اس کا کھانا جائز نہیں ہے:قال اللّٰہ تعالیٰ:حرّمت علیکم المیتۃ والدّم ولحم الخنزیر وماأھلّ لغیر اللّٰہ بہ:(فتاوی قاسمیہ :ج2:ص 430)

دسویں محرم کو شربت کی سبیل لگانے کی رسم کو ترک کرنا لازمی ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ محرم کی دس تاریخ میں حضرت حسینؓ کی محبت میں شربت پینے اور پلانے کو کیوں منع کرتے ہیں؟

جواب: محرم الحرام کی دسویں تاریخ کو شربت پلانا کون سی عقل کی بات ہے؟ وہاں تو شہدائے کربلا پیاس سے دم توڑ رہے تھے اور یہاں تو شربت کا موج کرتے ہیں، یہ کون سی محبت ہے؟ یہ سب کام اسلام کے دشمنوں اور رافضیوں کے ایجاد کردہ ہیں، ان کا ترک ہر مسلمان پر لازم ہے۔(فتاوی قاسمیہ :ج2:ص 431)

عاشوراء کے دن تعزیہ نکالنے اور اس میں شرکت کرنے والے امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ زید جو کہ ایک مسجد

میں منصبِ امامت پر فائز ہے اور تدریسی خدمات بھی انجام دیتا ہے، ماہ محرم میں عاشوراء کے موقعہ پر اہل تشیع واہل بدعت کی طرف سے تعزیہ داری کے سلسلہ میں منعقد تقریبات، جلوس اور میلہ میں بہ رغبتِ نفس شرکت کرتا ہے حتیٰ کہ نماز پڑھانے کو وقت تنگ ہوجاتا ہے۔لہذا قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت فرمائیں کہ مذکورہ شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو مکروہ تو نہیں؟ اگر مکروہ ہے تو مکروہ تحریمی ہے یا مکروہ تنزیہی ہے؟

جواب: عاشوراء کے دن تعزیہ کا جو طوفانِ بدتمیزی ہوتا ہے وہ شرعاً ناجائز اور حرام ہے، اس میں شرکت کرنے والے سب فاسق ہیں، ایسے لوگ امامت کے لائق نہیں، ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہوجاتی ہے۔سائل کے بیان کے مطابق مذکورہ شخص فاسق ہے۔لہذا اس کو ہٹا کر متبع شریعت امام کا انتظام کرنا ضروری ہے۔

(فتاوی قاسمیہ :ج2:ص434)

دسویں محرم کو حلیم بنانے اور تقسیم کرنے کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ محرم کی دسویں تاریخ کو یا اس سے قبل حلیم وغیرہ بنوا کر تقسیم کرنا اور خود کھانا درست ہے یا نہیں؟

جواب: حلیم کا التزام عاشورا محرم کے ساتھ بدعت وضلالت ہے، اس دن حلیم بنانا اور تقسیم کرنا سب کا ترک لازم ہے، اور یہ طریقہ خارجیوں کا شعار ہے۔(فتاوی قاسمیہ :ج2:ص435)

تعزیہ داری ناجائز ہے، اس کا ترک کرنا لازم ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ تعزیہ داری کے بارے میں علمائے اسلام کیا فرماتے ہیں کہ یہ جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: تعزیہ داری بدعتِ قبیحہ اور ناجائز ہے، اس کا ترک مسلمانوں پر لازم ہے ورنہ سخت گناہ کے مرتکب ہوں گے۔(فتاوی قاسمیہ :ج2:ص436)

یوم عاشوراء میں ڈھول تاشے کے ساتھ جلوس نکالنا اور اس میں شرکت کرنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ عاشوراء کے دن تعزیہ، ڈھول، تاشہ، نشان وغیرہ کے ساتھ جلوس نکالنا کیسا ہے؟

جواب: تعزیہ، ڈھول، تاشہ اور دیگر خرافات مثلاً: گریبان چاک کرنا، چہرے پر مارنا، بدن کو زخمی کرنا وغیرہ سب ناجائز اور حرام ہیں، ان سے تائب ہو کر باز آجانا لازم ہے، اس بارے میں حدیث شریف میں سخت وعیدیں آئی ہے: قال رسول اللّٰہ ﷺ: لیس منّا من ضرب الخدود وشقّ الجیوب، ودعا بدعوی الجاھلیۃ۔

اسی طرح مذکورہ لوازمات کے ساتھ جلوس نکالنا بھی ناجائز اور حرام ہے، مسلمانوں پر ایسے جلوس سے احتراز لازم ہے۔ (فتاوی قاسمیہ: ج2: ص437)

محرم میں ڈھول تاشے بجانے سے دُور رہنا لازم ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ محرم میں ڈھول، تاشہ بجانا کیسا ہے؟

جواب: محرم میں ڈھول، تاشہ بجانا دورِ نبوت، دورِ صحابہؓ، دورِ تابعینؒ اور آئمۂ مجتہدینؒ میں سے کسی سے ثابت نہیں۔ اس لئے ان خرافات سے دُور رہنا مسلمانوں پر لازم ہے۔ (فتاوی قاسمیہ: ج2: ص438)

محرم میں کھچڑا بنا کر تقسیم کرنے اور اس میں تعاون کرنے کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ محرم میں کھچڑا بنوانا کیسا ہے؟ جیسا کہ مرادآباد کے سڑکوں پر ہزاروں دیگیں ایک رات میں پکتی ہیں، اور خوب بانٹا جاتا ہے۔ جو لوگ محرم کا روزہ رکھتے ہیں ان کے گھروں میں بھی پہنچا دیا جاتا ہے؟

جواب: محرم کا کھچڑا بنانا، بانٹنا اور اس کو ضروری سمجھنا یہ تمام باتیں بے اصل، بدعت اور جہالت پر مبنی ہیں، اس میں ذاتی طور پر حصہ لینا یا مالی تعاون کرنا جائز نہیں۔ اس لئے کہ اس میں درپردہ ایک سنت کی مخالفت ہے۔ کیونکہ اس دن روزہ رکھنا سنت ہے، اور اس میں حصہ لینا ایک بدعت کا تعاون کرنا ہے۔ (فتاوی قاسمیہ: ج2: ص440)

دس محرم کو شربت تقسیم کرنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ دسویں محرم کو لوگ شربت بنا کر لوگوں کو تقسیم کرتے ہیں، بعضے اس دن میں کارِ خیر سمجھتے ہیں۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ اس کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: دسویں محرم کو شربت تقسیم کرنا قرآن وحدیث اور فقہ کسی سے ثابت نہیں ہے، یہ صرف روافض اور

دشمنانِ اسلام کا طریقہ ہے، اس کو کارِ خیر اور ضروری سمجھنا ناجائز اور: مداہنت فی الدین: ہے۔ اگر اہل بیتؓ کے غم میں اور ایصالِ ثواب کیلئے کیا جاتا ہے تو شربت پلا کر غم منانا یا ایصالِ ثواب کرنے کا کوئی معنی نہیں رکھتا، کیونکہ اس دن اہل بیتؓ پیاس سے پریشان تھے۔ لہذا خاص طور پر دسویں محرم کو شربت پلانے سے اہل بیتؓ کے ساتھ دشمنی اور مخالفت واضح ہو جاتی ہے۔ (فتاوی قاسمیہ: ج2: ص442)

دس محرم میں حلیم بنا کر سرمایہ دار کے گھر بھیجنے اور اس کے کھانے کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ دسویں محرم کو اگر کسی نے حلیم پکا کر دوسرے کے یہاں بھیجا ہو کہ نہ مفلس ہے نہ غریب ہے اچھا خاصا امیر آدمی ہے تو اس کیلئے حلیم کا کھانا درست ہے یا نہیں؟

جواب: اگر بنام حضرت حسینؓ یا اکابر کے بنایا ہے تو: مااھلّ لغیر اللّٰہ: میں داخل ہونے کی بناء پر حرام ہے۔ اور ارشاد باری تعالیٰ ہیں: حرّمت علیکم المیتۃ والدّم ولحم الخنزیر ومااھلّ لغیر اللّٰہ بہ: (فتاوی قاسمیہ: ج2: ص443)

محرم میں تعزیہ بنانے اور کھانا بنا کر تقسیم کرنے اور اس کے کھانے کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں:

1.....محرم الحرام کے مہینہ میں جو حضرت حسینؓ و دیگر شہدائے کربلا کے نام کا تعزیہ بناتے ہیں، منتیں مانتے ہیں، مرثیہ اور نوحہ وغیرہ پڑھتے ہیں، ان کیلئے طرح طرح کے کھانے پکاتے ہیں اور ان کو تقسیم کرتے ہیں اور ڈھول بجاتے ہیں اور اکھاڑے کھیلتے ہیں، ماتم بھی کرتے ہیں، یہ سب کیسا ہے؟ یہ قرآن واحادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں کیا معنی اور کیا حکم رکھتا ہے؟ اور ان سب کاموں کو کرنے والوں کے حق میں اللہ تعالیٰ جل شانہ اور رسول ﷺ کا کیا حکم ہے؟

2.....غیر اللہ کے نام کا کھانا پکانا کیا حکم رکھتا ہے؟ اللہ رب العزت نے غیر اللہ کے نام کے کھانے کو: سورۂ مائدہ: میں کن چیزوں کے ساتھ شامل کیا ہے؟ اس کھانے کو کھانے والا کیسا ہے؟

3.....جو فیصلہ قرآن واحادیثِ رسول اللہ ﷺ نے کیا ہے اس پر مطمئن نہ ہونے والا اور اس فیصلہ پر اعتراض کرنے والا کیسا ہے؟

جواب: 1.....ماہ محرم میں تعزیہ بنانا، نوحہ کرنا اور ماتم وغیرہ کرنا سب کے سب شیعہ اور روافض کی ایجاد کردہ

اور من گھڑت چیزیں ہیں، اور یہ سب ناجائز اور حرام ہیں۔

2.....حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کے نام سے کھانا پکانا یا شربت وغیرہ تقسیم کرنا حرام اور ناجائز ہے۔ غیر اللہ کے نام سے جو کھانا تیار کیا جاتا ہے، اس کے: ما اھلّ لغیر اللّٰہ: میں داخل ہونے کی وجہ سے اس کا کھانا ناجائز اور حرام ہے۔

3.....ڈھول بجانا، تعزیہ بنانا اور اکھاڑہ کھیلنا، اسی طرح ماتم ونوحہ کرنا حضور اکرم ﷺ اور حضرت حسینؓ کی نافرمانی ہے۔ یہ سب روافض کی ایجاد کردہ اور من گھڑت چیزیں ہیں، شریعت اسلامیہ میں ان چیزوں کی کوئی اصل نہیں ہے، بلکہ ساتویں صدی ہجری میں ان چیزوں کی ایجاد ہوئی ہے اور تیمور لنگ بادشاہ جو شیعہ تھا، اسی نے ان چیزوں کو رواج دیا ہے۔ (فتاوی قاسمیہ: ج2: ص443)

محرم کے موقع پر لنگر کرنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ لوگ محرم یا کسی اور دوسرے موقعہ پر لنگر کرتے ہیں، کیا یہ لنگر کرنا جائز ہے؟

جواب: محرم اور عاشوراء کے موقع پر لنگر لگانا قرآن وحدیث اور ائمہ مجتہدینؒ میں سے کسی سے ثابت نہیں ہے، بلکہ محرم کے دن روزہ رکھ کر کچھ نہ کھانا ہی حدیث شریف سے ثابت ہے۔ نیز لوگوں سے چندہ کر کے لنگر کرنا کسی بھی موقع پر جائز نہیں ہے۔ (فتاوی قاسمیہ: ج2: ص449)

دس محرم کو کھچڑا پکا کر لوگوں کو کھلانا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ دس محرم کو کھچڑا پکا کر لوگوں کو کھلانا قرآن کی کون سی آیت اور کون سی حدیث سے حرام ہے؟ حوالہ عنایت فرما کر ہماری رہنمائی فرمائیں۔ تاکہ ہم بدعتیوں کو سمجھا سکیں۔

جواب: دسویں محرم کو شریعت میں روزہ رکھنے کا حکم ہے، حضور اکرم ﷺ نے اس دن روزہ رکھنے کا حکم فرمایا ہے۔ لہٰذا دن میں کھچڑا بنا کر لوگوں کو کھلانا پیغمبر ﷺ کے حکم سے مقابلہ آرائی ہے جس کی شریعت اجازت نہیں دیتی۔ اور شام کو افطار کے وقت بعض روایات میں دسترخوان کشادہ کرنے کی ترغیب آئی ہے کہ دن بھر روزہ رکھ کر شام کو افطار میں حسب گنجائش اچھا کھانا گھر والوں کو کھلایا جائے، اور دن میں کھچڑا بنا کر لوگوں کو کھلاتے رہنا پیغمبر ﷺ کے فرمان کے

خلاف ہونے کے ساتھ خارجیوں (دشمنانِ اہل بیتؓ) کا شعار ہے۔(فتاوی قاسمیہ :ج2:ص 450)

ماہ محرم کی چند بدعات وخرافات کا حکم اور اس سے بچنے کی تاکید:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ زید ایک عالم دین ہے، اپنی تقریر میں محرم کی جو جو رسومات ہیں اُن سے وہ منع کرتے ہیں، مثلاً: حضرت حسینؓ کی لاش رکھنا، اور ان کی تابوت تعزیہ داری کرنا، امام باڑہ پر مرغ یا خصی ذبح کرنا اور پھر فاتحہ دینا، اور نفع ونقصان جاننا، سجدہ کرنا، نوحہ کرنا، یا ماتم کرنا، سوگ منانا، ڈنکا وغیرہ پیٹنا، دسویں تاریخ کو تعزیہ لے کر ایک جگہ ملنا اور اکھاڑا لگانا جس کو مرد وعورتیں سب مل کر دیکھتے ہیں، اور پھر خوب دھوم دھام سے خوشی منانا وغیرہ، ان سب باتوں سے زید منع کرتے ہیں اور خوب تاکید کے ساتھ منع کرتے ہیں، مگر لوگ زید کو برا بھلا کہتے ہیں اور دیوبندی کہتے ہیں کہ ہم ان کی بات نہیں مانیں گے، ہاں اگر مفتی کا فتویٰ آجائے تو سب چیزوں سے رُک جائیں گے۔ اس لئے مذکورہ باتوں کا جواب عنایت فرمائیں۔

جواب: سوال نامہ میں درج شدہ تمام اُمور ناجائز اور حرام ہیں، مسلمانوں پر ان کا ترک کرنا واجب ہے، زید عالم دین کا منع کرنا صحیح ہے۔(فتاوی قاسمیہ :ج2:ص 451)

22 رجب کے کونڈے کرنے سے مسلمانوں کو احتراز کرنا لازم ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ مراد آباد میں کونڈوں کا بہت رواج ہے۔ کیا کونڈے کھانا اور کونڈے کرنا جائز ہے؟

جواب: کونڈوں کی مروجہ رسم مذہب اہل سنت والجماعت میں محض بے اصل ہے، خلافِ شریعت اور بدعتِ ممنوعہ ہے۔ اس لئے کہ بائیسویں رجب المرجب جس کی طرف اس کی نسبت کی جاتی ہے نہ تو حضرت جعفر صادقؒ کی تاریخ پیدائش ہے اور نہ تاریخ وفات۔ حضرت جعفر صادقؒ کی تاریخ پیدائش تو 8 رمضان المبارک 80 ہجری یا 83 ہجری ہے اور وفات شوال 148 ہجری میں ہوئی۔

:وفی اکمال اسماء الرجال لصاحب المشکاۃ:ولدسنۃ ثمانین ومات سنۃ ثمان واربعین ومائتہ وھوابن ثمانی وستین سنۃ ودفن بالبقیع فی قبرفیہ ابوہ محمدالباقر وجدہ علی زین العابدین:

بائیس رجب تو سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کی تاریخ وفات ہے:قال علی بن محمد:مات معاویۃؓ

بدمشق سنة ستين يوم الخميس لثمان بقين من رجب:(تاریخ طبری:ج3:ص261)

اس سے پتہ چلا کہ یہ رسم دشمنانِ حضرت امیر معاویہؓ کی ایجاد کردہ ہے۔حضرت امیر معاویہؓ کی وفات پر شیعوں اور رافضیوں نے اوّلاً آپس میں شیرینی وغیرہ تقسیم کر کے خفیہ طور پر خوشی کا اظہار کیا، جب اس کا چرچا ہوا تو اس کو چھپانے کیلئے حضرت جعفر صادقؒ کی طرف منسوب کر کے حضرت جعفر صادقؒ پر تہمت لگائی کہ انہوں نے خود خاص اس تاریخ میں اپنی فاتحہ کا حکم دیا ہے، حالانکہ یہ سب من گھڑت باتیں ہیں، بلکہ صحابیؓ کی دشمنی میں شیعوں، رافضیوں نے یہ سلسلہ شروع کیا۔اس لئے تمام مسلمانوں کو اس سے احتراز کرنا لازم ہے، البتہ نفس کھانا حرام نہیں ہے۔

(فتاوی قاسمیہ :ج2:ص492)

رجب کے کونڈے بھرنے کی اصل:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ رجب کی 22 تاریخ کو کونڈوں کے بھرنے کی اصل کیا ہے اور کس حد تک ٹھیک ہے؟

جواب: اس رسم کو دراصل شیعوں نے 22 رجب کو حضرت امیر معاویہؓ کی وفات کی خوشی میں ایجاد کیا تھا اُس وقت اہل سنت والجماعت کا غلبہ تھا اس وجہ سے یہ اہتمام کیا گیا تھا کہ شیرینی علانیہ نہ تقسیم کی جائے تا کہ راز فاش نہ ہو جائے لیکن جب اس کا چرچا ہوا تو حضرت جعفر صادقؒ کی طرف منسوب کر کے یہ تہمت ان پر لگادی کہ انہوں نے خود اس تاریخ کو اپنی فاتحہ کا حکم دیا ہے، حالانکہ یہ سب من گھڑت ہے۔تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ ہرگز ایسی رسم نہ کریں۔

(فتاوی قاسمیہ :ج2:ص493)

رجب کا کونڈا اور اس کی حقیقت:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ 22 رجب کو بعض جگہ کونڈے کرنے کا بڑا رواج ہے، اس میں جو رسمیں کی جاتی ہیں ان کا کیا حکم ہے؟ کونڈے کی اصلیت کیا ہے؟ کیا مسلمانِ اہل سنت کو یہ رسم کرنی چاہئے؟ نیز سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کی تاریخ پیدائش ووفات اور حضرت جعفر صادقؒ کی تاریخ پیدائش ووفات بیان فرمائیں۔

جواب: رجب کو کونڈوں کی مروجہ رسم شریعت سے کہیں ثابت نہیں، یہ محض بے اصل، خلافِ شرع اور بدعتِ ممنوعہ ہے۔اس لئے کہ 22 رجب کو حضرت جعفر صادقؒ کی نہ وفات ہوئی اور نہ ہی آپؒ اس تاریخ میں پیدا

ہوئے بلکہ ان کی تاریخ ولادت 8 رمضان 80 ہجری یا 83 ہجری اور وفات شوال 148 ہجری میں ہوئی۔ دراصل دشمنانِ اسلام نے سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کی وفات پر (نعوذ باللہ) اظہارِ مسرت کیلئے یہ رسم ایجاد کی ہے، اس لئے 22 رجب 60 ہجری کو سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کی وفات ہوئی ہے۔

اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ رسم محض پردہ پوشی کیلئے حضرت جعفر صادقؒ کی طرف منسوب کر دی گئی ہے۔ جس وقت یہ رسم ایجاد ہوئی دشمنانِ سیدنا حضرت امیر معاویہؓ چوری چھپے خفیہ طور پر خوشیاں مناتے تھے اور آپس میں شیرینی تقسیم کیا کرتے تھے اور رجب اس کا چرچا عام ہونے لگا تو اس مروجہ رسم کو حضرت جعفر صادقؒ کی طرف منسوب کر دیا گیا اور ان پر یہ تہمت لگا دی گئی کہ انہوں نے خود اسی تاریخ کو اپنی فاتحہ کا حکم دیا ہے، یہ سب من گھڑت باتیں ہیں۔ تمام برادرانِ اسلا کو اس طرح کی رسوم سے احتراز ضروری ہے۔ (فتاوی قاسمیہ: ج2: ص495)

حضرت حسینؓ کے نام پر امام باڑے میں جانور کی نیاز اور اس کے کھانے کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ محرم میں امام باڑہ پر حضرت حسینؓ کے نام سے کسی جانور کا نیاز دینا اور اس کا گوشت کھانا کیسا ہے؟

جواب: اس طرح نیاز جو غیر اللہ کے نام دی جاتی ہے، ناجائز اور حرام ہے، اس کا گوشت وغیرہ کھانا جائز نہیں، ایسی حرکتوں سے توبہ کرنا لازم ہے۔ (فتاوی قاسمیہ: ج3: ص120)

22 رجب کے کونڈوں کی حقیقت اور اس میں شرکت کرنے کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ 22 رجب کو بعض جگہ کونڈے کرنے کا بڑا رواج ہے، اس میں جو رسمیں کی جاتی ہیں ان کا کیا حکم ہے؟ کونڈے کی اصلیت کیا ہے؟ کیا مسلمانِ اہل سنت کو یہ رسم کرنی چاہئے؟ مسلمانانِ اہل سنت والجماعت کی رہنمائی فرمائیں؟

جواب: کونڈوں کی مروجہ رسم مذہب اہل سنت والجماعت میں محض بے اصل، خلافِ شرع اور بدعتِ ممنوعہ ہے۔ کیونکہ 22 رجب نہ تو حضرت جعفر صادقؒ کی ولادت ہے اور نہ ہی تاریخ وفات، بلکہ 22 رجب حضرت امیر معاویہؓ کی تاریخ وفات ہے: قال علی بن محمد: مات معاویۃؓ بدمشق سنۃ ستین یوم

الخمیس لثمان بقین من رجب:(تاریخ طبری:ج3:ص261)

اس سے پتہ چلا کہ یہ رسم دشمنانِ حضرت امیر معاویہؓ کی ایجادکردہ ہے اور خواہ مخواہ اپنے راز کو چھپانے کیلئے حضرت جعفر صادقؒ کی طرف منسوب کر کے امام موصوف پر یہ تہمت لگائی کہ انہوں نے خود خاص اس تاریخ میں اپنی فاتحہ کا حکم دیا ہے، حالانکہ یہ سب من گھڑت باتیں ہیں۔اس لئے مسلمانوں کو اس سے بہت دُور رہنا چاہئے، خود بھی کونڈہ کرنے سے گریز کرنا چاہئے اور شرکت سے بھی بچنا چاہئے۔(فتاوی قاسمیہ :ج2:ص497)

رافضیوں کی رسموں میں شرکت کرنے والے، اور ان کے ساتھ کھانے پینے والے کی امامت:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ اگر کوئی سنی عالم، رافضیوں کے محرم کی رسموں میں شرکت کرتا ہے، اور ان کے امام باڑہ میں مجلس پڑھتا ہو، اور سینہ زنی کرتا، اور نوحہ خوانی کرتا ہو، ساتھ ہی سنیوں کی امامت کرتا ہو اور شیعوں کے یہاں کھاتا پیتا ہو، اور تعزیہ داری بھی کرتا ہو یعنی خود تعزیہ رکھتا ہو، بلکہ شیعوں کی مجلسوں میں شیعوں جیسا فعل کرتا ہو، ان کے سارے رسم ورواج کو اُن کے طرز پر ادا کرتا ہو، تو ایسے مولوی کے بارے میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: جو عالم سنی مسلک کا ہو اور وہ رافضیوں کی رسموں میں شرکت کرتا ہو اور امام باڑہ میں جا کر ماتم کرتا ہو، سینہ زنی کرتا ہو، نوحہ خوانی میں شرکت کرتا ہو، ایسا شخص فاسق ہے، اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔اس لئے ایسا شخص عہدۂ امامت کا اہل نہیں ہے۔(فتاوی قاسمیہ :ج6:ص598)

شیعہ اور قادیانی کے پیچھے نماز پڑھنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ شیعہ رافضی، قادیانی کے پیچھے نماز ہوسکتی ہے یا نہیں؟

جواب: وہ فرقہ جو اساسِ دین کا انکار کرنے والا ہے اور علمائے اُمت نے ان کو کافر کہا ہے اور ان کے اوپر کفر کا فتوی ہے جیسے شیعہ، قادیانی، اہل قرآن، ان کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے۔

:وفی درمختار مع الشامی زکریا:وان انکر بعض ماعلم من الدین ضرورۃ کفر

بہا،فلا یصح الاقتداء بہ اصلاً:(فتاوی قاسمیہ :ج6:ص562)

شیعوں اور سنیوں کا ایک ہی مسجد میں ایک ہی وقت میں اپنی اپنی جماعت الگ الگ کرنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ: کیا شیعوں اور سنیوں کا ایک ہی مسجد میں ایک ہی وقت میں اپنی اپنی جماعت الگ الگ کرنا جائز ہے؟

جواب: دونوں فرقوں کے لوگوں کا ایک ساتھ الگ الگ جماعت کرنا مکروہ تحریمی ہے، نیز زبردست اختلاف وفتنہ کا باعث ہے، اس سے گریز کرنا چاہئے۔(فتاوی قاسمیہ :ج7:ص439)

شیعہ کو زکوۃ دینے، ان کے ساتھ شادی کرنے اور ان کے ذبیحہ کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ کیا کسی شیعہ کو زکوۃ کی مد میں سے امداد کی جاسکتی ہے؟ کیونکہ زیادہ لوگ (شیعہ) اپنے آپ کو سید کہتے ہیں، اور میری معلومات میں یہ ہے کہ سید حضرات کو زکوۃ نہیں دی جاسکتی۔ برائے مہربانی تفصیلی جواب سے نوازیں؟

جواب: شیعہ غالی کو زکوۃ دینے سے زکوۃ ادا نہیں ہوگی، ان کا ذبیحہ بھی جائز نہیں ہے، اور ان کے ساتھ شادی بھی جائز نہیں ہے۔ اور ان کا یہ کہنا بھی غلط ہے کہ وہ سید ہیں، وہ سب جعلی طور پر اپنے آپ کو سید کہتے ہیں۔

(فتاوی قاسمیہ :ج10:ص689)

حنفی المسلک کا شیعہ سے نکاح:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ زینب مذہباً اہل سنت حنفی ہے، اس نے ایک شیعہ اثنا عشریہ شخص مسمی محمود سے مطابق مذہب اہل سنت نکاح کرلیا، اور لکھنؤ کے مطبوعہ نکاح نامہ مصدقہ فرنگی محل کی خانہ پوری کرکے دونوں نے اس پر دستخط کردیئے تھے، پھر ایک سال تک تعلقات زن وشوہر قائم رہے، اس دوران مسماۃ زینب کو خلفائے ثلاثہؓ کے خلاف کتب شیعہ محمود لا کر دیتا رہا اور پڑھنے کی ہدایت کرتا رہا اور کچھ نہیں کہتا، مسماۃ زینب کو محمود کی یہ باتیں سخت ناگوار ہوتیں، اسی دوران جب ایک عالم صاحب سے معلوم ہوا کہ علماء کا متفقہ فیصلہ ہے کہ شیعہ اسلام سے خارج ہے، تو مسماۃ زینب نے محمود سے قطع تعلق کرلیا اور اپنے شوہر محمود سے طلاق لینے کی کوشش کرتی

رہی، مگر محمود طلاق دینے پر آمادہ نہیں ہو رہا ہے۔اس قطع تعلق کا عرصہ تین سال کا ہو گیا ہے۔

اس لئے دریافت طلب امر یہ ہے کہ مسماۃ زینب سنی المذہب کا نکاح مسمی محمود کے ساتھ جو ہوا تھا، وہ شرعاً منعقد ہوا ہے یا نہیں؟ اور اگر شرعاً منعقد ہوا تو فسخِ نکاح کیلئے کسی شرعی عدالت میں مسماۃ زینب رجوع کرے تو شرعی عدالت کو اس نکاح کو فسخ کرنے کا اختیار ہے یا نہیں؟ اگر مسماۃ زینب کا محمود کے ساتھ نکاح منعقد ہی نہیں ہوا تو کیا بدون فسخِ نکاح وخلع وطلاق حاصل کئے بغیر کسی دوسرے سنی المذہب سے نکاح کر لے تو نکاح عنداللہ جائز اور صحیح ہوگا یا نہیں؟

جواب: شیعہ اثنا عشریہ..... باجماعِ اُمت کافر اور مرتد ہیں۔اس لئے مسماۃ زینب سنیہ کا نکاح شیعہ محمود کے ساتھ شرعاً منعقد نہ ہوا۔لہٰذا مسماۃ زینب بدون طلاق وخلع حاصل کئے دوسرے سنی لڑکے سے نکاح کر سکتی ہے۔

مگر فتنہ وفساد سے بچنے کیلئے عدالت میں جا کر نکاح فسخ کرایا جائے تا کہ آئندہ کسی قسم کے فتنہ وفساد کا اندیشہ ہی نہ رہے۔

:وفی ردالمختار:ان الرافضی ان کان ممن یعتقدالالوھیۃ فی علیؓ اوان جبریل علیہ السلام غلط فی الوحی اوکان ینکرصحبۃ الصدیقؓ اویقذف السیدۃ الصدیقۃؓ فھو کافر لمخالفتہ القواطع المعلومۃ من الدین بالضرورۃ:

:وفی الشامی:نعم لاشک فی تکفیرمن قذف السیدۃ عائشۃؓ اوانکر صحبۃ الصدیقؓ اواعتقدالالوھیۃ فی علیؓ اوان جبریل علیہ السلام غلط فی الوحی اونحو ذٰلک من الکفرالصریح المخالف للقرآن:(فتاوی قاسمیہ :ج13:ص243)

سنی لڑکے اور شیعہ لڑکی کا نکاح:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایک لڑکا سنی ہے اور ایک لڑکی شیعہ ہے، ان دونوں کے درمیان نکاح جائز ہے یا نہیں؟ کیا دونوں کو اپنی اپنی حالت پر رہتے ہوئے ازدواجی زندگی گذارنا جائز ہے یا شیعہ لڑکی کو سنی بننا پڑے گا؟

جواب: ہمارے ہندوستان میں جتنے شیعہ وراضی رہتے ہیں، وہ سب کے سب غالی شیعہ وراضی کہلاتے ہیں۔ان کے عقائدِ باطلہ کی بنا پر ان کو فرقِ ضالہ میں شمار کیا گیا ہے۔اس لئے اہل سنت والجماعت کے اکثر فقہائے کرامؒ نے ان کے عقائدِ باطلہ کی بنا پر ان کے ساتھ رشتے ناطے اور ان کے ساتھ نکاح کو ناجائز اور فاسد لکھا ہے۔اس لئے شیعہ لڑکی کے ساتھ سنی لڑکے کا نکاح اُس وقت تک درست نہیں ہوگا جب تک کہ وہ شیعہ لڑکی سنی نہ بن جائے اور سنی بننے کے

بعد آپس میں نکاح درست ہو جائے گا۔

:وفی الھندیۃ:الرافضی اذاکان یسب الشیخینؓ ویلعنھما فھو کافر:ویجب اکفار الروافض فی قولھم برجعۃ الاموات الی الدنیاالی آخرہ:وھؤلاء القوم خارجون عن ملۃ الاسلام واحکامھم احکام المرتدین:(فتاوی قاسمیہ :ج13:ص245)

شیعہ کوزکوۃ دینا:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ضرورت مند شیعہ کو زکوۃ کی مد میں سے رقم دی جاسکتی ہے یانہیں؟

جواب: وہ شیعہ جن پر کفر کا فتویٰ صادر ہو چکا ہے،ان کوزکوۃ دینے سے زکوۃ ادا نہ ہوگی۔

(فتاوی قاسمیہ :ج10:ص690)

شیعہ لڑکی کو سنی سمجھ کر نکاح کرنا:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ محمد ناصر نے ایک سال قبل دورانِ ملازمت دہلی میں ایک لڑکی سے سنی مسلمان سمجھتے ہوئے نکاح کیا،اوراس سال ماہ محرم میں پتہ چلا کہ وہ شیعہ ہے۔دریافت طلب امر یہ ہے کہ ناصر کا اس لڑکی سے نکاح درست ہوایانہیں؟اوراب محمد ناصر اس لڑکی کے ساتھ رہ سکتا ہے یانہیں؟

جواب: جس لڑکی سے آپ نے سنی مسلمان سمجھ کر نکاح کیا تھا،وہ اگر شیعہ تفضیلی ہے تو اس سے نکاح درست ہوگیا،لیکن اگر وہ شیعہ غالی ہے یعنی حضرت علیؓ کی اُلوہیت،حضرت ابوبکرؓ وحضرت عمرؓ پر سبّ وشتم اور حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگاتی ہے تو اس سے نکاح ہی نہیں ہوا،اس کے ساتھ رہنا درست نہیں،لہذا اس سے فوراً علیحدگی حاصل کرلی جائے۔

:وفی الشامی:وبھذاظھران الرافضی ان کان ممن یعتقدالالوھیۃ فی علیؓ او ان جبریل علیہ السلام غلط فی الوحی اوکان ینکر صحبۃ الصدیقؓ اویقذف السیدۃ الصدیقۃؓ فھو کافر لمخالفتہ القواطع المعلومۃ من الدین بالضرورۃ بخلاف مااذاکان یفضل علیاًؓ ویسبّ الصحابۃؓ فانہ مبتدع لاکافر:(فتاوی قاسمیہ :ج13:ص246)

سنی لڑکے کا جبراً غالی شیعہ کی لڑکی سے نکاح کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایک سنی لڑکے کا نکاح شیعہ اثنا عشری لڑکی کے ساتھ کردیا گیا، حالانکہ نکاح کے موقع پر لڑکے کے والدین موجود نہ تھے اور نہ ہی انہیں کسی بات کا علم تھا اور نہ ہی انہیں بلوایا گیا لڑکی کے ورثاء نے اپنی مرضی سے نکاح کردیا۔ تو کیا یہ نکاح از روئے شرع ہوا یا نہیں؟

جواب: اگر شیعہ غالی اثنا عشریہ ہیں جو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ پر لعن طعن کریں اور ان دونوں کی صحابیت کا انکار کریں اور حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت کے قائل ہوں تو یہ عملاً نصِ قطعی کا بھی انکار ہے، جس کی وجہ سے وہ اسلام سے خارج ہیں، ان کی لڑکیوں کے ساتھ مسلمان سنی لڑکے کا نکاح درست نہیں ہے۔

لہٰذا اگر وہ لڑکی شیعیت سے توبہ کر کے سنیت میں داخل ہو جاتی ہے تو اس کے بعد نکاح درست ہو سکتا ہے، اس کے بغیر اس لڑکی کے ساتھ نکاح درست نہیں ہے۔ لہٰذا اس لڑکے کو اُس لڑکی کے ساتھ رہنا درست نہیں ہے۔

وفی الشامی: نعم لاشک فی تکفیر من قذف السیدۃ عائشۃؓ او انکر صحبۃ الصدیقؓ او اعتقد الالوھیۃ فی علیؓ او ان جبریل علیہ السلام غلط فی الوحی او نحو ذٰلک من الکفر الصریح الممخالف للقرآن: وفی الشامی: ان الرافضی اذا کان یسب الشیخینؓ ویلعنھما فھو کافر: وفی الھندیۃ: ولا یجوز للمرتدان یتزوج مرتدۃ ولا مسلمۃ ولا کافرۃ اصلیۃ، وکذا لا یجوز نکاح المرتد مع احد: (فتاوی قاسمیہ: ج13: ص247)

کیا شیعہ سے سنی کا نکاح ہو سکتا ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ کیا موجودہ دور کے شیعہ سے اپنی لڑکی اور اپنا لڑکا یا شیعہ لڑکا سنی لڑکی کا ازدواجی رشتہ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: شیعوں کے جن فرقوں کے عقائد کفریہ ہیں مثلاً: سیدنا صدیق اکبرؓ وسیدنا فاروق اعظمؓ کی تکفیر کا عقیدہ یا حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت کو سچا سمجھنا یا حضرت جبرئیل علیہ السلام کے بارے میں وحی لانے کے بارے میں غلطی کا اعتقاد رکھنا وغیرہ کفریہ عقائد تو ایسے شیعہ بلاشبہ کافر ہیں اور ان سے سنی لڑکے لڑکی کا نکاح جائز نہیں ہے۔ اور اگر عقائد کفریہ نہ ہوں بلکہ ضلالت وگمراہی کی حد تک ہوں جیسے حضرت علیؓ کو حضرت ابوبکرؓ وحضرت عمرؓ سے افضل سمجھنا وغیرہ عقائد تو ایسا شیعہ کافر نہیں بلکہ فاسق وگمراہ ہے اور ایسے شیعہ کے ساتھ مسلمان سنی لڑکے لڑکی کا نکاح منعقد ہو جاتا ہے،

لیکن نکاح کرتے وقت رشتہ میں دینداری کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے،اور شریعت نے آپس میں جو کفو کا مسئلہ رکھا ہے وہ آپس میں نبھاؤ کے پیشِ نظر رکھا ہے،اس لئے اگر نبھاؤ نہ ہونے کا خطرہ ہو تو ہم مسلک لوگوں ہی میں اولاد کا رشتہ کرنا چاہئے۔

:وفی الشامی:ان الرافضی اذاکان یسب الشیخینؓ ویلعنهما فهو کافر:نعم لاشک فی تکفیرمن قذف السیدة عائشةؓ اوانکرصحبة الصدیقؓ اواعتقدالالوهیة فی علیؓ اوان جبریل علیه السلام غلط فی الوحی اونحو ذٰلک من الکفرالصریح المخالف للقرآن:(فتاوی قاسمیه :ج13:ص248)

شیعہ عورت سے نکاح،اس سے پیدا شدہ بچوں کے نسب اور وراثت کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ کیا شیعہ عورت سے نکاح جائز ہے؟اگر جائز نہیں تو اس سے پیدا شدہ بچوں کا کیا حکم ہے؟اور جو صحیح العقیدہ اہل سنت والجماعت سے وہ بچے پیدا ہوئے ہیں،اس کے مال میں ان کا حق ہے یا نہیں؟

جواب: ہندوستان میں جتنے شیعہ رہتے ہیں وہ سب شیعہ غالی اور تبرائی ہیں،جو حضرات شیخینؓ کو مرتد کہتے ہیں اور گالیاں دیتے ہیں(نعوذباللّٰه من ذٰلک) اور حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت کے قائل ہیں،جس سے قرآن کریم کی نص قطعی کا انکار لازم آتا ہے اور یہ شیعہ اثناعشریہ ہیں،جو غالی تبرائی ہیں۔ان کے ساتھ سنی مرد وعورت کا نکاح فاسد ہو جاتا ہے،لیکن ان سے جو اولاد پیدا ہوتی ہے وہ شرعاً ثابت النسب ہوتی ہے اور وہ اولاد سنی باپ کے تابع ہو جائے گی،اس لئے کہ اولاد:خیرالابوین: کے تابع ہوتی ہے۔اگر مرد شیعہ ہے اور عورت سنی ہے تو پھر اولاد ماں کے تابع ہو جائے گی اور یہ اولاد سنی ماں باپ کی وارث بھی ہو جائے گی۔

:وفی الشامی:نعم لاشک فی تکفیرمن قذف السیدة عائشةؓ اوانکرصحبة الصدیقؓ اواعتقدالالوهیة فی علیؓ اوان جبریل علیه السلام غلط فی الوحی اونحو ذٰلک من الکفرالصریح المخالف للقرآن:(فتاوی قاسمیه :ج13:ص250)

شیعہ سے رشتۂ مناکحت قائم کرنا:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ اہل سنت والجماعت

کی لڑکی کا عقدِ نکاح کسی شیعہ جوتینوں خلفاء (سیدنا صدیق اکبرؓ،سیدنا فاروق اعظمؓ،سیدنا عثمان غنیؓ) کی خلافت کا منکر ہے،اس سے جائز ہے یانہیں؟

اسی طرح ان کی لڑکی سے اہل سنت والجماعت لڑکے کا عقدِ نکاح ہوسکتا ہے یانہیں؟نیز اس کے عذاب وثواب سے بھی آگاہ فرمائیں۔

جواب: ہندوستان میں جوشیعہ رہتے ہیں وہ سب غالی شیعہ ہیں اور شیعہ غالی کے ساتھ سنی لڑکی کا عقدِ نکاح صحیح نہیں ہوتا،اسی طرح ان کی لڑکی کے ساتھ سنی لڑکے کا عقدِ نکاح توبہ کے بغیر جائز نہیں ہے۔

اس کے عذاب وثواب کے بارے میں تمام علمائے اُمت نے ان کو کافر کہا ہے،اگر نکاح جان بوجھ کر کیا جائے گا تو سخت عذاب کا مستحق ہوگا،ہمیشہ حرام کاری ہوگی۔

:وفی بدائع الصنائع:ومنهااسلام الرجل اذاكانت المرأة مسلمة،فلايجوز انكاح المؤمنة للكافر،لقوله تعالىٰ:ولاتنكحوالمشركين حتّٰى يؤمنوا:(فتاوی قاسمیہ:ج 13:ص254)

شیعہ خواجہ بوہری کے عقائد رکھنے والے کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ عقیدہ خواجہ بوہری ان لوگوں کو مسلمانِ اہل سنت والجماعت کے قبرستان میں دفن کرنا کیسا ہے؟

جواب: اگر وہ ایسا شیعہ ہے کہ اس پر کفر کا حکم لگ چکا ہے اور بوہری آغاخان پر کفر کا حکم لگ چکا ہے،تو اس کو سنت طریقہ سے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کرنا چاہئے۔(فتاوی قاسمیہ:ج 18:ص 668)

امام باڑہ کے اوپر مدرسہ بنانے کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ شہر اجل پوری میں مسلمانوں کا امام باڑہ ہے،جو پورے سال دوسروں کے پاس کرایہ پر رہتا ہے،لیکن محرم کی یکم تاریخ سے 10 تاریخ تک کرایہ داروں سے خالی کرالیا جاتا ہے،علم اور سواری رکھنے کیلئے،باقاعدہ اس کی رجسٹرڈ کمیٹی ہے،یہ کمیٹی چاہتی ہے کہ دھیرے دھیرے یہ ساری خرافات ختم ہوں تو کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا کہ اس عمارت کے اوپر ایک مدرسہ تعمیر کیا جائے اور اس

میں بچوں کی دینی تعلیم کیلئے مدرس رکھے جائیں تا کہ یہ خرافات بند ہوسکیں۔آیا اس امام باڑہ کی جو سال بھر کرایہ کی آمدنی ہے اس میں سے مدرس کی تنخواہ دینا جائز ہے؟

جواب: تعزیہ نکالنا امر معصیت ہے اور اس کیلئے امام باڑہ بنانا اور اسی کے نام سے وقف کرنا شرعی طور پر ناجائز اور باطل ہیں۔لہذا مذکورہ عمارتیں اور دوکانیں صرف کمیٹی والوں کے تحت جائیداد ہیں۔لہذا کمیٹی والوں کے مشورہ سے ان عمارتوں اور دوکانوں کو مدرس کے تحت لانا اور اس کے اوپر باقاعدہ دینی مدرسہ بنانا جائز اور درست ہوگا،ایک چیز جو ناجائز کام میں چل رہی تھی وہ ایک دینی کام میں شامل ہوجائے گی۔اور جو لوگ مدرسہ بنانے میں شامل ہوں گے وہ سب بہت بڑے اجر وثواب کے مستحق ہوں گے،اور دوکانوں کی آمدنی سے مدرسین کو تنخواہ دینا بھی جائز ہوگا۔

:وفی الهندية:من شرائط الوقف:ان يكون قربة فی ذاته،وعندالتصرف،فلايصح وقف المسلم علی البيعة،والكنيسة اوعلی فقراء اهل الحرب،الخ:

(فتاوی قاسميه :ج19:ص123)

شیعوں کے ہاتھ کا ذبیحہ:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ شیعہ کے ہاتھ کے ذبح کئے ہوئے جانور کا گوشت کھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: غالی شیعہ جو سیدنا صدیق اکبرؓ اور سیدنا فاروق اعظمؓ کی شان میں مغلظات بکتے ہیں اسی طرح فرقۂ اثناعشریہ اور فرقہ اسماعیلیہ کے ہاتھ کا ذبیحہ حلال نہیں، بلکہ حرام ہے،اور جو شیعہ :فی زماننا:ہندوستان میں ہیں وہ سب غالی شیعہ ہیں،ان کا ذبیحہ بھی حرام ہے۔کیونکہ ان سب کے خارج از اسلام اور مرتد ہونے پر تمام علمائے اسلام کا اجماع ہے۔

:وفی السنن الكبرىٰ للبيهقی:عن الحسن بن محمدابن الحنفية قال:كتب رسول اللّٰهﷺالی مجوس هجريعرض عليهم الاسلام فمن اسلم قبل منه ومن أبی ضربت عليهم الجزية علی ان لاتؤكل لهم ذبيحة ولاتنكح لهم امرأة هٰذامرسل واجماع اكثر الامة عليه يؤيده:

:وفی فتاوی العالمكيرية:فلاتؤكل ذبيحة اهل الشرك والمرتد،لانه لايقرعلی الدين الذی انتقل اليه:(فتاوی قاسميه :ج22:ص131)

شیعوں کے ساتھ کھانا پینا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ شیعوں کے یہاں کھانا پینا ازروئے شرع کیا حیثیت رکھتا ہے؟

جواب: شیعوں کے یہاں کھانے پینے سے احتیاط رکھنا چاہئے تاکہ ان کے ساتھ موالات اور دوستی کا سلسلہ شروع نہ ہو، اور نفسِ کھانا پینا حرام نہیں: قال اللّٰہ تعالیٰ: لا یتّخذ المؤمنون الکٰفرین اولیآء من دون المؤمنین: (فتاوی قاسمیہ: ج 22: ص 392)

تمام مسلمانوں پر ضروری ہے کہ شیعوں کے ساتھ میل جول نہ رکھے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ مؤمنوں کو شیعوں کے یہاں کھانا کھانا کیسا ہے؟ اگر ممنوع ہے تو کیوں ہے؟

جواب: شیعوں سے میل جول اور اُن کے یہاں کھانا پینا اور اُن کی شادی بیاہ وغیرہ میں شرکت کرنا، پکے سچے مسلمان کیلئے جائز نہیں ہے۔ نیز غیر مسلم ہندو کے ساتھ کھانے پینے میں کوئی ظاہری دھوکہ نہیں ہے، اس لئے کہ اُس غیر مسلم کا کفر تمام مسلمانوں پر ظاہر ہے، اُس کے ساتھ کھانے پینے سے دوسرے مسلمان اُس غیر مسلم کے مذہب کو صحیح نہیں سمجھیں گے اور شیعوں کے ساتھ میل جول میں یہ دھوکہ ہے کہ انجان لاعلم مسلمان اس کو دیکھ کر شیعہ کے عقائد صحیح سمجھ سکتے ہیں، کیونکہ شیعہ اپنے کو سچا مسلمان ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لہٰذا تمام مسلمانوں پر ضروری ہے کہ شیعوں کے ساتھ میل جول نہ رکھے: قال اللّٰہ تعالیٰ: و لا ترکنوا الی الّذین ظلموا فتمسّکم النّار:
(فتاوی قاسمیہ: ج 24: ص 257)

حنفیوں کا شیعوں کے ساتھ کھانا پینا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ شیعہ مذہب حنفیہ مذہب کے ساتھ مل کر کھانا پینا، شادی بیاہ، مفردانی اور کام کاج وغیرہ ایک ساتھ کریں تو جائز ہے یا نہیں؟ اور یہی شیعہ لوگ صرف حضرت علیؓ کو مانتے ہیں، اور حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کو نہیں مانتے ہیں، یعنی یہی لوگ تین خلفاءؓ کو نہیں مانتے بلکہ کہتے ہیں کہ صرف خلافت کے حقدار حضرت علیؓ ہیں، یعنی خلافت ان تینوں حضراتؓ کو نہیں

ملی۔اس کے بارے میں علمائے کرام کیا کہتے ہیں؟

جواب: جائزنہیں ہے(یعنی ان کے ساتھ کھانا پینا ،شادی بیاہ جائزنہیں ہے)۔قال اللّٰہ تعالیٰ: ولاترکنواالی الّذین ظلموافتمسّکم النّار:(فتاوی قاسمیہ :ج24:ص257)

محرم کاتعزیہ بنانے والے کی امامت:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ زید پورے شہر کاامام ہے،وہ محرم کاتعزیہ بنانے کاصدر مقرر کیاگیا ہے۔جب تعزیہ بناناحرام ہے،بدعت ہے،اس کے باوجودوہ امام ہوکرصدر مقرر کیاگیا ہے۔کیااس کے پیچھے نماز ہوجائے گی یانہیں؟

جواب: ایساشخص شرعی طورپر فاسق ہے،اورفاسق کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔لہذااس کے پیچھے نمازمکروہ تحریمی ہوگی۔(فتاوی قاسمیہ :ج6:ص599)

اہل قرآن اورصرف تین وقت کی نماز کے قائل کانماز جنازہ پڑھنے اور مسلمانوں کےقبرستان میں دفن کرنے کاحکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علماءدین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ زید جواہل قرآن میں سے ہے،تین وقت کی نماز کا قائل ہیں،اوراداکبھی کرتا ہے۔زید کاانتقال ہوگیا۔کیامسلمان اس کا جنازہ پڑھ سکتے ہیں؟ کچھ حضرات کا کہنا ہے کہ اگرکسی مسلمان نے جنازہ پڑھی یاپڑھائی تواس کا نکاح ٹوٹ جائے گا۔دریافت طلب امر یہ ہے کہ اہل قرآن مسلمان ہیں یانہیں؟اگرکوئی نمازِ جنازہ پڑھادے یاپڑھ لےتواس کا کیاحکم ہے؟

جواب: اگرمذکورہ شخص پانچ نمازفرض ہونے کامنکر ہےاورصرف تین نماز کا قائل ہےتووہ حدیثِ متواتر کا منکر ہے۔ایساشخص اسلام سے خارج ہوجاتا ہے،اس کی نماز جنازہ اورمسلمانوں کےقبرستان میں دفنانا جائزنہیں ہے۔ اورجن لوگوں نے نماز جنازہ جان بوجھ کرشرکت کی ہےاُن پراپنے فعل سےتوبہ کرناواجب ہے۔

(فتاوی قاسمیہ :ج1:ص538)

تعزیہ بنانے والے کی امامت:

تعزیہ پربیٹھ کرچڑھاواجمع کرنے والاشخص فاسق اوربدعتی ہے،ایسے شخص کوامام بنانامکروہ تحریمی ہے۔ایسے

شخص کے پیچھے سب کی نماز مکروہ ہوتی ہے، تاہم اس کے پیچھے پڑھی گئی نماز کا اعادہ لازم نہیں ہے، اور ایسے فاسق شخص کو ہٹا کر متبعِ سنت امام کا انتظام کرنا ذمہ دارانِ مسجد کا فرض ہے۔(فتاوی قاسمیہ :ج 6: ص 589)

ارتداد کی وجہ سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایک شخص عبدالماجد جس کی بیوی ایک غیر مسلم کے ساتھ بھاگ گئی تھی، واپس آنے کے بعد بتایا کہ مجھے پہلے چند عورتوں کے ساتھ وہ شخص مزار میں لے گیا، جہاں پر ہم نے ہندو دھرم قبول کیا اور پوجا پاٹ بھی کیا، لیکن اب مجھے رکھ لو، غلطی کی معافی چاہتی ہوں، اور یہ عورت تقریباً دس مہینے کے بعد عبدالماجد کے گھر واپس آئی ہیں، اس کے بھاگ جانے پر ایک ہفتہ بعد عبدالماجد نے خدا کو گواہ بنا کر اپنے گھر میں تین طلاق دے دی تھیں تاکہ کوئی گناہ ہمارے سر نہ آئے۔

لہذا کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ بغیر حلالہ کے عبدالماجد نکاح میں لے سکتے ہیں، کیونکہ وہ مرتد ہوگئی، اور کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ حلالہ کر کے نکاح میں لا سکتے ہیں۔ آیا کس طرح وہ عورت عبدالماجد کے نکاح میں آسکتی ہے؟

جواب: صورتِ مذکورہ میں وہ عورت عبدالماجد کے طلاق دیئے بغیر دائرۂ اسلام سے خارج ہو کر مرتد ہو چکی ہے، لہذا ان دونوں کے درمیان تعلقِ نکاح ختم ہو گیا ہے۔ اب چونکہ وہ عورت دوبارہ عبدالماجد کے نکاح میں آنا چاہتی ہے اور عبدالماجد بھی اسی عورت کے ساتھ نکاح کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، تو ایسی صورت میں وہ عورت پہلے باقاعدہ تجدیدِ ایمان کر لے، اس کے بعد تجدیدِ نکاح کر کے دونوں ازدواجی زندگی گذار سکتے ہیں، حلالہ وغیرہ کی ضرورت نہیں۔

(فتاوی قاسمیہ :ج 16: ص 242)

مرتد کا نکاح کسی سے منعقد نہیں ہوتا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایک لڑکی غیر مسلم ہے وہ ایک مسلم لڑکے سے شادی کرنا چاہتی ہے، لڑکی نے اس کو غیر مسلم بنا کر شادی ہندوانی رواج کے مطابق کر لی، پھر چار سال کے بعد دونوں مسلمان ہو گئے، تو اب نکاح دوبارہ ہوگا یا وہی نکاح برقرار رہے گا؟

جواب: ہندو دھرم اختیار کرنے کی وجہ سے مسلم لڑکا مرتد بن گیا تھا اور مرتد کا نکاح کسی سے بھی نہیں ہو سکتا، اس لئے پہلا والا نکاح شرعاً ہوا ہی نہیں۔ اب مسلمان ہونے کے بعد دوبارہ نکاح ضروری ہے۔

:وفی در مختار:و لایصلح ان ینکح مرتد او مرتدۃ احدامن الناس مطلقاًای

مسلماًاو کافرا او مرتداً:(فتاوی قاسمیه :ج13:ص283)

غیر مسلموں کی پوجاپاٹ میں شرکت کرنا موجب کفر ہے:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایک مسلمان نوجوان لڑکی ایک غیر مسلم لڑکے کے ساتھ ناجائز تعلقات کی وجہ سے گھر سے فرار ہوگئی، چند دن کے بعد وہ لڑکی خود ہی گھر آ گئی۔ چند دن غیر مسلم کے گھر رہی، ان ہی کا کھانا پیا، ان ہی کی پوجاپاٹ وغیرہ میں نہ چاہتے ہوئے بھی شرکت کی۔اب یہ معلوم کرنا ہے کہ کیااس لڑکی کاایمان باقی رہایا یہ مرتدہ ہوگئی؟

جواب: ایک مسلمان لڑکی کاہندوؤں کی پوجاپاٹ میں شریک ہونا، ایک موجبِ کفرعمل ہے۔اگرلڑکی نے بدون جان کے خوف کے صرف اس گھرانہ سے تعلق اور ساتھ کو برقرار رکھنے کے لئے بادل ناخواستہ ان کی پوجاپاٹ میں شرکت کی ہے تو اس کے کفر میں کوئی شبہ نہیں، اس پر تجدیدِ ایمان لازم ہے۔(فتاوی قاسمیه :ج1:ص578)

غیر مسلم کے ساتھ رہ کر تین بچے بھی ہوگئے، اُن کے نسب کا حکم:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایک مسلمان لڑکی ایک غیر مسلم لڑکے کے ساتھ فرار ہوگئی، چند سال اس کے ساتھ رہی، 3 بچے بھی ہوگئے، اب وہ لڑکا ایمان قبول کرتا ہے۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ یہ 3 بچے جو اس مسلمان لڑکی کے اُس غیر مسلم لڑکے سے کفر کی حالت میں ہوئے ہیں، کیا ان بچوں کا نسب اس لڑکے سے ثابت ہوگا؟ اور یہ وارث اس لڑکے کے ہوں گے؟ شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب: مسلمان لڑکی کا غیر مسلم لڑکے کے ساتھ فرار ہو جانے کے بعد اسی کے ساتھ رہ جانے کی وجہ سے اس مسلمان لڑکی سے جو 3 بچے ہوگئے ہیں، ان کا نسب اس غیر مسلم لڑکے کے ایمان قبول کر لینے کے بعد اس سے ثابت نہیں ہوگا، بلکہ یہ سب بچے بدکاری کے بچے شمار ہوں گے، اور نہ ہی اس نومسلم شخص کے وارث بنے گے۔

(فتاوی قاسمیه :ج13:ص262)

غیر مسلم کے ساتھ فرار ہونے والی لڑکی کے احکام:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایک مسلمان لڑکی غیر مسلم لڑکے کے ساتھ فرار ہوگئی، دو سال سے رہ رہی ہے، بچہ بھی غیر مسلم سے پیدا ہوا ہے، لیکن چند مسلمانوں نے فکر

کر کے اس مسلمان لڑکی کو اُس غیر مسلم گھرانے سے نکال لیا ہے۔اب معلوم یہ کرنا ہے کہ یہ بچہ ہندو ہے یا مسلمان ہے؟ اُس ہندو لڑکے کا ہے یا مسلم لڑکی کا؟ اب اس فرار شدہ لڑکی کا ایک مسلمان لڑکے سے نکاح کرنا چاہ رہے ہیں۔کیا اس لڑکی کو عدت گذارنا ضروری ہے یا فوراً نکاح کر دیں؟ اور دو سال غیر مسلم کے یہاں رہنے کی وجہ سے کیا اس لڑکی کا ایمان باقی رہا یا تجدیدِ ایمان ضروری ہے؟

جواب: حسب تحریر سوال ایک مسلمان لڑکی کا غیر مسلم لڑکے کے ساتھ دو سال میاں بیوی کی طرح رہنا زنا کاری اور حرام ہے لڑکی پر سچے دل سے توبہ واستغفار لازم ہے، دونوں میں علیحدگی کرا دینے کے بعد بچہ ماں کے مسلمان ہونے کی وجہ سے ماں کو دے دیا جائے گا اور مسلمان کہلائے گا۔البتہ اب کسی مسلمان لڑکے سے نکاح کرنے کے لئے اس لڑکی پر عدت گذارنا لازم نہیں ہے، بلکہ علیحدگی کے بعد جب چاہے نکاح کر سکتی ہے۔

(فتاوی قاسمیہ :ج13:ص276)

مسلمان لڑکے کا غیر مسلم لڑکی سے شادی کرنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایک مسلم لڑکے نے ایک ہندو لڑکی سے شادی کر لی اور ہم لوگوں کو شادی کے کئی دنوں کے بعد پتہ چلا کہ اس نے یہاں پر شادی کر لی ہے اور وہ لڑکا شادی کے بعد اس کے گھر میں چار، پانچ سال رہا تو کیا وہ لڑکا مسلمان رہا یا نہیں؟

جواب: اگر ہندو کی مذکورہ لڑکی نے اندرونی طور پر اسلام قبول کر لیا ہے تو نکاح صحیح ہو گیا ہے، اور اگر اس نے اسلام قبول نہیں کیا ہے اور اسی حالت میں مسلمان لڑکے نے اس کے ساتھ نکاح کر لیا ہے تو شرعی طور پر نکاح منعقد نہیں ہوا ہے، وہ آپس میں میاں بیوی نہیں ہیں۔اور اس لڑکے نے اگر اسلام کو نہیں چھوڑا ہے با قاعدہ ایمان واسلام پر باقی ہے، بس صرف ہندو لڑکے سے نکاح کر لیا ہے، تو اسلام سے خارج نہیں ہوگا، البتہ فعل حرام اور گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوگا۔(فتاوی قاسمیہ :ج13:ص281)

غیر مسلم عدالت میں مسلم جج کے طلاق کے فیصلہ کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ابرار خان بن تقدیر خان کی شادی ناصرینہ بنت ابراہیم خان سے ہوئے پانچ چھ سال ہو گئے، لڑکی تقریباً چھ ماہ شوہر کے ساتھ رہی اور کسی بات پر ناراض ہو کر میکے چلی گئی، اس کے بعد سے وہ آئی ہی نہیں، اسی درمیان اس نے عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا اور

نفقہ متعین کروالیا جوابرارخان ہر ماہ چار سو روپیہ کے حساب سے دے رہا ہے۔اب پتہ چلا کہ لڑکی نے عدالت سے طلاق بھی لے لی ہے اور اب وہ مہر کا دعویٰ کر رہی ہے۔

اب جواب طلب امر یہ ہے کہ کیا لڑکی کے عدالت سے طلاق لے لینے سے طلاق واقع ہو جائے گی؟ جبکہ شوہر موجود ہے، اس کو بلایا بھی نہیں گیا ہے اور اس نے طلاق بھی نہیں دی ہے، بلکہ وہ تو اب بھی رکھنا چاہتا ہے۔

دوسری چیز جب تک اس کی دوسری جگہ شادی نہیں ہو جائے گی اُس وقت تک ابرارخان سے ماہانہ نفقہ لیتے رہنا، جبکہ وہ اپنے میکہ میں ہے، اس کے لئے جائز ہے یا نہیں؟

جواب: غیر مسلم عدالت میں مسلم جج کا طلاق کے معاملہ میں وہ فیصلہ معتبر ہوتا ہے جو شریعت کے مطابق ہو، اور شریعت کے مطابق فیصلے کا طریقہ یہ ہے کہ عدالت میں شوہر کو بلا کر کے اس سے بھی بیان لیا جائے اور ضرورت پڑے تو اسی سے طلاق دلائی جائے۔اور غیر مسلم عدالت میں غیر مسلم جج کا طلاق کا فیصلہ دینا جبکہ شوہر نے خود طلاق نہ دی ہو شرعاً معتبر نہیں ہے، طلاق واقع ہونے کے لئے شوہر کا از خود طلاق دینا لازم ہے اور جب شوہر نے خود طلاق نہیں دی، تو ایسی صورت میں بیوی پر کوئی طلاق نہیں ہوئی، وہ شرعی طور پر بدستور اسی شوہر کے نکاح میں باقی ہے۔

:قال اللّٰہ تبارك و تعالیٰ:ولن یّجعل اللّٰہ للکافرین علی المؤمنین سبیلا:وفی الشامی: لم ینفذحکم الکافرعلی المسلم،وینفذللمسلم علی الذمی:

نیز جو عورت شوہر کی مرضی کے بغیر میکہ جا کر بیٹھ جائے اور حقوق زوجیت ادا نہ کرے وہ شرعی طور پر نان ونفقہ کی مستحق نہیں ہوتی۔اس لئے ایسی صورت میں شوہر پر نان ونفقہ لازم نہیں۔(فتاوی قاسمیہ :ج 14:ص 103)

عدالت کی طلاق کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ میری بیٹی ریشما بانو کی شادی تقریباً 13 سال قبل عاشق علی ساکن شاہجہان پور مقیم حال دہلی سے ہوئی تھی، شادی کے تقریباً 5 سال تک لڑکی وشوہر کے تعلقات ٹھیک رہے اس کے بعد کچھ تعلقات خراب ہونے لگے، تعلقات خراب ہونے پر عدالت سے رجوع ہونا پڑا، جب پھر بھی معاملہ صحیح نہ ہوا تو مجبوراً عدالت سے یک طرفہ طلاق دلوادی، طلاق کے تقریباً 3 برس کے بعد عدالت کے باہر آپس میں تحریری صلح کر لی، اس شرط کے ساتھ کہ اب ہم لڑکی کو اپنے ساتھ رکھیں گے اور کوئی تکلیف وغیرہ نہیں دیں گے، تو پھر ہم لوگوں نے لڑکی کو سسرال بھیج دیا، لیکن پھر کچھ ہی دن بعد تعلقات خراب ہو گئے، پھر لڑکے نے لڑکی کو ہمارے گھر بھیج دیا، اُس وقت سے آج تک لڑکی گھر پر ہے، لڑکی کے ایک لڑکا اور لڑکی بھی ہے، لڑکا باپ کے پاس اور لڑکی

ماں کے پاس ہے، جب کافی انتظار کے بعد لڑکے سے اس بارے میں بات کی گئی، تو اس نے جواب دیا کہ میری طلاق تو عدالت میں ہو چکی ہے، ایسی صورت میں شرعی حکم کیا ہے؟ کیا عدالت کے ذریعہ طلاق ہوئی یا نہیں؟ اگر نہیں ہوئی تو اس کی طلاق کی کیا صورت ہوگی؟ تاکہ وہ اپنی بیٹی کی دوسری جگہ شادی کرسکیں اور لڑکے والے اگر کوئی قانونی کاروائی کریں، تو ہم لوگوں کو کوئی دشواری نہ ہو، دوسری جگہ شادی کرنے میں، اور اگر عدالت کے ذریعہ طلاق کو شرعی حیثیت حاصل نہیں ہے تو کوئی شرعی حکم تحریر فرمادیں۔

جواب: طلاق کے سلسلہ میں عدالت کا فیصلہ معتبر ہونے اور نہ ہونے کی دو شکلیں ہیں:

1.....کسی مسلمان اور عادل جج نے حدودِ شرع کی رعایت کرتے ہوئے طلاق کا فیصلہ بصورت مجبوری نافذ کیا تو ایسی صورت میں اس کا فیصلہ طلاق صحیح ہوگا اور عورت پر طلاق واقع ہو جائے گی۔

2.....طلاق کا فیصلہ کرنے والا اگر غیر مسلم شخص تھا تو ایسی صورت میں اس کا فیصلہ معتبر نہ ہوگا اور عورت پر طلاق واقع نہ ہوگی، اس بارے میں صاحبِ معاملہ خود دیکھ لے کہ عدالت سے جو طلاق حاصل ہوئی تھی، اس طلاق کا فیصلہ مسلم جج نے حدودِ شرع کی رعایت کرتے ہوئے کیا تھا یا غیر مسلم جج کا فیصلہ تھا، اگر مسلم جج کا فیصلہ تھا تو تفریق صحیح ہوگئی تھی، لہٰذا عورت کیلئے عدت گذار کر دوسری جگہ نکاح کرنا صحیح ہے، مگر ایسی صورت میں شوہر نے جو دوبارہ اپنے ساتھ رکھا تھا وہ ناجائز ہوگا، اور اگر مسلم جج نہیں تھا بلکہ غیر مسلم جج نے فیصلہ صادر کیا تھا تو طلاق واقع نہیں ہوئی تھی، اس کا بعد میں شوہر کے ساتھ رہنا درست ہوا، اب شوہر سے طلاق یا شرعی تفریق حاصل کئے بغیر اس لڑکی کا نکاح درست نہ ہوگا۔

:قال اللّٰه تبارك و تعالىٰ:ولن يّجعل اللّٰه للكافرين على المؤمنين سبيلا:وفي الشامي:لم ينقذحكم الكافر على المسلم،و ينقذللمسلم على الذمي:

(فتاوی قاسمیه :ج14:ص105)

غیر مسلم جج سے طلاق لینے کے بعد شوہر کے پاس واپس آنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ میرا بیوی سے جھگڑا چلتا رہتا تھا، تین چار سال چلا اور اس بیچ ہمبستری بھی نہیں ہوئے، اسی درمیان ایک ماسٹر کے ساتھ بچوں کو لے کر بھاگ گئی اور اس نے عدالت سے طلاق بھی چپکے سے چار سو بیسی سے لے لی۔ اب آنا چاہتی ہے، مجھ کو رکھنا چاہئے یا نہیں؟ اور یہ طلاق عدالت سے ایک غیر مسلم جج سے لی ہے۔

جواب: آپسی جھگڑے کی وجہ سے تین چار سال تک بیوی سے ہمبستری نہ ہونے کی وجہ سے نکاح پر کوئی اثر

نہیں پڑا بلکہ بیوی شوہر کے نکاح میں بدستور باقی ہے اور جو غیر مسلم جج نے طلاق کے متعلق فیصلہ دیا ہے وہ شرعی طور پر معتبر نہیں ہے اور نہ ہی بیوی کو آزادی حاصل ہوگئی ہے۔ اب اگر وہ دونوں ایک ساتھ رہنا چاہیں تو بلا شبہ رہ سکتے ہیں۔

(فتاوی قاسمیہ :ج 14:ص 112)

غیر مسلم عدالت کی طلاق معتبر نہیں:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ باغ گلاب رائے کی ایک لڑکی جس کا نام نرگس ہے، شب برأت کے دوسرے دن جامع مسجد کے نیچے ٹاٹ کالونی میں اس کا میکہ ہے، دو دن کے بعد میں اچانک یہ خبر ملی کہ اس کو کوئی لڑکا بہکا کر لے گیا ہے، جو خود بھی شادی شدہ ہے اور تین بچے ہیں، نہایت جواری، شرابی اور بدمعاش قسم کے لوگ ہیں، اس سے پہلے تین لڑکیوں کی زندگی برباد کر چکے ہیں، یہ لڑکی نرگس گھر سے ہنسی خوشی گئی تھی اور کوئی بھی رنجش نہیں تھی۔ 13 دن کے بعد ان دونوں کو تھانہ مغل پورہ میں لایا گیا تھا اور اس کے بعد یہ لڑکی اپنی بڑی بہن کے گھر پر ہے۔ اب اس کا شوہر اس کو اپنے گھر میں کسی بھی قیمت میں رکھنے کو تیار نہیں ہے، لڑکی کا شوہر یہ بھی کہتا ہے کہ اپنی مرضی سے گئی تھی، اپنی مرضی سے آجاتی، لیکن ڈر کے مارے برا حال ہے، لیکن میں رکھوں گا نہیں، اس لڑکی نے نکاح کر لیا تھا اور عدالت سے طلاق بھی لے لی تھی، تو یہ نکاح ہوا یا نہیں؟

جواب: عدالتی طلاق شرعاً معتبر نہیں، جبکہ شوہر نے طلاق نہیں دی، اور غیر مرد کے ساتھ بھاگنے کی وجہ سے آپ کے نکاح میں کوئی فرق نہیں آیا، آپ کا نکاح شرعاً بدستور باقی ہے اور آپ کی بیوی بھگا کر لے جانے والا مرد دونوں سخت ترین گنہگار ہوں گے، اور آپ کو بیوی بنا کر رکھنے میں عدت کی بھی ضرورت نہیں ہے۔

(فتاوی قاسمیہ :ج 14:ص 119)

دیوالی پر مسلمان کا آتش بازی کی اشیاء فروخت کرنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ: دیوالی کے موقع پر کیا ایک مسلمان آتش بازی کے سامان کو بطور تجارت فروخت کر سکتا ہے؟

جواب: دیوالی کے موقع پر جو آتش بازی وغیرہ کا سامان فروخت کیا جاتا ہے، اس کی تجارت کو فقہائے کرامؒ نے مکروہ ممنوع لکھا ہے، اس سے بچنا ضروری ہے۔ (فتاوی قاسمیہ :ج 19:ص 413)

مسلمہ عورت کا غیر شرعی عدالت سے طلاق حاصل کرنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ مسلم عورت عدالت (غیر شرعیہ) سے طلاق حاصل کرسکتی ہے؟ اور اس طرح حاصل کی گئی طلاق کو شرعی طور پر تسلیم کیا جاسکتا ہے؟

کیا عدالت (غیر شرعی عدالت) کے ذریعہ حاصل کی گئی طلاق کے بعد عورت شرعاً عدت میں بیٹھ سکتی ہے؟ اور عدت کی مدت کا خرچ شرعاً اپنے شوہر سے طلب کرنے کی حقدار ہے؟

جواب: عدالت غیر شرعی میں غیر مسلم جج یا مسلم جج جو احکامِ شرعیہ کے خلاف تفریق کردیتے ہیں، اس سے شرعی طور پر کوئی طلاق یا تفریق شرعاً واقع نہیں ہوتی ہے، اور نہ اس طلاق کو شرعی طور پر تسلیم کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی عورت پر عدت لازم ہوگی اور نہ ہی شوہر پر عدت کا خرچ واجب ہوگا، اور عورت شوہر سے عدت کا خرچ طلب کرنے کی حقدار ہرگز نہیں ہوسکتی ہے۔(فتاوی قاسمیہ: ج14: ص120)

بڑے جانور میں غیر مسلم کی شرکت:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ کسی مسلمان نے کسی غیر مسلم کے بیل کو پالا اور جب بیل قربانی کے لائق ہوگیا تو غیر مسلم نے کہا کہ میری طرف سے اس کی قربانی کردو، اور مسلمان چاہتا ہے کہ میں نے اس کو پالا ہے میں اپنے بچے کا نام ڈال دوں۔ تو کیا ایک قربانی میں مسلم اور غیر مسلم دونوں شریک ہوسکتے ہیں؟ پھر اس کا گوشت مسلمان کھاسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: غیر مسلم کی طرف سے قربانی معتبر نہیں ہے، اور قربانی کے اندر تمام شرکاء کا نفسِ قربانی میں شریک ہونا لازم اور ضروری ہے۔ اسی لئے قربانی کے بڑے جانور میں غیر مسلم کی شرکت درست نہیں ہے، اس کی شرکت کی وجہ سے مسلمانوں کی قربانی درست نہیں ہے۔(فتاوی قاسمیہ: ج22: ص360)

غیر مسلم کو نمستے اور نمشکار کہنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ اگر کوئی مسلم کسی غیر مسلم کو رام رام صاحب، سلامت، بندگی، نمستے یا نمشکار کرے تو کیسا ہے؟ یہ جائز ہے یا ناجائز یا مکروہ یا حرام؟ اور اگر کوئی مسلمان کسی غیر مسلم کو سلام کرے تو اس کا طریقہ کیا ہے؟

جـــواب: مسلمان کیلئے غیر مسلم کومذکورہ الفاظ سے سلام کرنا جائزنہیں ہے،نیز ان کوابتدا بالسلام کرنا بھی ممنوع ہے، بلکہ وہ سلام کرےتو مسلمان صرف:وعلیک:کہدے۔(فتاوی قاسمیہ :ج23:ص 374)

غیر مسلم کے یہاں میت کا کھانا کھانا اور اُن کی دعوت قبول کرنا:

ســـوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ غیر مسلم کے یہاں مسلمانوں کے لئے میت کی دعوت کھانا جائز ہے یانہیں؟

جواب: غیر مسلم کے یہاں میت کا کھانا کھانے میں جہاں تک ممکن ہوشریک نہ ہونا چاہئے،اور بلاضرورت ان کے یہاں دعوت قبول کرنا ممنوع ہے۔(فتاوی قاسمیہ :ج 24:ص 86)

غیر مسلم قصاب سے مسلمانوں کا گوشت خرید کر کھانا:

ســـوال: کیافرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ہمارے یہاں ہفتہ میں دوروز جمعرات واتوار کوبازارلگتا ہے،جس میں دیگراشیاء کے علاوہ بکرے کا گوشت بھی فروخت ہوتا ہے،جس کوایک غیر مسلم قصاب گڈریافروخت کرتا ہے۔جب اس نے کسی مسلمان کے ہاتھ ذبح کرایا ہےتو کیااس کے قول کا اعتبار کرکے مسلمانوں کواس سے گوشت خریدنا جائز ہے یانہیں؟اگرخریدلیا ہےتو کھاسکتے ہے یانہیں؟

جواب: غیر مسلم قصاب سے مسلمانوں کا گوشت خرید کرکھانا جائزنہیں ہے،اگر چہ وہ غیر مسلم یہ کہتا ہوکہ مسلم نے ذبح کروایا ہے،اس لئے کہ حرام وحلال میں غیر مسلم کاقول معتبرنہیں ہے۔ہاں البتہ اگرخود مسلمان کومعلوم ہے کہ مسلمان ہی نے ذبح کیا ہے یادیکھنے والے مسلمان نے شہادت دی ہے کہ مسلمان نے ذبح کیا ہے،تب بھی جائز ہوسکتا ہے،ورنہ نہیں۔اوراگرخریدلیا ہےتو واپس کردیناچاہئے،اگرواپس بھی نہیں ہوسکتا ہےتو کراہت تحریمی کے ساتھ کھاسکتا ہے۔(فتاوی قاسمیہ :ج 24:ص 87)

غیر مسلم کے ہوٹل میں گوشت کھانا:

ســـوال: کیافرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ غیر مسلم کے ہوٹلوں میں گوشت کھانا کیسا ہے؟جبکہ اُن ہوٹلوں کا عملہ بھی غیر مسلم ہو،اور ہمارے ہندوستان کے غیر مسلم،اہل کتاب بھی نہیں ہیں؟

جواب: غیر مسلموں کے ہوٹلوں میں گوشت کھانا جائزنہیں،اگرہوٹل کا مالک یا عملہ گوشت کے حلال ہونے

کا دعویٰ کرے تب بھی اس کا قول نا قابلِ قبول ہے، کیونکہ یہ حلت وحرمت کے قبیل سے ہے، حلت وحرمت میں غیر مسلم کا قول معتبر نہیں۔(فتاوی قاسمیہ :ج 24:ص 89)

غیر مسلم کے جس ہوٹل میں مسلم وغیر مسلم دونوں کارندے ہوں وہاں گوشت کھانا:

سوال: کیافرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ غیر مسلم کے ایسے ہوٹل میں گوشت وغیرہ کھانا کیسا ہے جس میں ہوٹل کے کارندے مخلوط ہوں، یعنی اس ہوٹل میں مسلمان بھی کام کرتے ہیں اور غیر مسلم بھی؟

جواب: غیر مسلم کے وہ ہوٹل جس ہوٹل کا عملہ مخلوط ہے، تو وہاں پر گوشت کی حلت وحرمت میں اشتباہ ہوگیا، اور جس کی حلت وحرمت مشتبہ ہوجائے تو وہاں ترک واجب ہوتا ہے۔اس لئے مذکورہ ہوٹلوں میں گوشت کھانا جائز نہیں احتراز لازم ہے۔(فتاوی قاسمیہ :ج 24:ص 91)

دیوالی کے موقع پر غیر مسلم لڑکی کا مسلم لڑکے کو ٹیکہ لگانا:

سوال: کیافرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ کسی مسلمان لڑکے نے غیر مسلم لڑکی کو بہن بنایا، اب وہ لڑکی مسلمان لڑکے کے پاس آکر اپنے تہوار کی رسومات ادا کرتی ہے، مثلاً: دیوالی کے موقع پر اس کے ماتھے پر ٹیکہ لگاتی ہے، اور اس کے ہاتھ میں راکھی وغیرہ باندھتی ہے، اور وہ لڑکا اس کی دلداری کیلئے ان تمام رسومات میں شریک ہوتا ہے، اور بخوشی اس کو اجازت دیتا ہے۔تو کیا ایسا کرنا جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: ایسا کرنا ہرگز جائز نہیں ہے، نیز اس میں غیر مسلم لڑکی کو اسلام کی طرف لانے کی کوشش نہیں ہے، بلکہ مسلم لڑکا خود اِن کے مذہب کے اُمور اختیار کررہا ہے، اس سے اللہ تعالیٰ جل شانہ نے قرآن کریم میں سختی سے منع فرمایا ہے:قال اللّٰہ تعالیٰ:لایتّخذالمؤمنون الکٰفرین اولیآء من دون المؤمنین،ومن یّفعل ذٰلک فلیس من اللّٰہ فی شی ء(فتاوی قاسمیہ :ج 24:ص249)

غیر مسلموں کے مذہبی تہواروں میں شرکت کرنا:

سوال: کیافرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ زید کے علاقہ میں

دسہرے یعنی کالی پوجامیں مسلم لوگ میلا دیکھنے جاتے ہیں اور بچوں کو دکھاتے ہیں اور مٹھائی خریدتے ہیں،اس موقع پر اپنے داماد،بیٹی کو کپڑے اور روپے مٹھائی وغیرہ دینا ضروری سمجھتے ہیں۔اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ہندوؤں کے مذہبی تہواروں میں جانا اور شریک ہونا،اور وہاں جا کر بچوں کو دیوتا وغیرہ دکھانا ایسے کام ہیں جن سے مسلمانوں کا عقیدہ خراب ہوسکتا ہے،ہندوؤں کی مشابہت کی بنا پر جائز نہیں ہے،اس کا ترک کرنا مسلمانوں پر لازم ہے۔(فتاوی قاسمیہ :ج 24:ص 249)

غیر مسلموں کے شرکیہ اعمال پر مشتمل مجالس میں شرکت کرنے اور کرنے والوں کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایک تنظیم جواتر پردیش کے کاروباریوں کی:ادھیوگ دیاپار پریشدمنڈل:کے نام سے جانی جاتی ہے، جوخود کو غیر سیاسی اور بلالحاظِ مذہب وملت کاروبار کرنے والے سوداگروں کا ہمدرد ہونے کا دعویٰ کرتی ہے،اِس بار اس نے آگرہ میں الیکشن اور میٹنگ کا پروگرام رکھا،جس کے ایجنڈے میں دوسری تمام باتوں کے علاوہ مندرجہ ذیل نکات بھی شامل تھے،جو بمطابق پروگرام ہوئے بھی:

الف: لکشمن کی تصویر کو مالا ڈالنا اور دیپ جلانا۔

ب: وندے ماترم (اے بھارت ماں تیری پوجا کرتے ہیں) گانا۔

ت: سنگھ بجانا اور ویدوں کا پڑھنا اور پاٹھ کرنا۔

1....تو کیا کسی مسلمان کا اس طرح کی میٹنگ میں جانا درست ہے۔

2....اس تنظیم سے مسلمان منسلک رہ سکتے ہیں؟

3....اس تنظیم سے جو مسلمان منسلک ہیں،ان کو اب کیا رُخ اختیار کرنا چاہئے؟

4....اس تنظیم سے منسلک رہ کر کیا دائرہ اسلام میں رہ سکتا ہے؟

5....اب تک منسلک رہے لوگوں کے واسطے کیا حکم شرعی ہے؟

جواب: 1:2:3....ایسی تنظیم میں جبکہ اس کے ایجنڈے میں الیکشن اور میٹنگ کے پروگرام کے موقع پر شرکیہ اعمال بھی ہوتے ہوں،ایسی میٹنگ میں شریک ہونا یہ اُن کے مذہب کو تقویت پہنچانا ہے اور اُن کے شرکیہ اعمال پر

عملاً رضامندی کا اظہار ہے۔لہذا کسی مسلمان کیلئے ایسی میٹنگ میں شریک ہونا ہرگز جائز نہیں ہوگا،اور ایسی حالت میں اس تنظیم سے منسلک رہنا بھی درست نہیں ہوگا۔نیز جو مسلمان اس میں منسلک ہیں اُن کیلئے ضروری ہے کہ جلد از جلد اس سے علیحدگی اختیار کرلیں:قال اللّٰہ تعالیٰ:و لاترکنواالی الّذین ظلموافتمسّکم النّار:

4.....اگر وہ مسلمان اُن کے شرکیہ اعمال میں شریک نہیں ہوتے محض مجلس میں شریک ہوتے ہیں تو وہ دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوں گے،لیکن اس میں شرکت کر کے عملاً اُن کے مذہب کو تقویت پہنچاتا ہے،اس لئے شرکت بھی جائز نہیں،اور اگر وہ اُن اعمال میں بھی شریک ہوتے ہیں تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جائیں گے۔

5.....ایسے لوگوں پر توبہ لازم ہے اور توبہ کے بعد پھر ایسے پروگراموں میں شرکت نہ کریں۔

(فتاوی قاسمیہ :ج 24:ص 264)

غیر مسلموں کے عبادت گاہوں میں امداد کرنے کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ اسلامی حکومت میں غیر مسلموں کے مندر،گرجا گھر یا اور کوئی معبد میں مسلمان کو امداد کرنا کیسا ہے؟

جواب: غیر مسلموں کی عبادت گاہ اور مندر،گرجا گھر کی امداد کرنا مسلمان کیلئے جائز نہیں ہے،اس سے مسلمان سخت گنہگار ہوں گے۔(فتاوی قاسمیہ :ج 24:ص 269)

غیر مسلموں کے تہوار میں شرکت اور مبارک باد کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ کیا ہم غیر مسلم کے تہوار میں شریک ہو سکتے ہیں؟اور مبارک باد دے سکتے ہیں؟

جواب: مسلمانوں کے لئے غیر مسلموں کے تہوار میں شریک ہو کر مبارک باد دینا حرام اور کفر کے قریب پہنچا دیتا ہے،اس سے دُور رہنا مسلمان پر واجب ہے۔(فتاوی قاسمیہ :ج 24:ص 250)

غیر مسلم کو مستقل باورچی بنانے اور اپنے ساتھ کھلانے کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ غیر مسلموں کو مستقل طور پر باورچی بنانا اور ایک ہی دسترخوان پر کھلانا درست ہے یا نہیں؟

جواب: کتبِ فقہ میں اس کی صراحت موجود ہے کے غیر مسلم کے ساتھ مستقل طور پر کھانا پینا مکروہ ہے۔تو اِس سے غیر مسلم کو مستقل باورچی بنانے کی کراہت اور ممانعت ثابت ہو جاتی ہے۔(فتاوی قاسمیہ: ج 24:ص 258)

غیر مسلموں کی شادی بیاہ یا اُن کے جنازہ میں شریک ہونا:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ غیر مسلموں کے ساتھ رہنا سہنا یا ان کے شادی بیاہ میں شریک ہونا اور اگر وہ مر جائیں تو مٹی میں جانا کیسا ہے؟

جواب: غیر مسلموں کے ایسے عقائد واعمال جو اسلام سے کسی طرح میل نہیں کھاتے،ان میں کسی بھی صورت میں شرکت کی اجازت نہیں۔لہذا مُردے کے ساتھ شمشان جانا اور اس کو جلانے میں شریک ہونا جائز نہیں۔ قال اللّٰہ تعالیٰ:ولا ترکنوا الی الّذین ظلموا فتمسّکم النّار:(فتاوی قاسمیہ: ج 24:ص 280)

غیر مسلموں کے میلوں میں مسلمان کا دوکان لگانا:

سوال: کیافرماتے ہیں مفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ غیر مسلموں کے تیوہاروں اور میلوں میں مسلمان دوکانداروں کو خورد ونوش کا سامان،نیز پھل کھلونے وغیرہ فروخت کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: غیر مسلموں کا میلہ اگر ان کے دھرم سے متعلق ہے،تو اس میں بغرض تجارت بھی شرکت جائز نہیں ہے۔(فتاوی قاسمیہ :ج 24:ص 290)

نماز پنجگانہ اور احادیث متواترہ کے منکر کا نماز جنازہ پڑھنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا:

سوال: کیافرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ہمارے قصبہ میں کچھ لوگ ہیں جو اپنے کو اہل قرآن کہتے ہیں،حدیثِ نبوی ﷺ کو نا قابلِ عمل جانتے ہیں،پورے کلمہ طیبہ کے بھی قائل نہیں ہیں،تین وقت کی نماز فرض جانتے ہیں۔اس جماعت کا ایک آدمی چند دن پہلے مر گیا،کچھ لوگوں نے اس کی نماز جنازہ بھی پڑھی اور مرنے کے دن قرآن خوانی بھی کی،اس بات پر جب سمجھ دار طبقہ نے اعتراض کیا تو مختلف قسم کی باتیں ہونے لگی۔

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ جن لوگوں نے لاعلمی میں نماز جنازہ پڑھی یا مرنے والے کیلئے اس کو مسلمان

جان کر تلاوتِ قرآن کی، ان کیلئے کیا حکم ہے؟ اور جن لوگوں نے یہ سب کچھ جان کر کیا ان کے لئے کیا حکم ہے؟

نوٹ: جو شخص دفن میں رسماً شریک ہوا اور نہ مٹی دیتے وقت آیتِ قرآن پڑھی اور نہ نماز جنازہ پڑھی، نہ فاتحہ پڑھی، اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: نماز پنجگانہ ضروریاتِ دین میں سے ہے۔ جو ایک وقت کی نماز کا منکر ہو اور حدیثِ متواترہ کا منکر ہو، وہ خارج از اسلام ہے، اس کی نمازِ جنازہ اور اس کیلئے ایصالِ ثواب کرنا اور اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا سب ناجائز ہیں۔

اور جن لوگوں نے غلطی اور لاعلمی میں شرکت کی ہے ان پر کوئی گناہ نہیں ہے، اور جن لوگوں نے جان بوجھ کر شرکت کی ہے وہ لوگ گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ جل شانہ سے اپنے گناہ پر توبہ و استغفار کر کے آئندہ کے لئے عہد کر لینا واجب ہوگا۔

اور رسماً شریک ہونا بھی ناجائز ہے، توبہ کر کے باز آجانا لازم ہوگا قال اللّٰہ تعالیٰ: ولا ترکنوا الی الّذین ظلموا فتمسّکم النار: (فتاوی قاسمیہ: ج1: ص 551)

مسلم لڑکی جس نے ہندو سے شادی کی اور غیر مسلم لڑکی جو مسلمان کے پاس ہے، ان کے کفن دفن کا حکم، اور ایسے لوگوں سے تعلقات رکھنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ:

1..... مسلم کی لڑکی ہندو مذہب کے لڑکے کے ساتھ چلی گئی، پھر کچھ دنوں کے بعد ماں باپ سے ملنے کیلئے آنے لگی، پورے تعلقات ہندو لڑکے سے ہیں۔ ایسی حالت میں اگر لڑکی کی خدانخواستہ موت واقع ہوگئی، تو کس مذہب پر کفن دفن کیا جائے؟ اور ہم لوگوں کو ان سے تعلقات رکھنے چاہئے یا نہیں؟

2..... مسلم لڑکے نے ہندو مذہب کی لڑکی کو اپنے پاس رکھا ہے بغیر نکاح کے، خدانخواستہ موت واقع ہوگئی تو کس مذہب پر کفن دفن کیا جائے؟ ایسے لوگوں سے ہم لوگوں کو تعلقات رکھنے چاہئے یا نہیں؟

3..... ان دونوں شکلوں کے بارے میں لوگ پردہ ڈالنا چاہتے ہیں، منظرِ عام پر لانا نہیں چاہتے۔ ایسے لوگوں کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

جواب: **1**..... جب مسلم لڑکی ہندو مذہب لڑکے کے ساتھ چلی گئی تو ظاہر ہے کہ لڑکی نے اپنے مذہب کو

تبدیل کر کے لڑکے کے مذہب کو قبول کرلیا ہے، محض والدین سے ملاقات کرنے کی وجہ سے اسے مسلمان نہیں کہا جائے گا، بلکہ اس کا حکم مرتد کا ہوگا، اگر اسی حالت میں اس کی موت واقع ہو جائے تو کپڑے میں لپیٹ کر جانوروں کی طرح دفن کر دیا جائے گا، نہ نماز پڑھی جائے گی اور نہ ہی سنت کے مطابق تجہیز و تکفین کی جائے گی۔

البتہ اگر وہ غیر مسلم کے ساتھ جانے کے بعد بھی مذہب اسلام پر مضبوطی سے قائم رہے گی تو پھر بھی دونوں کا ساتھ رہنا زندگی بھر بدکاری اور زنا کاری ہوگی اور اولاد بھی بدکاری کی ہوگی، اور چونکہ مذہب اسلام پر مضبوطی سے قائم ہے، اس لئے اسلامی طریقہ پر تجہیز و تکفین کی جائے گی۔ اگر دین پر قائم ہونے کے باوجود غیر مسلم کے یہاں سے الگ نہیں ہوتی ہے تو رشتہ داروں کو اس سے تعلقات ختم کر دینا چاہئے: قال اللّٰہ تعالیٰ: ولا تصلّ علٰی احد منھم مّات ابداوّلا تقم علی قبرہ: انّھم کفروا باللّٰہ ورسولہ، واللّٰہ لا یھدی القوم الظّٰلمین:

2.....اور اگر مسلم لڑکے نے ہندو مذہب کی لڑکی کو اپنے پاس رکھا ہے اور اس لڑکی نے اسلام قبول نہیں کیا ہے تو اس کے اسلام قبول کرنے سے پہلے شرعی طور پر اس کا نکاح منعقد نہیں ہوگا بلکہ باطل ہوگا۔ اس لئے نکاح کے ساتھ رکھے یا بغیر نکاح کے ہر حال میں اس لڑکی کے ساتھ بدکاری اور زنا کاری ہوگی، اس کے مرنے کے بعد اسلامی طریقہ پر کفن دفن نہیں کیا جائے گا، اس لئے کہ اس کے اسلام لانے کی کوئی علامت نہیں پائی گئی۔

3.....اگر لوگ اس مسئلہ کو منظر عام پر لانا نہیں چاہتے ہیں اور آپ کو مسئلہ معلوم ہو چکا ہے تو اب آپ کو اختیار ہے آپ خود ہی یہ خدمت انجام دیں۔ (فتاوی قاسمیہ: ج9: ص725)

بتوں کی پوجا، سادھوؤں کی خدمت اور مندر میں روپے پیسے دینا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ اگر مسلم آدمی نے صحت، عقل کے باوجود مندرجہ ذیل افعالِ شنیعہ کا ارتکاب کیا تو کیا حکم ہے؟ مندر میں جا کر وہاں رکھی ہوئی مورتیوں کی پوجا پاٹ کی، کتھا اور بھاگوت کو سنا اور سادھوؤں کی خدمت کی، ہندوؤں نے کھانے کا نظم کیا، اس میں روپے دیئے اور کھانا وغیرہ بھی تناول کیا؟

جـــــواب: مندروں میں جا کر بتوں کی پوجا پاٹ کرنا موجبِ کفر ہے، اسی طرح بھاگوت سننا اور تعظیماً سادھوؤں کی خدمت کرنا اور وہاں مالی تعاون کرنا سب اُمور گناہ کبیرہ ہیں۔ بہر حال اُس شخص پر تجدیدِ ایمان اور تجدیدِ نکاح کرنا بھی لازم ہوگا۔ (فتاوی قاسمیہ: ج1: ص579)

مندروں میں جا کر بتوں کی پوجا کرنے والے کی نماز جنازہ پڑھنے اور اس کے لئے ایصالِ ثواب کرنے کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ اگر کوئی مسلمان غیر مسلموں کے مندر میں جا کر بتوں کی پوجا کرے اور ان کے سامنے اپنا سر ٹیکے تو اس مسلمان کی نماز جنازہ پڑھنا اور اس کے لئے صدقہ کرنا اور اس کے لئے قرآن پڑھ کر ایصالِ ثواب کرنا کیسا ہے؟

جواب: اگر واقعی مندروں میں جا کر پوجا کی ہے اور بت پرستی کی ہے تو اسلام سے خارج ہو چکا ہے۔ لہذا اگر مرنے سے پہلے توبہ کر کے تجدیدِ ایمان نہیں کی ہے اور اسی حالت میں مرا ہے تو اس کی نماز جنازہ درست نہیں ہے، اور اس کیلئے ایصالِ ثواب کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ اور اگر توبہ کر کے تجدیدِ ایمان کر لی تھی اور اس کے بعد مرا ہے تو نماز جنازہ جائز ہے ورنہ نہیں۔

:قال اللّٰہ تعالیٰ: ماکان للنّبیّ والّذین اٰمنوااان یّستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربی من بعد ماتبیّن لھم انّھم اصحٰب الجحیم:وقال اللّٰہ تعالیٰ:ولاتصلّ علٰی احد مّنھم مّات ابداوّلاتقم علی قبرہ:انّھم کفروا باللّٰہ ورسولہ واللّٰہ لایھدی القوم الظّٰلمین:

(فتاوی قاسمیہ :ج9:ص 727)

کفریہ عقائد رکھنے والوں کی نماز جنازہ کا حکم:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ ایک بستی کی محلّہ کی مسجد میں زید عرصہ پندرہ سال سے امامت کر رہا ہے، اسی محلّہ میں ایک ایسے فرقے نے جنم لیا ہے جو کہ نعوذ باللہ یہ کہتا ہے کہ نماز، روزہ کوئی چیز نہیں، نماز کے بارے میں حکم ہے کہ نماز قائم کرو، جس طرح تم نماز پڑھتے ہو، اس طرح نماز قائم نہیں ہوتی، بلکہ نماز قائم کرنے والے ہم لوگ ہیں۔ اور روزہ کا مطلب ہے رُکنا، یہ نہیں کہ کھانے پینے سے رُک جاؤ، بلکہ رُکنا وہ ہے جو حالت ہم کو ہر وقت حاصل ہے۔

اور قرآن ایک مثال ہے کہ اس میں ابابیلوں اور ہاتھی وغیرہ کا ذکر ہے اور کوسنا کاٹنا ہے، جیسا کہ :تبت یدا: میں ہے اور ایسا نماز میں کرنا یعنی نماز میں چرندوں، پرندوں کا ذکر اور کسی کو بددُعا کرنا کہاں درست ہے یہ کوئی نماز ہے؟

اور روزہ ضروری نہیں اس کا فدیہ دے دادا ہو جائے گا، اسے تو بھوکا مارنا کہتے ہیں، اسی طرح کی اور بہت سی نازیبا غلطیاں یہ لوگ کرتے ہیں، اگر منع کیا جائے تو رُکتے نہیں۔

اس فرقہ کے لوگ اپنے پیر کے قدموں پر ماتھا رکھتے ہیں اور سر کو اُس وقت تک نہیں اُٹھاتے، جب تک پیر صاحب اپنا ہاتھ سر پر نہ رکھیں گے، پیر صاحب کے ہاتھوں کا دھون آپس میں بہت بڑا جام حیات سمجھ کر استعمال کرتے ہیں، یہ تبلیغ ان لوگوں کی عرصہ بیس سال سے چل رہی ہے اور امام زید کو اُن کے ہر کام کا علم بخوبی ہے۔

اور یہ فرقہ کہتا ہے کہ قرآن چالیس پارے ہیں، اس کے دس پارے ہمارے پاس ہیں، جو سینہ در سینہ چلے آرہے ہیں، ان مولویوں کو اِن کا علم نہیں ہے، جس کو وہ حاصل نہ ہوں ہم جیسا ہو جائے۔

اس فرقہ کے ایک فرد کا انتقال ہو گیا تو زید نے اس کی نماز پڑھادی، اس کے بعد پھر ایک فرد کا اسی فرقہ کے انتقال ہو گیا، اس کی بھی زید نے بلا سوچے سمجھے نماز جنازہ پڑھادی۔ تو اس فرقہ کے کسی فرد کی نماز جنازہ زید کو پڑھانا درست ہے یا نہیں؟ از روئے شرع اس فرقہ کی نماز جنازہ جو زید نے پڑھائی کیسا ہے؟

جواب: سوال نامہ میں مذکور فرقہ کے عقائد موجب کفر ہیں، ایسے عقائد رکھنے والے کی نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں ہے۔ جو شخص ان کے عقائد معلوم ہونے کے باوجود ان کی میت کی نماز جنازہ پڑھائے، وہ عاصی اور فاسق ہے، ایسا شخص جب تک توبہ نہ کرے اس کی امامت مکروہ تحریمی ہے، اور جب توبہ کرے گا اور آئندہ اس میں شرکت نہ کرے گا تو نماز بلا کراہت درست ہوگی۔ (فتاوی قاسمیہ: ج9: ص728)

کافر کا مسلم اور مسلم کا کافر کے جنازہ میں شرکت کرنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ غیر مسلم کے جنازہ میں ہماری شرکت پڑوسی ہونے کے سبب کی جاسکتی ہے؟ کیا ارتھی کے ہمراہ ہمارا کاندھا دینا جائز ہے؟ کیا اس کی آخری رسوم تک ہمارا وہاں رہنا درست ہے؟

جواب: غیر مسلم کا مسلمانوں کے جنازہ میں شرکت کرنے میں مسلمانوں کا کوئی مذہبی فائدہ نہیں اور میت کے حق میں بھی بجائے فائدہ کے نقصان ہوسکتا ہے۔ اس لئے مسلمانوں کے جنازہ میں شرکت کرنے کی وجہ سے مسلمان ان کے جنازہ میں شرکت کریں، اس کی شرعاً اجازت نہیں، ہاں البتہ پڑوسی ہونے کی وجہ سے صرف گھر جا کر تعزیت کر کے آجائے۔ جب جلانے کے لئے لے جائیں تو اِن کے ساتھ نہ جائے اور نہ ہی ارتھی کا کندھا لگائے۔

:وفی فتاوی التاتارخانیة:اذا کان خلف جنازة الکافرمن قومه من یتبع الجنازة لاینبغی لقریبه المسلم ان یتبع الجنازة:(فتاوی قاسمیه :ج9:ص735)

غیر مسلم کی اسلامی طریقہ پر تدفین کرنا:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ کسی مسلمان کوغیر مسلم کی تکفین وتدفین اپنے ہاتھ سےطریقۂ اسلام پرمع کلمہ توحیدوآیت قرآنی:منھا خلقنکم ،الخ: کے کرنا جائز ہے یانہیں؟نیز ایسےاگرکرلیا ہےتواس کے بارے میں کیاحکم ہے؟

جواب: غیر مسلم کواگرمسلمان دفن کرتا ہےتو ناپاک کپڑےدھونے کی طرح دھوکرکسی معمولی کپڑے میں لپیٹ کربغیرسنت کی رعایت کرتے ہوئے کسی گڈے میں کتے کی طرح ڈال کرداب دے،اسلامی طریقہ سے دفن کرنا جائزنہیں ہے،جس نے ایسا کیاوہ اللہ تعالیٰ جل شانہ سےتوبہ واستغفارکرلے۔(فتاوی قاسمیه :ج9:ص 721)

غریب غیر مسلم کوزکوۃ کاپیسہ دینا:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ غریب غیر مسلم کوزکوۃ کارو پیہ دینا کیسا ہے؟کیازکوۃ ادا ہو جائے گی؟

جواب: غیر مسلم فقیر کوزکوۃ کارو پیہ دینا جائزنہیں ہے۔(فتاوی قاسمیه :ج10:ص690)

روزہ کافدیہ کافرکودینا:

سوال: کیافرماتے ہیں علماءدین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ روزہ کافدیہ کافروں کو دینادرست ہےیانہیں؟

جواب: روزہ کافدیہ غیر مسلم کودینا جائزنہیں ہے۔(فتاوی قاسمیه :ج 11:ص533)

مسلمان کاغیر مسلم کی رسومات میں شرکت کرنا:

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ کافر کےمرنے کے بعدتیرہویں ہوتی ہے۔توکیامسلمان اس میں کھانے وغیرہ میں شرکت کرسکتا ہے کہ نہیں؟

جواب: مسلمان کوغیرمسلموں کی ایسی رسومات میں شرکت نہیں کرنی چاہئے۔

(فتاوی قاسمیه :ج 24:ص 279)

زکوۃ وصدقۃ الفطر غیر مسلم کو دینا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ غیر مسلم کو زکوۃ کا مال یا اسی طرح صدقۃ الفطر اور عشر دینا درست ہے یا نہیں؟

جواب: غیر مسلم کو زکوۃ وعشر دینا جائز نہیں ہے، اگر کسی نے ایسا کیا تو اس کے ذمہ سے فریضہ ساقط نہ ہوگا۔ اور غیر مسلم کو صدقۂ فطر دینا جائز نہیں ہے، اس سلسلہ میں فقہائے کرامؒ کا اختلاف ہے، بعض فقہائے کرامؒ نے ناجائز کہا ہے، امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ نے گنجائش بتائی ہے، لیکن ان حضرات کے نزدیک بھی کافر کے مقابلہ میں مسلمان فقیر کو دینا بہتر ہے، اور زیادہ افضلیت اور ثواب کا باعث ہے۔(فتاوی قاسمیه :ج 10:ص 691)

کافر کا قاضی بننا:

اہلیتِ قضاء کے لئے مسلمان ہونا لازم ہے۔لہذا کافر غیر مسلم عہدۂ قضاء کے اہل نہیں۔

(فتاوی قاسمیه :ج 17:ص 240)

مسلمان غیر مسلم کا وارث بن سکتا ہے یا نہیں:

تمام اُمت کا اس بات پر اجماع اور اتفاق ہے کہ غیر مسلم کسی بھی مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا اور اُمت میں کسی نے بھی اس میں اختلاف نہیں کیا۔البتہ اختلاف اس بارے میں ہے کہ مسلمان کسی غیر مسلم کا وارث بن سکتا ہے یا نہیں؟ چنانچہ اس مسئلہ میں دو فریق ہیں:

فریق اوّل:

جمہور اُمت جمہور صحابہؓ، تابعینؒ، ائمہ اربعہؒ اور جمہور فقہاء کرامؒ کے نزدیک جس طرح غیر مسلم کسی مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا اسی طرح مسلمان بھی کسی غیر مسلم کا وارث نہیں بن سکتا۔

فریق ثانی:

دوسرے فریق میں حضرات صحابہ کرامؓ میں سے حضرت معاذ بن جبلؓ، حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ، اور تابعین میں سے حضرت حسن بصریؒ، حضرت سعید بن مسیّبؒ، حضرت مسروق بن اجدعؒ، حضرت محمد بن الحنفیہؒ اور

حضرت باقر محمدؒ بن علیؒ بن حسینؓ کے نزدیک کافر تو مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا مگر مسلمان کافر کا وارث بن سکتا ہے۔

(فتاوی قاسمیہ :ج 21:ص 426)

فاسدالعقیدہ لوگوں کے ساتھ میل جول:

فاسدالعقیدہ لوگوں کے ساتھ میل جول درست نہیں ہے۔(فتاوی قاسمیہ :ج 12:ص 714)

کفار کے ساتھ دلی محبت رکھنا:

دلی محبت ومودّت کے ساتھ تعلق اور ہمدردی قائم رکھنا یہ صرف مسلمانوں کے ساتھ جائز ہے، غیر مسلموں کے ساتھ جائز نہیں ہے، قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ جل شانہ نے غیروں کے ساتھ اسی موالات کی ممانعت فرمائی ہے۔

(فتاوی قاسمیہ :ج 24:ص 262)

مسلمان کا پرشاد کے چندہ میں شرکت کرنا:

پرشاد کے چندہ میں مسلمانوں کو شرکت کرنا جائز نہیں ہے:قال اللّٰہ تعالیٰ:وتعاونوا علی البرّ والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان:

حتی الامکان اس سے بچنے کی کوشش کی جائے، البتہ مجبوری کی حالت میں مضرت کی نیت سے اگر کچھ دے دیں تو گنجائش ہے، مگر نیت صرف دفعِ مضرت کی ہو نہ کہ چندہ میں شرکت کی۔(فتاوی قاسمیہ :ج 24:ص 272)

پوجا کے لئے چندہ دینا:

حتی الامکان پوجا کے چندے سے بچا جائے:قال اللّٰہ تعالیٰ:وتعاونوا علی البرّ والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان:

البتہ مجبوری کی حالت میں مضرت کی نیت سے اگر کچھ دے دیں تو گنجائش ہے، مگر نیت صرف دفعِ مضرت کی ہو نہ کہ چندہ میں شرکت کی۔(فتاوی قاسمیہ :ج 24:ص 272)

مندر کے لئے چندہ دینا:

مندر کیلئے چندہ دینا جائز نہیں۔اگر دے دیا ہے تو اللہ تعالیٰ جل شانہ سے توبہ واستغفار کرلے، اللہ تعالیٰ جل

شانہ کے حضور میں نادم ہوکر اللہ تعالیٰ جل شانہ سے مانگے۔(فتاوی قاسمیہ :ج 24:ص 274)

مسلم لڑکے کا کافرہ لڑکی سے نکاح:

مسلم لڑکے کا نکاح غیر مسلمہ لڑکی سے جائز نہیں ہے۔(فتاوی قاسمیہ :ج 13:ص 281)

غیر مسلم عدالت کی طلاق کے فیصلہ کا حکم:

غیر مسلم عدالت کے غیر مسلم جج کی طلاق کا فیصلہ شرعی طور پر معتبر نہیں ہوتا۔(فتاوی قاسمیہ :ج 14:ص 107)

غیر مسلم کا مسجد میں داخل ہونا:

احتیاط یہی ہے کہ غیر مسلم کو کسی بھی مسجد میں داخل نہ ہونے دیا جائے۔(فتاوی قاسمیہ :ج 18:ص 470)

غیر مسلموں کے تہواروں کے موقعوں پر لگے میلے میں دوکان لگانا:

ہندوؤں کے مخصوص قومی اور مذہبی میلے میں جاکر، ان کی رونق کو بڑھانا جائز ہے۔مسلمانوں کو ان سے اجتناب ضروری ہے۔لہذا تجارت یا دوکان وغیرہ لگانے کی غرض سے جانا بھی منع ہے، اور اہل علم کو جانا ہرگز زیبا نہیں ہے، البتہ عید وغیرہ میں دوکان لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔(فتاوی قاسمیہ :ج 24:ص 276)

غیر مسلموں کے تہواروں میں شرکت کرنا:

غیر مسلم کے تہواروں میں شرکت کرنا اور ان کے ساتھ ہولی کھیلنا اور غیر مسلم کی طرح دھوم دھام سے جنم دن منانا ممنوع اور ناجائز ہے، اور ان کی میت میں شمشان گھاٹ جاکر ان کی طرح عمل کرنا اور ان کی پوجا پاٹ میں شرکت کرکے ماتھے پر ٹیکہ لگوانا اور ان کے تہوار کو ان ہی کی طرح دھوم دھام سے منانا یہ سارے اُمور ناجائز اور حرام ہیں۔ قال اللّٰہ تعالیٰ :ولا ترکنوا الی الّذین ظلموا فتمسّکم النّار:(فتاوی قاسمیہ :ج 24:ص 282)

گردوارے وغیرہ پر تیار کیا ہوا حلوہ کھانا:

گردوارے یا کھنڈ پاتھ پر تیار کیا ہوا اور کرپان نکال کر متبرک بنایا ہوا حلوہ چاول لینا اور کھانا سب ناجائز ہے۔ (فتاوی قاسمیہ :ج 24:ص 289)

مسلم کا غیر مسلم کی میت میں اور اس کی رسم میں شرکت کرنا:

مسلم کا غیر مسلم کی میت میں اور اس کی رسم میں شریک ہونا جائز نہیں ہے۔(فتاوی قاسمیہ:ج 24:ص 284)

غیر مسلموں کے اجتماعات میں شرکت کرنا:

ایک مسلمان کے لئے غیر مسلم کے اجتماعات وتہواروں میں شرکت کرنا جائز نہیں ہے۔

(فتاوی قاسمیہ :ج 24:ص 287)

ہفتہ یا اتوار کے دن چھٹی کرنے میں یہود ونصاریٰ کی مشابہت آتی ہے:

ہفتہ واری تعطیل جمعہ کے دن رکھنی چاہئے،اس لئے کہ تمام مسلمان نماز جمعہ کے مکلف ہیں اور شریعت نے صبح سے تیاری کا حکم دیا ہے،اس وجہ سے مدارسِ دینیہ میں ہفتہ واری تعطیل جمعہ ہی کے دن کرنی ضروری ہے۔اور ہفتہ میں مذہب اسلام کی رو سے جمعہ کا دن بڑا دن ہے اور اتوار کو دین وشریعت کے نقطۂ نظر سے کوئی خصوصیت حاصل نہیں ہے بلکہ ہفتہ کا دن یہودیوں کا بڑا دن ہے اور اتوار کا دن نصاریٰ کا بڑا دن ہے۔لہٰذا دینی مدارس میں ہفتہ اور اتوار کو تعطیل کرنے کی صورت میں یہود ونصاریٰ کے مذہب کی رعایت ہوتی ہے اور مذہبِ اسلام کی مخالفت ہوتی ہے۔

(فتاوی قاسمیہ :ج 24:ص 356)

غیر مسلموں کے شرکیہ کاموں میں شرکت کرنا:

جولوگ غیر مسلموں کے شرکیہ کاموں میں محض شرکت کرتے ہیں،اُن کا یہ عمل ناجائز وحرام ہے،ان پر توبہ کرنا لازم ہے۔(فتاوی قاسمیہ :ج 1:ص 577)

غیر مسلم میت پر قرآن خوانی کرنے والے کی امامت:

:قولہ تعالیٰ:مَاكَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓااَنْ يَّسْتَغْفِرُوْالِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْ بَعْدِ مَاتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ:(توبہ:آیت:113)

مذکورہ آیت کریمہ میں کافر ومشرک کی موت پر قرآن خوانی ودیگر دعا واستغفار کی سخت ممانعت واضح طور آچکی ہے،پھر بھی اگر کوئی نص قرآنی قطعی کے خلاف غلط تاویلات کر کے خود کو اور دوسروں کو کافر کی موت پر قرآن خوانی وغیرہ

میں شرکت پر مامور کرتا ہے تو وہ فاسق ہے، اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ جب تک توبہ کر کے باز نہ آوے، امامت سے معزول کر دیا جائے۔ (فتاوی قاسمیہ :ج 6:ص 544)

ہندو مذہب اختیار کرنے والی لڑکی وراثت سے محروم ہو جائے گی:

جو لڑکی ہندو مذہب اختیار کر کے مرتد ہو گئی ہے، شریعت میں وہ مسلم باپ کی وارث نہیں ہوگی، وہ محروم الارث بن گئی ہے۔ (فتاوی قاسمیہ :ج 25:ص 292)

کفار کے ساتھ دلی دوستی کرنا:

کافروں کے ساتھ دلی دوستی کرنے کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔ (فتاوی قاسمیہ :ج 6:ص 545)

بدعتی مدرسہ میں چندہ دینا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ جن مدرسوں میں عاشورہ، شب برأت اور کونڈے کی نسبت باقاعدہ چھٹی ہو، اور تیجہ، دسواں، چالیسواں، برسی چہلم، چھومک، منگنی بارات یعنی لڑکی کی شادی کی دعوت قبول کی جاتی ہو اور دوکان ومکان پر طلبہ کو باقاعدہ رسمی قرآن خوانی کیلئے بھیجا جاتا ہو وغیرہ، اور مہتمم عامی غیر عالم ہو، کیا ایسے مدرسوں میں چندہ دیا جا سکتا ہے؟

جواب: سوال میں مذکورہ تمام رسومات داخلِ بدعت ہونے کی وجہ سے ممنوع ہیں۔ اور یہ سب چیزیں مدارسِ اسلامیہ کے اندر قطعاً جائز نہیں ہیں۔ اگر اِن چیزوں پر رُوک تھام کے باوجود باز نہ آئیں تو بجائے ایسے مدارس میں چندہ دینے کے دوسرے اچھے مدارس میں چندہ کا پیسہ بھیج دیا جائے، جہاں اِس قسم کی بدعات وخرافات نہ ہوتی ہو۔ (فتاوی قاسمیہ :ج 11:ص 193)

بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنا:

بدعتی فاسق ہوتا ہے، اور فاسق کے پیچھے نماز مکروہ ہوتی ہے۔ (فتاوی قاسمیہ :ج 6:ص 565)

علمائے برطانیہ کا فتوی

شیعہ سے نکاح کرنے، ان کا ذبیحہ کھانے اور ان سے چندہ لینے کا حکم:

شیعہ اثنا عشریہ اسلامی فرقہ نہیں ہے۔ان کے ساتھ نکاح شادی کرنا، ان کا ذبیحہ کھانا، ان کی تنظیموں کو اسلامی سمجھنا، چندہ دینا سب حرام اور ناجائز ہے۔

قرآن کریم کو نامکمل سمجھنے، اس کا انکار کرنے، حضرت عائشہ صدیقہؓ پر قرآن کریم کی صفائی اور گواہی کے باوجود تہمت لگانے، صحابہ کرامؓ کو سب وشتم کرنے، سرور دو عالم ﷺ کی گستاخی اور توہین کے سبب شیعہ پکے کافر ہیں۔ ہر اعتبار سے ان کے ساتھ صرف کفار کی طرح معاملہ کیا جائے۔

اگر کوئی شیعہ فرد مذکورہ بالا عقائد نہ رکھنے کا دعویٰ کر کے خود کو مسلمانوں میں شمار کرانے پر مصر ہو تو اُس پر بھی اعتبار نہیں، کیونکہ اُن کے ہاں جھوٹ بولنا، تقیہ کرنا اُن کے مذہب کا حصہ ہے۔صرف صحابہ کرامؓ سے غیظ رکھنا بھی وجہ کفر ہے:لیغیظ بهم الكفّار:الآية:(فتوىٰ امام اهل سنت مع تائيد علماء اهل سنت:ص 221)

ربّنا تقبّل منّا انّک انت السّمیع العلیم:

وتب علینا انّک انت التّوّاب الرّحیم:

(ختم شد:جلد..... سوم)

(صفحات.....400)